سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سوموار، 18-مارچ 2024

(یوم الاثنین، 7-رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5: شمارہ 1

65

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(29)/2024/14. Dated:16th March, 2024. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 (a) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Muhammad Baligh-Ur-Rehman,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **18th March, 2024 (Monday) at 2:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the 15th March, 2024

MUHAMMAD BALIGH-UR-REHMAN,
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

67

بجٹ کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(29) /2024/17.Dated 16th March, 2024. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:

سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under Rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Muhammad Baligh-Ur-Rehman,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Monday, 18th March, 2024** for the presentation of Annual Budget Statement 2023-24 before Provincial Assembly of the Punjab Lahore at the time the Assembly meets on that day.

ضمنی بجٹ برائے سال 23-2022 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under Rule 134 and 147 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Muhammad Baligh-Ur-Rehman,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Monday, 18th March, 2024** for the presentation of Supplementary Budget Statement 2022-23 before Provincial Assembly of the Punjab Lahore at the time the Assembly meets on that day.

Dated: Lahore, the 16th March, 2024

MUHAMMAD BALIGH-UR-REHMAN,
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

69

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار، 18۔مارچ2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

GOVERNMENT BUSINESS

1. ANNUAL BUDGET STATEMENT FOR THE FINANCIAL YEAR 2023-24

   MINISTER FOR FINANCE to present the Annual Budget Statement for the Financial Year 2023-24.

2. SUPPLEMENTARY BUDGET STATEMENT FOR THE FINANCIAL YEAR 2022-23

   MINISTER FOR FINANCE to present the Supplementary Budget Statement for the Financial Year 2022-23.

3. NOTIFICATIONS UNDER SECTION 76 OF THE PUNJAB SALES TAX ON SERVICES ACT 2012

   MINISTER FOR FINANCE to lay the Notifications under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012.

4. FISCAL RISK STATEMENT FOR THE FINANCIAL YEAR 2023-24

   MINISTER FOR FINANCE to lay the Fiscal Risk Statement for the Financial Year 2023-24.

71

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : ملک محمد احمد خان

جناب ڈپٹی سپیکر : جناب ظہیر اقبال

وزیر اعلیٰ : محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئرپرسنز

1۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے : پی پی-30

2۔ رانا منور حسین، ایم پی اے : پی پی-78

3۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی-213

4۔ جناب غلام رضا، ایم پی اے : پی پی-192

کابینہ

1۔ محترمہ مریم اورنگزیب: سینئر وزیر

منصوبہ بندی و ترقیات، تحفظ ماحول موسمیاتی تبدیلی
جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور وزیر اعلیٰ
کے خصوصی اقدامات

2۔ سید محمد عاشق حسین شاہ: وزیر زراعت

3۔ جناب محمد کاظم پیرزادہ: وزیر آبپاشی

- بذریعہ لیس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-13/2024 مورخہ 6-مارچ 2024 وزرا کو ان کے محکمہ جات کا چارج تفویض کیا گیا اور جاری کردہ نوٹیفکیشن مورخہ 7-مارچ 2024 کے تحت جناب خلیل طاہر (وزیر انسانی حقوق) کو پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

72

4-	رانا سکندر حیات	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
5-	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
6-	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ایمرجنسی سروسز
7-	جناب ذیشان رفیق	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی
8-	جناب بلال اکبر خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ
9-	جناب صہیب احمد ملک	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
10-	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	وزیر اطلاعات
11-	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
12-	جناب رمیش سنگھ اروڑا	:	وزیر اقلیتی امور
13-	جناب خلیل طاہر	:	وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور
14-	جناب فیصل ایوب کھوکھر	:	وزیر کھیل
15-	جناب شافع حسین	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
16-	سردار شیر علی گورچانی	:	وزیر کانکنی و معدنیات
17-	جناب سہیل شوکت بٹ	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
18-	جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	چودھری عامر حبیب
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)	:	جناب علی حسنین بھلی

73

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

سوموار، 18-مارچ 2024

(یوم الاثنین، 7-رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (183) اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(184)شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(185)

سورۃ البقرہ (آیات نمبر 183 تا 185)

مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو(183)(روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلا دیں اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے(184)(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا راہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو(185)

وَمَاعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب نعمان علی غوری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لم یاتی نظیرک فی نظر، مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا
البحر علا والموج طغیٰ من بیکس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا، موری نیا پار لگا جانا
انا فی عطش و سخاک اتم، اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم، دو بوند ادھر بھی گرا جانا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آج بجٹ سیشن ہے آج پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ کیا کوئی ایمر جنسی آگئی ہے ؟ آپ جلدی سے بتائیں۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! میرا نام سجاد وڑائچ ہے اور میرا تعلق صادق آباد سے ہے۔ میرے شہر کی صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر دو نوجوان شہزاد احمد اور احسن کو دس بارہ دن پہلے اغوا کر کے راجن پور میں رکھا گیا اور ڈاکوؤں نے ان کو مار کر ان کی لاشیں دریا برد کر دیں۔ آج ایک شہید کا جنازہ تھا اور ایک شہید کا کل جنازہ ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہاں IG صاحب بھی تشریف فرما ہیں اور محترمہ چیف منسٹر بھی موجود ہیں میرے حلقے کے بہت بُرے حالات ہیں۔ براہ مہربانی وہاں جو لوگ ان کاموں میں ملوث ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ میری دوسری بات یہ ہے کہ ایک ہیلی کاپٹر روز ہماری سی ایم صاحبہ کو لے کر اڑ رہا ہے تو اگر یہ وہاں پر بھی ایک visit کریں اور ان کے لواحقین کے پاس جائیں کیونکہ ابھی تک کوئی حکومتی شخص ان کے پاس نہیں گیا۔ ان کی مدد کی جائے اور ان کے ساتھ یکجہتی کی جائے۔

جناب سپیکر! میری آخر میں درخواست ہے کہ آج بجٹ سیشن ہے اور میرا شہر سارا ٹوٹا ہوا ہے۔ ان کی مرسڈیز کے نئے ٹائر بھی ڈال دیئے گئے ہیں یہ تشریف لائیں میں خود ان کو وہاں welcome کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آج بجٹ سیشن ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں ؟ آپ براہ مہربانی اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔

(اذان عصر)

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

حلف

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔no point of order مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب رکن جناب محمد ارقم خان پی پی۔68 حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور اس کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط کریں۔ آپ سب اپنی نشستوں پر تشریف رکھیںNo point of order could be given

(اس مرحلے پر جناب سپیکر نے منتخب رکن جناب محمد ارقم خان سے حلف لیا اور معزز رکن نے حلف رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائے)

دعائے مغفرت

شہداء وزیرستان معزز رکن اسمبلی چودھری عارف گل کے

والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: ابھی محترمہ بھی بات کر رہی تھیں کہ جو وزیرستان کے علاقہ میر علی میں اندوہناک حادثہ پیش آیا ہے جس میں چھ سے سات شہادتیں ہوئی ہیں۔ ان شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔ میری یہ بھی درخواست ہے کہ شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے چودھری عارف گل جو اس ایوان کے رکن ہیں ان کے والد سابق ایم پی اے چودھری مظہر گل کا بھی انتقال ہوا ہے۔ ان سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلے پر شہداء وزیرستان اور چودھری مظہر گل کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرپرسنز کا اعلان کیا جائے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آج بجٹ کا دن ہے۔ آج پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اسی حوالے سے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Rules of Procedure میں pre-budget discussion ہے جس کے تحت

Notwithstanding anything contained in these rules, the Minister for Law and Parliamentary Affairs, in consultation with the Finance Minister, shall include, in the list of business, (1) the general discussion seeking proposals of the members for the next budget in a session of the assembly which is held during the months of January to March each year.

(2) The general discussion on budget proposals shall take place for at least four days during the session.

(3) The Assembly may recommend the proposals to the Government for the next budget on a resolution moved by the Finance Minister after the conclusion of the discussion.

جناب سپیکر! میرا پوائنٹ یہ ہے کہ آپ نے آج بجٹ speech رکھی ہے Is there. any input of any member of the House?

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ راناصاحب! میں آپ کو اس پر بتادوں کہ آپ جو pre-budget discussion کی بات کر رہے ہیں یہ بالکل ہمارے rules میں ہے۔ اس سے پہلے 2008 والی اسمبلی میں اس کی ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ اس سے پہلے ہمارے rules میں یہ شامل نہیں تھا۔ اس کے بعد یہ سمجھا گیا کہ بجٹ سازی میں اراکین کی input آنی چاہئے لیکن ہم نے ایک extra ordinary circumstances میں Article 125 invoke کیا ہے۔ جب ہم نے Article 125 invoke کیا تو ہمارے پاس ایک ماہ کی قدغن ہے اور اس ایک ماہ میں on a certain date if we don't approve the budget then the normal

business will come to standstill ہم نے پچھلی دفعہ ایک مہینے کے اخراجات دیئے تھے تو ہم نے کچھ چیزیں dispense with کی تھیں۔ آپ کے pertinent سوال سے متعلق میں detailed ruling دوں گا۔ No other point of orders please. میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرپرسنز کا اعلان کریں۔

پینل آف چیئرپرسنز

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرپرسنز نامزد فرمایا ہے۔

1۔ **جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے: پی پی-30**

2۔ **رانا منور حسین، ایم پی اے : پی پی-78**

3۔ **سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی-213**

4۔ **جناب غلام رضا، ایم پی اے : پی پی-192**

شکریہ

جناب سپیکر: آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule-134 اور Rule-147 کے تحت سالانہ اور ضمنی بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔ جی، وزیر خزانہ!

(نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

وزیر خزانہ کی سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر تقریر

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر!

☆ تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور ارب ہادرود نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

☆ الحمدللہ، 8۔فروری 2024 کے عام انتخابات میں پنجاب کی عوام نے اپنا واضح مینڈیٹ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سپرد کیا۔ اتحادی جماعتوں کے تعاون سے خدمت کی یہ ذمہ داری حکومت کی شکل اختیار کر چکی ہے۔(قطع کلامیاں)

☆ محترمہ مریم نواز شریف نے 26۔فروری 2024 کو پہلی خاتون وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف اٹھا کر اور پنجاب کی ایک نئی تاریخ رقم کی جس پر میں پاکستان کی مخلصانہ خدمت کرنے والے اپنے قائد محترم اور سٹیٹس مین جناب محمد نواز شریف، پارٹی صدر اور وزیر اعظم جناب محمد شہباز شریف اور اس معزز ایوان کے ان تمام ارکان، جماعتوں اور قائدین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے پاکستان اور پنجاب کو ہی نہیں، ہر ماں، بہن، بیٹی کو یہ عزت اور اعزاز دیا اور ان کی صلاحیتوں اور خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔

جناب سپیکر!

☆ سب کو یاد ہے کہ محترمہ مریم نواز شریف نے تاریخی جملہ کہا تھا" مجھے نواز شریف کی کمزوری سمجھنے والے جان لیں، میں انشاء اللہ ان کی طاقت بن کر دکھاؤں گی۔" اور پھر دنیا نے دیکھا کہ ایک بہادر بیٹی اپنے بے گناہ اور بہادر والد کی طاقت بن گئیں۔

☆ وہ اپنے والد ہی کی طاقت نہیں بنیں بلکہ سیاسی انتقام کے بدترین دور میں وہ پارٹی کی بھی طاقت بن گئیں۔ پارٹی کی چیف آرگنائزر کے طور پر انہوں نے جماعت کے اندر ایک انقلابی روح پھونک دی۔

☆ آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ پنجاب کی بہادر بیٹی وزیر اعلیٰ پنجاب کے طور پر پنجاب کی طاقت بن چکی ہیں۔ پنجاب کے ہر بزرگ، ہر ماں، ہر بہن، ہر بیٹی، ہر بیٹے کی طاقت بن چکی ہیں۔ مزدور، کسان، دہقان، ریڑھی والے، دکاندار، مریض، طالب علم، صنعتکار اور تاجر کی طاقت بن چکی ہیں۔ ہر مظلوم کی طاقت بن چکی ہیں۔

جو طوفانوں میں پلے جا رہے ہیں
وہی دنیا بدلتے جا رہے ہیں

☆ محترمہ مریم نواز شریف نے 26- فوری 2024 کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے کے بعد اس معزز ایوان میں اپنے پہلے خطاب میں جہاں اپوزیشن کو مفاہمت کا پیغام دیا، خود چل کر اپوزیشن لیڈر کی نشست پر تشریف لے گئیں، وہیں یہ اعلان بھی کیا کہ آج سے پارٹی منشور پر عملدرآمد کا آغاز کر رہی ہوں۔ 26- فروری سے آج 18- مارچ تک (21 دن میں) محترمہ مریم نواز شریف نے 28 بڑے منصوبوں کا آغاز کر دیا ہے۔ جس کا باضابطہ بجٹ بھی پیش کر رہے ہیں۔ یہ تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ اتنے مختصر ترین وقت میں اتنے بڑے منصوبوں کے لئے اتنی تیزی سے بجٹ فراہم کیا جا رہا ہے۔ الحمدللہ، ان منصوں پر عملدرآمد کا آغاز ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر!

☆ یہ قائد محترم محمد نواز شریف اور خادم عوام جناب محمد شہباز شریف کی پنجاب اور پاکستان کی عوام کی مثالی خدمت کی تابندہ روایت کا تسلسل ہے۔ جنہوں نے تیز رفتاری سے عوامی خدمت کے منصوبے بنائے۔ شفافیت اور ایمانداری کے ریکارڈ بنائے۔ معیار پر سمجھوتہ نہ کرتے ہوئے کارکردگی کا ایسا اعلیٰ نمونہ قائم کیا جس پر پورا اترنا آسان نہیں۔ اس معیار، رفتار اور شفافیت پر پورا اترنے کے لئے ہمیں دُگنی محنت کرنا ہو گی۔

☆ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ قائد محترم محمد نواز شریف اور جناب محمد شہباز شریف صوبہ پنجاب کی ترقی کا سفر جہاں چھوڑ کر گئے تھے، بعد ازاں اسے ریورس گئیر لگ گیا۔ میرٹ اور شفافیت کی پہچان والے پنجاب پر کرپشن، بدانتظامی اور نااہلی کی سیاہ رات مسلط ہو گئی۔ معیشت ہی نہیں، انتظامی صلاحیت اور مشینری بھی تباہ ہوئی۔ ترقی صرف کرپشن میں ہوئی۔ صوبہ معیشت، تعلیم، صحت اور روزگار سمیت ہر شعبے میں برسوں پیچھے چلا گیا۔ یہ موازنہ تنقید کی خاطر نہیں بلکہ کثیر الجہتی چیلنجز کے بیان کی خاطر ہے۔ ایک طرف قائد محترم محمد نواز شریف اور جناب محمد شہباز شریف کی کارکردگی کا پیمانہ ہے تو

دوسری طرف گزرے چند برسوں میں ہونے والی تاریخی تباہی کا بکھرا ہوا ملبہ ہے جسے سمیٹنا ہے۔ اس دو دھاری تلوار پر چلتے ہوئے۔

جناب سپیکر!

☆ تین ماہ کا یہ بجٹ، ساڑھے چار، پانچ سال محروم رہنے والے صوبے اور اس کی عوام کی ترقی کا بجٹ ہے۔ یہ محروم نوجوانوں کے روشن مستقبل، روزگار، پسے کسان کی ترقی، سرمایہ کاروں کی سہولت کا بجٹ ہے۔ یہ تعلیم، طالب علم اور استاد کی ترقی کا بجٹ ہے۔ یہ نظام صحت، مریض کی دوا، علاج اور خدمت کا بجٹ ہے۔ اپنی چھت، اپنے گھر، ڈیجیٹل انقلاب لانے کا بجٹ ہے۔

جناب سپیکر!

☆ اب میں وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کے ویژن کے چند اہم نکات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

☆ پورے پنجاب کی مساوی ترقی، تعلیم اور صحت ہر شہری کے لئے

☆ مزدور کے لئے روزگار، نوجوان کے لئے ہنر اور کاروبار

☆ زرعی انقلاب، جدید ٹیکنالوجی اور مشینری کا استعمال، سستی کھاد، معیاری بیج، سولر پینلز کی فراہمی، فصلوں کے جائز معاوضوں کی ادائیگی، بلاسود قرضوں کی فراہمی

☆ لائیو سٹاک سے منسلک تمام خدمات اور سہولیات کو پنجاب میں لوگوں کی دہلیز تک پہنچانا

☆ صنعت، تجارت، سرمایہ کاری کی ترقی، پیداوار میں اضافہ، سرخ فیتے کا خاتمہ، ون ونڈو کی سہولت

☆ IT انقلاب برپا کر کے پنجاب کو پاکستان کا پہلا ڈیجیٹل صوبہ بنانا، ہر نوجوان کو IT انقلاب کا لیڈر بنانا

☆ تمام شعبوں میں خدمات کی ڈیجیٹل فراہمی، شہریوں کی قطار، انتظار اور فائل کے چکروں سے نجات

☆ خواتین اور اقلیتوں سمیت صوبے میں ہر شہری کے جان و مال اور عزت و وقار کا تحفظ

☆ Structural Reforms سرکاری نظام ، اداروں اور خدمات کو برق رفتار اور عوامی خدمت کے عالمی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا، صوبے میں مالیاتی نظم وضبط، کفایت شعاری اور مجموعی آمدن میں اضافہ

☆ کھیلوں اور کھیل کے میدانوں کی فراہمی سے نوجوانوں کو صحت مند سرگرمیوں کے مواقع دینا

☆ سموگ فری، صاف ستھرا، کھیلتا اور سرسبز پنجاب

☆ شہروں کے اندر اور شہروں کے درمیان ٹرانسپورٹ اور روڈز کی فراہمی کا بہترین نظام اور سفری سہولیات

جناب سپیکر!

☆ آج اپنی حکومت کا پہلا عوام دوست بجٹ پیش کرتے ہوئے فخر سے یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمیں ایک ایسی قیادت میسر آئی ہے جس نے کابینہ ہی نہیں، بیوروکریسی کو بھی ایک نئی ہمت، جذبہ اور عوام کی خدمت کا ایک نیا ویژن دیا ہے۔ ان کا اعتماد بحال کیا ہے۔ یہاں رفتار ہی نہیں، میرٹ، معیار اور شفافیت پر بھی سختی سے عمل جاری ہے تاکہ پنجاب Good Governance کی مثال بنے

☆ اہل اور عوام کی منتخب قیادت آنے سے بیوروکریسی کو بھی نیا جذبہ اور حوصلہ ملتا ہے۔ میرٹ اور شفافیت آنے سے سرکاری حکام بھی قوم کی خدمت کے جذبے سے تندہی اور شوق سے کام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ محض 21 دن میں وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کے عوامی خدمت کے ویژن کو تعبیر دینے کے لئے جس طرح پنجاب حکومت کی بیوروکریسی، وزارتوں اور اداروں نے محنت، جاں فشانی اور پُر خلوص جذبے سے دن رات کام کیا ہے، اس کا اعتراف کرتے ہوئے میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ عوام کی خدمت کی ٹیم ہے۔ محترمہ مریم نواز شریف کی فقید المثال قیادت اور راہنمائی میں اسی رفتار اور محنت سے یہ سفر جاری رہا تو پانچ سال بعد پنجاب کا ہر مرد، ہر عورت، ہر نوجوان اور ہر بچہ اپنی زندگی میں آنے والی مثبت تبدیلی کو نہ صرف محسوس کرے گا بلکہ اس کی گواہی بھی دے گا۔ اِن شاء اللہ۔

یقین ہو تو کوئی راستہ نکلتا ہے
ہوا کی اوٹ بھی لے کر چراغ جلتا ہے

جناب سپیکر!

☆ قیادت کے ویژن پر عملدرآمد کے لئے بجٹ اقدامات کا ذکر کرنے سے پہلے میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہماری حکومت نے مہنگائی کے فوری مسئلے پر آتے ہی توجہ دی۔ مہنگائی کی شدت سے انکار نہیں۔ ماضی کی معاشی تباہی کے اثرات نے اب تک قوم کو جکڑ رکھا ہے۔ پنجاب ہی نہیں بلکہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار 64 لاکھ 79 ہزار مستحق خاندانوں کا حق 30۔ارب روپے کی خطیر رقم سے رمضان نگہبان پیکج کی صورت میں مستحقین کی عزتِ نفس مجروح کئے بغیر ان کے گھروں کی دہلیز پر پہنچایا جا رہا ہے جو کہ الحمدللہ حقیقی اسلامی فلاحی ریاست کے راہنما اصولوں کے عین مطابق ہے۔

☆ یقیناً مہنگائی کی بھڑکتی آگ کو ریلیف کے یہ چند قطرے بجھا نہیں سکے لیکن یہ پیکج اس احساس کا اظہار ہے کہ ہم آگ بجھانے والوں میں سے ہیں، بھڑکانے والوں میں سے نہیں۔

☆ وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کو سب سے زیادہ فکر، احساس اور پریشانی عوام کو مہنگائی کے عذاب سے جلد نجات دلانے اور زیادہ سے زیادہ ریلیف دینے کی ہے۔ اسی لئے حکومت نے پرائس کنٹرول کے نظام کو نہ صرف فعال اور سخت کیا ہے بلکہ اشیائے خوردونوش کی قیمتوں، سپلائی اور معیار کی سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ اور ناجائز منافع خوری کے لئے zero tolerance کی پالیسی اپنائی گئی ہے۔

☆ ہم زراعت اور اشیائے خوردونوش کی demand and supply کے عمل کو بھی بہتر بنا رہے ہیں تاکہ مہنگائی کے ستائے عوام کی زندگی میں کچھ آسانی آ سکے۔

☆ ہمارا عہد ہے کہ پنجاب میں حکومتی اقدامات کے نتیجے میں ان شاء اللہ قیمتوں پر قابو پانے، اشیاء کی فراہمی اور زرعی اجناس کی پیداوار میں اضافے سے بتدریج مہنگائی میں کمی لائیں گے۔

جناب سپیکر!

☆ بجٹ تفصیل سے قبل مختصراً اُن بڑے منصوبوں کا ذکر کروں گا جن پر محض 21 دن کی مختصر ترین مدت میں کام شروع ہو چکا ہے اور فنڈز بھی مختص کر دیئے گئے ہیں۔ ہمارے وعدوں پر عملدرآمد کا آغاز ہو چکا ہے۔

☆ 10۔ارب روپے سے پاکستان کے سب سے بڑے نواز شریف آئی ٹی سٹی کا لاہور میں قیام، 4۔ارب روپے سے آئی ٹی انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ پروگرام، ڈیڑھ ارب روپے سے پنجاب آئی ٹی گریجویٹس انٹرن شپ پروگرام، ایک ارب روپے سے گلوبل آئی ٹی سرٹیفکیشن پروگرام اور وزیر اعلیٰ ہیلپ لائن کا قیام اسی ویژن کا تسلسل ہے۔

☆ 50 کروڑ روپے سے پہلی بار صوبائی ڈیٹا بیس اتھارٹی قائم کی جارہی ہے۔ پنجاب پاکستان کا پہلا صوبہ ہے جہاں جدید ٹیکنالوجی سے یہ ادارہ قائم کیا جارہا ہے جس کی مدد سے درست اعداد و شمار دستیاب ہوں گے اور ہر شہری اور ہر علاقے کی ضروریات کے مطابق منصوبہ بندی ممکن ہو سکے گی۔ ماضی میں اس نوعیت کے اعداد و شمار اور حقائق دستیاب نہیں تھے۔

☆ ایک ارب روپے سے پنجاب میں مفت وائی فائی فراہم کرنے کا پروگرام اور 25 کروڑ روپے سے پنجاب دستک پروگرام بھی شروع کیا جارہا ہے۔

☆ 40۔ارب روپے سے دیہی مراکز صحت (RHCs) اور بنیادی مراکز صحت (BHUs) کی مکمل overhauling کے چار پروگرام شروع کئے جارہے ہیں تاکہ صحت کے حق سے کوئی شہری محروم نہ رہے۔ 4۔ارب روپے کی لاگت سے پنجاب ہیلتھ سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام شروع کیا جارہا ہے۔ موٹرویز پر حادثات میں شہریوں کی جان بچانے کے لئے پہلی بار 70 کروڑ روپے کی لاگت سے ایمبولینس سروس شروع کی جارہی ہے۔ عوام کی جان بچانے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف نے سرکاری ہیلی کاپٹر ایمرجنسی میں مریضوں کو فوری ہسپتال منتقل کرنے کے لئے استعمال کرنے کا حکم دیا ہے جو اس احساس کا ثبوت ہے کہ ہمارے لئے ہر شہری کی جان سب سے قیمتی ہے۔ سرکاری شعبے کی پہلی ایئر ایمبولینس پر بھی تیزی سے کام جاری ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے سامنے
حکومت کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

☆ 30-ارب روپے کی لاگت سے لاہور میں نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کینسر ٹریٹمنٹ اینڈ ریسرچ کے نام سے جدید ترین کینسر ہسپتال، 10-ارب روپے کی لاگت سے سرگودھا میں نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے نام سے امراض قلب کا جدید ہسپتال بنایا جارہا ہے۔

☆ 2-ارب روپے سے پنجاب ایجوکیشن پروگرام اور ڈیڑھ ارب روپے کی لاگت سے طالب علموں کو لیپ ٹاپ فراہم کئے جائیں گے۔

☆ ایک ارب روپے سے وزیر اعلیٰ انٹرن شپ پروگرام، 20 کروڑ روپے سے وزیر اعلیٰ ہنر مندی پروگرام شروع کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ پنجاب میں زراعت کو جدید فارمنگ اور جدید ٹیکنالوجی و مشینری سے آراستہ کرنے کے لئے 2-ارب روپے سے پنجاب ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن پروگرام شروع کیا جارہا ہے۔ اڑھائی ارب روپے سے ماڈل ایگریکلچر Malls بنیں گے۔ ایک چھت کے نیچے کسانوں کو کھاد، بیج، زرعی مشینری، کیڑے مار ادویات سمیت دیگر سہولیات مہیا ہوں گی۔

☆ ایک ارب روپے سے Aquaculture Shrimp Farming کا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے
سامنے حکومت کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

☆ 320-ارب روپے سے 82 سڑکوں اور شاہرات کی تعمیر و مرمت کا بڑا پروگرام شروع کیا جارہا ہے جس کے ذریعے 2659 کلومیٹر سڑکوں کی مرمت ہوگی۔ پنجاب روڈز انفراسٹرکچر کے لئے 10-ارب روپے سے پروگرام شروع کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!

☆ 5-ارب روپے سے اپنی چھت، اپنا گھر کا پروگرام شروع کیا جا رہا ہے، سموگ فری پنجاب کے لئے 2-ارب روپے الیکٹرک بسوں، 1- ارب روپے الیکٹرک bikes کی فراہمی کے منصوبے پر خرچ ہوں گے، ستھرا پنجاب کے لئے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے 2-ارب روپے اور گلیوں، گٹروں کی مرمت کے لئے 5-ارب روپے سے پروگرام، اضلاع کے درمیان صفائی ستھرائی کے مقابلے، ماڈل اضلاع جبکہ 1-ارب روپے سے CM پلانٹ فار پاکستان شروع ہو گا۔ مستقبل کے پنجاب کی یہ چند جھلکیاں ہیں جس کی تفصیل وقت کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کریں گے۔

جناب سپیکر!

☆ بڑے خواب ضرور دیکھنے چاہئیں لیکن تعبیر کے بغیر خواب ادھورے رہتے ہیں۔ جیسا کہ وزیراعظم محمد شہباز شریف نے پارٹی منشور کے اجراء کے وقت کہا تھا کہ وعدے تو سب ہی کرتے ہیں لیکن وعدے پورے کوئی کوئی کرتا ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی روایت وعدوں کی تکمیل ہے۔ ہم نے ماضی کی اسی تابناک روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے ذمہ داری سنبھالتے ہی سب سے پہلے وسائل کا بندوبست کرنا شروع کیا۔ قانون اور قواعد وضوابط کی روشنی میں منصوبہ بندی کا آغاز کیا۔ یہ مرحلہ مشکل تھا لیکن الحمدللہ، قیادت کی حوصلہ افزائی، راہنمائی اور ٹیم ورک سے یہ ممکن ہوا۔ اگرچہ پورے مالی سال کو بجٹ دستاویز میں شامل کیا گیا ہے لیکن ہماری حکومت کے حصے میں مالی سال کے آخری تین ماہ آئے ہیں جس کی تکمیل پر ہم پورے مالی سال کا بجٹ پیش کریں گے۔

جناب سپیکر!

☆ مالی سال 24-2023 کے بجٹ کا مجوعی حجم 4,804-ارب 70 کروڑ روپے ہے۔ کل آمدن کا تخمینہ 3,313-ارب 70 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ NFC ایوارڈ کے تحت وفاق کے قابل تقسیم محاصل (Federal Divisible Pool) سے پنجاب کے لئے 2706-ارب 40 کروڑ روپے حاصل ہوں گے اور صوبائی محصولات کی مد میں گزشتہ سال سے 25 فیصد اضافے کے ساتھ 625-ارب 30 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے

جس میں پنجاب ریونیو اتھارٹی سے 26 فیصد اضافے کے ساتھ 240- ارب روپے بورڈ آف ریونیو سے 4 فیصد اضافے کے ساتھ 99- ارب 20 کروڑ روپے اور محکمہ ایکسائز سے 5 فیصد اضافے کے ساتھ 45- ارب 50 کروڑ روپے کے محصولات کی وصولی متوقع ہے۔ جبکہ Non Tax Revenue کی مد میں 42 فیصد اضافے کے ساتھ 231- ارب 80 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ رواں مالی سال میں 513- ارب 73 کروڑ روپے روپے تنخواہوں 392- ارب 10 کروڑ روپے پنشن اور 627- ارب 70 کروڑ روپے مقامی حکومتوں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ مسلم لیگ (ن) کی حکومت اپنی ماضی کی روایات کے مطابق پسے ہوئے طبقے پر ٹیکس کی وصولیوں کے بوجھ میں کمی جبکہ اشرافیہ پر ان کی حیثیت کے مطابق ٹیکس لاگو کر کے محصولات کے نیٹ میں اضافے کی متوازن مگر Progressive پالیسی پر کار فرما ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رواں مالی سال میں سیلز ٹیکس آن سروسز کی مد میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا تاکہ چھوٹے اور درمیانی سطح کے کاروباری افراد کو خاطر خواہ ریلیف دیا جاسکے۔

جناب سپیکر!

☆ ہمارا ترقیاتی پروگرام ہماری آئندہ پانچ سالہ انقلابی ترجیحات کا عکاس ہے۔ اس ضمن میں رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 655- ارب روپے ہے۔ ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد سوشل سیکٹر، 39 فیصد Infrastructure، 8 فیصد Production Sector اور 4 فیصد سروسز سیکٹر پر مشتمل ہے جبکہ دیگر پروگرامز اور خصوصی اقدامات کے لئے 13 فیصد ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

☆ اب میں Sector Wise مالی سال 24-2023 کے لئے مختص کئے گئے تخمینہ جات اور اہم ترجیحات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنے جارہا ہوں۔

جناب سپیکر!

☆ Digital Infrastructure اور Information Technology ہمارے صوبے کی معاشی ترقی اور جدت کے لئے ناگزیر ہے۔ جدید دور کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں IT Solutions اور Digital Frame Work کو تمام شعبوں میں اپنانا ہو گا۔ ہم رواں مالی سال میں ہی 4۔ ارب روپے کی لاگت سے "Punjab IT Infrastructure Investment Program" کے نام سے انقلابی پروگرام کا آغاز کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ Digital Punjab Vision کے تحت پانچ سال میں کم از کم پانچ IT Cities بنائیں گے۔ یہ IT شہر، Hi-Tech صنعتوں، Software Development اور ٹیکنالوجی ریسرچ کے شعبوں میں ملک کے Top Notch IT Professionals کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع دیں گے اور حکومتی خدمات کی digitalization میں مددگار ثابت ہوں گے۔ پہلے قدم کے طور پر 10۔ ارب روپے کی لاگت سے شہر لاہور میں "Nawaz Sharif IT City" کی بنیاد رکھنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ درست اور جامع database کے بغیر مؤثر پالیسی سازی ناممکن ہے۔ رواں مالی سال میں 50 کروڑ روپے کی لاگت سے پاکستان میں اپنی طرز کی پہلی Provincial Database Authority کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!

☆ نوجوانوں کو جدید ٹیکنالوجیز اور IT کے شعبے میں عملی تجربہ فراہم کرنے کے لئے ڈیڑھ ارب روپے سے "Punjab IT Graduates Internship Program" تیار کیا گیا ہے جو IT Graduates کو تعلیمی قابلیت کے مطابق بہترین عملی تربیت اور کیریئر کے مواقع فراہم کرے گا۔ اسی طرح IT کے شعبے میں نوجوانوں کے روشن مستقبل کے لئے 1۔ ارب روپے کی لاگت سے Global IT Certifications

"Program شروع کر رہے ہیں تا کہ ہمارے نوجوان بین الاقوامی سطح پر compete کر سکیں، ان کی مارکیٹ value بڑھے اور عالمی سطح پر انہیں پہچان اور شناخت بھی ملے۔

جناب سپیکر!

☆ 25 کروڑ روپے کی لاگت سے "پنجاب دستک پروگرام" کا عوامی منصوبہ شروع کر رہے ہیں۔ پنجاب کے شہری گھر کے دروازے پر 43 مختلف سرکاری خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ایک آسان موبائل application کے ذریعے انہیں خدمات میسر ہوں گی۔ پہلے مرحلے کا آغاز 10 عوامی خدمات کی فراہمی سے کیا جارہا ہے۔ دوسرے مرحلے میں 25 اور ایک سال میں تمام 43 عوامی خدمات digitalize کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

☆ سستا انٹرنیٹ اور آسان رسائی ڈیجیٹل پنجاب کے منصوبے کا بنیادی جز ہے۔ اہل پنجاب بالخصوص طالب علموں کو مفت Wi-Fi فراہم کرنے جارہے ہیں۔ اس منصوبے کی کل لاگت ایک ارب روپے ہے۔

جناب سپیکر!

☆ تعلیم، صحت، water supply and sanitation، وومن ڈویلپمنٹ، سپورٹس اینڈ یوتھ افیئرز، بہبود آبادی اور سماجی تحفظ جیسے اہم social sectors کے لئے کل 236۔ ارب 37 کروڑ روپے کی ترقیاتی رقم مختص کی گئی ہے جو رواں مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ تمام WASAs کے لئے رواں مالی سال میں 9۔ ارب روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ ہمارا خواب ہے کہ پنجاب کا کوئی بچہ سکول سے باہر نہ ہو۔ کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ انہیں معیاری تعلیم کی فراہمی بھی یقینی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ شعبہ تعلیم کے لئے رواں مالی سال میں مجموعی طور پر 595۔ ارب 8 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 537۔ ارب 40 کروڑ روپے غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کے کل غیر ترقیاتی بجٹ کا 26 فیصد بنتا ہے جبکہ 57۔ ارب 68 کروڑ روپے

شعبہ تعلیم کے ترقیاتی اخراجات کے لئے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کے کل ترقیاتی بجٹ کا 9 فیصد بنتا ہے۔ شعبہ تعلیم کے لئے مختص شدہ مجموعی ترقیاتی بجٹ میں سے محکمہ سکول ایجوکیشن کے لئے 44۔ ارب 41 کروڑ روپے، محکمہ ہائر ایجوکیشن کے لئے 9۔ ارب 36۔ کروڑ روپے جبکہ محکمہ لٹریسی وغیرہ تعلیم کے لئے 2۔ ارب 99 کروڑ روپے اور محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے لئے 92 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ تعلیم ہی قوموں کی ترقی کی بنیاد ہے۔ آج دنیا میں علم کی بنیاد پر حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ مسلم لیگ(ن) نے ہمیشہ تعلیم کے شعبے کو بے حد اہمیت دی ہے۔ اسی وژن کے تحت انقلابی اقدامات کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ 2۔ ارب روپے کی لاگت سے ایک جامع اور جدید "Punjab Education Program" شروع کیا جا رہا ہے جس کے تحت تربیت یافتہ اساتذہ کی کھیپ تیار کی جائے گی جو جدید teaching techniques اور تعلیمی رجحانات سے روشناس ہوں۔ محروم و متوسط طبقات کے بچوں اور بچیوں کے حصول علم کو یقینی بنانے کے لئے جامع کوششیں کی جا رہی ہیں۔ بچوں کو مفت نصابی کتابوں کی فراہمی کے لئے 11۔ ارب روپے کے فنڈز بھی رواں مالی سال میں مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ علم کا نور پھیلانے کے لئے مسلم لیگ(ن) نے دانش سکول کے انقلاب کا آغاز کیا تھا۔ ہماری حکومت نے اس منصوبے کو بحال کرنے اور مزید آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پورے پنجاب میں دانش سکول اور Centers of Excellence کا جال بچھائیں گے۔ پانچ سال میں پنجاب کے ہر ضلع میں جدید سہولیات سے آراستہ ایک دانش سکول قائم ہو گا۔ اس عظیم مقصد کے لئے رواں مالی سال میں 1۔ ارب 30 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

☆ مسلم لیگ (ن) کی ہر حکومت نے ذہین طلباء وطالبات کی علم حاصل کرنے کی خواہش کی راہ میں وسائل کی کمی کی رکاوٹیں ہمیشہ دور کی ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک ارب روپے کی لاگت سے "Chief Minister International Scholarship Program" کے آغاز کی خوشخبری دے رہا ہوں۔ پنجاب کے طلباء وطالبات کو قابلیت کی بنیاد پر دنیا کے اعلیٰ ترین تعلیمی اداروں اور Ivy League Universities میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ملیں گے۔

جناب سپیکر!

☆ آج مجھے قائد محترم محمد نواز شریف اور جناب محمد شہباز شریف کی شروع کردہ "Laptop Scheme" کے انقلابی پروگرام کی بحالی کی خوشخبری سناتے ہوئے بڑی خوشی ہو رہی ہے جس پر 1۔ ارب 50 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ Laptop دے کر ہماری قیادت نے ملک میں IT کے انقلاب کی بنیاد رکھی تھی۔ افسوس ماضی میں اسے سیاسی رشوت ان لوگوں نے قرار دیا جنہوں نے نوجوانوں کو بندوق، پٹرول بم، لاٹھیاں اور ڈنڈے تھمائے اور 9۔ مئی جیسے یوم سیاہ پر بارود کے طور پر استعمال کیا۔ شہداء کی بے حرمتی اور قومی یادگاروں کی توہین کے لئے استعمال کیا جبکہ یہی laptop تھا جو کورونا وبا کے دوران نوجوانوں کے روزگار کا ذریعہ بنا تھا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب پھر سے ہمارے نوجوان کے ہاتھ میں ان کا اپنا laptop یا tablet ہو گا۔

☆ ہر نوجوان خاص طور پر مستحق طالب علموں کی تعلیم کے لئے "Punjab Education Endowment Fund (PEEF)" کو جدید خطوط پر استوار کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ Specially Abled بچے ہمارے معاشرے کا ایک اہم اور قیمتی حصہ ہیں۔ ہم اپنے ان بچوں کو صلاحیت اور اہمیت کے لحاظ سے دیگر سے کم نہیں سمجھتے بلکہ ہماری زیادہ توجہ ان کی تعلیم، فلاح و بہبود اور زندگی میں آگے بڑھنے کے مواقع دینے پر رہے گی۔

وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف ایک ماں کے طور پر اس شعبے پر بہت زیادہ توجہ دے رہی ہیں۔ حکومت Special Education Institutions کو جدید معیار کے ہم پلہ بنائے گی اور ان کی تعداد میں اضافہ بھی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

☆ صحت کا شعبہ ہمارے منشور کی ہمیشہ اولین ترجیح رہا ہے۔ PKLI، صحت کارڈ، رجب طیب اردوان ہسپتال مظفر گڑھ، Regional Blood Centers' Multan اور Institute of Kidney Diseases کا District Health Authorities قیام ماضی کے ہمارے انقلابی اقدامات میں سے چند بڑے initiatives ہیں۔ اسی شاندار legacy کے تسلسل میں ہماری حکومت صحت کے شعبے میں ایک نیا" پانچ سالہ ہیلتھ ریفارمز پروگرام" شروع کرنے جا رہی ہے جو صحت عامہ کے شعبے میں جدت، معیار، رفتار اور خدمت کا کلچر لائے گا۔ رواں مالی سال میں صحت کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 473۔ ارب 62 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے 357۔ ارب 82 کروڑ روپے غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کے کل غیر ترقیاتی بجٹ کا 17 فیصد بنتا ہے جبکہ 115۔ ارب 80 کروڑ روپے صحت کے ترقیاتی بجٹ کی مد میں مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کے کل ترقیاتی بجٹ کا 18 فیصد بنتا ہے۔

جناب سپیکر!

☆ ہماری حکومت 30۔ ارب روپے کی لاگت سے پنجاب میں اپنی نوعیت کے پہلے state of the art سرکاری کینسر ہسپتال "Nawaz Sharif Institute of Cancer Treatment and Research" کی بنیاد لاہور شہر میں رکھنے جا رہی ہے جس کے لئے 50 کروڑ روپے کی رقم رواں مالی سال کے آخری تین ماہ کے ترقیاتی بجٹ میں رکھ دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

☆ 10۔ ارب روپے کی لاگت سے سرگودھا شہر میں امراضِ قلب کے لئے اعلیٰ معیار کا جدید ہسپتال "Nawaz Sharif Institute of Cardiology" قائم کرنے کا

اعلان کرتے ہیں جس کے لئے رواں مالی سال کے آخری تین ماہ میں 20۔ کروڑ روپے رکھے جا چکے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) اپنی محنت اور لگن سے قائم کردہ اداروں کی سرپرستی کا عزم رکھتی ہے اور اسی عزم کو دُہراتے ہوئے "PKLI Endowment Fund" کے لئے رواں مالی سال میں 10۔ ارب روپے کی خطیر رقم بھی مختص کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

☆ ہماری حکومت ضلعی سطح پر قائم DHQs کو state of the art ہسپتالوں میں transform کرنے کا عزم رکھتی ہے جن میں کینسر، دل، جگر، گردے کے امراض، بچوں کے امراض سمیت تمام specializations کے units موجود ہوں اور اس ضمن میں "Punjab Health Sector Development Program" کے تحت رواں مالی سال میں 4۔ ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح دیہی علاقوں میں بھی صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے اور مقامی سطح پر معیاری طبی خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 40۔ ارب روپے کی لاگت سے پنجاب بھر کے طول و عرض میں پھیلے تمام BHUs اور RHCs کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے گا جس کا آغاز رواں مالی سال کے ترقیاتی بجٹ سے ہی کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

☆ دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو بروقت طبی امداد پہنچانے اور قدرتی آفات و حادثات میں ان کی جان بچانے کے لئے 44 کروڑ روپے کی خطیر لاگت سے Air Ambulance کے انقلابی منصوبے کو بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ motorways پر سفر کرنے والے مسافروں کو حادثے کی صورت میں بروقت طبی امداد کی فراہمی اور قریب ترین ہسپتال منتقلی کے لئے 70 کروڑ روپے کی لاگت سے ریسکیو 1122 کی services کو motorways تک بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ علاج کے ساتھ بچوں کو موذی امراض سے بچانا بھی ضروری ہے۔ اس ضمن میں Expanded Program for Immunization (EPI) بچوں کو خسرہ، ٹیٹنس، ہیپاٹائٹس بی اور پولیو جیسی بیماریوں سے بچانے کے لئے ناگزیر ہے۔ رواں مالی سال میں 11۔ارب 60 کروڑ کی خطیر رقم EPI کی مد میں مختص کی ہے تاکہ ویکسین کی دستیابی اور اس کی بہتر طور پر تقسیم یقینی ہو۔

جناب سپیکر!

☆ ماں اور بچے کی صحت معاشرے کی صحت، ترقی اور رویوں کا آئینہ ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں Stunted Growth کے شکار بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ماں اور بچوں میں کمزوری اور غذائی قلت کے مسئلے پر قابو پانے کے لئے رواں مالی سال میں 2۔ارب 63 کروڑ روپے مختلف programs کی مد میں مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ عوام کو سرکاری کے ساتھ ساتھ معیاری پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج کی فوری اور جدید سہولیات کی فراہمی کے لئے قائد محترم محمد نواز شریف نے 2016 میں صحت کارڈ کا انقلابی پروگرام شروع کیا تھا جو مسلم لیگ (ن) کی حکومت جانے کے بعد کرپشن کی نذر ہو گیا۔ میں اس عوام دوست اور غریب پرور ہیلتھ انشورنس پروگرام کو از سرِ نو بحال کرنے کی خوشخبری دے رہا ہوں۔ ہم یقینی بنائیں گے کہ صرف غریب اور مستحق حقدار ہی اسے استعمال کریں۔ اس کے لئے رواں مالی سال میں 45۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ نوجوان ہمارا قیمتی اثاثہ اور ہماری 60 فیصد سے زائد آبادی ہے۔ نوجوانوں کی زندگی میں بہتری لانا ہماری حکومت کا مشن ہے۔ رواں مالی سال میں Sports and Youth Affairs Department کے لئے مجموعی طور پر 5۔ارب 22 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے ایک ارب 97 کروڑ روپے غیر ترقیاتی جبکہ 3۔ارب 25 کروڑ روپے

کی خطیر رقم ترقیاتی اخراجات کے لئے ہے۔ اس ترقیاتی پروگرام کے ذریعے پنجاب کے بچے اور بچیوں کے لئے نئے Avenues متعارف کرائیں گے۔ اس ضمن میں کئی نئے packages اور policies کی تیاری جاری ہے جس میں ایک ارب روپے کی لاگت سے CM Internship Program بھی شامل ہے۔ نوجوانوں کو مختلف شعبوں میں internship کے مواقع دیں گے تاکہ وہ اپنے career کی بہتر planning کر سکیں۔ نوجوانوں سے میری گزارش ہو گی کہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

جناب سپیکر!

☆ ہماری نصف آبادی جو کہ خواتین پر مشتمل ہے، اُن کی ترقی ہمیشہ سے ہماری اولین ترجیح رہی ہے۔ خواتین کی ترقی کے بغیر قومی ترقی کا خواب پورا نہیں ہو سکتا۔ ملازمت پیشہ ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کے لئے Day Care Center وقت کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کی فکر اور پریشانی کے بغیر اپنے career کو جاری رکھ سکیں۔ Working Women کی آسانی کے لئے حکومت ایک ارب روپے کی لاگت سے پنجاب بھر میں نئے Day Care Centers قائم کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ اقلیتیں پاکستان کی شان ہیں۔ ہمارے دین، آئین، تہذیب اور روایات سے ہمیں اُن کے احترام، تحفظ اور زندگی میں آگے بڑھنے کے یکساں مواقع فراہم کرنے کی راہنمائی ملتی ہے۔ غیر مسلم پاکستانیوں نے قیام پاکستان، تعمیر پاکستان اور دفاع پاکستان میں ہمیشہ نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اقلیتوں کی فلاح و بہبود اور سہولیات کی فراہمی کی مد میں رواں مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 1۔ ارب 40 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

☆ آج کی دنیا ہنر اور skill کی دنیا ہے۔ ہنر مند بنا کر ہم اپنے نوجوانوں کو قومی ترقی کا انجن بنا سکتے ہیں۔ Skill Development انہیں جاب مارکیٹ میں قابل قبول بناتی ہے۔ ملکی تعمیر و ترقی میں White Collar Jobs کے ساتھ ساتھ Blue Collar Jobs

کے کردار سے صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا۔Skill Development کے تمام اداروں بشمول ٹیوٹا، PVTC وغیرہ کو جدید بنیادوں پر استوار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کے لئے 20 کروڑ روپے کی لاگت سے CM Skill Development Initiatives پروگرام کا آغاز کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ مجموعی طور پرIndustries, Commerce and Investment Department کے لئے رواں مالی سال میں 25۔ارب 86 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 13۔ارب 17 کروڑ روپے غیر ترقیاتی جبکہ 11۔ارب 16 کروڑ روپے ترقیاتی فنڈز کی مد میں رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ اللہ تعالیٰ نے پانچ دریاؤں کی اس دھرتی کو اپنی نعمتوں اور رحمتوں سے نواز رکھا ہے۔ زرخیز پنجاب میں زرعی انقلاب ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ زراعت ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ یہ خطہ ہمیشہ سے Food Basket رہا ہے لیکن ہماری زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر!

☆ Food Security قومی سلامتی کے تصور کا ایک جز بن چکا ہے۔ زراعت کے لئے رواں مالی سال میں مجموعی طور پر 79۔ارب 12 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 50۔ارب 62 کروڑ روپے غیر ترقیاتی جبکہ 28۔ارب 50 کروڑ روپے ترقیاتی اخراجات کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ہماری زرعی ترقیاتی پروگرام میں خصوصی طور پر 2۔ارب روپے کی لاگت پر مبنیAgriculture Transformation Program اور 2۔ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم کی مدد سےModel Agriculture Malls کا قیام قابل ذکر ہے۔ انModel Agriculture Malls کا مقصد کاشتکاروں کو تمام ضروری سہولیات فراہم کرنا اور ان کی عمومی فلاح و بہبود ہے۔ اس منصوبے کے تحت

کسانوں کو One Window Operation کے ذریعے ایک چھت تلے زرعی قرضے، معیاری کھاد، بیج، زرعی مشینری اور سٹوریج کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

☆ پنجاب کے زرعی export potential کو مکمل طور پر بروئے کار لانے کی ضرورت کے پیش نظر ہماری حکومت خوردنی تیل کے بیجوں اور پھلوں خصوصاً Citrus Fruits کی Shelf Life اور پیداوار میں اضافہ کر کے خلیجی ممالک اور یورپ تک ان کی برآمدات بڑھانے کے لئے پُرعزم ہے۔ رواں مالی سال میں گندم کے گردشی قرضوں کے دیرینہ مسئلے کو حل کرنے کے لئے بھی 264۔ ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ لائیو سٹاک کا غربت میں کمی اور دیہی معیشت میں بنیادی کردار ہے۔ جانوروں میں منہ کُھر بیماری سے اُن کی پیداواری صلاحیت اور برآمد متاثر ہوتی ہے۔ اس بیماری کے تدارک کے لئے ہماری حکومت ایک مربوط پروگرام شروع کر رہی ہے۔ لائیو سٹاک کی پیداوار بڑھانے کے لئے جدید طریقوں پر مبنی Breed Improvement Program کا بھی آغاز کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں گوشت کی برآمد بڑھانے کے لئے بین الاقوامی معیار کے مطابق Disease Control Compartments اور پورے پنجاب میں مویشی پال حضرات کی دہلیز پر ان کے جانوروں کو مفت حفاظتی ٹیکہ جات کی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔ حکومت پنجاب نے لائیو سٹاک کے شعبہ میں مجموعی طور پر Livestock and Dairy Development کے لئے 21۔ ارب 54 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جس میں سے 19۔ ارب 46 کروڑ غیر ترقیاتی جبکہ 2۔ ارب 8 کروڑ روپے ترقیاتی بجٹ کی مد میں مخصوص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ ذاتی گھر انسان کی فطری خواہش اور بنیادی ضرورت ہے۔ ہماری حکومت 5۔ ارب روپے کی لاگت سے "اپنی چھت اپنا گھر" کے نام سے ایک میگا ہاؤسنگ پراجیکٹ لانچ کر رہی

ہے۔ پہلے مرحلے میں ایک لاکھ گھر بنائے جائیں گے۔ شفاف طریق کار کے تحت اہل درخواست گزاروں کو نرم شرائط اور آسان اقساط پر یہ گھر دیئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ سڑکوں کے نیٹ ورک میں بہتری لانا مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ اچھی اور معیاری سڑکیں نہ صرف لوگوں کو آپس میں جوڑتی ہیں بلکہ تجارت، سیاحت اور دیگر اقتصادی سرگرمیوں کو بھی فروغ دیتی ہیں۔ ہم نے اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے رواں مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے 147۔ارب 40 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ جس کے تحت ایک سے دوسرے ضلع کو جوڑنے والی سڑکوں کے علاوہ Farm to Market Roads اور شہر کی اندرونی سڑکوں کی توسیع، تعمیر، مرمت اور بحالی کا کام کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ اس ضمن میں (Roads Rehabilitation Programme (Phase-II کے تحت پنجاب بھر میں 320۔ارب روپے کی لاگت سے 82 سڑکوں کی تعمیر و بحالی کا منصوبہ بھی شروع کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں 140۔ارب روپے کی لاگت سے 5 بڑی شاہراہوں کی تعمیر و توسیع شروع کی جا رہی ہے جن میں سرگودھا، چنیوٹ، فیصل آباد، ملتان، وہاڑی، بہاولپور، جھانگڑہ شرقی، سمندری، چیچہ وطنی، لیہ براستہ پیر محل، شورکوٹ اور گڑھ مہاراجہ شامل ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ سفری سہولیات کے لئے ٹرانسپورٹ کے شعبے میں مجموعی طور پر 25۔ارب 75 کروڑ روپے کی رقم رواں مالی سال کے لئے مختص کی گئی ہے جس میں سے 21۔ارب 70 کروڑ روپے غیر ترقیاتی جبکہ 4۔ارب 5 کروڑ روپے ترقیاتی بجٹ کی مد میں رکھے گئے ہیں جس کے ذریعے پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام میں مزید بہتری اور توسیع ہو گی۔ لاہور، ملتان اور راولپنڈی کی طرز پر صوبے کے دیگر بڑے شہروں میں میٹرو بس سسٹم بنائیں گے۔

2۔ارب روپے کی لاگت سے ماحول دوست E-Buses کا منصوبہ شروع ہو گا جس کے لئے رواں مالی سال کے آخری تین ماہ میں 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ نوجوانوں خصوصاً طلباء وطالبات کو اپنی سواری دینے کے لئے 1۔ارب روپے کی لاگت سے E-Bikes دیں گے جس کے لئے رواں مالی سال کے آخری تین ماہ میں 20 کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ پائیدار ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ اور خطرہ climate change ہے۔ درجہ حرارت میں اضافہ، خشک سالی، معمول سے ہٹ کر بارشیں اور سیلابی صورتحال نے جہاں ایک طرف زراعت کو سخت متاثر کیا ہے تو دوسری طرف عوام کے جان ومال کو بھی خطرے میں ڈالا ہے۔

☆ موسمیاتی تبدیلیوں کے خطرات سے نمٹنے اور climate resilience کے لئے 2۔ارب20 کروڑ روپے کی خطیر رقم رواں مالی سال میں غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں مختص کی گئی ہے۔

☆ پچھلے کچھ سالوں سے صوبہ پنجاب بالعموم اور لاہور بالخصوص سموگ اور فضائی آلودگی کا شکار ہے۔اس سلسلے میں شہروں میں green cover بڑھانے کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے عوام کو سموگ کے زہریلے اثرات سے بچانا ہے۔ سموگ اور اس سے لاحق خطرات پر قابو پانے کے لئے 50 کروڑ روپے کی لاگت سے "Smog Free Punjab" پروگرام شروع کیا جارہا ہے۔ سموگ ایمرجنسی سے نمٹنے کے لئے ضروری حفاظتی اقدامات کی مد میں 25 کروڑ روپے غیر ترقیاتی فنڈز کی مد میں بھی رکھے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر Environment Protection and Climate Change Department کے لئے رواں مالی سال میں 6۔ارب 48 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 1۔ارب 71 کروڑ روپے غیر ترقیاتی جبکہ 4۔ارب 77 کروڑ روپے ترقیاتی فنڈز کی صورت میں مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

☆ وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کی خصوصی ہدایت پر ہم نے 7۔ارب روپے کی لاگت سے "ستھرا پنجاب" کے نام سے ایک خصوصی پروگرام شروع کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں نکاسی آب، سیوریج، کچرے کی صفائی، ٹوٹے گٹروں اور گندگی کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ معاشی و سماجی ترقی کے لئے امن لازمی تقاضا ہے۔ موٹروے کی طرح "Safe City Project" بھی مسلم لیگ (ن) کا تحفہ ہے۔ اس منصوبے کو پنجاب بھر کے 18 شہروں میں لے جایا جارہا ہے۔ ان شاءاللہ پانچ سال میں پنجاب کے تمام اضلاع میں "Safe City Project" ہو گا۔ یہ منصوبہ جرائم ختم کرنے کے ساتھ ٹریفک کے نظام میں Track and Fine کی پالیسی کے ذریعے ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیاں کم کرنے میں بھی مددگار ہو گا۔ چنانچہ 5۔ارب روپے کی خطیر رقم پر مبنی "محفوظ پنجاب" کے اس پروگرام کے تحت رواں مالی سال میں 2۔ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ صحافت اور سیاست ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ ہم میڈیا کی اہمیت اور ان کے آئینی کردار کے معترف ہیں۔ جمہوریت اور شہری و دستوری آزادیوں کے لئے ان کی جدوجہد کی قدر کرتے ہیں۔ ہمیں میڈیا، میڈیا ورکرز اور عام صحافیوں کو درپیش مشکلات کا بخوبی ادراک ہے۔ ان کی فلاح و بہبود مسلم لیگ (ن) حکومت کی ہمیشہ ترجیح رہی ہے۔

☆ صحافیوں کے ساتھ ساتھ میڈیا ورکرز اور ٹیکنیکل اسٹاف کی بہتری پر بھی توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ آج ہم Journalist Endowment Fund کے قیام کے لئے 1۔ارب روپے کا اعلان کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف میڈیا ورکرز کو بہتر علاج معالجے

کی سہولت ملے گی بلکہ شہید ہونے یا وفات پا جانے والے میڈیا ورکرز کے خاندانوں کی کفالت بھی ممکن ہو سکے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ آخر میں، میں آپ کا اور تمام معزز ارکان اسمبلی، سرکاری اداروں اور دیگر تمام ساتھیوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی شرکت اور تعاون کے بغیر بجٹ سازی کا عمل ممکن نہ تھا۔ میں محکمہ خزانہ، پی اینڈ ڈی بورڈ پنجاب اور پنجاب اسمبلی کے افسران و سٹاف کا بھی خاص طور پر شکر گزار ہوں جن کی شبانہ روز محنت اور لگن سے یہ مراحل طے ہوئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ محض 21 دن میں ہم کر پائے ہیں۔ اس ایوان کا ہر معزز رکن اگر ایک ٹیم بن کر کام کرے تو میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پانچ سال میں صوبہ پنجاب اور اس کے عوام کی ترقی کا جو خواب ہم نے دیکھا ہے، وہ کاغذوں سے نکل کر سورج کی روشنی کی طرح ہماری آنکھوں کے سامنے ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

☆ جون میں باضابطہ سالانہ بجٹ مالی سال 25-2024 پیش کریں گے۔ وزیراعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کے وژن اور ہدایت کے مطابق صنعت کار، تاجر، کسان، ڈاکٹر، وکیل، اُستاد، خواتین، طالب علموں سمیت معاشرے کے تمام طبقات کی مشاورت اور تجاویز کی روشنی میں بجٹ بنائیں گے اس ایوان کے ہر رکن کی تجویز کا خیر مقدم کریں گے تاکہ یہ حکومت کا نہیں، یہ سب کا عوامی بجٹ ہو۔

☆ آئیں، ہم مل کر ایک نئی تاریخ رقم کریں، پنجاب کی تاریخی ترقی، عوام کی خوش حالی اور نوجوانوں کو مستقبل کا معمار بنانے کی کہ:

جہاں پہنچ کے قدم ڈگمگائے ہیں سب کے
اسی مقام سے اب اپنا راستہ ہو گا

☆ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، تمام معزز اراکین اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔Order in the House
جناب طارق مسیح please! آپ تشریف رکھیں گے۔

Now I invite, Minister for Finance to present the Annual Budget Statement for the Financial Year 2023-24.

PRESENTATION OF ANNUAL BUDGET STATEMENT FOR THE YEAR 2023-24

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I present the Annual Budget Statement for the Financial Year 2023-24.

MR SPEKAER: The Annual Budget Statement for the Financial Year 2023-24 has been presented.

Now, Minister for Finance to present the Supplementary Budget Statement for the Financial Year 2022-23.

PRESENTATION OF SUPPLEMENTARY BUDGET STATEMENT FOR THE YEAR 2022-23

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehm): Mr Speaker! I present the Supplementary Budget Statement for the Financial Year 2022-23.

MR SPEKAER: The Supplementary Budget Statement for the Financial Year 2022-23 has been presented.

Minister for Finance may lay the Notifications under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012.

LAYING OF NOTIFICATIONS UNDER SECTION 76 OF THE PUNJAB SALES TAX ON SERVICES ACT 2012

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the Notifications under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012.

MR SPEKAER: The Notifications under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 have been laid.

Minister for Finance may lay the Fiscal Risk Statement for the Financial Year 2023-24.

LAYING OF FISCAL RISK STATEMENT FOR THE YEAR 2023-24

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the Fiscal Risk Statement for the Financial Year 2023-24.

MR SPEKAER: The Fiscal Risk Statement for the Financial Year 2023-24 has been laid.

(نعرہ ہائے تحسین)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ معزز ارکین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جمعرات 21۔مارچ2024سے سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو گا عام بحث کے لئے 4یوم یعنی 21,22,25اور 26۔مارچ 2024 مختص کئے گئے ہیں آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر عام بحث کو wind up کریں گے جو معزز ارکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کے پاس اپنے ناموں کا مع تاریخ اندراج کروادیں، اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 21۔مارچ 2024 صبح10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

جمعرات، 21۔مارچ 2024

(یوم الخمیس، 10۔رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5: شمارہ 2

107

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعرات، 21۔مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث"

109

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعرات، 21۔مارچ 2024

(یوم الخمیس، 10۔رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 11 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر جناب ظہیر اقبال منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

وَ اَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى (40) فَاِنَّ الۡجَنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰى(41)يَسۡـَٔـلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا (42) فِيۡمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِكۡرٰٮهَا (43) اِلٰى رَبِّكَ مُنۡتَهٰٮهَا (44) اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ يَّخۡشٰٮهَا (45)كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰٮهَا (46)

سورۃ النّٰزعٰت (آیات نمبر 40 تا 46)

اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا اور نفس کو بے جا خواہشوں سے روکتا رہا (40) تو اُس کا ٹھکانہ بہشت ہی ہے (41) اے پیغمبر ﷺ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کب ہے (42) سو تم اُس کے ذکر کی طرف سے کس فکر میں ہو (43) اُس کا منتہا یعنی واقع ہونے کا وقت تمہارے پروردگار ہی کو معلوم ہے (44) جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اُسی کو ڈر سنانے والے ہو (45) جب وہ اُس کو دیکھیں گے تو ایسا خیال کریں کہ گویا دُنیا میں صرف ایک شام یا ایک صبح رہے تھے (46)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ نعمان علی غوری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الہام جامہ ہے تیرا قرآں عمامہ ہے تیرا
منبر تیرا عرشِ بریں یارحمت اللعالمین
آئینہء رحمت بدن سانسیں چراغِ علم و فن
قربِ الٰہی تیرا گھر الفقر و فخری تیرا دھن
خوشبو تیری جوئے کرم آنکھیں تیری بابِ حرم
نُورِ ازل تیری جبیں یارحمت اللعالمین
پھر گدڑیوں کو لعل دے جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم ماضی سا ہم کو حال دے
دعویٰ ہے تیری چاہ کا اس اُمتِ گمراہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں یارحمت اللعالمین

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Please ایک سیکنڈ آپ حضرات تشریف رکھیں میں آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دوں گا۔ آج 2023-24 discussion on Annual Budget ہے لہٰذا Now, we take up the Annual Budget 2023-24.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا، آپ صرف دو منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بحث شروع ہونے سے پہلے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے صرف 30 سیکنڈ کا وقت دے دیجئے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 2023-24 پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! please آپ تشریف رکھیں، میں آپ حضرات کو بات کرنے کا پورا موقع دوں گا۔ آج سالانہ بجٹ 2023-24 پر عام بحث کا آغاز ہو گا، یہ بحث مورخہ 26-مارچ 2024 تک جاری رہے گی اور میری کوشش ہو گی کہ ہر معزز رکن کو بات کرنے کا موقع ملے تاہم اراکین سے گزارش ہے کہ کم سے کم وقت میں اپنی بات مکمل کر لیں جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اپنے نام بحث کے لئے نہیں بھجوا سکے وہ اب اپنے نام تاریخ کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! مجھے صرف ایک سیکنڈ دے دیں۔ میں اب جناب احمد خان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔ جی، احمد خان صاحب! آپ اپنی بات کریں اور رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آفتاب صاحب!

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور اس طرح cross talk نہ کریں۔ آپ ابھی تشریف رکھیں اور اپنی باری پر بات کیجئے گا۔ (شور و غل)

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں اور cross talk نہ کریں۔ آپ ہاؤس کو چلنے دیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بہت honorable ہیں، آپ please تشریف رکھیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

(اس مرحلہ پر حکومتی اور اپوزیشن ممبران نے ایک دوسرے کے خلاف مسلسل نعرے بازی کی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں میری بات سنیں میرے لئے دونوں اطراف کے ممبران بہت ہی قابل احترام ہیں۔ جی، احمد خان صاحب! (شور و غل)

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز مینڈیٹ سے شروع کروں گا لیکن اس سے پہلے آپ House in order کروائیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آج بجٹ پر عام بحث ہے اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہو گی تو آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دیا جائے گا لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ Please order in the House.

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! please آپ بھی تشریف رکھیں۔ Please order in the House. آج بجٹ پر general discussion ہے، آپ حضرات یہ کیا کر رہے ہیں اور یہ آپ کیا message دے رہے ہیں؟ please آپ تشریف رکھیں۔ آج بجٹ پر عام بحث ہے لہٰذا میں احمد خان صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ بحث کا آغاز کریں۔ جی، خان صاحب!

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں. Be patient please.

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! مجھے کچھ بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ارشد صاحب! Please آپ ملک وحید صاحب کو بٹھائیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر!۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بحث شروع ہونے سے پہلے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے صرف 30 سیکنڈ کا وقت دے دیجئے۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میری بات سنیں، please یہ Chair آپ کو order دیتی ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ آپ کی پارٹی کی طرف سے احمد خان صاحب کا نام دیا گیا ہے لہٰذا آپ ان کو بات کرنے دیں۔ No cross talk.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! آپ رولنگ دے دیں کہ کیا اس تصویر کے ساتھ ایوان میں تقریر ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میری گزارش ہے کہ House should be in order آپ نے دیکھا ہے کہ فاضل وزیر صاحب ایوان میں تشریف لے آئے ہیں جناب سپیکر ملک احمد خان صاحب کی رولنگ ہے کہ The Finance Secretary should be present in person لیکن یہاں کوئی سیکشن آفیسر بھیج دیا جاتا ہے This is the seriousness میری دوسری یہ بات ہے کہ اگر یہ ہمارے قائد حزب اختلاف کی کسی چیز کو interrupt کریں گے تو we will not allow you to run this House and this is very clear.

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! ہم آپ سے رولنگ مانگ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک وحید صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ ملک وحید صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ House in order رکھیں. No cross talk

جناب شہباز احمد: ہمارے لیڈر نے تو ہر پاکستانی کو صحت کارڈ کی مد میں دس دس لاکھ روپے دیئے خواتین کو چودہ چودہ ہزار روپے ماہانہ دیئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ House in order رکھیں۔ Please no cross talk ملک وحید صاحب، رانا شہباز صاحب پلیز آپ ہاؤس کے decorum کا دھیان رکھیں Please be seated.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! آپ رولنگ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سن لیں دیکھیں ان کی جماعت نے احمد خان صاحب کو بطور قائد حزب اختلاف نامزد کیا ہے۔ آپ انہیں بات کرنے دیں، آپ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں پلیز آپ تشریف رکھیں اور آپ نے جو بھی بات کرنا ہو گی اپنی باری پر کریں۔ آپ اس ہاؤس کے بڑے معزز رکن ہیں آپ کو پورا موقع دیا جائے گا آپ نے جو بھی بات کرنی ہو گی اس وقت کریں لیکن ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں اور احمد خان صاحب کو بات کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرے بازی)

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ارشد صاحب! ملک وحید صاحب کو بٹھائیں۔ ملک وحید صاحب! آپ اپنی باری پر بات کیجئے گا۔ پلیز معزز اراکین اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ آج بجٹ پر عام بحث ہے۔ رانا شہباز صاحب! آج بجٹ پر عام بحث ہے پلیز آپ تشریف رکھیں be humble محترمہ آپ بھی تشریف رکھیں Order in the House. No cross talk ملک وحید صاحب! اس طرح نہیں آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک وحید صاحب! اس طرح نہیں، پلیز تشریف رکھیں۔ دیکھیں آج بجٹ پر عام بحث ہے۔ ملک صاحب! جب میں آپ کو floor دوں گا تو اس وقت اپنا موقف بیان کیجئے گا۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ آپ ہاؤس کا ماحول خراب کر رہے ہیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! ہم بیٹھ جاتے ہیں لیکن آپ اپنی رولنگ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ہاؤس کا ماحول خراب کر رہے ہیں پلیز تشریف رکھیں۔ Order in the House تمام معزز اراکین اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں Order in the House. No cross talk No cross talk

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں صرف تیس سیکنڈ بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آج بجٹ پر عام بحث ہے لہٰذا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز آپ تشریف رکھیں۔ ملک وحید صاحب! آپ کو Chair آرڈر کر رہی ہے پلیز تشریف رکھیں۔ ملک وحید صاحب! آپ بڑے honorable member ہیں آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کیا message دے رہے ہیں؟

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک وحید صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ رانا شہباز صاحب آپ بھی بیٹھیں۔ جی احمد خان صاحب! آپ بات کریں۔ اب ادھر سے کوئی آواز نہیں آنی چاہئے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز آپ تشریف رکھیں۔ اب ادھر سے کوئی آواز نہیں آنی چاہئے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! ہم تصحیح چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ آپ کو پورا موقع دیا جائے گا آپ جو بات کرنا چاہیں گے کرنا لیکن ابھی آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو Chair آرڈر کرتی ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں اب ادھر سے کوئی cross talk نہیں ہو گی اور خاموشی سے قائد حزب اختلاف کی بات سنیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! آپ رولنگ دیں یا پھر میں احتجاجاً ایوان سے باہر چلا جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں، یہ کوئی اچھا message نہیں جا رہا کہ گورنمنٹ احتجاج کرے اور ایوان سے باہر چلی جائے۔ ملک ارشد صاحب! ملک وحید صاحب کو بٹھائیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اقتدار ایوان سے باہر جانے لگے)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے کہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو رہا ہے اور حکومت ایوان سے بھاگ رہی ہے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

MR. DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned for 10 minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر دوپہر 12 بج کر 12 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جناب احمد خان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ پر بحث کا آغاز کریں۔

جناب احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعینO

جناب سپیکر! بجٹ تقریر شروع کرنے سے پہلے میں یہ بات ضرور کروں گا کہ یہاں پر تھوڑی دیر پہلے جو بدمزگی ہوئی ہے ہم نے ایک دوسرے کو چور اور ڈاکو کہتے ہوئے اپنا وقت ضائع کر دیا ہے۔ ہمارا لیڈر عمران خان ہے اور ہم اگر اِدھر ہیں تو جناب عمران خان کی وجہ سے ہیں۔ میں حزب اقتدار کے اپنے دوستوں سے یہ عرض کروں گا کہ محترمہ مریم نواز نے پہلے دن ہی اپنے والد میاں محمد نواز شریف کی تصویر یہاں رکھی تھی اور ہمارے وزیر خزانہ نے دو دن پہلے جب بجٹ تقریر پیش کی تو انہوں نے بھی اپنے سامنے میاں محمد نواز شریف کی تصویر رکھی ہوئی تھی لیکن ہم نے اُس پر کوئی بات نہیں کی۔ اگر ہمارے لیڈر پر اس قسم کا کوئی attack ہوا تو یہاں پر ہم کسی کو تقریر نہیں کرنے دیں گے اور نہ ہی یہاں پر ہم کوئی business ہونے دیں گے۔ یہ unprecedented ہے کہ بجٹ آپ کا ہے کیونکہ آپ حکومتی پارٹی ہیں اور بجٹ کے اجلاس کا boycott بھی آپ ہی کر رہے ہیں۔ یہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! حزب اقتدار کے senior members یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ کافی دفعہ MPAs بن کر آئے ہیں تو یہ اپنے نئے اراکین کو rules بتائیں کہ بجٹ اجلاس کا تعلق حکومتی پارٹی سے ہوتا ہے۔ اگر کسی کو جناب عمران خان کی تصویر سے تکلیف ہے تو یہ تکلیف تو پھر

ہو گی۔ آپ اپنے لیڈرز کی تصویریں لگائیں یا اپنے لیڈرز کے banners لگائیں یہ بالکل ٹھیک ہے اور ہم اُس پر اعتراض بھی نہیں کریں گے۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اپنے دوست کو correct کرنا چاہوں گا کہ حکومت کی طرف سے کسی اجلاس کا کوئی boycott نہیں ہوا۔ اگر یہ غلط بات کریں گے تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کو correct کریں کیونکہ یہ ہمارے محترم ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بلال یٰسین اور جناب محمد ارشد ملک سے میں کہوں گا کہ وہ جا کر اپنے ساتھیوں کو ایوان میں واپس لے آئیں۔

(اس مرحلے پر بحکم جناب ڈپٹی سپیکر جناب بلال یٰسین اور جناب محمد ارشد ملک حزب اقتدار کے معزز اراکین کو واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں بجٹ پر اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنے محترم وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے پہلے دو صفحوں کے حوالے سے ضرور بات کروں گا جس میں وزیر خزانہ نے پنجاب حکومت اور اپنی پارٹی کے بارے میں کچھ لکھا ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں 8۔ فروری کو عوام کا mandate ملا ہے۔ میں یہاں پر یہ correction کروں گا کہ یہ عوام کا mandate نہیں تھا بلکہ یہ 47 form کا mandate تھا لہٰذا اس کو آپ عوام کا mandate نہیں کہہ سکتے۔ ہمارے ساتھ pre-poll rigging سے لے کر 8۔ فروری کی رات 12 بجے کے بعد جو ظلم شروع ہوا اُس کے نتیجے اور 47 form کے نتیجے میں یہاں پر یہ گورنمنٹ بیٹھ گئی ہے۔ یہ الیکشن اگر transparent ہوتا تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آج پنجاب اسمبلی میں پاکستان تحریک انصاف کی دو تہائی اکثریت ہوتی۔ ہمارے proposers/ seconders کو اغواء کیا گیا، ROs نے ہمارے ساتھ زیادتیاں کیں اور یہ الیکشن basically ROs کا تھا اور ROs کا یہ الیکشن رات 12 بجے کے بعد شروع ہوا تو میں ایک یہ بات clear کر دوں کہ یہ 45 form کی نہیں بلکہ 47 form کی گورنمنٹ ہے۔ عوام نے 8۔ فروری کو جس طریقے سے بدلہ لیا ہے آج اس کا نتیجہ ہے کہ آج پورا ملک جناب عمران خان کی آواز بنا ہوا ہے۔

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے
باغ تو سارا جانے ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! So called نگران حکومت نے جو بجٹ بنایا تھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت اُس so called نگران حکومت کے بجٹ کو cover دے رہی ہے اور وہ نگران حکومت 9 مہینے چلی۔ یہ 4480۔ ارب روپے کا بجٹ ہے اور ہمارے senior member رانا آفتاب احمد خان صاحب بھی بیٹھے ہیں میں نے ان سے بھی مشورہ کیا ہے تو میں اپنا احتجاج on record لانا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے ہماری سیٹیں چھینیں، اُس کے بعد ہماری reserve seats چھینی گئیں اور یہ سب کچھ bulldoze کیا گیا۔ میں آپ کی توجہ آئین کے آرٹیکل 125 کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس کے تحت موجودہ حکومت، نگران حکومت کا صرف 4 ماہ کا بجٹ پاس کر سکتی ہے لیکن اس سے زیادہ عرصے کا بجٹ موجودہ حکومت پاس نہیں کر سکتی تو یہ ایک اور illegal کام ہونے جا رہا ہے۔ یہ اُن illegal کاموں کا تسلسل ہے جو آج سے 9 مہینے پہلے شروع ہوئے تو میں اس میں یہ بھی عرض کروں گا کہ آئین کے آرٹیکل 224 کے تحت پابندی ہے کہ اسمبلی تحلیل ہونے کے بعد ہمیں 90 دنوں میں الیکشن کروانا ہے۔ پنجاب اسمبلی 12۔ جنوری 2023 کو تحلیل ہوئی تھی تو کیا الیکشن 3 مہینے میں ہوئے؟ یہ ان کے illegal کاموں کا تسلسل ہے اور یہ اُسی کی طرف جا رہے ہیں تو میں یہ بات record پر لانا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت آئین شکنی کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ الیکشن کمیشن اور نگران حکومت نے آئین کو توڑا ہے تو ان پر آرٹیکل 6 لگنا چاہئے تھا لیکن یہ اسمبلی تو اُنہیں legal cover دینے جا رہی ہے تو یہ ہمارا احتجاج on record آ گیا۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اقتدار ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! 4480۔ ارب روپے کے بجٹ کے حوالے سے میں سب سے پہلے تعلیم پر آؤں گا تعلیم کے لئے کل بجٹ 595۔ ارب روپے کا ہے۔ اس میں آپ صرف یہ دیکھیں کہ الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔ 595۔ ارب روپے میں سے صرف 57۔ ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ رکھا گیا ہے۔ انہوں نے Non Development Budget کل 595۔ ارب کا دے دیا ہے اور صرف

57-ارب روپے جو کل بجٹ کا 1.25 فیصد بنتا ہے۔ مجھے یہ بتادیں کہ ان کی کتنی دلچسپی تعلیم سے ہے۔ میں پورے پنجاب کے متعلق تو آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے لاہور کے متعلق عرض کروں گا کہ جہاں سے ہمارے معزز وزیر ممبر صوبائی اسمبلی بھی منتخب ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! لاہور میں 1600 سکول ہیں۔ کیا یہ 57-ارب روپے لاہور کے سکولوں کے لئے بھی پورے ہوں گے۔ اس حوالے سے وزیر موصوف ایوان میں بتادیں۔ اس وقت یہ پوزیشن ہے کہ پرائمری سکول جو ہماری بنیادی اکائی ہے۔ کیا ہم نے پورے پنجاب میں اساتذہ کی کمی پوری کر دی ہے۔ اس وقت پنجاب کا جو remote area ہے وہاں پر ہمارے سکول دس دس یا بارہ بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔

جناب سپیکر! میں تعلیم اور صحت میں پنجاب کو تین حصوں میں تقسیم کروں گا۔ اس میں نارتھ، سنٹرل اور ساؤتھ پنجاب ہے۔ نارتھ پنجاب میں زیادہ علاقہ پہاڑی علاقہ ہے۔ ہماری بچیاں وہاں پر پہنچتے پہنچتے سولہ سترہ سال کی ہو جاتی ہیں۔ اس وقت وہاں کی صورتحال یہ ہے کہ ایک یونین کونسل کے لئے نہیں بلکہ تین تین یونین کونسلوں میں ایک ہائی سکول ہے اور دس سے بارہ کلومیٹر پر ایک ایک ہائی سکول ہے۔ کیا آپ 57-ارب روپے سے یہ کام کر لیں گے۔

جناب سپیکر! یہ 1985 سے آرہے ہیں۔ یہ آج نہیں آئے بلکہ 1985 سے آرہے ہیں۔ یہ مجھے بتائیں کہ پچھلے 9 ماہ سے ان کی حکومت ہے تو انہوں نے یہ جو 57-ارب روپیہ رکھا ہے تو یہ تعلیم کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ یہ تعلیم دوست بجٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے دانش سکول کے لئے 1-ارب روپیہ رکھا ہے۔ اب میں آپ کو دانش سکول کی category بتاتا ہوں۔ انہوں نے دانش سکول بنایا۔ اس کے بعد gradually انہوں نے دانش سکول کی ترجیحات تبدیل کر دیں۔ سب سے پہلے وہاں ایسا ہوتا تھا کہ مفت تعلیم ہوتی تھی اور ایک percentage ہوتی تھی۔ یہ نظام صرف چھ ماہ یا ایک سال چلا۔ اب یہ ہو رہا ہے کہ وہاں پر غریب آدمی داخلہ ہی نہیں لے سکتا۔ وہاں سب سے پہلے ڈپٹی کمشنر allow کرتا ہے۔ اس کے بعد ان کو تین ماہ کی ہاسٹل فیس ایڈوانس ادا کرنا پڑتی ہے۔ میرے خیال میں جو یکساں نصاب تعلیم تھا جو ہمارے لیڈر اور ہماری جماعت نے نافذ کیا تھا۔ یہ صرف اس کے بارے میں ان کا بغض ہے کہ یہ اس کو ختم کرنے جا رہے ہیں otherwise دانش سکول کی اب ضرورت نہیں

ہے۔ میری وزیر موصوف کو یہ تجویز ہے کہ یہ 57۔ارب روپیہ اور دانش سکول کا ایک ارب روپیہ جو قلیل رقم ہے یہ بھی ہمارے سکولوں پر لگائیں اور ہمارے remote area کے سکولوں پر لگائیں۔ جہاں دو دو اور تین تین گاؤں کی بچیاں پرائمری سکولوں میں نہیں جا سکتیں کیونکہ وہاں پر پرائمری سکول نہیں ہیں۔ اس وقت تعلیم کی صورتحال یہ ہے کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ لاہور کا پڑھنے والا بچہ رحیم یار خان یا بہاولپور یا میانوالی کے پڑھنے والے بچوں کے برابر ہے اور کیا ان کی ذہنی استعداد برابر ہو گی۔ اس کا جواب نہیں ہے کیونکہ ریاست ان کو ان کا fundamental right ہی نہیں دے رہی۔ ان کو بنیادی حقوق ہی نہیں دے رہی۔ ان کے پاس کوئی excuse نہیں ہے۔ یہ، یہ نہ سمجھیں کہ ان کے پاس excuse ہے کہ ہم کل آئے ہیں۔ یہ 1985 سے آ رہے ہیں۔ آپ دیکھیں 1985 سے ان کی حکومتیں آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں تو تین سال ملے اور ہمارے اوپر coup ہوا۔ اس کے بعد government takeover ہو گئی اور imported government آ گئی۔ ہماری ان تین سالوں کی جو کارکردگی ہے وہ پورے پنجاب اور پاکستان کے سامنے ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ہم جیسے ترقی پذیر ممالک کو جو تعلیم کے حوالے سے پہلے ہی بہت پیچھے ہیں۔ میں اپنے منسٹر صاحب کو یہ ضرور عرض کروں گا کہ کم از کم موجودہ بجٹ کا Non Development Budget نکال کر دیکھیں کیونکہ یہ لفظوں کا ہیر پھر ہے۔ یہ بجٹ bureaucratic language میں بنایا گیا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ Non Development Budget میں سے رقم نکال کر شعبہ تعلیم کو دینی چاہئے اور Development Budget میں کم از کم 20 فیصد تعلیم کے لئے ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہ ایک مذاق ہے کہ 57۔ارب روپیہ آپ بارہ کروڑ عوام کے لئے رکھ رہے ہیں۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ پنجاب کی عوام کی اس سے زیادہ بے عزتی نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک بہت بڑا disaster ہے کہ آپ تعلیم کے لئے 57۔ارب روپیہ رکھیں۔

جناب سپیکر! اب میں صحت کے حوالے سے بات کروں گا۔ میں شعبہ صحت کے حوالے سے حکومت کی ترجیحات دیکھ کر بڑا حیران ہو رہا ہوں۔ میرے خیال میں وزیر موصوف کو تو لکھی لکھائی تقریر ملی ہے جسے انہوں نے پڑھ دیا ہے۔ ان کی شعبہ صحت کے حوالے سے کیا

دلچسپی ہے کہ پنجاب کے 36- اضلاع ہیں، more than 97 تحصیلیں ہیں اور پانچ ہزار سے اوپر یونین کونسلیں ہیں۔ ہمارے تقریباً چار ہزار BHUs ہیں۔ یہ بنیادی اصول ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک BHU ہونا چاہئے۔ کیا یہ confirm ہے کہ ہر یونین کونسل میں BHU ہے؟ میرے پاس confirm ہے کہ ہر یونین کونسل میں BHU نہیں ہے۔ انہوں نے شعبہ صحت کے لئے 115- ارب روپے مختص کئے ہیں جو کہ ایک مذاق سے کم نہیں ہے۔ یہ فی کس 958 روپے بنتے ہیں جو ہم صحت کے لئے ایک فرد کو دے رہے ہیں۔ آپ دل پر ہاتھ رکھیں کہ اس سے دو بوتلیں سیرپ کی بھی نہیں آتیں۔ 958 روپے سے کیا آتا ہے۔ ہمارے منسٹر صاحب کو یہ تقریر پتا نہیں کس نے لکھ کر دے دی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب میں چار ہزار سے زائد BHUs، almost 36 DHQs، 100 کے قریب THQs اور RHCs ان کے علاوہ ہیں۔ آپ مجھے ذرا تقسیم کر کے بتائیں کہ 115- ارب روپیہ یہ کیسے تقسیم کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ نے صحت کی سہولت، تعلیم کی سہولت اور روزگار کی سہولت صرف لاہور میں رکھنی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ گزارہ ہو جائے گا۔ صوبہ پنجاب میں صحت کے شعبہ کے لئے 115- ارب روپے میں کیا ہو گا۔ انہوں نے کینسر ہسپتال کا اعلان کیا ہے۔ آپ ان کی پھرتیاں دیکھیں کہ اس ہسپتال کا منصوبہ 30- ارب روپے کا ہے اور اس کے لئے 50 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ percentage کے حساب سے 1.56 بنتا ہے۔ میرے خیال میں موجودہ حکومت کو آئندہ دس سال تک یہ ہسپتال بنانے کا خیال نہیں ہے ہمارے لیڈر عمران خان نے تین کینسر ہسپتال پشاور، کراچی اور لاہور میں بنائے ہیں۔ یہ صرف اس کو counter کر رہے ہیں اور میں لکھ کر دیتا ہوں کہ دس سال میں یہ ہسپتال نہیں بنے گا۔ ان کی سنجیدگی تو یہ ہے کہ اس ہسپتال کے لئے 30- ارب روپے میں سے 50 کروڑ روپے رکھ رہے ہیں تو آپ اس کو کیسے بنائیں گے؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ اگلے پانچ سات سالوں میں کوئی کینسر کا مریض نہیں ہو گا۔ کینسر کے مریضوں کا شوکت خانم ہسپتال میں علاج ہو رہا ہے اور یہ ہسپتال ہی dominate کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں Air Ambulance کی بات کروں گا کیا بات ہے بہت پیسا ہے۔ انہوں نے 44 کروڑ Air Ambulance کے لئے رکھے ہیں۔ مجھے اتنا بتا دیں کہ کیا ہر RHC,DHQ میں انہوں نے Ambulances پوری کی ہوئی ہیں۔ یہ cosmetics budget ہے اس کو میں genuine عوام کا بجٹ نہیں کہوں گا۔ انہوں نے یہ کیا ہے کہ Air Ambulance کا نام بہت پرکشش ہے اس لئے Air Ambulance کا اعلان کر دیا ہے۔ اب ہر غریب آدمی یہ سمجھنے لگ جائے کہ مجھے اگر کوئی تکلیف ہوئی تو مجھے لینے کے لئے Air Ambulance آجائے گی۔

جناب سپیکر! کیا یہ ممکن ہے؟ 1985 سے عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ابھی بھی وہ ہی دھوکا دہی کا کام کیا جا رہا ہے۔ اس وقت عوام اندھیروں سے نکل چکی ہے۔ 8۔ فروری کو عوام نے عمران خان کو مینڈیٹ دے دیا ہے۔ یہ تو سب 47 والے بیٹھے ہیں ان کو کس چیز کی پروا ہے۔ یہ تو feasible ہی نہیں ہے۔ یہ مجھے feasible کر کے دکھا دیں۔ یہ عوام کو کیوں دھوکا دیتے ہیں۔ عوام کو کیا ہر وقت ٹرک کی بتی کے پیچھے لگائے رکھنا ہے۔ ایک اور question میں کروں گا مجھے یہ بتائیں Air Ambulance کے لئے helipad کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے کوئی provision دی ہے کون کون سے ہسپتال، THQ اور RHC انہوں نے select کئے ہیں اور کون کون سے districts اور Tehsils انہوں نے select کئے ہیں جہاں پر یہ helipad بنائیں گے اور Air Ambulance کی سہولت فراہم کریں گے۔ خدا کا نام لیں یہ مذاق چھوڑیں یہ صوبہ پنجاب کے ساتھ مذاق ہے۔ آپ 44 کروڑ روپے لا کر ایک head بنا دیا ہے اب اس head کو آگے بڑھاتے جائیں گے۔ میں تو یہ سمجھوں گا کہ یہ پنجاب کے ساتھ ایک بہت بڑا فراڈ ہے۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ارشد صاحب No cross talk please, Leader of Opposition بات کر رہے ہیں۔ Please order in the House

جناب احمد خان: جناب سپیکر! Health Insurance میں 45۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں اب میں ان کو کیا کہوں صدقے جاؤں ان کی پھرتیوں پر یہ صرف 375 روپے فی کس بنتے ہیں۔ یہ انہوں نے کیوں رکھے ہیں۔ اس میں صرف ایک ہی حل ہے۔ عمران خان صاحب کا صحت کارڈ جو اس وقت پورے پنجاب کی ضرورت ہے اور اس کو بحال کرنا چاہئے۔ یہ 12 کروڑ عوام کی

demand ہے صحت کارڈ کے تحت ہر کسی کو 10 لاکھ روپے تک کی علاج کی سہولت مہیا تھی۔ جس سے کسی کو کسی کے در پر نہیں جانا پڑتا تھا۔ کورونا میں پوری دنیا نے عمران خان کی policy کو مانا ہے۔ ہر کسی کے account میں پیسے جاتے تھے۔ اس وقت یہ جو 45۔ ارب روپے رکھے ہیں جو 375 روپے فی کس بنتے ہے۔ یہ عوام کے ساتھ مذاق ہے اس کے comparative دیکھیں تو عمران خان نے جب 10 لاکھ روپے تک صحت کارڈ کا اعلان کیا تھا تو کسی کو کسی کے پاس نہیں جانا پڑتا تھا۔ میری اور ہماری opposition کے ہر رکن کی اور پورے پنجاب کی عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ عمران خان کے اجراء کردہ صحت کارڈ کو بحال کیا جائے۔ پنجاب کی آبادی میں خواتین کا 55 فیصد ہے لیکن مجھے اس بجٹ میں خواتین کے لئے کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔ انہوں نے working women کے لئے 1۔ ارب لاگت سے Daycare center بنانے کا اعلان کیا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ ہماری Labour class کیا ہے۔ working women اور ہے اور labour class اور ہے۔ Labour class کے لئے انہوں نے بجٹ میں کیا رکھا ہے۔ working women کو کوئی نہ کوئی facilitation ہوتی ہے۔ اس وقت ہماری جو labour class ہے جن کے پاس اپنی کوئی چھت نہیں ہے۔ سارا دن عورتیں مزدوری کرتی ہیں۔ عمران خان نے جو پناہ گاہیں بنائی تھیں یہ پناہ گاہیں انسان کا جو fundamental right ہے اس کو بحال کرتی تھی۔ آپ کے اندر جو ایک احساس ہوتا ہے کہ آپ کی عزت نفس مجروح نہ ہو اس میں ہمارا health card اور پناہ گاہ آتی تھی۔ اپنے وزیر موصوف سے یہ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ نے labour class کے لئے بجٹ میں کیا کیا ہے۔ اس پورے بجٹ میں ایک روپے بھی labour class کے لئے نہیں رکھا گیا working women کے لئے 1۔ ارب روپے رکھا ہے۔ اچھی بات ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کو parallelly اس labour class کے لئے بھی سوچنا چاہئے جن کے پاس جناب شام کا کھانا بھی نہیں ہوتا اگر ان کی دہاڑی نہ لگے اگر وہ کسی گھر میں کام نہ کرے تو شام کو ان کے بچے بھوک سے مر جاتے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کے ہماری 55 فیصد آبادی کے ساتھ مذاق ہے۔ پنجاب کی total اقلیت اس وقت 45 لاکھ کے around about آبادی بنتی ہے۔ ان کی سنجیدگی یہ ہے کہ ان کی development کے لئے 1۔ ارب 40 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ مجھ یہ بتائیں اگر ان کو فی کس پر تقسیم کریں تو 330 روپے بنتے ہیں۔ پاکستان بنانے میں ہماری اقلیتوں کا

بہت بڑا ہاتھ ہے اور اس وقت اقلیتوں کو جتنی آزادی پاکستان میں حاصل ہے شاید دنیا کے کسی مسلمان ملک میں اتنی آزادی نہیں ہے۔ میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اس حوالے سے "کچھ شرم ہی کر لیں کچھ حیا ہی کر لیں" اور اقلیتوں کے بارے میں کچھ سنجیدگی سے غور کریں کیونکہ 1۔ارب 40 کروڑ روپے اقلیتوں کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! ان کی ڈویلپمنٹ کی تفصیل میں نے پڑھی ہے تو ان کے لئے رکھے گئے یہ پیسے lapse ہو جاتے ہیں۔ میں نے 2017 میں بھی انہیں کہا تھا اور اُس وقت بھی 56 فیصد almost ان کے پیسے lapse ہو گئے تھے اور اب بھی اِنہوں نے اُنہیں نہیں دینے بلکہ اِنہوں نے head بنائے ہوئے ہیں اور اِس head میں اُن کے پیسے پڑے ہوں گے۔ وہ پیسے ہمارے معزز اراکین کی صوابدید پر نہیں ہوں گے بلکہ وہ پیسے اِن کی وزیر اعلیٰ کی صوابدید پر ہوں گے جو so-called Chief Minister ہیں اور فارم 47 کی پیداوار ہیں تو یہ اِن کی صوابدید پر ہوں گے۔ اِنہوں نے یہ کرنا ہے کہ کسی بھی میٹرو، جو 6 نئی میٹرو سکیمیں شروع کر رہے ہیں تو یہ پیسے اُس head میں چلے جائیں گے کیونکہ پہلے بھی ایسا کئی بار ہو چکا ہے۔ آپ کے area کے اور ہمارے area کے remote areas کے پیسے ہمیشہ اِن head سے اُٹھا کر اِدھر لگائے ہیں اور مجھے پتا ہے کہ پھر وہی ڈرامہ ہونا ہے۔ میں بھی اِدھر کا ہوں، آپ بھی اِدھر ہی ہیں اور کل کو اِس چیز کا پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اب اِس آبادی کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ جس آبادی نے اِس ملک کی نمائندگی کی ہے اور اس نے بتا دیا ہے کہ یہ ملک نوجوانوں کا ہے، یہ ملک نئی نسل کا ہے اور وہ لوگ عمران خان کے گرویدہ ہیں کیونکہ ان کا لیڈر عمران خان ہے۔ آپ دیکھیں کہ skill development میں کس خُوب صورت طریقے سے اس نوجوان نسل سے بدلہ لیا ہے۔ انہوں نے اس کے لئے 20 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ آپ اس کی ratio دیکھیں کہ ہمارے نوجوانوں کی آبادی 60 فیصد ہے تو میں اپنے وزیر موصوف سے request کروں گا کہ وہ اِس کی percentage نکال لیں کیونکہ مجھے تو اس ہاؤس کے سامنے وہ ratio بتاتے ہوئے شرم آتی ہے اور میرے نوجوان سمجھ لیں اور میری اس بات کو سُنیں کہ ان نوجوانوں کے لئے فی کس 2.75 روپے رکھے ہیں اور اس چیز کو منسٹر صاحب note کر لیں۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! ہماری 60 فیصد آبادی کے skilled program کے لئے تقریباً 7 کروڑ نوجوانوں کے لئے almost 20 کروڑ روپے رکھ رہے ہیں تو وہ اِس رقم سے کیا کریں گے اور یہ ہمارے نوجوانوں کو کیا دیں گے؟ لیپ ٹاپ سے کوئی فائدہ نہیں ہے، ہمارا نوجوان پہلے پرائمری تعلیم پر آتا ہے اور پرائمری تعلیم کے متعلق میں اِنہیں بتا چکا ہوں کہ اِس وقت پنجاب کے scattered areas رُل چکے ہیں۔ میں correction کرتا ہوں کہ ہمارے دور میں معیار یہ تھا کہ ہر اُس سکول جہاں نویں کلاسوں میں 60 بچے داخل ہوتے تھے تو ہم نے ان مڈل سکولوں کو across the board ہائی سکول کر دیا تھا اور وہ چل رہے ہیں۔ آپ کے حلقے میں بھی ہوئے ہوں گے اور لاہور میں بھی ہوئے ہیں۔ آج پوزیشن یہ ہے کہ آپ اپنے نوجوان کو لولی پاپ دے رہے ہیں یعنی کہ 20۔ کروڑ روپے دے رہے ہیں جو فی نوجوان 2.75 روپے بنتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پوچھتا ہوں کہ کیا نوجوانوں کو عمران خان کو ووٹ دینے کی یہ سزا مل رہی ہے؟ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! نوجوانوں کا عمل دخل پاکستان سے ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے جو میں انہیں بتاتا ہوں وگرنہ عمران خان کے لئے ہر نوجوان آج اپنی جان دینے کے لئے تیار ہے۔ میں آج دوبارہ آپ کے توسط سے اپنے ٹریژری بنچز کے دوستوں کو یہ کہوں گا کہ آپ تیاری رکھیں کہ جب نیا الیکشن آئے گا جو جلدی آئے گا کیونکہ زیادہ دیر نہیں ہے۔ اس وقت تک ایک کروڑ 67 لاکھ نوجوانوں کا پچھلے چار سالوں میں ووٹ رجسٹرڈ ہوا ہے جبکہ ایک کروڑ 67 لاکھ مزید نیا ووٹ بننا ہے جو عمران خان کا ہی ہونا ہے اور یہ ساڑھے تین کروڑ ووٹ ہو جائے گا۔ نوجوانوں کے لئے ایک ہی عمل کریں تو انہیں عمران خان کی مدد کرنے سے روک سکتے ہیں کہ ان کے ووٹ درج ہی نہ ہونے دیں نہیں تو وہ رُکنے والے نہیں ہیں۔ یہ 20 کروڑ روپے ان کے لئے بہت کم ہیں تو میں اپنے وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اِس 20 کروڑ روپے کی رقم کو ضرور review کریں اور نوجوانوں کا مذاق نہ بنائیں۔ اِس وقت نوجوان بہت زیادہ suffer کر رہے ہیں اور اِس وقت جو حالات ہیں، جو نظر آ رہے ہیں وہ نہیں ہیں۔ وزیر موصوف اپنی wind up speech میں ضرور کہیں گے کہ انہوں نے تو کوئی تجویز ہی نہیں دی تو میری یہ تجویز ہے کہ skilled programs ہوتے ہیں، اگر آپ ویزہ لینے بھی جائیں تو ویزے کی بھی دو اقسام ہیں جن میں

skilled visa and non-skilled visa اگر skilled program میں نوجوانوں کو آگے لانا چاہتے ہیں تو کم از کم اپنے کُل بجٹ کا 15 فیصد نوجوانوں کے لئے مختص کریں۔

جناب سپیکر! آپ نے یہ 655۔ ارب روپے ڈویلپمنٹ کا بجٹ رکھا ہے یہ نہیں بلکہ میں کُل بجٹ کی بات کر رہا ہوں کہ کُل بجٹ کا 15 فیصد بجٹ نوجوانوں کے لئے مختص کریں۔ جس میں اُن کے لئے skilled programs بنائیں اور اُنہیں سکالرشپ دیں۔ اگر یہ کچھ کریں گے تو کچھ بات بنے گی۔ میں سکول میں تھا جب میاں محمد نواز شریف وزیر خزانہ بنے تھے۔ پھر ایک ڈکٹیٹر کے ذریعے 1985 کی اسمبلی میں وزیر اعلیٰ بن گئے تھے تو 1985 سے لے کر آج دن تک اگر دیکھیں تو تقریباً آدھی صدی بن جاتی ہے اور اتنا عرصہ گزرنے کے بعد ابھی تک یہ nitty gritty میں ہیں۔ اس سے بڑی نااہلی اور اس سے بڑا سانحہ کیا ہو گا کہ 12 کروڑ آبادی کے سیاہ و سفید کے یہ مالک رہے ہیں اور آج پھر انہیں ہمارے اوپر مسلط کر دیا گیا ہے۔ چلیں، مسلط ہو ہی گئے ہیں تو اب کم از کم نوجوانوں کے لئے کُل بجٹ کا 15 فیصد رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! ایک بڑی ہی اہم بات کی طرف آؤں گا کہ جسے یہ میرے تمام بھائی بھی سُنیں گے اور جتنے لوگ اس وقت ہمیں دیکھنے والے ہیں، یہ جو اس دفعہ فوراً immediately after election جب محترمہ وزیر اعلیٰ نے حلف لیا اور اس کے بعد انہوں نے ایک پروگرام شروع کیا جس کا نام "رمضان نگہبان پیکیج" رکھا گیا لیکن میں اسے "ڈرامہ پروگرام" کہوں گا۔ سوائے اس کے کہ کسی کے گھر جا کر اس کی سیلفی بنائیں، آپ کے پٹواری، وہی پٹواری کلچر، پٹواری آپ کی تصدیق کر رہے ہیں، اس کے بعد اسسٹنٹ کمشنر جا رہے ہیں۔ دو اڑھائی ہزار روپے کا یا چار ہزار روپے کا وہ بیگ بنتا ہے جس کا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ پورے ضلع کی مشینری جاتی ہے جہاں پر کم از کم دس لاکھ روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، تحصیلدار اور پٹواری جو پاکستان مسلم لیگ (ن) کی "محبوب ترین مخلوق" ہیں۔ کیونکہ وہاں سے انہیں براہ راست ریونیو آتا ہے۔ وہ جا کر ایک غریب آدمی کو کھڑا کر دیتے ہیں جس کے آس پاس لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کے چار پانچ کیمرہ مین ہوتے ہیں، ڈویژن کے ہوتے ہیں اور صوبہ کے ہوتے ہیں جو سب وہاں پر جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں تو اِس سے اُس غریب آدمی کی عزت نفس مجروح ہو جاتی ہے اور جب وہ غریب آدمی واپس جاتا ہے تو میرے خیال میں وہ یہ سوچتا

ہے اور اسے یاد آتی ہے کہ "کورونا" میں عمران خان کی وہ امداد جو اس کے گھر پہنچتی تھی اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی تھی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ سوائے اس کے کہ اس کا جو پروگرام تھا کہ اس پر آپ picture لگا دیں اور فوٹو لگا دیں اپنے ایسے لیڈر کی جسے آپ کی اپنی جماعت نے reject کر دیا اور انہیں لندن سے بلایا گیا اور پھر بلا کر اِسی طرح واپس بھیج رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی مصرف ہی نہیں ہے۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! میں مثال دوں گا کہ "رمضان نگہبان پیکیج" جو آپ کے نزدیک ہے میرے نزدیک وہ نہیں ہے۔ میں گجرات والا واقعہ ضرور اس ہاؤس کے گوش گزار کروں گا۔۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، لیڈر آف اپوزیشن بات کر رہے ہیں اس لئے مہربانی فرمائیں اور خاموشی اختیار کریں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! گجرات کا واقعہ آپ نے بھی دیکھا ہو گا اور ہم نے بھی دیکھا ہے۔ ایک نجی ٹی وی چینل کا کیمرہ مین نے وہاں جا کر سارا حال capture کیا ہے۔ ایک تھیلا ہوتا ہے جس کو ایک گھر کے سامنے لے جاتے ہیں، اسی تھیلے کی picture بناتے ہیں اور پھر اسی تھیلے کو اگلے گھر لے کر چلے جاتے ہیں۔ وہ تھیلا circulate ہوتا ہوا شام کو اِن کے اسسٹنٹ کمشنر یا ڈپٹی کمشنر یا تحصیل دار کے آفس دوبارہ پہنچ جاتا ہے۔ یہ ان کے رمضان نگہبان پروگرام کا حال ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں inflation کی بات کروں گا۔ جو موجودہ حکومت کا آغاز ہوا تھا وہ 9۔اپریل سے ہوا تھا جب عوام کی منتخب کردہ جمہوری حکومت کو takeover کے ذریعے ختم کیا گیا۔ جب 9۔اپریل کو پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ختم ہوئی اُس وقت ڈیزل 155 اور پٹرول 130 روپے فی لیٹر تھا۔ آج آپ خود دیکھ لیں کہ یہ ریٹ ڈبل ہو چکے ہیں۔ میں ایک بات ٹریژری بنچوں کے دوستوں کو یاد کروانا چاہوں گا کہ ان کے جلسوں میں اِن کی چیف منسٹر ایک بات کرتی تھی اور اُس بات کو لوگوں نے سُنا۔ انہوں نے کوشش کی کہ اِس بات کے ذریعے، اس جھوٹ کے ذریعے میں لوگوں کو trap کروں گی گو کہ لوگ trap نہیں ہوئے۔ وہ ہے بجلی کے 300 یونٹ فری۔ مجھے تو اِس بجٹ میں کہیں بھی 300 یونٹ فری نظر نہیں آ رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر اِن کو 300 یونٹ فری کی سمجھ نہیں آ رہی تو ہم ان کو طریقہ بتا دیتے ہیں۔ یہ لوگوں کو facilitate کریں، یہ subsidize کریں یہ غریبوں کے لئے کیوں نہیں subsidize کرتے؟ انہوں نے 775 ملین روپے کا بجٹ گورنر ہاؤس کے لئے رکھا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے 1033 ملین روپے چیف منسٹر آفس کے لئے رکھا ہے اور 300 فری یونٹ کے لئے یہ غریبوں کو subsidize نہیں کرتے۔ ان کو subsidize کرنا پڑے گا۔ میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ اگر یہ subsidize نہیں کرتے تو ایک دن آئے گا کہ اِن کا گریبان ہو گا اور عوام کا ہاتھ ہو گا۔ عوام اِن کے گھروں میں گُھس جائے گی۔ ان کا سب سے بڑا نعرہ 300 فری یونٹ کا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House رانا بابر صاحب! خاموشی اختیار کریں۔ آپ تمام اراکین بہت معزز ہیں، میری گزارش ہے کہ جب لیڈر آف اپوزیشن بات کر رہے ہوں تو اُس وقت خاموشی اختیار فرمایا کریں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! اگر یہ 300 یونٹ کی فراہمی کرتے ہیں تو ہم اپوزیشن ان کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ بات ٹھیک ہے کہ PDM ہمارے پنجاب سے متعلقہ نہیں ہے لیکن میں اِن کو ذرا شیشہ دِکھا دوں۔ جب پی ٹی آئی کی حکومت تھی اُس وقت افراط زر کی شرح 12.7 تھی۔ میں اِن کو یہ figures دے رہا ہوں اگر ان کو اعتراض ہو گا تو یہ مجھے بتا دیں۔ PDM کا دور 9۔ اپریل سے شروع ہوا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی جو نگران حکومت تھی اس کا بھی تسلسل تھا اور جو اگست میں so-called حکومت بنی وہ بھی ایک تسلسل تھا۔ اس تسلسل کے بعد آج ہم 39.18 پر کھڑے ہیں۔ آپ کے GDP کا 36 فیصد قرضوں میں چلا جاتا ہے تو یہ پنجاب کو کیا دیں گے؟ میں اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ سب سے زیادہ متاثر صوبہ پنجاب ہو گا کیونکہ سارا بوجھ پنجاب پر پڑتا ہے۔ جس کی گورنمنٹ 1985 سے آ رہی ہے اور پچھلے 18 ماہ سے بھی آ رہی ہے یہ illegal Budget کو cover دینا چاہ رہے ہیں، ان کا پنجاب کی عوام کے ساتھ کوئی سروکار نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کے لئے 163۔ارب اور سیف سٹی پروگرام کے لئے 2 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں ایک ہی شعبہ کے لئے ہیں کیونکہ indirectly وہ پولیس کے ساتھ related ہوتے ہیں۔اس پنجاب پولیس نے پچھلے 9 ماہ میں ہمارے workers کا، ہمارے leaders کا، ہمارے تمام representatives کا کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا جس کی چادر چار دیواری پامال نہ کی ہو۔

معزز اراکین حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ جو ڈیوٹی پنجاب پولیس پاکستان مسلم لیگ (ن) کی دے رہی ہے یہ پیسے تو پولیس کو زیادہ دینے چاہئے تھے یہ کم کیوں دیئے ہیں؟ یہ House in order کروائیں گے تو میں بات کروں گا۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House رانا بابر صاحب اور ملک ارشد صاحب تشریف رکھیں۔ خاموشی اختیار کریں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میرے دوست جو بات کر رہے ہیں کہ ہم اِن کا جھوٹ نہیں سن سکتے۔ ہماری دو نسلیں اِن کا جھوٹ سُن رہی ہیں، ہمارے تو بزرگوں نے بھی اِن کے جھوٹ سنے ہیں۔ ان کے جھوٹ سُن سُن کر ہمارے بال سفید ہو گئے ہیں اور آپ کے بزرگ بھی اِن کے جھوٹ سنتے رہے ہیں۔ ان کے پاس پنجاب میں کئی دفعہ absolute majority رہی ہے۔انہوں نے ایک ہی کام کیا ہے ان کا ایک ہی پوائنٹ تھا اور وہ ان کا پوائنٹ لکشمی چوک تھا جس وقت بارش ہوتی تھی تو ان کے پاس لانگ بوٹ ہوتے تھے یہ چھتری اور لانگ بوٹ پہن کر ادھر پہنچ جاتے تھے اس کے علاوہ انہوں نے کوئی کام کیا ہو تو مجھے بتائیں؟ یہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں لیکن ہم تو facts and figures کے ساتھ بات کر رہے ہیں ۔جناب عمران خان، جناب شاہ محمود قریشی، چودھری پرویز الٰہی، ڈاکٹر یاسمین راشد، جناب اعجاز چودھری، میاں محمود الرشد ، جناب عمر سرفراز چیمہ اور میاں محمد اسلم اقبال جن کو ہم نے purpose کیا وہ ہمارے اپوزیشن لیڈر تھے۔انہوں نے 10۔مارچ کے ایک پر امن احتجاج میں ہمارے ہزاروں ورکرز اٹھالئے۔ میرے اپنے ڈسٹرکٹ میں، میں میانوالی کی بات کر رہا ہوں کہ اُدھر 14 پولیس سٹیشن ہیں تو 9 پولیس

سٹیشن میں FIR's 7-ATA ہیں۔ اس پولیس کے مطابق ہمارا پورا ڈسٹرکٹ دہشت گرد ہے آپ محکمہ پولیس کو 163۔ ارب روپے دے رہے ہیں تاکہ وہ پنجاب کے شہریوں کے گھروں کی پامالی کرے اور چادر اور چاردیواری کی پامالی کرے۔

جناب سپیکر! کم از کم پوچھیں تو سہی کہ ان کی کارکردگی کیا ہے؟ ان کی کارکردگی یہی ہے کہ میں پنجاب کی یہ true story بتا رہا ہوں، جو نزدیکی پمپ ہوتا ہے یہ وہاں سے پٹرول ڈلواتے ہیں اور جو ان کو پٹرول کا خرچہ ملتا ہے وہ اپنی جیب میں ڈالتے ہیں۔ میں تو پھر وہی عرض کروں گا کہ ان کی تسلسل کے ساتھ گورنمنٹ آرہی ہے۔ انہوں نے کبھی یہ پوچھا ہے کہ جو تھانوں کی estimation کرتے ہیں اس کا معیار کیا ہے؟ یہ ہمارے ٹیکسز کا پیسا ہے اس کو اپنی ذاتی خواہشات کی نظر نہ کریں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر! House in order ہو گا تو میں بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Order in the House please. Order in the House.

جناب احمد خان: جناب سپیکر! کم از کم پولیس کی کارکردگی کو determine کریں۔ کیا یہ confirm ہے کہ غریب آدمی کی FIR موقع پر درج ہوتی ہے؟ اس FIR کے لئے اس کو دس دس دن جانا پڑتا ہے۔ میں ایک اور بات آپ کو بتادوں کہ اس وقت جو پنجاب میں trend ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی کی ڈکیتی ہوتی ہے تو یہ ڈکیتی کا پرچہ نہیں دیتے، ڈکیتی کا پرچہ اس لئے نہیں دیتے کہ ڈکیتی کی recovery ضروری ہوتی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ چوری کا پرچہ دے دو۔ ان کو 163۔ ارب روپے دیں، ہر محکمہ میں نہ تو سب اچھے ہوتے ہیں اور نہ ہی سب بُرے ہوتے ہیں لیکن ان کی کارکردگی کو determine کریں، صرف پیسا اسی بات پر نہ لگائیں کہ یہ لیں 163۔ ارب روپیہ اور پاکستان تحریک انصاف کے جتنے ورکرز ہیں ان کی چادر اور چاردیواری کو پامال کریں۔

جناب سپیکر! صحافیوں کی بہبود کے لئے 1۔ ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اب میں آپ کو اس میں ایک عرض کروں گا کہ ان کی اس سے پہلے جو so called government تھی جب ہمارے بڑے بڑے اینکرز جس میں معید پیرزادہ، صابر شاکر، اور میں ارشد شریف کا ادھر ضرور ذکر کروں گا جس طرح اُس کو شہید کیا گیا اس کے بعد میرے خیال میں صحافت کا کیا معیار رہ

گیا ہے؟ ہمارے صحافی 1۔ ارب روپے کے محتاج نہیں ہیں بلکہ ہمارے صحافیوں کو آزادی دیں۔ ان کو آزادی دیں تاکہ یہ اپنی بات کر سکیں۔ اس حکومت نے جس طرح سے صحافت پر پابندی لگائی ہوئی ہے، آپ ان کو دو دن بات کرنے دیں تو اِن کو پتا چل جائے گا کہ پنجاب میں ہو کیا رہا ہے اور پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ 1۔ ارب روپیہ پنجاب میں صحافیوں کے لئے کوئی بڑی amount ہے۔ آج کل جو مہنگائی کا دور ہے، دیکھیں کہ ہمارے ساتھ بھی تکالیف ہیں اور ہماری صحافی برادری کے ساتھ بھی تکالیف ہیں وہ بھی ایک انسان ہیں اور جس طرح ہر انسان کی ضروریات ہیں تو ہر صحافی کی بھی وہ ضروریات ہیں۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ صحافیوں کے لئے ایک مذاق کی طرح رکھا گیا پیسا کا ایک ایک صحافی کو اِس بک میں بتا دیا ہے کہ یہ 1۔ ارب روپیہ آپ کے لئے ہے اس کے علاوہ مجھے نہیں لگتا کہ اس 1۔ ارب روپے سے صحافیوں کے کوئی بنیادی حقوق address ہوں گے؟ اس رقم کو بڑھائیں اور اس کے ساتھ ساتھ صحافیوں کو آزادی دیں اور صحافت کو آزادی دیں کیونکہ اس وقت دونوں governments ان کی ہیں۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please order in the House. دیکھیں! میری بات سنیں کہ میرے لئے تمام اراکین honorable ہیں اگر کسی نے یہاں پر خوش گپیاں لگانی ہیں تو kindly lobbies موجود ہیں آپ وہاں جا سکتے ہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن تقریر کر رہے ہیں تو میری request ہے کہ آپ سب خاموشی اختیار کریں۔ شکریہ

جناب احمد خان: جناب سپیکر! ہمارے صوبہ کا main شعبہ جو ترقی اور معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تھا، میں کہہ رہا ہوں اور یہ لفظ میں غلط نہیں بول رہا یا بغیر سوچے سمجھے نہیں بول رہا بلکہ میں یہ لفظ بڑا سمجھ کر بول رہا ہوں کہ ہماری معیشت میں main کردار زراعت کا تھا۔ اب پھر یہ کہیں گے تو یہ ذرا درست کر لیں، جس وقت پاکستان بنا تھا تو اس وقت جو GDP میں کا growth rate تھا اس میں ایگریکلچر کا حصہ 51 فیصد تھا لیکن یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے زراعت کا حصہ اس وقت 24 فیصد رہ گیا ہے۔ وہ غلط پالیسی کب شروع ہوئی؟ وہ غلط پالیسی 1985 میں شروع ہوئی۔ جب ایک ڈکٹیٹر کی وجہ سے غیر جماعتی الیکشن ہوا اور ایک حکومت آئی۔ اس کے بعد پرمٹ، پیسا، پلاٹ کی politics اور اس طرح ہر بندے کی قیمت لگی۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ اس

ملک میں ہر لیڈر کی قیمت مقرر ہے سوائے عمران خان کے کیونکہ عمران خان کی کوئی قیمت نہیں۔ اس میں ہوا یہ کہ کاٹن ایریا پر ایک ظلم کیا گیا اور کاٹن ایریا پر یہ ظلم کیا گیا کہ وہاں پر شوگر کین کے لئے پرمٹ ملے، ہماری کاٹن ختم ہوتی گئی اور شوگر کین بڑھتی گئی جس وجہ سے 1985 کے بعد شوگر مافیا اس ملک میں آیا اور آج شوگر مافیا کا پورا قبضہ ہے۔ رمضان شوگر مل کا جو Managing Director ہے، ضلع جھنگ میں ڈپٹی کمشنر کی پاور نہیں ہے اصل میں ڈپٹی کمشنر رمضان شوگر مل کا Managing Director ہے۔ میں ایگریکلچر کے حساب سے پنجاب کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ میں پنجاب کو تین حصوں میں اس لئے تقسیم کروں گا کہ ایک ہمارا hard area ہے جہاں پر پانی کی depth 700 سے 800 فٹ ہے وہاں پر ٹربائین تقریباً 80 ہارس پاور اور 60 ہارس پاور کی لگتی ہے وہاں ایک کسان کا بجلی کا بل 6 لاکھ، 7 لاکھ اور 8 لاکھ آتا ہے۔ ایک ہمارا نہری ایریا ہے نہری ایریا میں، میں اری گیشن کے بارے بھی دیکھ رہا تھا تو بھل صفائی کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں، میں ان کو یہ بتا دوں کہ انہوں نے جو maintenance میں پیسے رکھے ہیں اس میں بھل صفائی آتی ہے۔ اب بھل صفائی کا پیسا یہ کھا جائیں گے کیونکہ اب بھل صفائی کا تو موسم ہی نہیں ہے۔ بھل صفائی تو دسمبر میں ہوتی ہے تو نہروں کی maintenance کا پیسا مل کر بیوروکریسی کھائے گی۔ ان کو سمجھ نہیں آئے گی کہ یہ پیسا کدھر گیا۔ ہمارا ایک نہری ایریا ہے اور ہمارا دوسرا وہ ایریا ہے جہاں پانی کی depth 25 to 60 feet ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House please.

جناب احمد خان: جناب سپیکر! اس وقت وفاق صوبہ بلوچستان کو subsidize 67٪ کر رہا ہے۔ اب میں پھر 300 یونٹ کی طرف آتا ہوں اگر یہ عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو tube wells کی بجلی اور جو غریب آدمی کے لئے 300 یونٹ ہیں اُس کو subsidize کر دیں تو زراعت ترقی کر سکتی ہے otherwise تو جو انہوں نے 79۔ ارب روپے رکھے ہیں جس میں 50۔ ارب روپے غیر ترقیاتی اور 29۔ ارب ترقیاتی بجٹ میں رکھے ہیں اب آپ بتائیں کیوں کہ آپ خود زمیندار ہیں، کیا 29۔ ارب روپیہ 12 کروڑ عوام جس میں سے 62 فیصد عوام agriculture سے منسلک ہے، کیا agriculture کے ساتھ یہ بہت بڑا مذاق نہیں ہے؟

جناب سپیکر! یہ solar panels دے رہے ہیں، solar panels کا مجھے پتا ہے میں گراؤنڈ پر ہوں اِس میں اتنی زیادہ complications ہیں کہ ایک غریب آدمی کو solar panels لگانے کے لئے چھ مہینے لگ جاتے ہیں تصدیق پھر وہی پٹواری کرتے ہیں، یہ agriculture کے ساتھ ایک مذاق ہے اگلی بات میں آپ سے یہ عرض کروں کہ جب تک یہ inputs کو سستا نہیں کریں گے، اب اس وقت ڈی اے پی کھاد 15 ہزار روپے پر پہنچ چکی ہے، یوریا کھاد 6 ہزار روپے پر پہنچ چکی ہے اور ڈیزل agriculture کا بہت بڑا حصہ ہے وہ تقریباً 300 روپے فی لیٹر پر پہنچا ہوا ہے یہ کس طرح زراعت کی ترقی کر رہے ہیں؟ یہ جو انہوں نے 655۔ارب روپے ADP میں رکھے ہیں اُس کو میں نے بڑے غور سے دیکھا ہے اُس میں تو وہی پرانی بات ہے، لوہا اور سریا انہوں نے استعمال کرنا ہے جو اتفاق فاؤنڈری سے آنا ہے اس کے علاوہ تو ان کا کوئی concept ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں ایک اور عرض کروں گا کہ ایک اور ظلم ہونے جا رہا ہے یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے 269۔ارب روپیہ گندم کے گردشی قرضہ کو حل کرنے کے لئے رکھے ہیں اب یہ کیا کر رہے ہیں؟ یہ فلور ملز کو کہہ رہے ہیں کہ آپ بنکوں سے قرضہ لے کر گندم اُٹھائیں اور جب گندم کی shortage ہوتی تھی تو ان کا Assistant Commissioner اور ان کا پٹواری کسان کے گھر میں گُھس جاتا تھا اور اب یہ position ہے میں اس مقدس ہاؤس کے سامنے یہ کہہ رہا ہوں کہ جو Rs.3900 per 40kg گندم کا ریٹ ہے، یہ ریٹ 3000 روپے سے بھی کم ہو جائے گا چونکہ انہوں نے تو خریداری بھی گھٹا دی ہے، انہوں نے جو 39 لاکھ میٹرک ٹن خریداری کرنی تھی وہ یہ 18 لاکھ میٹرک ٹن کر رہے ہیں اس سے بڑا گندم کے کاشتکاروں کے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک چیز ضرور عرض کروں گا کہ ہمارے وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے ایک ذکر کیا تھا میں specially اُس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں یہ میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن انہوں نے 9th May کا ذکر اپنی speech میں کیا ہے جو relevant نہیں تھا ایک چیز ہوئی ہے ہماری جماعت کا اُس کے بارے میں پورا ایک موقف ہے جو ہم دے چکے ہیں لیکن میں ایک بات بتا دوں 9th May کے بارے میں ہمارے چیئرمین جناب عمران خان کا بھی مطالبہ ہے

کہ اس کی تحقیقات کے لئے Judicial Commission بنایا جائے 9th May کے لئے ہمارے ہاؤس میں موجود حزب اختلاف کے ممبران کا بھی مطالبہ ہے کہ Judicial Commission کا قیام ہو 9th May کے واقعات پر صوبہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کا بھی مطالبہ ہے کہ Judicial Commission کا قیام ہو اور اگلی بات بھی میں آپ کو بتادوں کہ جب بھی یہ تاریخ لکھی جائے گی کہ جب بھی 9th May کا Judicial Commission بنا اور آزادانہ تحقیقات ہوئیں تو جس طرح پچھلی تاریخوں میں ہر کام میں، ہر قبیح کام میں ان کا ہاتھ ہوتا تھا، 9th May کے واقعے میں بھی ان کا ہی ہاتھ ہو گا یہ میں نے جواب دینا ضروری سمجھا ہے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر! میں صوبائی محصولات میں ضرور آپ کو briefly عرض کرتا جاؤں کہ ہمارا جو آمدن کا کل تخمینہ ہے وہ 3331۔ارب روپے کا ہے اس میں جو ہمیں Federal Divisible Pool سے ملنا ہے وہ 2706۔ارب روپے ملنا ہے، 600۔ارب روپے ہماری اس پنجاب کی so called government نے نئے taxes لگائے ہیں اب اس مہنگائی کے دور میں صوبائی محصولات میں 26 فیصد اضافہ کیا ہے Board of Revenue میں انہوں نے 4 فیصد اضافہ کیا ہے، Excise and Taxation میں 5 فیصد اضافہ کیا ہے non tax revenue میں 42 فیصد اضافہ کیا ہے اب آپ اندازہ کریں کہ یہ ہمارا 1150۔ارب روپے خسارے کا بجٹ ہو رہا ہے تو کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ ہم گورنر ہاؤس کا جو 75 کروڑ کا بجٹ ہے اور 1033 ملین جو CM Secretariat کا بجٹ ہے اس کو ہم تھوڑا سا کم کر دیتے، یہ خسارہ کم کر دیتے اور جو دیگر اللے تللے ہیں اُن کو کم کر دیں، جیسے bullet proof گاڑیوں کے tires جو پونے تین کروڑ کے ٹائر ہیں اور جو اُس کی maintenance ہے اُس کو کم کر دیں یہ کیوں عوام پر بوجھ ڈال رہے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ بجٹ سوائے الفاظ کے ہیر پھیر کے اور bureaucratic language نے ان کو 9 مہینوں میں جو پچھلے 9 مہینوں میں کرتوت ہوئے ہیں جو پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ ظلم ہوا ہے، جو پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کے ساتھ ظلم ہوا ہے، جو پنجاب کے لوگوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے یہ جو ظلم کا اُن کو award ملنا تھا تو کوئی وزیر داخلہ بن گیا ہے، کوئی صوبے کا وزیر اعلیٰ بن گیا ہے، کوئی چیئرمین سینٹ بن جائے گا اور جو کوئی باقی بچ گئے ہیں اُن کو یہ facilitate کر رہے ہیں میں آخر

میں حبیب جالب جو میرے بڑے پسندیدہ شاعر ہیں میں کبھی کبھی جب دل تنگ ہوتا ہے تو اُن کو ضرور سنتا ہوں تو آج کے دور پر اُن کے دو شعر ہیں اس کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کروں گا حبیب جالب صاحب نے فرمایا کہ:۔

ظلمت کو ضیاء صر صر کو صبا بندے کو خدا کیا لکھنا
اے میرے وطن کے فنکارو! ظلمت پہ نہ اپنا فن وارو
یہ محل سراؤں کے باسی ، قاتل ہیں سبھی اپنے یارو
ورثے میں ہمیں یہ غم ہے ملا ، اس غم کو نیا کیا لکھنا

جناب سپیکر! یہ محل سراؤں کے باسی ہیں، یہ ہمارے قاتل ہیں اور یہ 12 کروڑ عوام کے قاتل ہیں۔"یہ ورثے میں ہمیں یہ غم ہے ملا"۔یہ مسلم لیگ (ن) ہے ۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی، جناب شوکت راجہ!

جناب شوکت راجہ: اعوذ باللہ من الشیٰطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مہک میں دھو کر حروف سارے
ثناء رب جلیل لکھوں
طویل تر سے طویل لکھوں
جمال لکھوں جمیل لکھوں
اُسی کو اُس کی دلیل لکھوں
کہاں نہیں تھا کہاں نہیں ہے
رحیم و رحمان صفات اسکی
بڑی کریم ہے ذات اسکی
صبح اُسی کے گیت گاتی ہے

جناب سپیکر! صبح اُسی کے گیت گاتی ہے، سورج ڈوبتا ہے تو اس کی تسبیح پڑھتا ہے، چرند اور پرند اس کے بول الاپتے ہیں، پتوں کی سرسراہٹ اس کی حمد گاتی ہے

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع کرتا ہوں، آقا مولا سرور کائنات امام المرسلین، خاتم النبیین، دانائے سُبل، ختم الرسل، مولائے کل، محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر لاکھوں، کروڑوں درود و سلام بھیجتے ہوئے آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں نے اپنے بھائی اپوزیشن لیڈر کی تقریر بڑے غور سے سنی ہے۔ انہوں نے سوائے دل کی بھڑاس نکالنے اور اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے صرف اپنے جذبات کا منفی اظہار کیا ہے۔ جن کی ترقی کا معیار اپنے ساڑھے تین سالہ دور میں کٹے، مرغیاں اور انڈے تھے تو وہ آج اس بجٹ پر تنقید کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس نے 10 کلومیٹر نہیں بلکہ 5 کلومیٹر تک کا سفر بھی ہیلی کاپٹر پر کرتے ہوئے 23۔ ارب روپے ضائع کر دیئے، جنہوں نے اس ملک میں اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ادویات ساڑھے چار سو فیصد مہنگی کر کے غریب آدمی کی پہنچ سے باہر کر دیں۔ جن کو آج ظلم تو نظر آتے ہیں لیکن جنہوں نے اس ملک و قوم کی نوجوان نسل کا بیڑہ غرق کیا وہ نظر نہیں آتے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو پاکستان ہمیں قائد اعظم دے گئے تھے ہم اسے سنورتا دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اس کے برعکس یہ ہمارے لئے ایک ممی ڈیڈی پاکستان پیدا کرنے جا رہے تھے لہٰذا ان کی سوچ اور ان کے style کی ہماری ثقافت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہم غیرت مند، جرات مند اور نشان حیدر حاصل کرنے والے لوگ تھے، اس پاک دھرتی پر مرنے والے لوگ تھے، ہمارے بچوں نے خون دے کر اپنے سینوں پر گولیاں کھا کر نشان حیدر اپنے سینوں پر سجائے اور یہ سٹیجوں پر ماؤں اور بہنوں کو نچا کر ووٹ مانگنے والوں کا کلچر لائے تھے۔ پاکستان کی سیاست میں اس سے بڑا بد نما داغ آپ کو نہیں مل سکتا، جس نے اس ملک کا اسٹیٹ بنک بھی بیچ دیا۔ جس نے اس ملک میں وہ economy دی کہ جس نے غریب آدمی کا جینا مشکل کر دیا۔ ان کو ساڑھے تین سال میں 60 روپے لٹر پٹرول یاد نہیں آیا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! آپ House in order کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! کیا یہ بجٹ پر بات کر رہے ہیں؟

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں تو ان کی باتوں کا جواب دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی آرہا ہوں۔ ان کو 100 روپے کا ڈالر یاد نہیں آیا۔ ان سے کہیں کہ یہ حوصلہ رکھیں کیونکہ میں نے بھی ان کی باتیں بڑے حوصلے کے ساتھ سنی ہیں اور میں بجٹ پر ہی آرہا ہوں۔ آپ House in order کروائیں۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House راجہ صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میرے دوستوں کو یہ بتائیں کہ یہ 12 کروڑ عوام کا مینڈیٹ لے کر آنے والے اراکین کا ہاؤس ہے، اس کا ایک تقدس ہے اور اس کا تقدس اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ اراکین ایک دوسرے کی عزت کریں ورنہ وقت اور حالات بدلتے رہتے ہیں۔ انہیں آج کے ادارے اور افسران بُرے لگتے ہیں لیکن جو انہیں لے کر آئے تھے وہ انہیں اچھے لگتے ہیں یعنی ان کے گھر جائے تو حلال ہمارے گھر آئے تو حرام ہے۔ KPK میں الیکشن بہت اچھا ہوا ہے اور پنجاب میں ظلم ہو گیا ہے، یہ تو اب سہنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر یہ بجٹ پر بات کرتے ہوئے جو Chief Minister Punjab نے نئے incentives دیئے ہیں ان کا ذکر کرتے تو مجھے خوشی ہوتی لیکن جن figures کا انہوں نے ذکر کیا ہے انہیں یہ 12 ماہ پر تقسیم کر رہے ہیں جب کہ ان کو یہ بھی یاد نہیں کہ یہ ہم نے 3 ماہ کا بجٹ پیش کیا ہے، انہوں نے خود ruling دی ہے کہ ہم آئین کے مطابق 4 ماہ کا بجٹ منظور کر سکتے ہیں لیکن ہم تو صرف 3 ماہ کا بجٹ منظور کر رہے ہیں۔ آپ کسی بھی field کی بات کر لیں یہ جو students کو bikes دی جا رہی ہیں انہوں نے ان کا بھی کوئی ذکر نہیں کیا۔ یہ عوامی غریب لوگوں کے لئے منصوبہ تھا اس کی کوئی بات نہیں کی اور یہ ہسپتال کے لئے مدرسے اور غریب لوگوں سے کھالیں وصول کرتے ہیں لیکن غریب آدمی آپ کے ہسپتال میں داخل نہیں ہو سکتا وہاں ہسپتال میں کسی غریب آدمی کو جانے کی جرات نہیں ہے کیونکہ یہ لاکھوں روپے

کے بل اس کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں اور وہ روتا ہوا باہر آتا ہے۔ جو وہاں سے اس طرح باہر نکلتا ہے تو پھر وہ آپ کی یا آپ کی leadership کی طرف کبھی نہیں دیکھتا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! ہم نہیں بلکہ یہ خود کہتے ہیں کہ RHCs, DHQs اور BHUs کے حالات بہت بُرے ہیں تو ان کے حالات کیوں بُرے ہیں کیونکہ ساڑھے تین سال آپ نے مہربانی کر کے ان کی طرف دیکھا بھی نہیں؟ آپ نے اپنی تشہیر کی اور آپ دوسرے صوبوں میں اپنے interest اور ذاتی معاملات چلانے کے لئے hospitals بناتے رہے۔ اگر پاکستان میں جب بھی کوئی اس حوالے سے کمیشن بنا تو ان شاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ پاکستانی تاریخ کا مالی بے ضابطگیوں کی طرف سے شوکت خانم ہسپتال سب سے بڑا سکینڈل ہو گا۔ یہ نگہبان پروگرام پر سب سے پہلے اعتراض کرتے ہیں تو رمضان المبارک میں صرف دو دن باقی تھے اور اس پیکج کے لئے incentive لیا گیا تو ان کو یہ پیکج اس لئے بُرا لگتا ہے کہ ہم نے یہ incentive غریب آدمی کے لئے لیا ہے اور ظلم کی بات یہ ہے ہم نے ان کی بنائی ہوئی lists use کی ہیں اور ان lists میں اتنی بے قاعدگیاں تھیں کہ یہ اپنے دور میں 10 میں سے 15 ہزار روپے فی آدمی لیتے رہے ہیں اور کروڑوں اور اربوں روپے کا فراڈ کرتے رہے ہیں کیونکہ جب ہم وہ lists لے کر عوام کے دروازے پر پہنچے تو وہاں پر لینڈ کروزر اور پراڈو جیسی گاڑیوں کے مالکان کے نام لکھے ہوئے تھے تو تاریخ میں اس سے بڑا بھی غبن کوئی نہیں ہوا ہو گا تو آپ اس بات پر دھیان دیں اور اس معاملے کو نیب کے حوالے کریں۔

جناب حنبل ثنا کریمی: جناب سپیکر! چلیں، یہ تو مان گئے ہیں ناں کہ مالی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! یہ بے ضابطگیاں انہوں نے ہی کی تھیں کیونکہ یہ پیسے وصول کرتے تھے۔ ہم تو غریب کے لئے راشن اس کے دروازے تک پہنچانے کے لئے کوشاں ہیں، یہ اتنے کم وقت میں ممکن نہیں تھا کہ نئی لسٹیں بن سکتیں لہٰذا اس incentive کی اس لحاظ سے قدر کرنی چاہئے کیونکہ ہم نے غریب آدمی کی عزت نفس کو بچا کر اس کے دروازے تک اس کی ضرورت کا سامان پہنچایا ہے اس کام کا دو دن میں بندوبست کرنا اور دو ہفتوں میں اس کو deliver کرنا یہ دنیا میں کسی جگہ نہیں ہوا ہو گا۔ اس

میں ضرور کوئی کمی بیشی رہ گئی ہو گی لیکن ان شاءاللہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کو بہتر کریں گے ۔ میرے اللہ نے چاہا تو حالات بہتر ہو جائیں گے۔ ویسے تو سیاست میں الزامات کی بوچھاڑ ہے ۔ مسعود مختار صاحب کہتے تھے کہ میں مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھا تھا تو مسجد کے مینار نے جھک کر میرے کان میں بڑے پتے کی بات کہی کہ حق کی جگہ قائد ، جہاد کی جگہ جمود ، ملک کی جگہ مفاد اور ملت کی جگہ مسلک عزیز ہو اور جب مسلمان کو زندگی سے پیار اور موت سے خوف آنے لگے تو صدیاں یوں ہی گزر جایا کرتی ہیں۔ پاکستان کی پوری 72 سالہ تاریخ کو دیکھ لیں یہ آئیں میرے ساتھ ابھی مقابلہ کر لیں کہ یہ ترقی کے جس سفر کی طرف جائیں گے ، چاہے وہ لوڈ شیڈنگ، موٹرویز اور جدید ہسپتالوں کی صورت میں ہو جتنے ادارے ہوں گے ان میں آپ کو میاں نواز شریف کا نشان نظر آئے گا۔ ایٹم بم بنانے کی ابتداء ذوالفقار علی بھٹو نے کی تھی اور اس کا دھماکہ کرنے کی جرات میاں نواز شریف نے کی تھی۔ اس ملک کو ناقابل تسخیر قوت اس نے بنایا تھا آپ جس منصوبے کی طرف جائیں گے آپ کو اس میں میاں نواز شریف ہی نظر آئے گا۔ ان کے 50 لاکھ گھر اور کروڑوں نوکریاں کہاں گئیں تو آپ نے ہر ساعت میں اس ملک کو لوٹا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ Thank you very much.

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں صرف چند اشعار عرض کر کے اپنی بات کو ختم کر رہا ہوں اس دیس پر مولا کا کرم ہو کر رہے گا:

یہ زہر کسی روز حرم ہو کر رہے گا
گھبراؤ نہ اے زندگانی اُس جور و جفا سے
سر قمبر کا اکڑا ہوا خم ہو کر رہے گا
وہ وقت بھی آئے گا مظلوم پر شوکت
جو ہاتھ اٹھے گا قلم ہو کر رہے گا

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! بہت شکریہ۔ اب میں جناب سردار شہاب الدین خان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں۔

جناب شہاب الدین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ایوان میں قائد حزب اختلاف کی تقریر میں رکاوٹ پیدا کی گئی ہے، میری یہ تیسری term ہے میں نے ایسا کبھی بھی نہیں دیکھا۔ میں آپ کے توسط سے جناب وزیر خزانہ سے مخاطب ہوں یہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں میری استدعا ہے کہ بجٹ پر بات ہونی چاہئے۔ اگر ہم نے اپنے قائد عمران خان صاحب کی تصویر رکھی ہے تو کل انہوں نے بجٹ تقریر کرتے ہوئے نواز شریف صاحب کی تصویر رکھی تھی تو اب یہ اعتراض کیوں ہوا؟

جناب سپیکر! میں بجٹ کے حوالے سے figures پر بات کروں گا، میں چوتھی پانچویں بجٹ بک پڑھ رہا ہوں۔ محترمہ وزیر اعلیٰ صاحبہ میرے لئے قابل احترام ہیں اس بجٹ بک میں دو تین صفحے تو ان کی اور نواز شریف صاحب کی تعریف میں لکھے گئے ہیں۔

معزز اراکین حزب اقتدار: بزدار کی تعریفوں کا ذکر بھی کریں۔

جناب شہاب الدین خان: میں ادھر ہی آ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk, no cross talk. جی سردار صاحب!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ معزز دوست سننے کی ہمت رکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شہاب الدین خان: جی، ٹھیک ہے، جناب سپیکر! ابھی تک انہیں یہ figures سمجھ ہی نہیں آئے کہ NFC ایوارڈ سے ہمیں جو ملتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House , order in the House ملک وحید صاحب! پلیز۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہم 12 کروڑ عوام کو اس بجٹ میں relief دینے کے لئے آئے ہیں نہ کہ point scoring کے لئے۔ ہمیں وفاقی حکومت سے جو NFC ایوارڈ کے ذریعے پیسا آتا ہے وہ انہوں نے اس بک میں 270۔ ارب روپے لکھا ہے میں آج on the floor of

the House یہ چیلنج کرتا ہوں کہ یہ تین مہینے کا بجٹ نہیں دے رہے بلکہ یہ تو 9 مہینے کا بجٹ ہے۔ پچھلی گورنمنٹ جسے so-called نگران گورنمنٹ کہتے ہیں یہ انہیں بھی ہم سے identify کرانے والے ہیں۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس میں صوبائی حکومت کا حصہ 625۔ارب روپے ہے۔ کاش! یہ حکومت کچھ سوچتی مجھے یہ بات کہنے میں کوئی انکار نہیں کہ ہمیں باہر سے dictate کیا جارہا ہے، انہوں نے جو 625۔ارب روپے کے ٹیکس لگائے ہیں وہ بنیادی طور پر غریب عوام پر ٹیکس لگا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے پانچ منٹ کا ٹائم دیا ہے، ابھی کہیں گے کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ بجٹ میں ایجوکیشن سیکٹر دیکھ لیں، ہیلتھ سیکٹر دیکھ لیں۔ اگر آپ ہماری گورنمنٹ کے پیش کردہ تین بجٹ کا موازنہ آج کے اس بجٹ سے کریں تو آپ کو واضح فرق معلوم ہو گا۔ کسی بھی معاشرے میں important بات ایجوکیشن اور ہیلتھ ہوتی ہے، زراعت جسے ہم ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں آپ ان کا بجٹ پڑھ لیں، ان کے figures دیکھ لیں۔ جنہوں نے یہ بجٹ بک بنائی ہے میں انہیں بیوروکریسی نہیں بلکہ نوکر شاہی کہتا ہوں۔ یہ بجٹ بک نوکر شاہی نے بنا کر دی ہے وہ پبلک سرونٹ ہیں، وہ ہمارے ٹیکسز سے پیسا لیتے ہیں۔ کاش! ہمارا focus ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر پر ہوتا نہ کہ موٹروے کی طرح سڑکوں پر۔ اگر میں سڑکوں کی بات کروں تو یہاں بتایا گیا ہے کہ سڑکوں کی مرمت کے لئے 147۔ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے۔ کاش! یہ 147۔ارب روپیہ ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر پر دے دیتے۔ سڑکوں کی بات کیوں آجاتی ہے؟ جب بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ آتی ہے تو یہاں پر جو ایک کمیشن مافیا بیٹھا ہوتا ہے وہ اوپر آجاتا ہے۔ اب ہم نہ صرف ان تین مہینوں بلکہ پچھلے چھ مہینوں یعنی ہم اس بجٹ میں ان 9 مہینوں کو identify کرنے جارہے ہیں۔ آپ پنجاب کے کسی بھی حلقے سے گزریں تو سڑکوں کا حال دیکھیں، میں پچھلے تین سالوں کی گورنمنٹ کا موازانہ کرتا ہوں کہ ہمارا focus ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر پر تھا۔ زراعت جسے ہم ریڑھ کی ہڈی سمجھتے ہیں میں یہ credit اپنی گورنمنٹ کو دینا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب شہاب الدین خان: اگر شوگر کین کا ریٹ بڑھا تو وہ ہماری حکومت نے بڑھایا، گندم کا ریٹ بڑھا تو ہماری حکومت نے بڑھایا۔ اگر کسان کو relief ملا تو ہماری حکومت میں ملا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ

جناب شہاب الدین: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات wind up کرتا ہوں۔ چائنہ نے ترقی کی تو اس کا vision ماؤ نے دیا اس کی quotation ہے کہ جس ملک میں سرمایہ دار حکمران ہو گا وہ حکومت کبھی بھی survive نہیں کر سکے گی۔ (معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، سردار صاحب! آپ نے چھ منٹ بات کر لی ہے۔ جی، محمد بلال یامین صاحب!

جناب محمد بلال یامین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں بجٹ پر بات کروں میں پہلے بھی آپ سے ملتمس تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پر ہی آئیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! گو میں دوسری نسل سے اس پارلیمنٹ کا حصہ ہوں لیکن ایک نیا پارلیمنٹیرین ہوں لہٰذا میں کسی شخص کا نام لئے بغیر ایک بات جاننا چاہتا ہوں کہ کسی سزا یافتہ آدمی کی تصویر کے ساتھ کوئی رکن اسمبلی خواہ وہ کسی طرف کا ہو جسے عدالت نے سزا دی ہو۔۔۔

(معزز اراکین حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج اور نعرے بازی کرنے لگے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں، میری آپ سے request ہے کہ آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: میں نے کسی کا نام ہی نہیں لیا۔ میں نے تو یہاں والوں کے لئے پوچھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ left right نہ جائیں بلکہ بجٹ پر بات کریں۔ تمام معزز اراکین تشریف رکھیں۔ بلال صاحب! آپ کا ہی ٹائم ضائع ہونا ہے لہٰذا آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! آپ نے حکم دیا تو ہم بیٹھ گئے، کیا ہم اپنے اراکین پر بھی اپنی بات نہیں کر سکتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! ہم اپنے اراکین پر بھی اپنا مدعا بیان نہیں کر سکتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! آپ بجٹ پر بحث کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی بات کر رہا ہوں آپ ہاؤس in order کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اگر انہوں نے یہ رویہ رکھا تو پھر یہاں کوئی بھی بات نہیں کر سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please رانا شہباز صاحب تشریف رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: ہم پیار و محبت کے ساتھ بات کریں گے۔ رانا صاحب! ہم آپ سے پیار کرتے ہیں، میں نے کسی لیڈر کا نام ہی نہیں لیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں، ایوان میں قائد حزب اختلاف کی بات بڑی تسلی سے سنی گئی ہے اب آپ بھی تشریف رکھیں۔ قریشی صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ بلال صاحب! پلیز بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! کیا سزا یافتہ شخص کی تصویر رکھ کر تقریر کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! بجٹ پر رہیں، آپ اپنا ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں دوسری نسل ہوں جو اس اسمبلی کا حصہ ہوں، میں قائد حزب اختلاف صاحب کی گفتگو سن رہا تھا، ماشاء اللہ جناب نے جو الفاظ کے نشتر چلائے اور محترمہ مریم نواز صاحبہ کے پروگرامز پر جو تنقید کی میں یہ سوچ کر حیران ہوں کہ ایک اچھے گھر سے تعلق رکھنے والے جو تیسری چوتھی مرتبہ اسمبلی میں آئے چونکہ میانوالی سے وزیر اعظم تھے تو پچھلی مرتبہ انہیں پارلیمانی سیکرٹری بھی بنائے رکھا یہ میرے بھائی میانوالی سے ہیں اور وہیں سے ان کے وزیر اعظم تھے اس لئے یہ بہتر بتا سکتے ہیں کہ کیا hundred days plan میں انہوں نے لوکل باڈیز کے الیکشن

کروائے تھے؟انہوں نے تقریباً ساڑھے تین یا چار سالوں تک بلدیات کو نظر انداز کئے رکھا۔میرے حزب اختلاف کے ساتھیوں میں شاید میڈم مریم نواز کے IT Investment Plan کے حوالے سے کوئی خوف پایا جاتا ہے۔میڈم مریم نواز نے وزیر خزانہ کے ذریعے سے اپنا جو IT Vision اس ہاؤس کو بتایا ہے یہ شاید اس سے خائف ہیں۔میں جس کی نمائندگی کرتا ہوں وہ غازیوں اور شہیدوں کا حلقہ ہے۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آئین پاکستان اور اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے مطابق بجٹ زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور بجٹ تقریر کرتے ہوئے آپ ہر قسم کی بات کر سکتے ہیں۔مجھے امید ہے کہ رانا آفتاب احمد خان صاحب اور سردار شہاب الدین خان صاحب جو سینئر سیاست دان ہیں وہ اس بات سے بخوبی آگاہ ہوں گے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بلال یامین صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں جن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہوں اور جنہوں نے مجھے منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے وہ غازیوں اور شہیدوں کی زمین ہے۔ہمارے علاقے میں کوئی ایسا قبرستان نہیں ہے کہ جہاں پر شہید دفن نہ ہو۔جس دن قرارداد پیش ہوئی تھی اُس دن حزب اختلاف کے ایک فاضل ممبر نے اپنے ممبران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ غازی بیٹھے ہیں۔ابھی قائد حزب اختلاف نے بھی اپنی تقریر میں 9۔مئی کے حوالے سے بات کی ہے۔میرا بس چلے تو 9۔مئی کے کرداروں اور فنکاروں کے خُدا کی قسم چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے چیلوں کو کھلا دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال یامین صاحب! آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔اب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ:

یہ غم نہیں کہ سرِ دار آئے جاتے ہیں
ہمیں خوشی ہے کہ وطن کو جگائے جاتے ہیں
ہمارے نقشِ قدم دیں گے منزلوں کا سُراغ
ہمیں شکست نہ ہو گی بتائے جاتے ہیں

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف دو گزارشات کرنی چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال یامین صاحب! آپ بیس سیکنڈ میں wind up کر لیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! مجھے تو بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔ میری تقریر کے دوران اپوزیشن والے بار بار مداخلت کرتے رہے ہیں۔ بہر حال میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی تقریر کو اس شعر پر ختم کر دیتا ہوں:

جو وعدے کئے ہیں وہ پورے کریں گے
وطن پہ کوئی آنچ آنے نہ دیں گے
جو سڑکوں پہ آ کر وطن بیچتے ہیں
وہ اپنی ہی ماں کا کفن بیچتے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب محترمہ آشفہ ریاض بات کریں گی۔

محترمہ آشفہ ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! آپ نے مجھے فلور دیا اس پر آپ کا بہت شکریہ۔ 8 فروری کو پنجاب کی عوام، نوجوان نسل اور خواتین کی بڑی تعداد نے ووٹ دے کر اپنے اُوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ لیا ہے اور ایک تاریخ رقم کی ہے۔ فارم نمبر 45 کو ختم کر کے فارم نمبر 47 پر ایک نئی اسمبلی بنا دی گئی ہے جو کہ mandate چوری کی ایک عظیم مثال ہے۔

جناب سپیکر! Soviet Union کے ایک مشہور ڈکٹیٹر Joseph Stalin نے کہا تھا کہ ووٹ دینے والے کی نہیں بلکہ ووٹ گننے والے کی اہمیت ہے۔ ان کی بات کو اس اسمبلی نے ثابت کر دیا ہے لیکن یہ متنازعہ حکومت عوام کے حقیقی اعتماد اور خود اعتمادی سے محروم ہی رہے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے سال 2025 میں midterm election سے دوبارہ اصلی mandate والی حکومت بن جائے گی۔ 8۔ فروری کے الیکشن میں پی ٹی آئی کی 9 خواتین براہ راست الیکشن جیت کر اسمبلی میں پہنچ

چکی ہیں جبکہ ہماری خواتین کی reserved seats چوری کر لی گئی ہیں۔ ہماری وزیر اعلیٰ پنجاب ایک خاتون ہیں ان کو بھی اس بارے میں سوچنا چاہئے کہ ہماری خواتین کی reserved seats کو چوری کر کے ایسی خواتین کو نہیں دینی چاہئے تھیں جو اس کی حق دار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! غربت اور افلاس کا خاتمہ انسانی ترقی سے ہی ممکن ہو سکتا ہے اور انسانی ترقی صحت اور تعلیم کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے۔ اب میں اپنے حلقے کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔ ویسے تو بجٹ میں شعبہ تعلیم اور صحت کے بارے میں بڑی بڑی باتیں کی گئی ہیں۔ میں بتانا چاہوں گی کہ میرے حلقہ پی پی۔123 میں جو کہ تحصیل کمالیہ پر مشتمل ہے۔ وہاں پر ہمارے دور حکومت میں یونیورسٹی آف کمالیہ منظور ہو کر functional ہو چکی ہے لیکن اساتذہ کے tests ہونے کے باجود ان کی بھرتی کا عمل ابھی تک مکمل نہیں کیا گیا جو کہ طلبہ و طالبات کے بہتر مستقبل کے راستے میں رکاوٹ ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے درخواست کروں گی کہ اس جانب فوری توجہ دیں تاکہ نوجوانوں کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جا سکے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں آپ کی وساطت سے محکمہ C&W کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گی کہ چیچہ وطنی سے لیہ تک براستہ کمالیہ، پیر محل ایکسپریس ہائی وے کا منصوبہ Asian Development Bank کے تعاون سے ہماری گزشتہ حکومت نے منظور کیا تھا۔ اس منصوبے کی وجہ سے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب جانے والی پانچ اہم شاہراہیں آپس میں منسلک ہوں گی اور ایک کروڑ آبادی مواصلات کی سہولتوں سے مستفید ہو گی اور کاروبار ترقی کرے گا لہٰذا اس ایکسپریس ہائی وے کے منصوبے پر جلد از جلد کام شروع کیا جائے۔ حکومت اس کے لئے زمین بھی acquire کر چکی ہے۔ مزید برآں کمالیہ ہڑپہ روڈ، کمالیہ پیر محل روڈ اور دیگر سڑکوں کی خصوصی مرمت بھی کی جائے اور M&R roads کی زیر تعمیر سڑکوں کو funds مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جو کہ کسی بھی صوبے اور ملک کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر صحت نہیں ہے تو پھر آپ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تو ان کی قوم نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر آئیں کہ زندگی کے بعد کون سی بڑی نعمت ہے جو کہ ہم اللہ رب العزت سے مانگیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زندگی کے بعد سب سے بڑی نعمت صحت ہے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے یہ

کہنا چاہوں گی کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں شعبہ صحت کے حوالے سے کام کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ صرف Air-Ambulances ہی نہ بنائی جائیں بلکہ دیہاتوں میں BHUs and RHCs بنائے جائیں کیونکہ غریب عوام صحت کی سہولتوں کے لئے ترس رہے ہیں۔ دیہاتوں میں ڈاکٹرز میسر نہیں ہیں لہٰذا اس جانب بھی توجہ دی جائے۔ Air-Ambulances تو شاید ایک مخصوص طبقہ کے لئے ہوں گی یا مخصوص لوگ ہی اس سہولت سے فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ نگران حکومت نے میرے حلقے کی سول ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز کی اسامیاں ختم کر دی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔ آپ کے پاس آخری 20 سیکنڈ ہیں۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! میں ایک دو باتیں عرض کر کے wind up کر لیتی ہوں۔ میں یہ عرض کر رہی تھی کہ نگران حکومت نے میرے حلقے کی سول ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز کی اسامیاں ختم کر دی تھیں جس کا کوئی جواز نہیں بنتا لہٰذا اس فیصلے کو واپس لے کر تمام اسامیاں بحال کر دی جائیں۔ مزید برآں BHU کوٹ پٹھانہ کو RHC میں تبدیل کرنے کا جاری منصوبہ ہے اور اس پر ایک کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں تو اس منصوبے کو مکمل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب طارق مسیح صاحب بات کریں گے۔ وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ محترمہ عشرت اشرف صاحبہ!

محترمہ عشرت اشرف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ان کی باتیں سُن کر سمجھ نہیں آتی کہ بات کہاں سے شروع کروں کیونکہ جو یہ کہتے ہیں وہ کر کے نہیں دکھاتے اور جو کہتے ہیں وہ بھی ایک جُھوٹ کا پلندہ ہوتا ہے جو کہ بعد میں کھل کر سامنے آجاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں بڑے فخر سے کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے صوبہ پنجاب کو ایسی خاتون وزیر اعلیٰ دی ہے جو کہ کام کرنا بھی جانتی ہے اور کروانا بھی جانتی ہے۔ یہ پنجاب کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ منتخب ہوئی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. Please no cross talk.

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! ایسی وزیر اعلیٰ جس نے آتے ہی خواتین کو وہ اعتماد دیا کہ خواتین نے بااعتماد ہو کر کام کرنا شروع کر دیا۔ میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ امداد لینے والوں کی لائنیں لگی ہوتی تھیں اور خواتین بے ہوش ہو رہی ہوتی تھیں۔ آٹے کے ایک تھیلے کے پیچھے لوگوں کی جانیں جاتی تھی اور آج امدادی سامان باعزت طریقے سے اُن کی دہلیز پر پہنچایا جا رہا ہے۔ جیسے کہ میرے بھائی نے بتایا کہ یہ وہ لسٹیں ہیں جو یہ لوگ بنا کر گئے تھے اور ان کے اندر جو گڑبڑ ہے وہ ہر علاقے میں نظر آ رہی ہیں مگر ہم لوگ اس لئے خاموش ہیں کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ اس بجٹ میں یہ بھی اعلان کیا گیا کہ certificates کے لئے بھی انہیں lines میں لگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی وہ بھی اُن کے گھر پر پہنچیں گے۔ اسی طرح بہت سارے licenses کے لئے بھی انہیں lines میں لگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی وہ بھی انہیں دہلیز پر ملیں گے۔ یہ کتنی خوش آئند بات ہے کہ ہم بھی progressive and educated لوگوں کی طرح آگے بڑھیں گے۔ ہم اُس طرح نہیں کریں گے جیسے انہوں نے ایک کروڑ نوکریاں، 20 لاکھ گھر اور 20 مرغیاں پالو اور بہترین روزگار ملے گا تو نہ وہ نوکریاں نظر آئیں اور نہ ہی وہ گھر نظر آئے۔ ان چار سالوں میں ان کے رویے سے لگتا تھا کہ یہ حکومت میں نہیں ہیں بلکہ یہ opposition میں ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو کام پر لگانے کی بجائے نعروں پر لگائے رکھا اور اس طرح سے نوجوانوں کی credibility ضائع کی۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس بجٹ میں کم از کم یہ تو نظر آیا کہ نوجوانوں کو کیا کام ملے گا، خواتین کو women hostels میں کس طرح چھت ملے گی، کم از کم یہ تو نظر آیا کہ IT کے حوالے سے ہمارا صوبہ ترقی کرے گا؟ دانش سکول میاں شہباز شریف صاحب کا ایک بہترین پروگرام تھا جہاں یتیم بچے پڑھتے تھے۔ مجھے سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہوتا ہے کہ انہوں نے دانش سکول کے funds بند کر دیئے تو یہ یتیم بچوں کا روزگار بند کرنے والا کام تھا۔ اب ہماری وزیر اعلیٰ نے دانش سکولوں کے لئے جو funds رکھے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ یہ نہ صرف ایک خدمت ہے بلکہ یہ ایک ثواب کا کام بھی ہے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ ان کو ہدایت دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جناب اعجاز شفیع!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایاک نعبد وایاک نستعین O

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ request کروں گا کہ آپ نے مجھے کم از کم 15 منٹ وقت دینا ہے کیونکہ مجھے bureaucracy کے اس گورکھ دھندے کے بارے میں ایوان کو بتانا ہے لہٰذا میرا mic بند نہ کیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو پانچ سے چھ منٹ ضرور ملیں گے کیونکہ آپ کے اور بھی colleagues نے بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرے اگلے colleague کا وقت بھی مجھے دے دیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی طرف سے بھی اتنی بڑی list آئی ہوئی ہے مجھے انہیں بھی موقع دینا ہے کیونکہ انہوں نے بھی اپنے حلقے کی بات کرنی ہے اور معزز اراکین حزب اقتدار نے بھی بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کی bifurcation کے بارے میں پہلے بتاؤں کہ social sector ہمارا main component ہوتا ہے اُس کے اوپر آپ نے 36.8 فیصد بجٹ رکھا ہے۔ ہمارے development partner جیسے World Bank, Asian Development Bank, JICA etc. کا focus ہوتا ہے کہ آپ اپنے social sector کو promote کریں، آپ اپنے production sector کو promote کریں، نہ کہ یہاں سڑکیں اور پُل بنائیں۔ آپ نے infrastructure پر 39 فیصد بجٹ رکھا ہے۔ ہمیں ضرورت کس چیز کی ہے اور ہم جا کس طرف رہے ہیں؟ وہاں اس لئے زیادہ بجٹ رکھا گیا ہے کہ وہاں حکومت اور حکومت کے افسروں کو زیادہ commission مل جاتا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے صفحہ نمبر 19 پر "سُتھرا پنجاب" لکھا ہوا ہے۔ "سُتھرا پنجاب" کا component کچرے اور گندگی کی صفائی کے لئے 7۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ میں کہوں گا کہ اس کو بے شک 14۔ ارب روپے کر لیں لیکن اس کے ساتھ 47 form کا جو گند ہے اُس کی بھی صفائی کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں care taker government کو look after government کہوں گا تو اُس look after government کا 9 ماہ کا گند بھی

صاف کیا جائے کیونکہ اس look after government نے 9 ماہ میں اس صوبے میں جو گند کیا ہے اُس کی تفصیل آگے جا کر میں آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ education sector پر آ جائیں۔ خوش قسمتی سے آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ جنوبی پنجاب کے 11 اضلاع ہیں جو deprived areas and less developed areas کہلاتے ہیں جن میں بہاول پور، بہاول نگر، ڈی جی خان، خانیوال، کوٹ ادو، لیہ، لودھراں، ملتان، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، راجن پور اور وہاڑی ہیں۔ ہمارے بچے جو کل کے پاکستان کا مستقبل ہیں اس حکومت کی sincerity کا اندازہ کریں اور یہاں پر وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں اگر یہ اتنے نالائق اور نااہل ہیں کہ ہر sector کی ساری schemes پر cap لگانا ہے تو انہوں نے یہ بجٹ کس لئے دیا؟ education کی 12 schemes ہیں جن کا 3 ارب روپیہ بنتا ہے انہوں نے اُس پر بھی cap لگا دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ regular schemes کا بجٹ ایک ارب 16 کروڑ روپے کا ہے جو through forward ہوا ہے اُس میں جنوبی پنجاب کی صرف ایک scheme ہے جس کو آگے بھیجا گیا ہے باقی سب schemes carry on ہوئی ہیں اور جنوبی پنجاب کی وہ سکیم Establishment of Cadet College, Distt. Multan۔ آپ کیا چاہتے ہیں کہ جنوبی پنجاب میں basic education کے ادارے نہ ہوں؟ پنجاب کے اندر ہزاروں سکول ایسے ہیں جہاں dangerous buildings ہیں، جہاں shelter less ہیں، جہاں one room school چل رہے ہیں اور جہاں پر toilets نہیں ہیں لیکن اس کے لئے اس بجٹ کے اندر ایک پیسا نہیں رکھا گیا۔ میرے اپنے حلقہ پی پی-258 کے بچوں اور بچیوں کے 70 سکولوں کو Building Department نے dangerous declare کیا ہوا ہے لیکن اس بجٹ میں اس کے لئے ایک پیسا نہیں رکھا گیا تو ہمارے بچے جو ہمارا مستقبل ہیں اُن کے ساتھ ان کی attachment دیکھ لیں؟ اس کے ساتھ ساتھ بجٹ تقریر کے صفحہ 10 کے اوپر ذکر کیا گیا تھا کہ محترمہ وزیر اعلیٰ special children کی تعلیم و تربیت کے لئے بڑی worried ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سپیشل ایجوکیشن کا سیکٹر ہے اس کے لئے ڈویلپمنٹ کا ایک پیسا نہیں رکھا گیا۔ جناب منسٹر صاحب اپنی تقریر کا صفحہ 10 بھی پڑھ لیں جس میں کہا گیا تھا کہ سپیشل بچے معاشرے کا اہم اور قیمتی حصہ ہیں۔ اس کے لئے ایک پیسا نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! جو سکیمیں ongoing ہیں ان کی history بھی میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تصویر ہٹا دیں، اس خان کی جو ہمارے دلوں میں بسا ہوا ہے اور ہمارے دلوں کی دھڑکن ہے۔ اس خان کی تصویر کو آپ کہاں کہاں سے ہٹائیں گے۔ یہ ہمارے دلوں میں بس چکا ہے، ہمارے نہیں بلکہ پنجاب کی بارہ کروڑ اور پاکستان کی چوبیس کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن عمران خان ہے۔

جناب سپیکر! یہاں مریم نواز صاحبہ وزیر اعلیٰ کا ذکر کیا گیا۔ یہ جتنی ongoing سکیمیں ہیں یہ ساری کی ساری عمران خان کے دور کی ہیں۔ ان کی approval کیا ہے کہ پہلی سکیم کی 29/07/2021 کو DDWP ہوئی تھی۔ اگلی سکیم۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! Wind up کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگلی جتنی بھی سکیمیں ہیں ان سب کی approval عمران خان کے دور کی ہے۔ آج میں مال روڈ پر آ رہا تھا تو بینر لگے ہوئے تھے کہ "درخت لگاؤ پاکستان بچاؤ" یہ بینر ابھی بھی لگے ہوئے ہیں میرے پاس ان کی تصاویر بھی ہیں۔ یہ forestry ہے لیکن اس کے لئے ایک پیسا نہیں رکھا گیا کہ جس سے ہم نے پودے لگانے ہیں۔ یہ پودے کہاں سے لگنے ہیں، بینر ضرور لگ گئے ہیں، تصاویر ضرور بن گئی ہیں لیکن بجٹ کے اندر ایک پیسا نہیں ہے۔ بجٹ میں جو رکھا گیا ہے وہ میں پڑھ کر آپ کو سنا دیتا ہوں۔ یہ سکیم نمبر 7269 ہے Chief Minister Plants for Pakistan تو کیا یہ پاکستان کی Chief Minister ہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! چھ منٹ سے اوپر وقت ہو گیا ہے۔ آپ wind up کریں۔ میں اس سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ ہم اپوزیشن ہیں ہم نے ایک ایک سیکٹر پر تیاری کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے ہی ساتھیوں نے بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس تقریر کے اندر ہر جگہ نواز شریف آئی ٹی سٹی، نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کینسر، نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی تو اس اسمبلی کا نام بھی نواز شریف رکھ دیں اور چڑیا گھر کا نام بھی نواز شریف رکھ دیں اور rules میں amendment کر دیں کہ آئندہ آنے والا ہر project آل شریف کا ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ چونکہ جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ نواز شریف آئی ٹی سٹی لاہور میں کیوں ہے اور جنوبی پنجاب میں کیوں نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ کا point آ گیا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! لاہور میں تو پہلے ہی ارفع کریم ٹاور ہے۔ یہ نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کینسر بنا رہے ہیں تو لاہور میں پہلے ہی عمران خان نے کینسر ہسپتال بنا دیا ہے تو اس کو ہم جنوبی پنجاب میں کیوں نہیں لے کر جاتے تا کہ وہاں کے غریب مریضوں کو یہ سہولیات ملیں۔ کیا ہر چیز کا مداوا لاہور کے اندر ہی گھومنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! سات منٹ سے اوپر وقت ہو گیا ہے۔ آپ wind up کریں۔ آپ کے ساتھیوں نے ہی بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Youth پٹواریوں کو اچھی نہیں لگتی۔ آپ دیکھیں اس میں کل 1342 ملین کی سکیمیں ہیں۔ اس میں بہاولنگر کی صرف ایک سکیم ہے۔ ہمارے پی پی-258 کے جمنیزیم کی بلڈنگ کو dangerous declare کئے ہوئے دو سال ہو چکے ہیں وہاں ایک پیسا نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! بہت شکریہ۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، محترمہ مہوش سلطانہ صاحبہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے پورے پنجاب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ انہیں محترمہ مریم نواز شریف کی صورت میں پہلی مرتبہ ایک خاتون وزیر اعلیٰ ملنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! محترمہ مریم نواز ایک بہت devoted, hardworking بہادر اور مضبوط خاتون ہیں۔ ان کے وزیر اعلیٰ بننے سے پورے پنجاب کی ہر خاتون کو بلکہ ہر فرد کو بہت زیادہ طاقت ملی ہے۔ انہوں نے ایک ماہ سے کم عرصہ میں 28 بڑے منصوبوں کا آغاز کیا ہے۔ یہ بہت اچھا initiative ہے اور یہ سارے منصوبے بہت اہم ہیں۔

جناب سپیکر! آئی ٹی سٹی کا قیام ان میں سب سے اہم ہے۔ آئی ٹی گریجویٹس کے لئے انٹرن شپ پلان کو شروع کیا ہے۔ میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ آئی ٹی گریجویٹس ایک اچھے بزنس پلان کے ساتھ آئیں گے تو ان کو گورنمنٹ ضرور funding کرے گی تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ سیکٹر میں BHUs، DHQs, RHCs اور THQs کی upgradation and revamping کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ میرے حلقہ چوآسیدن شاہ میں THQ کی upgradation میاں شہباز شریف صاحب نے اپنے 2013-18 کے دور حکومت میں میری درخواست پر کی تھی۔ اس کا کام ابھی مکمل نہیں ہوا تو اس حوالے سے بھی اس کی funding مکمل کی جائے تاکہ THQ چوآسیدن شاہ مکمل ہو سکے۔

جناب سپیکر! شعبہ زراعت میں بہت سارے نئے منصوبوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس میں تمام کسانوں کو یکساں سہولت میسر ہو گی اور وہ اپنی کاشت کو بہتر کر سکیں گے۔ میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ جب میاں شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے سالٹ رینج اور پوٹھوہار ریجن کو Olive Valley کا title دیا تھا اور اسے Olive Valley declare کیا تھا۔ اگر وہاں پر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو وہاں پر ہم Olive اور Olive Oil کی production میں self sufficient ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! شعبہ تعلیم میں کئی پروگرامز کا آغاز کیا گیا ہے جس میں سکولوں کی upgradation ہے، missing facilities, scholarships, Punjab Education Endowment fund, کی فراہمی ہے۔ دانش سکول اور لیپ ٹاپ کی سکیم کو دوبارہ بحال کیا گیا ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ پنجاب بھر میں تمام سکول upgrade کئے جا رہے ہیں۔ میرے حلقہ تحصیل چوآسیدن شاہ میں لہڑ سلطان پور یوسی میں وہالی گاؤں میں ایک پرائمری مڈل

سکول ہے جو 1836 سے مڈل سکول چلا آ رہا ہے تو اس کو بھی upgrade کیا جائے تا کہ وہاں کی بچیوں کو بھی تعلیم کی سہولت میسر آ سکے۔

جناب سپیکر! پورے پنجاب میں سڑکوں کا جال بچھایا جا رہا ہے اور ہر شہر کو گاؤں سے اور گاؤں کو دوسرے گاؤں سے منسلک کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر میں کچھ تجاویز اپنے حلقہ کے حوالے سے دینا چاہتی ہوں۔ میرے حلقہ کلر کہار سے چوآسیدن شاہ، چوآسیدن شاہ سے پڈ اور کھیوڑا روڈ بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ چوآسیدن شاہ کلر کہار روڈ صحت کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ یہاں پر ہر سال ہزاروں سیاح سیر کے لئے آتے ہیں اور اسی روڈ پر کٹاس راج موجود ہے جہاں پر ہر سال ہندو یاتری اپنی مذہبی رسومات ادا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ پوری دنیا سے ہندو کٹاس راج میں آتے ہیں۔ اگر اس روڈ کو بنا دیا جائے گا تو اس سے وہاں پر ٹورازم کو بہت زیادہ فروغ ملے گا۔

جناب سپیکر! چوآسیدن شاہ میں pre-partition ایک گدھالہ باغ ہے۔ اس کا 75 ایکڑ رقبہ ہے۔ اگر اس کو ڈویلپ کیا جائے اور یہاں پر باغات لگائے جائیں۔ اس پر بھی میاں شہباز شریف صاحب نے ایک botanic garden کا منصوبہ دیا تھا کہ اگر اس منصوبے کو بھی مکمل کیا جائے اور یہاں پر نئے درخت لگائے جائیں تو یہ اچھا tourist destination بن سکتا ہے۔ یہاں پر کٹاس راج کو گدھالہ کے ساتھ چیئر لفٹس کے ذریعے بھی connect کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح یہ پورا علاقہ ٹورازم کے حوالے سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ چوآسیدن شاہ وٹلی کسک سے لہڑ سلطان پور روڈ جاتی ہے۔ اس روڈ کا نام ہی Highway to Heaven ہے لیکن یہ Highway to Heaven کھنڈر بن چکی ہے۔ اس روڈ پر خصوصی توجہ دی جائے اور اس پوری روڈ کو چوآسیدن شاہ وٹلی کسک سے لہڑ سلطان پور کو بنایا جائے تا کہ وہاں پر لوگ آسانی سے سفر کر سکیں۔ یہ بھی tourist destination ہے اور یہاں پر روڈز کو بنانے سے سیاحت کو بہت فروغ ملے گا۔

جناب سپیکر! تحصیل چوآسیدن شاہ میں پانی کی کمی بہت serious مسئلہ ہے۔ یہاں پر بہت ساری feasibilities بنائی گئی ہیں جن کے تحت وہاں پر بہت سارے small and mini dams بھی بنائے جا سکتے ہیں خاص طور پر چوآسیدن شاہ میں ایک جگہ ایسی ہے جہاں بہت تھوڑی رقم خرچ کر کے mini dam بنایا جا سکتا ہے۔ وہاں پر dam نہ ہونے کی وجہ سے بارش کا

پانی اور mines کا پانی بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس پانی کو preserve کیا جا سکتا ہے اور وہاں پر پانی کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ پانی کی کمی کی وجہ سے چوآسیدن شاہ کی نایاب لوکاٹ کے باغات اور گلاب کے کھیت ہوتے تھے۔ چوآسیدن شاہ میں مقامی طور پر rose water extract کیا جاتا ہے۔ وہاں mini dams بنانے سے لوکاٹ کے باغات اور گلاب کے کھیتوں کو بچایا جا سکتا ہے۔ میں یہاں پر تجویز دوں گی کہ چوآسیدن شاہ میں اور حلقہ پی پی۔21 میں جہاں جہاں پر mini dams کی feasibility بنتی ہے وہاں پر اس کو ضرور بنایا جائے تاکہ وہاں پر ہمارے کاشت کاروں کو پانی مہیا کیا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Please wind up کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! اس کے بعد ہمارے چوآسیدن شاہ میں ڈگری کالج میں BS 4 years کی classes کو شروع کیا جائے کیوں کہ وہاں پر بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بہت دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا ہے۔ اگر وہاں پر BS 4 years کی classes شروع ہو جائیں گی تو ان کو ایک اچھی سہولت میسر ہو گی۔ آخر میں ایک point raise کرنا چاہتی ہوں۔ ہمارا ایک ثقافتی event ہوتا ہے سیدن شراز کا میلہ جو کہ ایک ثقافتی اور قدیمی event تھا جس میں بہت ساری کاروباری سرگرمیاں بھی ہوتی تھیں اور ہمارے روایتی کھیل جس میں نیزہ بازی، گھڑ سواری، گھوڑوں کی دوڑ، بیلوں کی دوڑ، بیل اکھاڑا، کبڈی اور اس طرح کی traditional games ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر دوکانیں لگائی جاتی ہیں۔ اس دربار کے ساتھ ہماری مذہبی affiliation بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ مہوش سلطانہ! Thank you very much جی جناب وقاص محمود مان صاحب!

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ بہت افسوس ہو رہا ہے کہ پنجاب کے بجٹ کے اوپر discussion ہو رہی ہے اور اس کی seriousness کا اندازا اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کتنے لوگ Treasury Benches پر موجود ہیں۔ CM نے اپنی پہلی speech میں کہا کہ میں پورے پنجاب کی CM ہوں۔ جب کہ انہوں نے اپنا پہلا اقدام جو اٹھایا راشن کا تھیلا جو انہوں نے بانٹنا شروع کیا ہے۔ وہ ن لیگ کے

حمایت یافتہ لوگوں کے ڈیروں پر بانٹنا شروع کیا۔ کیا وہ صرف ن لیگ کے supporters کے لئے ہے یا ان کے ووٹروں کے لئے ہے۔ اس بجٹ میں کئی نئے ادارے بنانے کی تجویز دی گئی۔ بلکہ ان کا انعقاد بھی شروع کیا گیا۔ جیسا کہ Nawaz Sharif IT City میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا نواز شریف صاحب IT expert ہیں۔ Nawaz Sharif Institute of Cancer Treatment کیا نواز شریف صاحب cancer کے اچھے ڈاکٹر ہیں یہ Nawaz Sharif Institute of Cardiology کیا وہ اچھے cardiologist ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا آپ ان سب کو کسی ڈاکٹر کے نام پر یہ بناتے کسی patient کے نام پر اس کو بناتے یہ کسی IT expert کے نام پر اس کو بناتے کسی غریب آدمی کے نام پر بناتے جس غریب کی آپ بات کرتے ہیں۔ اس کو دیکھ کر لگتا ہے کہ شاید اگلے بجٹ پر پاکستان کا نام Sharifistan ہی نہ تجویز کر دیا جائے۔ میرے حلقے کی 6 لاکھ عوام کا یہ سوال ہے میں یہ سوال ان کی behalf پر اس ایوان میں بیٹھے لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان اور خاص طور پر Treasury Benches جو ہیں یہ پاکستان کی غریب عوام کا بجٹ بنا رہے ہیں کہ یہ اس ایوان میں بیٹھا کوئی بندہ سرکاری ہسپتال میں علاج کرواتا ہے کیا اس ایوان میں بیٹھا کوئی بھی بندہ گورنمنٹ سکول یا کالج میں اپنے بچوں کا داخلہ دلواتا ہے۔ اس ہمارے ملک خداداد اور پنجاب کے جتنے گھمبیر مسائل ہیں۔ specially میں education پر بات کروں گا۔ لفظوں سے کام نہیں چلے گا we need radical changes اور وہ تب ہی آئیں گی جب وزیر اعلیٰ، منسٹرز، اور پالیمنٹیرینز اور بڑے بڑے bureaucrats کے بچے جو ہیں وہ سرکاری سکولوں میں پڑھیں گے۔ اگر ان کے بچے سرکاری سکولوں میں پڑھیں گے تو سکول خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے اگر وہ علاج سرکاری ہسپتالوں سے کروائیں گے تو یقین مانیں سرکاری ہسپتال خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے ورنہ یہ کبھی ٹھیک نہیں ہوں گے یہ صرف الفاظ ہیں بڑی بڑی نئی schemes کا اعلان کیا گیا میرا تعلق PP-142 سے ہے میرے حلقے میں جو سب سے بڑا قصبہ ماناوالہ ہے۔ 2013 میں صاف پانی کی ایک سکیم 9 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہو گئی۔ آج 11 سال گزر گئے وہ سکیم مختلف محکموں کی فائلوں میں گم ہے۔ کسی ایک user کو پانی کا ایک قطرہ نہیں ملا کیا فائدہ ان سکیموں کا ہے۔ particular میں education پہ دو منٹ بات کرنا چاہوں گا۔ پنجاب GDP کا 2.4 فیصد education پہ spend کر رہا ہے۔ whereas انڈیا 4.5 فیصد جی ڈی پی کا

spend کر رہا ہے۔ Bhutan 7 فیصد spend کر رہا ہے۔Nepal 4.2 فیصد spend کر رہا ہے اور Maldives 5.8 فیصد جی ڈی پی کا ایجوکیشن پہ لگا رہے ہیں۔ پنجاب کا 13 فیصد ٹوٹل بجٹ کا آپ نے ایجوکیشن کے لئے رکھا ہے جس میں بڑا حصہ جو وہ تنخواہوں کا ہے۔ whereas Delhi میں 21 فیصد ہے۔ جو آپ سے بہت زیادہ ہے اگر آپ اپنے سکولز کا comparison کریں پرائیویٹ سکولز اور گورنمنٹ سکولز کا کتنا فرق ہے گورنمنٹ سکولز جو ہیں ان کی bigger premises ہیں۔ پرائیویٹ سکولز کی small premises ہیں۔ گورنمنٹ سکول کے پاس bigger گراؤنڈز ہیں پرائیویٹ سکولز کے پاس سمال گراؤنڈز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Pleasewind up

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! It's very important. Allow me. Just two minutes please! میں صرف اس بجٹ پر اور ایجوکیشن پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ گورنمنٹ سکولز کے جو employees ہیں وہ high paid employees ہیں میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں PP-142 میں وہاں پہ جتنے گورنمنٹ سکولز ہیں۔ ان کی سیلری زیادہ ہے in comparison to پرائیویٹ سکول کے جو employees ہیں۔ لیکن کیوں گورنمنٹ سکول میں بچے نہیں بھیجتے لوگ کیوں نہیں بھیجتے کیونکہ parents کا confidence نہیں ہے۔ وہاں پہ ڈسپلن نہیں ہے وہاں پہ ڈسپلن کیسے ہو گا۔

جناب اسپیکر! جب اسمبلی میں ڈسپلن نہیں ہے اس اسمبلی میں لوگ ٹائم پہ نہیں آتے۔ اجلاس اگر 10 بجے ہے تو وہ 12 بجے شروع ہوتا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے سکول میں اور آپ کے اداروں میں ڈسپلن آجائے وہ کیسے آئے گا جب ان لیڈروں میں ڈسپلن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much چھ منٹ سے اوپر ہو گئے ہیں وقاص صاحب آپ کے ہی ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! میں کسی کے خلاف بات بھی نہیں کر رہا خدارا یہ جو الفاظ کا ہیر پھیر ہے ہماری کتابوں میں اور اس بجٹ میں اس کو ختم کریں اور performance based jobs دیں۔ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے وہ ایک کنال میں ہوتا ہے وہ performance based

jobs ہوتی ہے اس میں رزلٹ دینا ہے تو اس کی نوکری رہے گی اور جو سرکاری سکول ہے اور جو سرکاری ہسپتال ہے اور کوئی بھی سرکاری دفتر ہے وہ performance نہیں دیتا کیونکہ اسے پتا ہے کہ میری نوکری کو کچھ نہیں ہو گا آپ کب تک ایسے چلیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much جی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی! absent ہیں جناب محمد الیاس صاحب وہ بھی موجود نہ ہیں۔ ملک واصف مظہر صاحب!

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! شکریہ، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی مشکل حالات میں پنجاب کا ایک balance بجٹ پیش کیا ہے۔ چیف منسٹر صاحبہ نے اپنی بجٹ تقریر میں جو C.M Initiatives اٹھائے ہیں جن میں مساوی تعلیم کی بات کی، I.T کی بات کی، زراعت کی ترقی کی بات کی، نوجوانوں کے لئے روزگار کی بات کی تو ہماری بھی خواہش ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کی بھی خواہش ہے کہ اس پنجاب کے نوجوان اور اس پاکستان کے 60 فیصد ہیں جن کی ترقی اور روزگار کے لئے کام کیا جائے۔

جناب سپیکر! پنجاب کا تقریباً 4400۔ ارب روپے کا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں آمدنی کا تخمینہ 3300۔ ارب روپے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس خسارے پر میرے کسی دوست نے بات نہیں کی جو تقریباً 1100۔ ارب روپے کے خسارے کا بجٹ ہے۔ آج جس بجٹ پر ہم بحث کر رہے ہیں تو ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آخری کوارٹر پر ہم بجٹ پیش کر رہے ہیں یا پچھلے تین کوارٹرز جو نگرانوں نے اس پنجاب پر حکومت کی اس کو ہم justify کرنے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! این ایف سی کے تحت Federal Divisible Pool سے 2700۔ ارب روپے کا پنجاب کو اس کا حصہ ملنا ہے اور میرے فاضل دوست وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ 25 فیصد اضافے کے ساتھ 650۔ ارب روپے صوبہ پنجاب اپنی آمدنی سے generate کرے گا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا پچھلے تین کوارٹرز میں وہ 25 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے یا ان تین مہینوں میں وہ 25 فیصد اضافہ کیا جائے گا؟ اگر وہ 25 فیصد اضافے کے ساتھ آپ کو آمدنی ہونی ہے تو وہ بھی question mark ہے کہ وہ 25 فیصد آپ نے اضافی ٹیکسوں کے ساتھ حاصل کرنی ہے یا آپ نے

existing taxes سے آمدنی حاصل کرنی ہے؟ یہ ایک question mark ہے جس کے اوپر کوئی بات نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! جیسے میں نے گزارش کی کہ پچھلی نگران حکومت نے جس طرح بیوروکریسی کو رشوت دی، جس طرح کروڑہا روپے کی گاڑیاں ڈپٹی کمشنروں، اسسٹنٹ کمشنروں کو دی گئیں اور اس صوبے کی غریب عوام کا پیٹ کاٹ کر یہ لگژری گاڑیاں بیوروکریسی کو رشوت کے طور پر دی گئیں تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ ایوان ان عیاشیوں کو endorse کرے گا۔

جناب سپیکر! پنجاب کی تقریباً 60 فیصد آبادی direct or indirect زراعت کے ساتھ منسلک ہے اور پنجاب کا کسان جس صورت حال کا سامنا کر رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے 60 فیصد سے زائد معزز اراکین زراعت کے ساتھ منسلک ہیں مگر اس بجٹ میں اس 60 فیصد آبادی کے بارے میں کچھ نہیں کیا گیا۔ برصغیر پاک وہند میں partition سے پہلے یہی پنجاب تھا جو پورے برصغیر کو اناج سپلائی کرتا تھا لیکن اب کیا ہوا کہ پاکستان بننے کے بعد آج پاکستان بھی زراعت میں خود کفیل نہیں ہے۔ آج بھی ہمیں اپنی ضروریات کی گندم باہر سے منگوانا پڑتی ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا پنجاب کی ماؤں نے وہ کڑیل جوان جننے چھوڑ دیے ہیں جو دھرتی کا سینہ چیر کر اناج اُگاتے تھے؟ ایسا کچھ نہیں ہوا۔ آج ہم زراعت کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کر رہے ہیں۔ آج کسان اپنی خوشی غمی بھگتانے کے لئے کوئی نہ کوئی نفع گھاٹا کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واصف صاحب! Please wind up کریں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! ہمارے کسان سردیوں کی سرد راتوں میں پانی لگاتے ہیں، دھرتی کا سینہ چیر کر اناج اُگاتے ہیں لیکن ایک سال میں اس کے گھر کے دانے پورے نہیں ہوتے تو آج ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اگر اس ملک کو 70 سالوں میں industrial ملک تو نہیں بنا سکے اور ایگریکلچر ملک بھی بنانے سے بھی قاصر رہ گئے۔

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کی بات کروں گا۔ محترمہ وزیر اعلیٰ نے بہت اچھی بات کی کہ وہ سب سے پہلے جنوبی پنجاب کی بات کریں گی۔ جنوبی پنجاب میں ترقی آئے گی مگر وزیر خزانہ کی

تقریر میں اگر کینسر ہسپتال بنایا جارہا ہے تو وہ لاہور میں ہے۔ آپ لاہور میں ضرور کینسر ہسپتال بنائیں مگر راجن پور ضلع میں بھی ایک کینسر ہسپتال ضرور بننا چاہئے۔ آپ I.T Tower لاہور میں ضرور بنائیں مگر کیا جُرم ہے بہاولپور اور ملتان کے عوام کا تو وہاں پر بھی ایک I.T tower ہونا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اڑھائی سو ارب روپے کی اورنج ٹرین اگر لاہور میں چلتی ہے تو اس کے سُود کے پیسے روہی میں ٹوبے سے پانی پینے والا بھی ادا کرتا ہے۔ جس صوبے کے لوگوں کو ان ٹوبوں سے جہاں جانور پانی پیتے ہیں، وہاں سے پانی پینا پڑتا ہے لیکن اورنج ٹرین کے سُود کے پیسے وہ ادا کرتا ہے تو یہ ناانصافی اس صوبے کے عوام کے ساتھ روا نہ رکھی جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہاڑی روڈ بنانے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے کیونکہ یہ ایک "قاتل روڈ" بن چکا تھا جس پر میں وزیر خزانہ کا بہت مشکور ہوں۔ میری گزارش ہے کہ میرے حلقہ ٹاٹے پور، لوٹھڑ روڈ، پیراں غائب روڈ اور جنگل مڈیالہ روڈ پر بھی توجہ دی جائے۔ میں آخر میں ایک شعر عرض کرتا ہوں کہ:

میں تسا میڈی دھرتی تسی
تسی روہی جائی میکوں آکھ نہ پنج دریائی

جناب سپیکر! شکریہ،

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ واصف صاحب! جی، میجر سرور صاحب!

جناب محمد غلام سرور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کی اور اپنے بھائیوں کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ 9 مئی کا بہت ذکر ہوتا ہے۔ ہر دفعہ یہی کہا جاتا ہے جو کچھ 9۔ مئی کو ہوا اس کا خمیازہ ہم آج بھی بھگت رہے ہیں لیکن مجھ سے میرا اکلوتا بیٹا چھین لیا گیا۔ اس وقت جھنگ میں میرے دفتر میں دھماکہ کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ گیس کا دھماکہ ہوا ہے۔ یہ نہ سوچتے ہوئے کہ جھنگ میں تین بجے سے لے کر چھ بجے تک گیس کی لوڈشیڈنگ ہوتی تھی۔ پھر ظلم یہ ہوتا ہے کہ فوراً CCTV کیمرے اور CDR اٹھالیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے بڑا ظلم یہ کہ تقریباً آدھے گھنٹے کے اندر اندر طالبان اس واقعہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں اور سوشل میڈیا اس سے بھر جاتا ہے۔ میں آپ سب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ آج سے نہیں ہو رہا، ایوان میں دونوں طرف بیٹھے ہوئے معزز اراکین اس سے متاثر رہے ہیں۔ میں جب طالب علم تھا تو خواجہ سعد رفیق اور خواجہ سلمان رفیق کے والد کو شہید کیا گیا۔ کوئی انکوائری نہیں ہوئی، کچھ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر نذیر کو شہید کیا گیا لیکن کچھ پتا نہیں چلا اور آج میرے جو بھائی ایوان کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ہیں تو انہیں بھی پتا ہے کہ کل کو آپ نے اِدھر آجانا ہے۔ جب تک ہم متحد ہو کر سب مل کر اس ظلم و ستم کا خاتمہ نہیں کرتے اور ہم سب یک زبان نہیں ہو جاتے کہ کسی کے ساتھ اس طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا تو یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائی جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں فوجی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں، میں یہ صدمہ برداشت کر بھی رہا ہوں اور کر لوں گا۔ انشاء اللہ لیکن بہت لوگ ہیں جن کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے اور وہ بیچارے آواز بھی نہیں اٹھا سکتے۔ میری آپ اور پورے ایوان سے یہ درخواست ہو گی کہ ہم یہ نہ سمجھیں کہ یہ اپوزیشن میں بیٹھنے والے ایک فرد کا بیٹا تھا اور اُس کا اکلوتا بیٹا تھا میرے بھائیو! کل آپ نے بھی اپوزیشن میں ہونا ہے۔ اس طرح کا ظلم و ستم صرف میجر سرور کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی رسائی یہاں تک نہیں ہے اور وہ اپنا دُکھڑا یہاں نہیں رو سکتے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ ایوان کو اعتماد میں لیں مجھے پورا یقین ہے کہ جو ایوان کے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے ہیں ہر باپ کی feelings وہی ہو گی جو اس وقت میری ہے۔ میں نے تو جو کھونا تھا کھو دیا ہے لیکن اگر ہم متحد ہو جائیں گے تو یہ امید رکھ سکیں گے کہ آئندہ کسی کو اس طرح کا صدمہ برداشت نہیں کرنا پڑے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! Please wind up کریں۔

جناب محمد غلام سرور: جناب سپیکر! بات بجٹ کی ہو رہی تھی، میں نے اُس میں اپنا دُکھڑا رونا شروع کر دیا لیکن یہ دُکھڑا ہم سب کا ہے اور ہم سب اس سے متاثر ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم جناب ذوالفقار علی شاہ!

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! First of all my heart goes out to Major Sahib. میں نے بھی دو بیٹے کھوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ والدین کی زندگی میں بہت بڑا خلاء پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ یہ سمجھیں کہ جگر پھٹ جاتا ہے۔ میجر صاحب! اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے، آپ کو صبر دے اور جو چلا گیا اس کے درجات بلند کرے۔

جناب سپیکر! میں دو تین دن پہلے یہاں سے بڑا خوشی خوشی 3 کلو گرام وزنی کتابیں اٹھا کر گھر گیا اور میں نے سوچا کہ میں پہلی بار اسمبلی میں آیا ہوں اس لئے میں بھی contribute کروں گا۔ جب کتابیں دیکھیں تو احساس ہوا کہ میں تو مال بردار جانور ہی تھا جو اِن کو اٹھا کر لے آیا ہوں۔ یہ کتابیں میرے لئے meaningless ہیں۔ جو jargons اُن میں استعمال کی گئی ہے میں اُس سے واقف ہوں۔ اسے کہتے ہیں Information overload کہ جہاں آپ نے transparency نہ رکھنی ہو، جہاں آپ نے کوئی بات نہ بتانی ہو وہاں اتنی information دے دو کہ لوگوں کے دماغ کام ہی نہ کر سکیں۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ یہ وقت ہے کہ ہمیں تھوڑا تھوڑا evolve کریں کیونکہ حالات بہت خراب ہیں۔ ہم IMF کے سامنے لیٹے ہوئے ہیں اور ہمارے پاس limited resources ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کم از کم اِن resources کو صحیح طرح استعمال کیا جائے اور اُن میں transparency ہو، کوئی direction ہو اور ہمیں پتا ہو کہ ہم جو investments کر رہے ہیں وہ کل ہمیں کیا نتیجہ دیں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے ایک کتاب پیش کرتا ہوں یہ Handbook for Members ہے۔ جہاں پر آپ نے لوگوں سے کام لینا ہو یا انہیں کچھ سمجھانا ہو تو وہاں پر کوشش کی جاتی ہے۔ ہماری فنانس منسٹری کو چاہئے تھا کہ ان ممبران کے لئے، میرے جیسے ممبر جو اتنی عقل نہیں رکھتے اُن کے لئے بجٹ کی handbook بنا دیتے تاکہ ہمیں سمجھ آتی ہم بھی compare کر سکتے کہ کون سی چیزیں کس کے ساتھ ہیں، کہاں زیادہ پیسا allot کیا گیا ہے، کہاں سے آ رہا ہے، کہاں جا رہا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔ میں ساڑھے 9 سال تحصیل ناظم رہا ہوں۔ جب ہم نے وہ term start کی تھی تو ہم نے بھی اسی قسم کے بجٹ بنائے تھے جب ممبران آتے تھے تو وہ بیچارے اپنی سکیمیں ہی ڈھونڈتے رہتے تھے۔ مجھے احساس ہوا کہ ہم تو اِن لوگوں کے ساتھ زیادتی

کر رہے ہیں۔ پھر اللہ کا کرنا ہوا کہ جب ہمیں تھوڑی سے مدد ملی تو ہم نے evolve کر کے، میں یہ terms اپنے فنانس منسٹر کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسے کہتے ہیں performance management, performance budgeting, performance auditing, performance indicators. دنیا تو اِدھر جا رہی ہے اور ہم اسے گڈ مڈ کر رہے ہیں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کیا کرنا چاہ رہے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ اس وقت حالات کیا ہیں۔ میں indicators کی بات کر رہا ہوں، آپ کو پتا ہے کہ اس وقت بجلی چوری کی کتنی FIRs ہو رہی ہیں؟ لوگ آپ کی will کو resist کر رہے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ جب آپ نے رمضان کے لئے اشیائے خورد و نوش کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تو آپ نے کتنے جرمانے کئے؟ میرے ڈسٹرکٹ میں 42 لاکھ روپے جرمانہ ہوا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ آپ کے exchequer میں آ گیا ہو گا لیکن یہ جرمانہ غریب لوگوں اور ٹھیلے والوں سے وصول کیا جا رہا ہے۔ وہ لوگ resist کر رہے ہیں اور repeat offenders ہیں۔ یہ indicators اس بات کو indicate کر رہے ہیں کہ آگے کس قسم کی desperations آ رہی ہیں اور آپ جو بجٹ دے رہے ہیں وہ vague بجٹ ہے، اس میں کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ باقی ہم نے پاس کرنا ہے، وہ ہم کر دیں گے۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہم اس وقت بہت مشکل مراحل میں ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ IMF والے کہتے ہیں کہ صوبوں کے پاس جو unspent money ہے وہ واپس لی جائے۔ آپ کس قسم کی باتیں کر رہے ہیں، کس قسم کی چیزیں کر رہے ہیں۔ کوئی سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ ہم نے سیکھنا کب ہے؟ بار بار وہی مکھی پہ مکھی ماری جا رہی ہے۔ براہ مہربانی یہ ہمارا استحقاق ہے کہ ہمیں سمجھایا جائے۔ ہمیں بے شک مارا جائے لیکن پہلے ہمیں سمجھایا جائے۔ اگر ہم غلطی کریں تو بے شک ہمیں ماریں لیکن پہلے ہمیں سمجھایا جائے، پڑھایا جائے تاکہ پتا تو چلے کہ ہم یہاں کرنے کیا آئے ہیں۔ ہمارے سامنے کیا چیزیں پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ ہمارا استحقاق مجروح ہو رہا ہے، ہمیں اندھیرے میں رکھ کر ہمارا استحقاق مجروح کیا جا رہا ہے۔ ہمارا right to know ہے ہم یہاں پر ایک collective wisdom لے کر آتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم ٹیکنیکل لوگ نہیں ہیں لیکن ایک collective wisdom ہے جس کو اس پر super impose کیا جاتا ہے تاکہ بہتر decision making ہو سکے۔ پتا لگے کہ

عوام کیا چاہتے ہیں، ہم اپنی عوام کے ساتھ mediators ہیں۔ یہ ہمارا Constitutional function ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! بہت شکریہ۔ اگلے مقرر ہیں محترم جناب ملک فہد مسعود! وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلے مقرر بریگیڈیئر مشتاق صاحب ہیں۔

جناب مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میرا بھی اس اسمبلی میں آنے کا یہ پہلا موقع ہے۔ میں نے جتنے بھی session attend کئے ہیں آپ یقین کریں کہ مجھے ایک session دوسرے session سے زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ میں نے اتنے غیر ذمہ دار لوگ اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ اگر کسی کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو ہوتا رہے مجھے بات کرنے دیجئے گا۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ خدا کا واسطہ ہے آپ پانچ منٹ کی قدغن مت لگائیں۔ اگر آپ نے پانچ منٹ کی قدغن لگانی ہے تو آپ نے جو چھ سو صفحات ہمارے متھے ڈالے ہیں جس میں اگر صرف road sector کو دیکھنا شروع کر دیں تو اس کے 36 heads ہیں۔ کہیں پر وہ ڈسٹرکٹ میں چلا جاتا ہے، کہیں وہ Chief Minister initiative میں چلا جاتا ہے، کہیں وہ foreign funded ہے، کہیں وہ PSDP ہے، کہیں وہ federally funded ہے۔ کون ایسا شخص ہے جو اس کو سمجھ سکے، یہاں آکر اپنے حلقے اور اس بجٹ کی پانچ منٹ میں بات بھی کر سکے مجھے وہ expert بتا دیں؟ چلیں ہمیں یہ بتا دیجئے کہ ہم نے پچھلے سال ایجوکیشن میں 13 فیصد رکھا تھا اور اب یہ تیر مارا ہے کہ 21 فیصد رکھ دیا ہے۔ پچھلے سال ہم نے road sector میں 35 فیصد رکھا تھا اور آج ہم سہانا پنجاب چاہتے ہیں اب ہم نے 57 فیصد رکھا ہے۔ یہ رقم کہاں سے لے کر آئیں گے اور آپ کہتے ہیں کہ صرف پانچ منٹ میں بات کریں۔ خدا کے لئے میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں مہربانی کریں اور ہمیں ٹائم دیں۔ ہم آپ کا ٹائم ضائع نہیں کریں گے، کسی کے اوپر کوئی attack نہ کریں، صرف بات کریں گے اور to the point کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بریگیڈیئر صاحب! دیکھیں یہاں آپ کے colleagues نے ہی بات کرنی ہے۔ اعجاز شفیع صاحب نے دس پندرہ منٹ بات کی ہے اور اپوزیشن لیڈر نے ایک گھنٹہ سے زیادہ بات کی ہے۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اگر مجھے پانچ منٹ دینے ہیں تو مجھے پانچ منٹ بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، آپ جاری رکھیں۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میرا علاقہ پنڈ دادنخان ہے جو ڈسٹرکٹ جہلم کا حصہ ہے۔ I come from PP-26 خدا کی قسم میں جب بھی PP-26 میں جاتا ہوں اور surrounding area کو دیکھتا ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ I am in the worst part of Pakistan not of Punjab only. I have travelled all the four provinces of Pakistan. میں نے infrastructure اور development میں کام کیا ہوا ہے۔ میں آپ کو صرف تین مثالیں دوں گا۔ میرے حلقے میں ایک روڈ بننا شروع ہوئی ہے ، اس روڈ کا نام "اللہ جہلم dualization" ہے اور وہ 128 کلومیٹر کی روڈ ہے۔ اس کی inauguration نومبر 2021 میں ہوئی تھی، اس نے 30 مہینوں میں مکمل ہونا تھا اور آنے والے اپریل میں مکمل ہونا تھا۔ اِس کی total cost was around 14.6 billion۔ اس میں دو component تھے ایک province کا اور دوسرا federal کا۔ آج تقریباً 30 مہینے گزرنے کے بعد اس کی 38٪ financial progress ہے۔ میں گزارش صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں کیوں اس پر focus کر رہا ہوں؟ This is mother of all evils as far as my Tehsil Pind Dadan Khan and District Jhelum is concerned لوگ مجبور ہو چکے ہیں، بزنس تباہ و برباد اور ختم ہو چکا ہے۔ Khewra Mines are falling in this area کھیوڑہ مائنز کا visitors within last about two and half years 60٪ decline ہو چکا ہے۔ ہمارے پہلے سپیکر قومی اسمبلی راجہ پرویز اشرف صاحب تھے انہوں نے وہاں visit کیا، وہ اُس وقت سپیکر قومی اسمبلی تھے، انہوں نے پنڈ دادن خان کے لوگوں سے کہا کہ مجھے رات کو نیند نہیں آئے گی اور میں

صبح جا کر فنڈز ریلیز کراؤں گا۔اب نیندیں بھی آئیں گی، وہ سب سو رہے ہیں اور نئی حکومتوں میں چلے گئے ہیں۔جناب محمد بلیغ الرحمٰن بھی وہاں پر گئے، he was the Governor of the Punjab اور انہوں نے کہا کہ مجھے تو پتا نہیں ہے کہ آپ کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔میں یہ کر دوں گا اور میں وہ کر دوں گا۔he was an ineffective Governor، کچھ بھی نہیں ہوا جب یہ گورنمنٹ ختم ہوئی اور (ن) لیگ کے ٹکٹ تقسیم ہونے لگے تھے تو (ن) لیگ کا پینل جناب محمد شہباز شریف صاحب کے پاس گیا اور انہوں نے کہا کہ مجھے تو کسی نے بتایا نہیں تھا۔اگر مجھے بتاتے تو میں یہاں پر سڑکوں کا جال بچھا دیتا لیکن کچھ نہیں ہوا۔یہاں پر Minister C&W نہیں بیٹھے، اگر وہ آجاتے، ان سے تھوڑی سی بات ہوئی جونہی انہوں نے منسٹری کا چارج سنبھالا تو وہاں روڈ پر گئے۔میں نے ان کی فوٹو دیکھی بڑے کروفر میں گئے تھے۔انہوں نے کہا کہ میں آرڈر دے رہا ہوں، کیا آرڈر دیا؟ ایک روپیہ بھی ریلیز نہیں ہوا۔میں اس کے اثرات آپ کو بتاتا ہوں، میں ڈسٹرکٹ جہلم کی صورتحال بتاتا ہوں کہ 2008 اور 2013 میں ہماری چار ایم پی اے کی سیٹیں تھیں۔(ن) لیگ کے دور میں وہاں پر اتنی ترقی ہوئی ہے کہ آج ہماری تین سیٹیں رہ چکی ہیں اور ہم دوسری ایم این اے کی سیٹ ہارنے کے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔یہ روز کہتے ہیں کہ فلاں انسٹیٹوٹ، فلاں انسٹیٹوٹ لاہور میں ہو گا۔اگر آپ نے یہ جاری رکھا تو ہو سکتا ہے کہ اگلی اسمبلی پنجاب کی صرف لاہور سے منتخب ہو کیونکہ کوئی بندہ دوبارہ اپنے village area جانا پسند نہیں کر رہا۔اس روڈ نے اس ضلع اور اس 128 کلومیٹر کے علاقے کو مریض بنا کر رکھ دیا ہے۔میں خدا کی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں اگر آپ کو کوئی شک ہے تو کل میرے ساتھ چلیں اور اگر آپ نے دوبارہ وہاں پر visit کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو میرا سر ہو گا اور آپ کے جوتے ہوں گے۔خدا کے لئے منسٹر صاحب جائیں اور جا کر Khewra Mines کو دیکھ لیں۔لوگ تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔This was an artery between Motorway network and Kashmir کیا قصور تھا کہ عمران خان نے افتتاح کیا، اگر عمران خان کا نام نہیں پسند تو اس کا نام ختم کر دو، اُڑا دو جو مرضی ہے کرو لیکن اس روڈ کو مکمل کر دو۔اس میں پنڈ دادن اور ضلع جہلم کا کیا قصور ہے؟ ہمارا کیا قصور ہے؟ ہماری اس وقت پانچ سیٹیں تھیں ہم نے تین ایم پی اے کی جیتی ہیں، دو جیتی سیٹوں پر notification (ن) لیگ کا ہوا ہے۔خدا کے لئے اگر notification کر بھی دیا ہے تو کچھ ان

لوگوں کو ان کا حق دے دو۔ میں صرف آپ سے ایک روڈ کے پراجیکٹ کی بات کر رہا ہوں۔ اگر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، اگر ان کو اس ضلع اور اس کے لوگوں کا کچھ خیال ہے تو خدا کے لئے اس پراجیکٹ کو complete کروائیں۔ اگر نہیں کروانا تو جہلم والوں کو بتا دیں کہ بھائی آپ کہیں اور چلیں جائیں۔ میں آپ سے بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر ہمارے یہی حالات رہے تو انشاءاللہ اگلی دفعہ ضلع جہلم کی ایم پی اے کی دو سیٹیں رہ جائیں گی لیکن میں آپ کو اس floor پر بتا کر جانا چاہتا ہوں کہ جب میں election campaign کر رہا تھا کہ اگر پی ٹی آئی جیتی تو یہ پراجیکٹ سب سے پہلے complete ہو گا۔ یہ ساڑے 14 ارب روپے کا پراجیکٹ ہے 24-2023 کے اندر 1.8 بلین روپے رکھے گئے اور صرف 500 ملین روپے ریلیز کئے گئے، یہ مذاق کیا گیا ہے کیا ہم کسی سے بھیک مانگ رہے ہیں؟ میں اس floor پر یہ بات کرنا چاہتا ہوں بیشک جو مرضی کسی کو تکلیف ہو تو ہوتی رہے یا یہ سڑک بنوائیں نہیں تو انشاءاللہ میں (ن) لیگ کی سیاست ضلع جہلم سے ختم کروں گا۔ Let this be known to everybody لوگوں کو احتجاج کے اوپر اس حد تک مت لے کر آئیں کہ لوگ موٹروے بند کر دیں۔ لوگوں کے کاروبار تباہ ہو چکے ہیں، ہمارا بزنس تباہ ہو چکا ہے، لوگ فوتیدگیوں پر جانا چھوڑ گئے ہیں۔ میری آپ سے دست بدست گزارش ہے کہ اگر آپ کو ایک فیصد بھی خیال ہے تو خدا کے لئے اس روڈ کے لئے پراجیکٹ کو شروع کروائیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ پراجیکٹ شروع کرائیں۔ کوئی ڈاکٹر وہاں پر جانے کو تیار نہیں ہے، کوئی استاد وہاں پر جانے کو تیار نہیں ہے اور کوئی بندہ وہاں پر investment کرنے کو تیار نہیں ہے۔ جتنی انڈسٹریز وہاں پر تھیں وہ ساری تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ لوگ وہاں پر فوتیدگیوں اور شادیوں پر باہر آنے سے انکاری ہیں average speed of Prado اور Prado سے کون سی بڑی گاڑی ہے جو آپ استعمال کریں گے، average travelling speed on this road جو کھڈوں میں تبدیل ہو چکی ہے اس وقت اس پر average speed 20 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ اس کا 128 کلومیٹر ایریا ہے میں نے الیکشن کمپین کی ہے اور میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میرا traveling time point 'a' to 'b' about six hours ہوتا تھا، دن کے 8 گھنٹے ہوں ،شام کو دھوپ ختم ہو جائے اور صبح ہو، آپ مجھے بتائیں کہ آپ الیکشن کمپین کیا کریں گے؟ آپ نے دو ایم این اے notify کرائے ہیں وہ ہارے ہوئے ہیں۔ آپ notify کرا کر خدا کے لئے ان

لوگوں کو ان کا کچھ حق دیں۔ میں اس وقت آپ کو چھوٹی سی دو statistics اور دوں گا، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ روڈوں کے بادشاہ ہیں اور روڈوں کے تاج ہیں۔ اس وقت ضلع جہلم کے اندر روڈز کے 37 پراجیکٹس ہیں وہ پراجیکٹس 100٪ installed ہیں for last two to three years, اور 14 billion کی estimated cost ہے جو کہ 7 بلین روپے لگ چکے ہیں، آپ کہتے ہیں پانچ منٹ لیں تو میں پانچ منٹ میں کیا بات کروں؟ 7 بلین روپے لگ چکے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو آپ کو 8 منٹ سے اوپر ہو چکے ہیں۔ آپ wind up کر لیں۔

جناب مشتاق احمد: جو documents دیئے، 6.7 بلین forward through میں چلے گئے ہیں، مجھے بتائیں کہ ہم کدھر جائیں۔ تحصیل پنڈ دادن خان BHUs اور جتنی بھی health entities ہیں وہاں 93 ڈاکٹرز authorized ہیں، 29 ڈاکٹرز available ہیں اور ڈاکٹرز کی average attendance twenty ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ہم health provide کریں گے I don't know کہ آپ کس سیارے کی بات کرتے ہیں؟ آپ کہاں پر health provide کریں گے؟۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بر گیڈیئر صاحب! آپ please wind up کریں۔

جناب مشتاق احمد: میرا علاقہ بارانی علاقہ ہے وہاں کنوال میں کوئی 30 کروڑ روپے کی ایک سکیم کی تھی پھر مصیبت یہ تھی کہ وہ عمران خان کے زمانے میں کی تھی اڑھائی سال سے پراجیکٹ بند ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہ جہلم اور تحصیل پنڈ دادن خان سے کس چیز کا بدلہ لیا جارہا ہے؟ میری آپ سے request ہے، میں honestly اس پر بہت جذباتی ہوں اور میں اس لئے جذباتی ہوں کہ لوگ مر رہے ہیں میں کیوں نہ جذباتی ہوں؟ لوگ مر رہے ہیں اور ہم یہاں پر بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بنائیں تو بندہ وہاں سے نکل سکے گا تو انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی پہنچے گا۔ وہ وہاں سے چل ہی نہیں سکتا، وہ آ ہی نہیں سکتا، میری request صرف تین چیزوں پر ہے law and order تباہ و برباد ہو چکا ہے کوئی پولیس افسر وہاں ٹھہرنے کو تیار نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ please wind up کریں۔ آپ کے اور colleagues نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب مشتاق احمد: میں صرف ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت سارے ساتھی رہ جائیں گے۔ یہ آپ لوگوں کی طرف سے ہی لسٹ آئی ہے۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! کوئی نہیں رہے گا اگر رہ جائیں گے تو ہم سارے ادھر ہی ہیں۔ ہم کون سے ادھر سے ہیرے نکال رہے ہیں۔ ہم نے صبح دو گھنٹے صرف تصویر پر ضائع کر دیئے ہیں اور ادھر ہمیں ٹائم کی پڑی ہوئی ہے۔ میری صرف دو منٹ کی گزارش ہے۔ میری گزارش ہے کہ خدا کے لئے please اس روڈ کے لئے کچھ کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پاس آخری 30 seconds ہیں۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! جو ڈاکٹرز کا مسئلہ ہے یہاں پر چونکہ شاید relevant بندہ ہے ہی نہیں، please اس کو complete کریں۔ جو projects install کئے ہوئے ہیں اگر میں ان کی تفصیل میں جاؤں گا تو اگلے دو گھنٹے گزر جائیں گے تو خدا کے لئے ان projects کو complete کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: برگیڈیر صاحب! آپ honourable Finance Minister صاحب سے discuss کر لینا وہ یہاں پر تشریف فرما ہیں آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ آپ کے جو بھی issues ہیں انشاءاللہ resolve ہوں گے۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! اگر اُدھر کسی نے جانے دیا تو ان شاءاللہ ضرور جائیں گے۔ ہمارا کام ہے ان شاءاللہ ہم ضرور جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much.

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ سعدیہ مظفر!

محترمہ سعدیہ مظفر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! دختر پاکستان محترمہ مریم نواز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب، معزز اراکین پنجاب اسمبلی میری بہنیں اور بھائیوں اسلام علیکم! اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہماری قائد ایوان محترمہ مریم نواز شریف کی سربراہی میں مسلم لیگ (ن) نے

صوبہ پنجاب کا ایک ایسا انقلابی بجٹ پیش کر دیا ہے کہ جس میں مزدور، کسان، محنت کش، طالب علم اور خصوصاً خواتین کے لئے تاریخ ساز اقدامات اٹھائے ہیں جس کی نظیر نہیں ملتی۔ میں اس بجٹ پر اپنی پیاری وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ بیشک خون اثر دکھاتا ہے جس طرح میرے قائد محترم میاں محمد نواز شریف صاحب نے پاکستان کی خدمت کی ہے وہ ہمیشہ تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھی جائے گی۔ اس طرح میرے قائد محترم کی بیٹی اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نہ صرف پنجاب کو بلکہ پاکستان کو ایک عظیم اسلامی فلاحی مملکت بنائیں گی۔ میں اپنی قائد دختر پاکستان محترمہ مریم نواز شریف کو یہ یقین دلاتی ہوں کہ ہم تن من دھن سے آپ کے شانہ بشانہ عمل پیرا رہیں گے۔

منزلیں خود نئی منزل کا پتا دیتی ہیں
کامرانی کے لئے شرط ہے چلتے رہنا

میں اپنی قائد دُختر پاکستان کی نظر ایک شعر پیش کرتی ہوں کہ:

مرے ساتھیو مرے ہمدمو یہ بجا کہ تیز خرام ہوں
مرے ساتھ ساتھ چلے چلو میں نئی سحر کا پیام ہوں

جناب سپیکر! بہت شکریہ پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، محترم جناب محمد طاہر!

جناب محمد طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کے علاقے تونسہ سے ہوں اور پہلی دفعہ یہاں اسمبلی میں الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے جناب عمران خان کی برکت سے ہمیں موقع دیا۔ میں اپنے علاقے کی نوعیت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں بجٹ کے اندر جنوبی پنجاب کا ذکر ہوتا ہے اور جنوبی پنجاب کے مختلف علاقہ جات کے اندر پچھلے دو سال پہلے جو سیلاب آیا تھا اُس سیلاب کے اندر وہاں کی سڑکیں اور تمام تر نظام مکمل تباہ ہو چکا تھا اور خصوصاً ان سڑکوں کی تباہی کے بعد ہر وقت جنوبی پنجاب کا نعرہ ضرور لگایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ فنڈز کے اندر جنوبی پنجاب کا باقاعدہ حصہ بجٹ میں رکھا جائے گا لیکن ہم وہ سب ہریالیاں، وہ سب سہولتیں صرف شہری آبادیوں میں دیکھتے ہیں اور جنوبی پنجاب کے دیہی علاقوں کے اندر ہمیں اس طرح کی کوئی بھی

صورت نظر نہیں آتی ہے خصوصاً میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے اس ایوان کو بھرپور متوجہ کرنا چاہتا ہوں اس وقت میرے پاس یہ ایک پوری فائل ہے اس پوری فائل کے اندر تقریباً 300 افراد جو تین ماہ میں کینسر سے فوت ہو چکے ہیں اور کینسر اس وقت وہاں پر وبائی صورتحال اختیار کر چکا ہے بجٹ میں جب بھی دیکھا جاتا ہے تو ہر قسم کے ہسپتال، ہر قسم کی ضروریات اور صحت کے حوالے سے جو بھی فنڈز جاری کئے جاتے ہیں وہ شہری آبادیوں کے لئے دیئے جاتے ہیں یہ بھی کہا گیا کہ کینسر ہسپتال بنایا جا رہا ہے تو پھر کینسر ہسپتال لاہور کے اندر تو خدارا جنوبی پنجاب کو ضرور دیکھیں۔

جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ اُن علاقوں میں کینسر ایک وبائی صورتحال اختیار کر چکا ہے آئے روز میرے نوجوان اسمبلی کے باہر کتبے اُٹھا کر کھڑے رہتے ہیں، احتجاج کرتے ہیں میں حلقے میں جاتا ہوں تو میری مائیں اور بہنیں کینسر کے حوالے سے گلیوں میں، روڈوں پر میرے نوجوان احتجاج کرتے ہیں لیکن پھر سننے کو ملتا ہے کہ کینسر ہسپتال لاہور کے اندر بنایا جا رہا ہے تو میں اس حوالے سے منسٹر صاحبان سے بھی درخواست کرتا ہوں دوسرا اس وقت صحت کے حوالے سے وہاں پر کئی جگہوں پر ڈسپنسریاں بنائی گئی، چھوٹے چھوٹے ہسپتال بنائے گئے جن کی عمارتیں تیار ہو چکی ہیں لیکن تیار ہونے کے بعد جب پوچھا جاتا ہے وہ عمارتیں کھنڈرات بنتی جا رہی ہوتی ہیں، جب جاتے ہیں، دیکھتے ہیں تو پوچھتے ہیں وہ کہتے ہیں بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اس عمارت کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کرنا ہے تو خدارا جو چیزیں کرنی ہیں وہ کریں، وہ عمارتیں کھنڈر نہ بنیں۔ وہ عمارتیں جو پچھلے تین تین سالوں سے چار چار سالوں سے بنی ہوئی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ ہم ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کریں گے، پتا نہیں کب کریں گے، ہمیں نہیں نظر آتا کہ کب اس پر بات چیت ہو گی اور کب یہ معاملات حل ہوں گے؟

جناب سپیکر! یہاں لاہور کی ہریالیوں، یہاں لاہور کی ترقیوں پر ہمیں خوشی ہوتی ہے یہ بھی ہمارا شہر ہے لیکن خدارا اُس جنوبی پنجاب میں جہاں آئے روز لاشیں گر رہی ہیں، جہاں آئے روز سڑکوں کی وجہ سے لوگ مریضوں کو چارپائیوں کے ساتھ باندھ کر نیچے اُتارتے ہیں اور اس پوزیشن کے اندر جب ہم یہاں ایوان میں سنتے ہیں کہ ماشاءاللہ Air-Ambulance کا انتظام ہو رہا ہے تو بھائی Air-Ambulance کا ضرور انتظام کریں پر چھوٹے چھوٹے اُن غریب علاقوں کو بھی کچھ ambulances فراہم کریں، اُنہیں بھی پوچھیں، وہاں کی بھی سڑکیں بنائیں، وہاں کے

حالات کو بھی دیکھیں۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور خصوصاً ہمارے اپوزیشن لیڈر جناب احمد خان صاحب نے ہیلتھ کے بارے میں اور بجٹ کے اندر اس پر بات چیت کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب اور تونسہ کے علاقوں کو کینسر کے حوالے سے انتہا درجے کی پریشانی کی صورتحال ہے، راستوں کے حوالے سے سیلاب کے بعد سے وہاں تمام راستے کھنڈرات کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ اس وقت 2024 کے اندر آج بھی لوگ وہاں پر بارشوں کا پانی جو وہاں جوہڑوں میں اکٹھا ہوتا ہے وہ پی رہے ہیں اسی وجہ سے وہاں بیماریاں ہیں کہا یہ جاتا ہے کہ تھر کا علاقہ پسماندہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، طاہر صاحب! wind up کریں۔

جناب محمد طاہر: جناب سپیکر! میں ایوان میں حلف سے کہہ سکتا ہوں سب سے زیادہ پسماندہ ترین علاقہ کوہ سلیمان کا دامنی علاقہ ہے اُس علاقے کو ضرور پوچھا جائے شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طاہر صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترم جناب فیلبس کرسٹوفر!

جناب فیلبس کرسٹوفر: جناب سپیکر ! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنے نجات دہندہ خداوند یسو مسیح کا شکر گزار ہوں اس کے بعد اپنے قائد میاں محمد نواز شریف صاحب، میاں محمد شہباز شریف صاحب، میاں حمزہ شہباز اور اپنی لیڈر اپنی قائد محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ کا کہ جنہوں نے مجھے ایم پی اے کی عزت سے نوازا۔

جناب سپیکر! میری جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ہمیشہ کی طرح یہ بجٹ عوام کی خدمت کا بجٹ پیش کیا اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنی قائد وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کا جنہوں نے پنجاب میں بسنے والی مذہبی اقلیتوں کے لئے اچھا بجٹ دیا، میں اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے چیف منسٹر محترمہ مریم نواز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے میری اور محترمہ راحیلہ خادم حسین کی درخواست پر پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار مسیحی قوم کے مذہبی تہوار ایسٹر پر مسیحی قوم کو خصوصی 10 کروڑ روپے کا پیکج دیا جو کہ اس سے پہلے پاکستان کی تاریخ میں آج تک نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! ہم اقلیتیں اس بات پہ خوش ہیں کہ ہمیں پہلی بار ایک ایسی CM ملی ہیں جو اقلیتوں کے بارے میں بڑی فکر مندی رکھتی ہیں اور اقلیتوں کی خدمت کا بڑا جذبہ رکھتی ہیں۔ میں نے بجٹ کو پڑھا میری ذمہ داری ہے کہ میں یہاں اپنی کمیونٹی کی بات کروں تو میں وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے درخواست کروں گا کہ وہ میری تجاویز پر غور کریں۔

جناب سپیکر! چیف منسٹر صاحبہ نے ستھرا پنجاب پروگرام دیا جو کہ خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور اس میں جو اہم کردار ہے وہ میری قوم کے لوگوں کا ہے، سینٹری ورکر کا اہم کردار ہے اور وہ پسا ہوا طبقہ ہے، وہ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کر رہا ہے وہ 10، 10 اور 15، 15 سال سے ڈیلی ویجز اور ورک چارج پر خدمت کر رہے ہیں میری درخواست وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے ہے کہ ان کو فی الفور مستقل کیا جائے تاکہ جو ستھرا پنجاب پروگرام ہے یہ ہمیشہ کامیابی کے ساتھ جاری رہے۔

جناب سپیکر! صرف ایک تجویز اور دینا چاہوں گا کہ آئے روز ہم دیکھتے ہیں، ہمیں سننے کو ملتا ہے کہ وہ لوگ جو پیٹ کی خاطر اور اپنے بچوں کے روزگار کی خاطر اس ملک کی صفائی ستھرائی کی خاطر اپنی جانوں کی پرواکئے بغیر گٹروں میں اُترتے ہیں اور آئے روز وہ اپنی جانوں کی بازی ہار جاتے ہیں میری درخواست وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ واسا کے تمام ملازمین کو life safety kits دی جائیں ان کے بغیر انہیں گٹروں میں اترنے کی اجازت نہ ہو اور واسا کے جتنے ملازمین ہیں ان کی زندگی کی بیمہ پالیسی کو یقینی بنایا جائے۔ میں اپنے پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے ایک دکھ بھری بات جو اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

جناب فیلبس کرسٹوفر: جناب سپیکر! میں یہاں وہ بھی ضرور کرنا چاہوں گا کہ کل کی بات ہے کہ ہماری جماعت کا ایک بہت اچھا ورکر جو چیف منسٹر صاحبہ کے حلقے یوحنا آباد پی پی-159 سے تھا خدا کی مرضی سے وہ قضائے الہیٰ سے وفات پا گیا تو جب میں اس کے گھر ہمدردی کے لئے گیا تو وہ بے چارہ بہت غریب آدمی تھا نہ اس کے پاس اپنی چھت اور نہ ہی اپنا گھر تھا۔ اس کے چار معصوم بچے ہیں تو اس غم کی حالت میں مجھے خیال آیا کہ ہم نے اتنی اتنی

policies بنائی ہیں تو کوئی ایسا منصوبہ بھی ہونا چاہئے جس سے اس طرح کے لوگ جن کے ساتھ اس طرح کے معاملات بن جانے کی وجہ سے ایسے خاندانوں پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

جناب فیلبس کرسٹوفر: جناب سپیکر! ان کے لئے بھی کوئی special package بنایا جائے تاکہ وہ اپنی دو وقت کی روٹی کما اور کھا سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اجلاس کا وقت تین بجے تک کا تھا لیکن ابھی کچھ معزز اراکین نے بات کرنی ہے لہٰذا اجلاس کا وقت 10 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، اب محترم شیخ امتیاز صاحب اپنی بات کریں۔

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! ہم صبح 10 بجے سے آئے ہوئے ہیں۔ آپ کو اور مجھے بھی پتا ہے کہ یہ بجٹ اس اسمبلی نے تیار نہیں کیا۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ یہ کتابوں کا وزن تین کلو گرام ہے لیکن میرے knowledge کے مطابق ان کا وزن 9 کلو گرام ہے تو نہ بجٹ بنانے والے یہاں پر دکھائی دے رہے ہیں، نہ ہی بجٹ پڑھانے والے یہاں دکھائی دے رہے ہیں اور نہ ہی کابینہ یہاں پر نظر آ رہی ہے تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ میرا چیئرمین جو حقیقی آزادی کی بات کرتا ہے انشاءاللہ وہ وقت دُور نہیں ہے کہ جب یہ اسمبلی خود بجٹ بنائے گی اور عوام کے لئے بنائے گی نہ کہ بیوروکریسی کے لئے بنائے گی۔ میں ایک چیز بجٹ میں پڑھ کر بہت حیران ہوا کہ ایک ارب روپے Wi-Fi کے لئے رکھے گئے ہیں۔ وہ حکومت جو انٹرنیٹ بند کرنے میں مشہور ہے اس نے Wi-Fi کے لئے ایک ارب روپے رکھ دیئے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر فنانس منسٹر صاحب میری بات پر توجہ دیں تو ایک ارب روپے کو یہ پچاس، پچاس کروڑ روپے دو حصوں میں تقسیم کر دیں۔ 50 کروڑ روپے Wi-Fi کے لئے اور 50 کروڑ روپے VPN کے لئے رکھ دیں کیونکہ آپ خود تو VPN لگا کر استعمال کر لیں گے لیکن بے چارے نوجوان VPN مہنگا ہونے کی وجہ سے آپ کی یہ facility use نہیں کر سکیں گے۔ جب ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن تقریر کر رہے تھے تو میں دیکھ رہا تھا کہ کیمرے کو اس طرح سے set کیا جا رہا تھا کہ کہیں کیمرے میں عمران خان کی تصویر نہ آ جائے۔

میرا ایک بھائی تصویر لے کر کبھی اِدھر سے اُدھر جارہا تھا تو کیا اس طرح عمران خان کی تصویر ہٹانے سے 7 کروڑ نوجوانوں کے دلوں پر جو تصویر چھپ چکی ہے یہ اس کو مٹالیں گے؟ آپ نے دیکھا ہے کہ ہمیں دو تہائی اکثریت قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں ملی ہے۔ خواتین، مزدور اور جو لوگ پناہ گاہوں میں سوتے تھے اور جو ہیلتھ کارڈ سے علاج کرواتے تھے ان کے دلوں پر عمران خان کی تصویر چھپ چکی ہے تو آپ کچھ بھی کر لیں آپ ان شاءاللہ تعالیٰ عمران خان کی تصویر نہیں ہٹا سکیں گے۔ میں نے سپیکر صاحب کو Order in the House کے الفاظ زیادہ تر اپوزیشن ممبران کے لئے بولتے ہوئے سنا تھا لیکن اگر آپ اپنی آج کی کارروائی نکال کے دیکھیں گے تو آپ نے یہ الفاظ اپنے حکومتی اراکین کے لئے 50 سے زائد مرتبہ استعمال کئے ہیں۔ آپ اِدھر Order in the House نہ کہا کریں بلکہ آپ صرف یہاں یہ کہہ دیا کریں کہ "چُپ کر ورنہ تیری گنتی کروادیاں گاں" پھر دیکھیں کیسی خاموشی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہوں گا کیونکہ آپ بات کرنے کے لئے پانچ منٹ کا وقت دیتے ہیں تو پانچ منٹ کا وقت تو کچھ بھی نہیں ہے۔ 165۔ ارب روپے آپ نے پولیس کے لئے رکھے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ کیا پولیس کو پیسے دینے چاہئیں یا ان سے ٹھیکہ لینا چاہئے؟ آپ اگر پچھلے 18 یا 19 ماہ میں دیکھیں کہ کیا ہوا ہے تو کیا پھر بھی میرا یا اس ایوان کا دل ان کو بجٹ دینے کے لئے کرے گا؟ پولیس نے ایک بچے کو 25 مئی 2021 کو سب کے سامنے راوی کے پُل سے نیچے گرایا تو کیا آپ کا دل کرتا ہے کہ اس گرانٹ کو منظور کیا جائے؟ آپ دیکھیں کہ مال روڈ پر پُرامن جلوس میں جاتے ہوئے گاڑیوں کے شیشے توڑ رہے ہیں کیا اس ایوان کا دل کرے گا کہ پُرامن احتجاج کرنے والے شہریوں کی گاڑیوں کے شیشے توڑنے والے لوگوں کو کوئی گرانٹ دی جائے؟ ہمارا ایک کارکن ظلِّ شاہ جو special child اور معصوم بچہ تھا اس کا ان لوگوں نے قتل کر دیا۔ کیا اس ایوان کا دل چاہے گا؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ان کو پوچھیں کہ اس کا قتل کس نے کیا ہے؟

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آپ ان کو چُپ کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! No cross talk امتیاز صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آپ ان کو چُپ کروائیں ورنہ پھر آپ نے کہنا ہے کہ آپ کے پانچ منٹ پورے ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ please ان کو بات کرنے دیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! یہ سب کو پتا ہے کہ ظلِّ شاہ کو شہید کیا گیا۔ میں روزانہ وڈیو دیکھتا ہوں کہ خواتین آٹے کی لائنوں میں لگی ہوئی ہیں اور پولیس وحشیوں کی طرح ان کو مار رہی ہے تو کیا ہمارا دل کرے گا کہ ہم ان کو کوئی گرانٹ دیں؟ میں 10 مارچ کی بات کروں گا کہ 10 مارچ والے دن پُرامن ریلیاں نکالی گئیں اور 6۔ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور چیف منسٹر صاحبہ نے یہاں ایوان میں آکر good gesture show کیا لیکن کاش یہ واقعی ہی good gesture ہوتا نہ کہ منافقت ہوتی، اس سے اگلے اتوار جب ریلیاں نکالی گئیں تو ان پر تشدد کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنی speech windup کریں۔ آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ہمارے اوپر 6۔ایف آئی آرز درج ہوئیں اور ہمارے ایم پی ایز سے پستول برآمد کیا گیا۔ ان پر گاڑیاں توڑنے اور جلانے کے ساتھ ساتھ وردیاں پھاڑنے کا الزام لگایا گیا۔ لاہور کے چپے چپے پر کیمرے لگے ہوئے ہیں تو یہ اس کیمرے کی footage لا کر اس ایوان کو دیں جس میں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔جی، اب جناب سجاد وڑائچ اپنی بات کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! مجھے 5 منٹ پورے تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ دیکھیں کہ آپ 7 منٹ لے چکے ہیں اگر آپ ارد گرد کی باتیں نہ کریں تو 5 منٹ بہت زیادہ ہیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ اور دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ کے پاس صرف 30 سیکنڈ کا مزید وقت ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! خواتین کے دوپٹے اتارے گئے، گھروں میں بغیر وارنٹ کے گھسے، آپ نے اگر پولیس ڈیپارٹمنٹ کو بجٹ دینا ہے تو ضرور دیں لیکن ان کو پابند کر دیں کیونکہ اگر انہوں نے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا تو یہ کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آج طیبہ راجہ اِدھر ہے تو کل اُدھر کوئی اور ہو گی لہٰذا ان کو پابند کیا جائے کہ یہ چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال نہ کریں۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، جناب سجاد وڑائچ!

جناب سجاد احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعینO جناب سپیکر! آج بجٹ اجلاس ہے اور میری باری آخر میں ہی آنی تھی مجھے اس بات کا علم تھا کیونکہ میرا جس حلقہ سے تعلق ہے وہ بالکل آخری ٹیل پر ہے جہاں سے آگے سندھ شروع ہو جاتا ہے اور پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی main reason یہ ہے کہ میرے سے پہلے جو شخص اس seat پر بیٹھتا تھا جو میرے شہر کی نمائندگی کرنے آتا تھا وہ 20 سے 22 سال تک یہاں آتا رہا لیکن ایک مرتبہ بھی اس نے اپنے شہر کی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر! بجٹ اجلاس چل رہا ہے، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن ہمارے بڑے خوبصورت وزیر خزانہ ہیں لیکن انہوں نے جو بجٹ دیا ہے وہ تو تباہ عوام والا ہے۔ آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے آپ کو پتا ہے کہ پچھلے دور میں ڈویلپمنٹ سے ہمیں 33 فی صد حصہ ملنا شروع ہوا تھا، اسی طرح نوکریوں پر بھی بات ہوئی۔ میرے صادق آباد میں پڑھنے والے بچے لاہور میں پڑھنے والے بچوں کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ جہلم میں چلے جائیں تو وہاں فوج میں جانے کا trend ہے، سرگودھا یا منڈی بہاؤالدین میں چلے جائیں تو وہاں کے بچے CSS کرنا چاہیں گے لیکن میرے اور آپ کے علاقے کے بچے مسافر خانے میں تگاری اٹھا رہے ہیں، آج تک وہی مٹی کا ٹھیکہ لے رہے ہیں اور اسی کام میں لگے ہوئے ہیں چونکہ وہاں پر نہ ہمیں معیاری تعلیم دی گئی ہے اور نہ ہی ہمارے نمائندوں نے یہاں آ کر بات کی ہے۔ اگر ہم جنوبی پنجاب سے آ ہی گئے ہیں تو آپ ہمیں برداشت کیا کریں۔ اگر ہم تعلیم کا کوئی بہترین mechanism بنا لیں تو ہو سکتا ہے کہ ہمارے بچے بھی ادھر آ جائیں اور ان کے ساتھ competition کرنا شروع کر دیں لیکن اگر یہ نہیں ہو سکتا تو ہم تو بڑے عرصے سے

ایک بات کر رہے ہیں کہ ہمارے لئے جنوبی پنجاب علیٰحدہ صوبہ بنا دیا جائے جہاں ہمارے rights ہوں جہاں ہمارے بچوں کو حصہ ملے اور باقی سب کچھ بھی ملے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہمیں تخت پنجاب سے نکال دیا جائے تو ہمیں اس بات کی خوشی ہو گی، وہ اس لئے کہ ہم ان کا competition کر ہی نہیں سکتے، آپ روڈ سیکٹر دیکھ لیں تو ساری روڈز یہاں بن رہی ہیں۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ میرے شہر سے بیس سال تک ایک ہی نمائندہ یہاں بیٹھا رہا بلکہ جب سے ایم این اے اور ایم پی اے بننا شروع ہوئے ہیں تو میرے شہر سے صرف اور صرف مسلم لیگ ہی جیتی ہے یہ پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ میں پی ٹی آئی کا امیدوار جیت کر آیا ہوں۔ مسلم لیگ کے نمائندے ہی یہاں رہے ہیں لیکن آپ وہاں جا کر دیکھیں کہ جیسے غزہ کو بمباری کر کے ختم کیا گیا ہے اسی طرح میرے شہر کے روڈز اور باقی انفراسٹرکچر تباہ ہوا پڑا ہے۔ بجٹ میں صرف ایک روڈ رکھی گئی جس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ابھی وزیر خزانہ کے پاس گیا اور پوچھا کہ ہماری جو سڑک 1 ارب 15 کروڑ روپے کی رکھی گئی ہے اس میں allocation کتنی ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس سڑک کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ ایک ارب پندرہ کروڑ روپے کی سڑک ہے لیکن اس کے لئے ایک کروڑ روپیہ دے کر اسے ongoing سکیم بنا دیا گیا ہے پتا نہیں یہ سڑک کب اور کیسے بنے گی۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے شہر کا سارا سیوریج سسٹم ختم ہے اس کی کوئی حالت نہیں ہے آپ یہ note کریں اور وہاں سیوریج کا comprehensive سسٹم بنائیں۔ ہمارے THQ ہسپتال میں کارڈیالوجی وارڈ تیار ہے، اس میں کچھ مشینری بھی آ چکی ہے لیکن باقی مشینری مہیا کر کے اسے operational کیا جائے اس کا آپ کو ثواب ہو گا۔ آپ نے یہاں تو کینسر ہسپتال شروع کئے ہیں لیکن آپ ہمارے THQ ہسپتال کے دل وارڈ کو ہی operational کروا دیں۔

جناب سپیکر! میرے شہر میں پینے کا پانی انتہائی خراب ہے اس کے لئے اگر ہمیں فلٹریشن پلانٹ دے دیئے جائیں تو یہ وزیر خزانہ کی بہت بڑی نوازش ہو گی۔ میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ہماری واٹر سپلائی سکیم بہت عرصے سے بند پڑی ہے اسے بھی چالو کروا دیں۔ ہم tail پر ہیں تو ہمیں بجلی بھی tail پر ملتی ہے صرف اور صرف ڈاکو ہیں جو سندھ سے آتے ہیں اور ہمیں چراگاہ سمجھتے ہوئے لوٹ کر اور اغوا کر کے چلے جاتے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ واٹر سپلائی کے لئے

جو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں ان کے لئے بجلی نہیں جاتی ہے اس لئے اگر انہیں سولر پر convert کر دیا جائے تو بہت اچھا ہو گا بلکہ میری گزارش ہو گی کہ جس طرح آپ نے کہا کہ پورے پنجاب کے باسیوں کو آپ نے بجلی کے تین سو یونٹس فری دینے ہیں اگر آپ اس واٹر سپلائی، ہسپتال اور سکولز کو سولر پر shift کر دیں تو پنجاب کا بہت بڑا بوجھ کم ہو جائے گا اور آپ کو بھی اس کا فائدہ ہو گا اور earning بھی بڑھ جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! صرف ایک دو باتیں اور ہیں۔ میرے خیال میں آج کے اجلاس کی آخری تقریر ہے لہٰذا آپ سن لیں۔ جو نگہبان پروگرام شروع کیا گیا ہے، میرے بھائی پٹواریوں سے بعض نہیں آتے اور جب ہم کہتے ہیں تو پھر یہ رونے لگ جاتے ہیں۔ اس کی صورت حال یہ ہے کہ وہ سارا پٹواری لے کر جا رہے ہیں، اس کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے تقریباً 40 ارب روپے مختص کئے لیکن اس میں اتنا زیادہ کمیشن چل رہا ہے۔ یہ دراصل بیوروکریسی کو نوازا جا رہا ہے اس بیوروکریسی کو نواز جا رہا ہے جس نے ان کو فارم 47 بنا کر دیئے۔ پورے پنجاب میں ڈی سی اوز اور باقی افسران کو نوازا جا رہا ہے اس لئے اس نگہبان پروگرام سے ہماری عوام کو بالکل کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! آخری تیس سیکنڈ ہیں اپنی بات مکمل کریں۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! میں آخری دو تین منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آخری تیس سیکنڈ۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! اگر اس بجٹ میں پناہ گاہوں اور صحت کارڈ کو حصہ ملتا تو بڑی خوشی والی بات ہوتی۔ میں اس سلسلے میں دو بہت ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں کہ میرے شہر میں سڑکیں ہیں ہی نہیں وہاں پر ریسکیو 1122 کے بڑے ہی محنتی بچے ہیں، ان کا بڑا اچھا انفراسٹرکچر ہے، آپ ہیلی کاپٹر لاہور اور موٹروے پر چلا لیجئے گا لیکن ہمیں صرف موٹر سائیکل ہی دے دیں۔ وزیر خزانہ! پلیز یہ لکھ لیں کہ ہمیں وہاں پر 1122 کو موٹر سائیکل مل جائیں تو وہ بھی ہمارے لئے غنیمت ہو گی اور ہم ان موٹر سائیکلوں پر ہی خوش ہوں گے چونکہ ہمیں ان کی بڑی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! بہت شکریہ

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! میری آخری بات کہ جو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے دس لاکھ ایکڑ رقبہ دیا جارہا ہے اس کے لئے اگر اریگیشن سسٹم نہ بنایا گیا تو آپ کا ضلع بہاولپور متاثر ہو گا اور میری تحصیل بالکل بنجر ہو جانی ہے اور اس کا ہمیں آج سے ہی پتا ہے کہ انہوں نے ہمارا پانی کاٹ لینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! آپ کے سارے پوائنٹس آ گئے ہیں۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! انہوں نے اگر زمین دینی ہے تو پانی کا بھی کوئی بندوبست کریں لیکن ہمارے حصے کا پانی نہیں جانا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے Now, the House is adjourned to meet on Friday 22nd March 2024 at 9.00 am.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

جمعتہ المبارک،22۔مارچ 2024

(یوم الجمعہ،11۔رمضان المبارک1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد5: شمارہ 3

185

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک، 22-مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث"

187

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 22۔مارچ 2024

(یوم الجمعہ، 11۔رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَۨ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

سورۃ الجمعۃ (آیات نمبر 9 تا 11)

مومنو: جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد یعنی نماز کے لئے جلدی کرو اور خرید و فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (9) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ (10) اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑے کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (11)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ ﷺ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ ﷺ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ ﷺ سے ہے
گناہ گار ہوں آقا ﷺ بڑی ندامت ہے
قسم خُدا کی یہ میرا وقار آپ ﷺ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا شرف بار بار آپ ﷺ سے ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کیونکہ آپ اس ایوان کے custodian ہیں۔ We are just students ہم تو سیکھ رہے ہیں۔ کافی دنوں سے سوشل میڈیا پر ایک خبر چل رہی ہے کہ "ground to earth" میں نے یہ نہیں پڑھا تھا۔ ہم چونکہ ٹاٹوں والے سکولوں میں پڑھے ہوئے ہیں اور ہمیں اتنا علم نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے اس کی وضاحت فرمادیں کہ "ground to earth" کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ یہ slip of tongue ہو گی۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اگر ایسا ہے تو پھر There should have been clarification then.

جناب سپیکر: شاید وہ زمین سے جُڑے ہوئے کہنا چاہ رہے تھے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ "down to earth" ہوتا ہے۔ I am ready to go for a lecture. میں ان کو انگریزی بھی پڑھا دوں گا مگر یہ ایسے بیانات نہ دیا کریں اور اگر ان کو انگریزی نہیں آتی تو نہ بولیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ان کے بڑے بھائی ہیں اگر آپ ان کی اصلاح کر دیں گے تو اچھی بات ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I am loyal to my Assembly also.

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ we are not class four students آپ نے آج اجلاس کا وقت صبح 9:00 بجے کا مقرر کیا تھا جبکہ آپ اجلاس تقریباً گیارہ بجے شروع کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ آپ اجلاس کا وقت ہی گیارہ بجے کا دیا

کریں۔ ہم جیسے لوگ جو time پر آجاتے ہیں. We suffer a lot میں یہ عرض کروں گا کہ آپ بروقت اجلاس کی proceeding شروع کر دیا کریں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ بالکل درست کہہ رہے ہیں۔ ابھی رانا آفتاب احمد خان نے جو بات کی ہے اس پر بڑا serious concern ہے۔ اسمبلی کا اجلاس بروقت شروع ہونا چاہئے۔ وقت کی پابندی بڑی important چیز ہے۔ میری تمام معزز اراکین سے یہ درخواست ہے کہ the practice of starting late is not a good practice آپ بروقت تشریف لانے کی کوشش کریں۔ مجھے اس بات کا ادراک ہے کہ آپ سب دوستوں کے پاس صبح صبح لوگوں کا رَش ہوتا ہے۔ آپ کے حلقہ نیابت کے لوگ آپ کے پاس صبح صبح آتے ہیں۔ But this is as important as addressing the problems of your constituents. I would request all the honorable members کہ وقت کی پابندی کا خیال کریں۔

جناب سپیکر! اب بجٹ پر عام بحث شروع کرنے سے پہلے میں اس ہاؤس کو ایک بڑی achievement کے بارے میں آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری ایک معزز رکن محترمہ سائرہ احمد ہیں۔ She has been bestowed with "Award of Courage" shown in the field of child protection. یہ بڑی commendable چیز ہے۔ I appreciate her on behalf of the House. ان کو United States کی گورنمنٹ نے اور یہاں پاکستان میں ان کی embassy نے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ award دیا ہے۔ یہ ایک بڑا ایوارڈ ہے جو ان کو اس شعبے میں سخت محنت کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ ہماری حکومت بھی ان شاءاللہ تعالیٰ ان کو مستقبل میں "تمغہ امتیاز" سے نواز رہی ہے۔ This is a great achievement.

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ محترمہ سائرہ احمد اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہو جائیں تا کہ تمام معزز اراکین ان کو خراج تحسین پیش کر سکیں۔

جناب سپیکر: میں معزز رکن محترمہ سائرہ احمد سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہو جائیں کیونکہ معزز اراکین ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون رکن محترمہ سائرہ احمد اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہوئیں)

MR SPEAKER: She is Ms Sarah Ahmad. She has done tremendous job in child protection.

(اس مرحلے پر معزز اراکین نے ڈیکس بجا کر محترمہ سائرہ احمد کو خراج تحسین پیش کیا)

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: معزز اراکین! سالانہ بجٹ 24-2023 پر بحث آج دوسرے دن بھی جاری رہے گی اور جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اپنا نام نہیں بھجوا سکے تو وہ اپنا نام تاریخ کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ اب میں مولانا الیاس چنیوٹی صاحب سے کہوں گا کہ پہلے وہ بجٹ پر تقریر کر لیں کیونکہ انہیں جلدی جانا ہے۔

جناب محمد الیاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O الحمد للہ وحدہ الصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ O جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ 24-2023 پر بحث کرنے کی اجازت دی ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو ان نامساعد حالات میں ترقیاتی بجٹ پیش کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں مختلف شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ میں لمبی بات نہیں کروں گا بلکہ صرف اپنے ضلع چنیوٹ کے کچھ احوال آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چنیوٹ میں سیوریج کے ناقص انتظام کی وجہ سے زمینی پانی خراب ہو چکا ہے۔ چونکہ بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ ہماری ہر یونین کونسل میں ایک ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا جائے۔ یہ وہاں کی عوام کا مطالبہ بھی ہے۔ ہماری دس سال کی محنت کے بعد جی۔ سی یونیورسٹی فیصل آباد کا چنیوٹ میں کیمپس منظور ہوا ہے۔ اس کے تین چار فلور بن گئے ہیں لیکن اب funds کی قلت کی وجہ سے یہ منصوبہ تعطل کا شکار ہے تو میری درخواست ہے کہ اس کے لئے مطلوبہ funds جلد از جلد مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! نگران سیٹ اپ کے حوالے سے کوئی اعتراف کرے یا نہ کرے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ ان کے دور میں محکمہ صحت پر بہت زیادہ توجہ دی گئی ہے لیکن ضلع چنیوٹ

کو اس دور میں بھی محروم رکھا گیا ہے۔ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو کہ زیر تعمیر ہے اس کے funds روک دیئے گئے ہیں۔اسی طریقے سے ڈسٹرکٹ کمپلیکس جس کے اندر جوڈیشری اور دیگر انتظامیہ کے دفاتر تعمیر ہونے ہیں۔ان کے لئے بھی funds کی قلت ہے جس کی وجہ سے یہ تعمیراتی کام تعطل کا شکار ہے۔میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں ہماری جاری سکیموں کو fully funded کیا جائے۔

جناب سپیکر!اس بجٹ میں صحت پر کافی توجہ دی گئی ہے لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع چنیوٹ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق تھیلیسیمیا اور ہیموفیلیا کے 4 ہزار بچے مریض ہیں لیکن ہمارے موجودہ ہسپتال میں blood transplant and laboratory tests کا کوئی unit نہیں ہے تو میری گزارش یہ ہوگی کہ موجودہ DHQ, Hospital میں Hemophilia / Thalassemia کا unit، شعبہ ءامراض قلب اور شعبہ ہڈی وجوڑ وغیرہ کو فی الفور functional کیا جائے۔

جناب سپیکر!چنیوٹ فیصل آباد روڈ،10 سال تک جس کا نام ہم نے خونی روڈ رکھا ہوا تھا وہ روڈ تعطل کا شکار تھا۔میں اپنی حکومت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس سال کے quarter budget میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ اور اس کے ساتھ ساتھ چنیوٹ سے سرگودھا روڈ کو ADP میں شامل کر لیا گیا ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ اب اگر اس پر سنجیدگی سے کام کیا گیا تو ہمارا وہ challenge ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!فیصل آباد لاہور روڈ کے ساتھ ring road میں سرگودھا لاہور روڈ اور سرگودھا فیصل آباد روڈ والا حصہ تباہی وبربادی کا شکار ہے۔میری درخواست ہوگی کہ اس بجٹ میں اُس کی بھی rehabilitation شامل کی جائے۔

جناب سپیکر!بہت افسوس سے کہوں گا کہ پچھلے پانچ سالوں میں میرا حلقہ پی پی-95 جو اُس وقت پی پی-94 تھا اُس میں ایک اینٹ یا ایک پیسا نہیں لگایا گیا تھا جس کی وجہ سے ہمارا اندرونِ شہر تباہی وبربادی کا منظر پیش کرتا ہے تو میں گزارش کروں گا کہ city development کے لئے خصوصی package دیا جائے۔

جناب سپیکر! 2013 کی الیکشن مہم میں میاں شہباز شریف صاحب، جو اُس وقت وزیر اعلیٰ پنجاب تھے، انہوں نے چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر میٹرو بس سروس چلانے کا وعدہ کیا تھا جو ابھی تک تعطل کا شکار ہے اور ہمارے ہاں transport کی بڑی قلت ہے اُس کے لئے درخواست ہے کہ اب چونکہ اس بجٹ میں E-Buses کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ تو E-Buses میں سے کچھ حصہ ضلع چنیوٹ کو دیا جائے یا میٹرو بس سروس مہیا کی جائے۔

جناب سپیکر! ایک اور اہم چیز ہے کہ چنیوٹ اور رجوعہ کے مقام پر لوہے کے بہت بڑے ذخائر برآمد ہوئے تھے پھر وہ منصوبہ ٹھپ ہو گیا۔ میاں شہباز شریف صاحب نے ہائی کورٹ میں تین سال تک وہ مقدمہ لڑ کر اُس کو بحال کروایا تھا اب بین الاقوامی کمپنیاں اُس کو feasible قرار دے چکی ہیں اور اس کو پوری ملکی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا نام دیا جاتا ہے تو یہ بہت بڑا منصوبہ ہے جو ہماری ملکی فلاح و بہبود میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے لیکن افسوس کہ اس بجٹ میں لوہے کے ان ذخائر کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی بلکہ ان ذخائر کا ذکر تک نہیں کیا گیا میں یہ کہوں گا کہ اس منصوبے کو فی الفور شروع کیا جائے بلکہ اس منصوبے کے لئے ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے۔ سیکرٹری معدنیات سے میری ملاقات ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ اب مزید کسی رپورٹ کی ضرورت نہیں ہے بس عمل کرنے کی ضرورت ہے اس کا tender دیا جائے اور بین الاقوامی کمپنیوں کو بُلا کر ان ذخائر سے اس لوہے کو نکالا جائے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں safe city کا ذکر ہوا، اس سے واقعتاً جرائم میں بڑی کمی آئی ہے اور چوروں، ڈکیتوں جیسے جرائم پیشہ لوگوں کو بروقت پکڑا جا سکتا ہے تو چنیوٹ کا مغربی حصہ دریائے چناب کے کنارے پر واقع ہے اور وہ کچے کا علاقہ ہے تو ہمارے ضلع چنیوٹ کو بھی safe city کے کیمروں سے ضرور بہرہ ور کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ صحافی اور صحافت ہماری ریاست کا چوتھا ستون ہے۔ ہمارے ضلع میں صحافیوں کے لئے کوئی کالونی نہیں ہے تو جیسے پورے صوبے میں مختلف communities کے لئے رہائشی سکیمیں دی گئی ہیں تو چنیوٹ میں بھی یہ سکیم ضرور دی جائے۔

جناب سپیکر! آپ کا بڑا شکریہ کہ آپ نے تحمل سے میری بات سُنی اور سارے حضرات نے بھی بڑے دھیان سے میری بات سُنی۔ میں نے فلسطین کے چُبھتے ہوئے مسئلے پر ایک قرارداد

بھی پیش کی تھی میری درخواست ہے کہ اُس کو ایوان میں جلد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عطا فرمایا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ قاضی احمد اکبر!

قاضی احمد اکبر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آج ہم سب یہاں پر سب سے highest house میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اس ایوان کی respect کے لئے، honorable members کی respect کے لئے اور سیاست دانوں کی respect کے لئے ہم سب کو ایک ہو کر چلنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ جس طریقے سے 40 سال بعد بھٹو صاحب کے گزر جانے کے بعد ایک عدالتی فیصلہ آتا ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ 40 سال پہلے فیصلہ غلط تھا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ آج ہم کوئی ایسی غلطی کریں جس پر پھر ہمیں 40/30 سال بعد دوبارہ regret کرنا پڑے۔ آج سیاست دانوں کو اکٹھے ہونے کی ضرورت ہے اور آج سیاست دانوں کو اکٹھے بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ یہ وقت کی ضرورت ہے، یہ اس صوبے کی ضرورت ہے اور یہ اس ملک کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں Law and Economy کا student ہوں اور میں نے بجٹ کے excerpts دیکھے ہیں اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ کسی بھی سرکار کا جو پہلا بجٹ ہوتا ہے وہ سرکار کی priorities اور اُس کی directions کو show کرتا ہے۔ میں نے اس بجٹ میں دو چیزیں بڑی clear cut دیکھی ہیں۔ ایک تو میں نے دیکھا کہ یہ بجٹ bureaucratic jugglery of numbers ہے بالکل اُسی طریقے سے جس طرح 8 اور 9 فروری کی رات کو 47 form میں نمبروں کا ہیر پھیر کیا گیا۔ اُس کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ یہ بجٹ optics پر مبنی ہے، optics ہونے چاہئیں۔ یہاں پر وزیر خزانہ صاحب موجود ہیں کسی بجٹ اور کسی بھی سرکار کے لئے optics ضروری ہیں لیکن صرف optics ہی نہیں ہونے چاہئیں اُس کے اندر کچھ ٹھوس اقدام بھی ہونے چاہئیں۔ optics کیسے؟ آپ نے رمضان نگہبان پیکج دیا اُس کے تھیلوں پر بھی آپ نے میاں نواز شریف صاحب کی فوٹو لگا دی، optics۔ کل رات کا واقعہ ہے میرے حلقہ پی پی-1 حضرو میں آٹے کی 600 بوری سپیشل برانچ نے پکڑی ہے۔ میرا حلقہ چونکہ with KP bordering area

ہے تو رمضان نگہبان پیکج کی 600 بوریوں میں سے 300 بوریاں smuggle ہو چکی تھیں اور 300 بوریاں smuggle ہو رہی تھیں جو کہ سپیشل برانچ نے apprehend کیں اور اُن کو روکا۔ آپ تو claim کرتے ہیں کہ ہم تو door to door package پہنچا رہے ہیں۔ یہ وہی package ہے جو رکشے پر load ہوتا ہے، AC فوٹو کھینچواتا ہے، تحصیل دار فوٹو کھینچواتا ہے، گرداور فوٹو کھینچواتا ہے، پٹواری فوٹو کھینچواتا ہے اور وہ رکشا گھوم کر AC کے دفتر کے باہر آ کر دوبارہ کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر یہ KP چلا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب education کی بات کرتا ہوں کہ اس صوبے میں آپ نے ہزار روپے سے کم per head allocation دی ہے۔ Medical میں 8 سو سے کم per head allocation دی ہے، Youth and Sports کے لئے آپ نے 50 روپے سے کم کی allocation دی ہے۔ پھر Nawaz Sharif IT City, Nawaz Sharif Institute of Cancer Treatment, Nawaz Sharif Institute of Cardiology میں اس حکومت کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں ہمیں یہ سب ادارے چاہئیں لیکن یہ نام کیوں؟ یہ public کا پیسا ہے، یہ trust کا پیسا نہیں ہے، یہ کسی کا ذاتی پیسا نہیں ہے، یہ پنجاب کی عوام کا پیسا ہے۔ یہ پیسا آپ اپنے experts کے نام پر لگائیں کہ آج آپ کے Cardiologists امریکا میں اپنا نام پیدا نہیں کر رہے؟ کیا آپ کے پاس noble laureates نہیں ہیں؟ کیا آپ کے پاس ایوارڈ یافتہ لوگ نہیں ہیں جن کے ناموں پر یہ institutes رکھے جا سکیں۔ خدا کا واسطہ ہے اس کو ایک dynastic پنجاب نہ بنائیں، اس کو پنجاب رہنے دیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد Air Ambulance ہے، ایک اور optic۔ ضرورت ہے، ہونا چاہئے۔ آسٹریلیا میں میرے ساتھ خود ایک واقعہ ہوا تو Air Ambulance میرے پیچھے آئی۔ یہ ہونا چاہئے اور یہ بہت بڑا اقدام ہے لیکن optics کی حد تک نہیں ہونا چاہئے۔ کیا ہمارے پاس Air Ambulance کا infrastructure موجود ہے؟ آج DG Khan میں اگر کوئی emergency ہوتی ہے وہاں helicopter کہاں پر land کرے گا؟ اور اگر اُس کو Services Hospital لے کر آئے گا تو یہاں پر helicopter کہاں land کرے گا؟ اس کے لئے ہمیں 1122 کی طرح ایک مربوط نظام دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میرے اپنے حلقہ میں ایسے گیارہ BHUs ہیں جن کی revamping کی ضرورت ہے، جہاں رات کو اگر کسی خاتون کی زچگی کا معاملہ ہو جائے تو زچہ بچہ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ میرے دو ایسے BHUs بھی ہیں جن کی چھتیں گری ہوئی ہیں۔ آپ میرے ساتھ چل کر دیکھیں آج بھی وہاں پر ڈاکٹر اور کمپاؤڈر باہر بیٹھ کر چاہے دھوپ ہے، سردی ہے یا بارش ہے وہ مریضوں کو دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں، میں نے ٹراما سنٹر THQ حضرو میں منظور کروایا تھا۔ اس کی عمارت بن چکی ہے لیکن جب میں نے 24-2023 کا بجٹ دیکھا تو مجھے بڑا افسوس ہوا کہ اس میں مزید کوئی allocation نہیں آئی۔ اس کی بہت پیاری عمارت بنی ہوئی ہے۔ اب ہم نے وہاں اس کا revenue component ڈالنا ہے اور ہمیں آپ کی مہربانی چاہئے تاکہ ہمارے مریض کسی حادثے کے بعد یا heart attack ہونے یا کسی اور وجہ سے وہ حضرو ہسپتال پہنچتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ آپ اٹک DHQ چلے جائیں اور جب وہ وہاں جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ آپ راولپنڈی چلے جائیں۔ ہمارے کم از کم پچاس فیصد مریض راستے میں وفات پا جاتے ہیں۔ میری وزیر خزانہ سے درخواست ہو گی کہ اس ٹراما سنٹر کو consider کیا جائے اور اس کو اس بجٹ میں سے حصہ دیا جائے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس پر پہلے بھی سرکار کا ہی پیسا لگا ہے، میرا ذاتی نہیں لگا بلکہ کسی کا بھی ذاتی پیسا نہیں لگا۔ وہاں سرکار کا پانچ سے سات کروڑ روپیہ لگا ہے۔ اس کا infrastructure بن چکا ہے اب revenue component کے لئے پیسے جاری کئے جائیں تاکہ اس سلسلہ کو بڑھایا جا سکے اور لوگوں کو اس کا فائدہ ہو۔

جناب سپیکر! پھر میں نے اپنے دور حکومت میں ایک E لائبریری اور لرننگ سنٹر وہاں پر بنوائے۔ اس پر بھی آٹھ کروڑ روپیہ لگا۔ اس کا بھی infrastructure مکمل ہے لیکن because lack of funds اس کے revenue component نہیں ہیں۔ یہاں ہمیں یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ اس میں کتب، کمپیوٹر اور resource آجائیں گے تاکہ ہمارا نوجوان اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہوا کہ جناب وزیر خزانہ کی تقریر میں ذکر کیا گیا کہ جن لوگوں نے نوجوانوں کے ہاتھوں میں پٹرول بم اور لاٹھیاں پکڑائیں۔ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے youth کا

سوچا اور آپ نے ان کو لیپ ٹاپ پکڑائے۔ میں یہاں پر اس august House کے سامنے یہ clear کرتا چلوں کہ ہم وہ لوگ ہیں جو یہاں موجود ہیں جو چیمبر کے بائیں طرف موجود ہیں تو ہم پودے لگانے والے لوگ ہیں۔ ہم Billion Tree Tsunami والے لوگ ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم نے 21 یونیورسٹیاں اور 21 ہسپتال اس صوبہ کو دیئے ہیں۔ وہ موجود ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No cross talk please. Order in the House.

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! ہم نے نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم دی جس کو آج "اپنی چھت اپنا گھر پروگرام" کے تحت آگے چلایا جا رہا ہے۔ میں نے "اپنی چھت اپنا گھر پروگرام" کو پڑھا ہے۔ یہ exactly نیا پاکستان ہاؤسنگ کی ہی continuation ہے۔ یہ ہونا چاہئے تھا یہ بہت اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں دہشتگرد نہ سمجھیں۔ ہمارے اوپر دہشتگردی اور غداری کی FIRs ہوئیں۔ ہمارا لیڈر جیل میں ہے، ہم لوگوں کو اپنے حلقوں میں جا کر انتخابی مہم چلانے کی اجازت نہیں اس کے باوجود یہ دیکھ لیں کہ ہمارے اراکین غازی ہیں جو یہاں آ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے زیادہ شہداء بھی ہیں جو اس ہاؤس میں نہیں پہنچ سکے کوئی فارم 47 کی گولی سے مارا گیا اور کسی کے کاغذات الیکشن سے پہلے ہی مسترد کر دیئے گئے۔ میں اس august House کے سامنے یہ بات دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ سیاست دانوں کو ایک ہونا پڑے گا تب ہی یہ پنجاب اور پاکستان پھلے پھولے گا۔ اگر آج آپ استعمال ہوں گے، کل ہم ہوئے ہوں گے، آج آپ ہوں گے اور کل کوئی اور ہو گا ultimately سیاست دان ہی پِسے گا اور سیاست دان ہی بے عزت ہو رہا ہو گا۔ خدا کا واسطہ ہے کہ یہاں پر سینئر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہ اکٹھے ہو جائیں۔ آپ اکٹھے ہو کر چلیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ سیاست دانوں کا وقار بلند ہو گا اور اس ہاؤس کا وقار بلند ہو گا۔ میں اپنے ان مجاہدوں، غازیوں اور اپنے لیڈر عمران خان کی نذر آپ کی اجازت سے ایک شعر کروں گا کہ

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس حال میں جینا مشکل ہے اس حال میں جینا لازم ہے

بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! شکریہ۔ سید عامر علی شاہ صاب!

سید عامر علی شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے تاریخی علاقہ اُچ شریف حلقہ پی پی-250 سے ہے۔ یہ علاقہ سابق حکمرانوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے مسائلستان بن چکا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنی تقریر پڑھ کر نہیں کر سکتے۔

سید عامر علی شاہ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ صاحب نے قلیل مدت میں بہت اچھی بجٹ تقریر پیش کی۔ لاہور میں نواز شریف کینسر اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور سرگودھا میں state of the art ہسپتال کی تعمیر کی جارہی ہے۔ میں آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ 2017 میں آئل ٹینکر کے ہولناک حادثے میں ہماری تحصیل احمد پور شرقیہ میں برن سنٹر نہ ہونے کی وجہ سے سینکڑوں لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ ہمارے پاس آج سے تین سال قبل THQ لیول کا ہسپتال تو بن چکا تھا لیکن اس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے برن سنٹر اور ہسپتال مکمل نہ ہو سکا۔ میری جناب کے توسط سے گزارش ہے کہ جناب وزیر خزانہ سے کہا جائے کہ ہمارے THQ لیول کا ہسپتال RHC اُچ شریف بن چکا ہے اس کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں اور اسے مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر خزانہ نے زراعت کے لئے پیسے رکھے ہیں۔ اس میں ہمارا ویژن بہت واضح ہے کہ انہوں نے جدید ٹیکنالوجی اور اعلیٰ معیاری بیج منگوانے کا کہا ہے۔ یہ بہت اچھا اقدام ہے۔ اس پر میں اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے کسانوں کا خیال رکھا ہے اور ہماری نمائندگی کا صحیح حق ادا کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح ہمارے منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ آئی ٹی سٹی کا قیام ہو رہا ہے۔ اس میں ہمارے دیہاتوں کے لوگ بھی آئی ٹی سٹی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے لوگوں کی بھی خواہش ہے کہ اس گلوبل دور میں وہ بھی گلوبل طریقے سے earn کریں۔ ہمارے دیہاتوں میں signal weak ہوتے ہیں وہاں پر بھی لوگ کام ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ یہاں لاہور اور بڑے شہروں میں کیا جائے گا۔ ہمارے دیہات کے بچے بھی آئی ٹی سیکٹر میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح وہاں پر تاریخی علاقہ اُچ شریف ہے۔ وہاں تمام چیزوں کا فقدان ہے جسے سابق ادوار میں نظر انداز کیا گیا۔ سابق حکومت میں جو 2018 سے لے کر 2023 تک رہی اس میں ہمارے علاقے کو بالخصوص نظر انداز کیا گیا۔ ہمارا علاقہ انفراسٹرکچر کی سہولیات سے محروم ہے۔

جناب والا! ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے اس بجٹ میں سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لئے فنڈز رکھے ہیں اور ہمارے علاقے کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ہمیں بھی فنڈز میں برابری کا حصہ دیا گیا ہے۔ ہمارے علاقہ کی جو اضلاع کو ملانے والی سڑکیں تھیں انہیں بھی اس بجٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس پر بھی میں اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کا پورا خیال رکھا ہے اور ہمارے علاقہ کی پوری نمائندگی کی ہے۔

جناب والا! میں آخر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمارا اُچ شریف ایک تاریخی شہر ہے۔ وہاں پر historical aspects ہیں اور وہاں پر لوگ باہر سے آتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کی خواہش ہے کہ ہمیں تحصیل کا درجہ دیا جائے اور ہماری تحصیل احمد پور شرقیہ کو ضلع کا درجہ دیا جائے اور ہمیں بھی برابر کے حقوق جو ضلع بہاولپور میں ہیں وہ میسر آسکیں۔

جناب والا! ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے ہر ضلع میں دانش سکولوں کا اعلان کیا ہے۔ ہماری تحصیل احمد پور شرقیہ سے دانش سکول جو بہاولپور ڈسٹرکٹ میں دیا گیا ہے ہم سے تقریباً 170 کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔

جناب والا! ہماری تحصیل احمد پور شرقیہ کو ضلع کا درجہ دے کر ہمارے بچوں کو بھی معیاری تعلیم اور اچھی گراؤنڈز کے لئے ایک دانش سکول دیا جائے۔

جناب والا! میں آپ کا بے حد مشکور اور ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں ایک دفعہ پھر وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے علاقہ کی بھرپور نمائندگی کی ہے۔ میں انشاء اللہ پُر امید ہوں کہ زراعت پر ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے اپنا جو road map اور منصوبہ دیا ہے اس پر بھرپور طریقے سے عمل کیا جائے گا۔ وہاں پر Agricultural Model Malls بنائے جائیں گے تاکہ ہمارے کسان visit کریں اور انہیں وہاں سے آگاہی مل سکے۔ ہمارے کسانوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ سستی کھاد، معیاری بیج اور آسان

اقساط پر سولر پینل مل سکیں۔ ہمارے لئے تمام وہ جو آج کی مشکلات اور وہ جو مسائل ہیں۔ خاص طور پر جو مسائل ہمارے کسانوں کو درپیش ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے ان کی درست نشاندہی کی ہے۔ مجھے ان شاءاللہ امید ہے وزیر اعلیٰ صاحبہ کے vision کے اوپر implement کیا جائے گا اور ہمارے کسانوں کو ان کے حقوق ان کی دہلیز پر ملیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شاہ صاحب! جی جناب ایاز احمد!

جناب ایاز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے اس معزز ایوان کے انتہائی قیمتی وقت میں سے مجھے کچھ وقت عنایت کیا ہے۔ جو بجٹ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے 2024-2023 ہم بد قسمتی سے ایک ایسے غیر آئینی اقدام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اگر میں اس میں غلط ہوں تو آپ میری اصلاح فرمائیے گا۔ ایک ایسا نگران سیٹ اپ جو آئین کے مطابق صرف الیکشن کرانے کے لئے آیا تھا۔ انہوں نے اس کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے الیکشن کیا کروانا تھا بلکہ ایک غیر آئینی مدت تک وہ اس پنجاب پر مسلط رہے۔ ان کے اس دور میں جو کچھ انہوں نے صوبے کے فنڈز کے ساتھ یا ان معاملات کے ساتھ کیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان سے اس کو ایک آئینی cover دینا یہ صوبے کے ساتھ اور اس صوبے کی عوام کے پیسے کے ساتھ سراسر زیادتی ہو گی۔ آج اس وقت جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ حکومت وقت ایک مشکل ترین معاشی بحران سے گزر رہی ہے۔ آئی ایم ایف کا pressure اور اس کی شرائط یہ سب ہمارے سامنے ہیں لیکن economically ہم جن problems میں ہیں۔ معاشی استحکام کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ اس ملک میں سیاسی استحکام آئے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک سازش کے تحت سیاسی عدم استحکام کی طرف ہمیں دھکیلا گیا ہے۔ اس سیاسی عدم استحکام کی بنیاد ایک ایسے الیکشن سے ہوئی جو اپنے ہونے سے پہلے ہی متنازع ہو گیا اور pre-poll rigging start ہوئی اس میں ہماری تمام top leadership جناب عمران خان ان کی اہلیہ، مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب، چودھری پرویز الٰہی اور ایک طویل فہرست ہے ان قائدین کی اور ان کارکنان کی جو پابند سلاسل ہیں اور بے گناہی کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ ان کے بغیر ہمیں

الیکشن میں بھیجا گیا اور بات یہاں ختم نہیں ہوئی گرفتاریاں انسداد دہشت گردی کی کاروائیاں، پرچے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا گیا لیکن پھر بھی جناب ہم نے ایک جمہوری سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے الیکشن میں جانے کا فیصلہ کیا ہم نے الیکشن کا بائیکاٹ نہیں کیا جب کچھ نہ بن سکا تو آخر میں ہماری جماعت سے ہمارا سیاسی انتخابی نشان تک بھی لے لیا گیا نشان کے بغیر بھی آپ نے دیکھا اور پورے پاکستان نے دیکھا کہ 8۔ فروری کو پاکستان کی قوم نے عمران خان کے حق میں فیصلہ دیا وہ جتنی بڑی تعداد میں نکلے ہر حلقے میں مختلف نشانوں کو ڈھونڈ کے انہوں نے اپنے امیدواران کو کامیاب کروایا دراصل یہ ایک نظریئے کی جیت تھی یہ کسی فرد واحد کی جیت نہیں تھی۔ عمران خان صاحب ایک نظریئے کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جس کو اللہ نے عزت دے دی تھی عوامی مینڈیٹ کا احترام کیا جاتا لیکن خلق خدا نے جو رائے دی اور میرا یہ ایمان ہے کہ بغیر خالق کے خلق خدا رائے نہیں دیتی بلکہ خالق کا حکم ہوتا ہے تو خلق خدا اس طرف ہو جاتی ہے۔ ہم نے کیا کیا نعوذ باللہ ہم نے اس خالق کے حکم کو پس پشت پھینکتے ہوئے مینڈیٹ چوری کیا اللہ کی مرضی اور اس کی مخلوق کی مرضی یہ تھی کہ عمران خان کے نمائندے جیتیں لیکن فارم 47 سے صبح result change ہو گئے۔ جناب اس سیاسی عدم استحکام کو جان بوجھ کے پیدا کیا گیا اور اس معاشی بحران میں ہمیں دھکیل دیا گیا۔ جب تک یہاں پہ سیاسی استحکام نہیں آئے گا معاشی استحکام کی طرف ہم نہیں بڑھ سکیں گے مجھے وقت کی کمی کا بھی احساس ہے میں بجٹ کی طرف آتے ہوئے یہ جو خسارے کا بجٹ پیش کیا گیا ہے ایک تو اس کی آئینی حیثیت پر آپ kindly ہمیں بتائیں گے اور دوسرا یہ کہ تھوڑی سی suggestions ہیں جو میں اپنے منسٹر صاحب کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں سر جن حالات میں ہم اس وقت جا چکے ہیں ہمارے ملک کو اور خاص طور پہ صوبہ پنجاب کے more than 70 to 80 percent لوگ زراعت سے وابستہ ہیں۔ ان کا کسی نہ کسی لحاظ سے connection ایگریکلچر کے ساتھ بنتا ہے۔ جنوبی پنجاب کے جس علاقے سے میرا تعلق ہے cotton وہاں کی ایک بڑی اہم فصل ہے اور ماضی میں بھی کپاس میں پاکستان کو معاشی طور پہ بڑا مضبوط کیا تھا لیکن بد قسمتی سے جب industrialist آتے ہیں تو زراعت ختم ہو جاتی ہے۔ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ نواز کی جب بھی گورنمنٹ آئی ہے انہوں نے ہمیشہ زراعت کو crush کیا

ہے۔ کپاس وہ واحد فصل ہے جو ہماری اس ملک کی ڈوبتی ہوئی معیشت میں ایک blessing ہے۔ اگر ہم اس کی طرف توجہ دے دیں تو میرے خیال میں یہ سارے مسئلے حل ہو سکتے ہیں۔ پچھلے سال 75 سو روپے کاٹن کی support price کا اعلان ہوا تھا لیکن یہ ایوان گواہ ہے 55 سو روپے سے لے کر خریداری ہوئی اور جب کاشتکار کے پاس سے کپاس چلی گئی تو وہی کپاس 10 ہزار پہ چلی گئی۔ ہمیشہ کاشتکار کا ہی استحصال ہوا ہے۔

جناب والا! میری یہ گزارش ہے اور میں منسٹر صاحب سے یہ request کروں گا کہ یہ cotton کی support price جو ہے وہ اس سال ان شاءاللہ 15 ہزار کا اعلان کریں یہ IMF کی ساری شرطوں کا ریونیو آپ کی کپاس نکال دے گی، یہ آپ کی ٹیکسٹائل چلا دے گی۔ House in order کریں please۔

جناب سپیکر: Order in the House, please

جناب ایاز احمد: جناب سپیکر! اس وقت جو burning issue ہے کہ گندم کی فصل پک کر تیاری کے آخری مراحل میں ہے اور کئی اضلاع میں تو harvesting بھی شروع ہو چکی ہے لیکن حکومت کی طرف سے گندم کا کوئی scheduled rate جاری نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی خریداری کی پالیسی ہمارے سامنے آئی ہے جس کی وجہ سے پنجاب میں گندم کے کسانوں میں بڑی بے چینی پائی جاتی ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آئی ایم ایف نے بھی گندم کی خریداری کے بارے میں کچھ کڑی شرائط حکومت وقت کے سامنے رکھی ہیں تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اس پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے گندم کی امدادی قیمت یا جو خریداری کرنی ہے، اس کا بھی تعین کریں اور از راہ مہربانی حکومت گذشتہ سال کی گندم کی خریداری کے ٹارگٹ سے زیادہ خریداری کرے اس سے کم نہ کی جائے کیونکہ off season آتے ہی پھر وہی اسٹاک کرنے والا مافیا کاشتکاروں سے سستے داموں لے کر گندم اسٹاک کرے گا اور گندم کا سارا منافع حاصل کرے گا جبکہ کاشتکار بے چارہ پِس جائے گا جس سے ہم ایک نئے بحران کا شکار ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے معزز اراکین کی زیادہ تعداد زراعت کے شعبہ سے وابستہ ہے لیکن آج تک کبھی بھی زرعی inputs ہمیں scheduled rate پر نہیں ملیں اور

جب بھی ملی ہیں وہ black میں ہی ملی ہیں۔ کھاد، pesticides اور دیگر چیزوں کا فصل کی ضرورت کے وقت کچھ rate ہوتا ہے جبکہ off season میں کچھ اور ہوتا ہے۔ میری منسٹر صاحب سے یہ بھی request ہے کہ خاص طور پر زرعی مشینری کو ڈیوٹی فری کیا جائے اور اس کی import پر تمام ٹیکس ختم کئے جائیں تاکہ لوگ بہتر طریقے سے کاشتکاری کر سکیں۔

جناب سپیکر! زراعت کے ساتھ لائیو سٹاک کا شعبہ جُڑا ہوا ہے اور میں محترم وزیر خزانہ سے یہ بھی request کروں گا کہ ایک غریب آدمی کی کل کائنات اس کے جانور ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ایاز صاحب! Wind up کریں۔

جناب ایاز احمد: جناب سپیکر! میں دو منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیتا ہوں۔ وزیر موصوف صاحب! اگر ہم لائیو سٹاک پر توجہ دیں، بہتر نسل کے جانور انہیں provide کریں اور خاص طور پر جو animal import ہوتے ہیں تو میری یہ request ہے کہ پنجاب حکومت مہربانی کر کے وفاق کو اس issue پر on board لیتے ہوئے ایسے جانوروں پر کسٹم ڈیوٹی اور import taxes ختم کروائے جائیں تاکہ لوگوں کو اچھے جانور میسر ہوں۔

جناب سپیکر! میں wind up کرتے ہوئے اپنے حلقہ PP-222 شجاع آباد ملتان کی طرف آتے ہوئے وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ حلقہ بھی آپ ہی کے صوبے میں ہے جو کہ پنجاب کا حصہ ہے۔ پنجاب کی پرانی تحصیلوں میں سے ایک تحصیل شجاع آباد ہے جہاں پر سیوریج کا نظام بوسیدہ ہو چکا ہے جبکہ پوری تحصیل میں کوئی playground اور کوئی ایک پارک نہیں ہے۔ میں آپ کی توجہ اپنے حلقہ کے صرف دو main issues کی طرف دلانا چاہوں گا کہ وہاں پر ایک دانش سکول ہے جو مکمل تیار ہو کر اپنی جگہ پر موجود ہے جبکہ اس کی صرف inauguration ہونی ہے اور عملہ تعینات ہونا ہے تو اسے آپ top priority پر kindly functional کروائیں۔ اس سکول کے سامنے ایک روڈ ہے جو کہ بستی ملوک اور شجاع آباد سے link کر رہا ہے۔ یہ 25 کلو میٹر کا روڈ بھی میرے لیڈر عمران خان نے دیا جس میں سے صرف دو کلو میٹر کا ٹکڑا مکمل ہونے والا رہتا ہے جو دانش سکول سے لے کر شہر کو interlink کرے گا۔ وہاں پر تقریباً پانچ کروڑ روپے کی لاگت سے ڈسپوزل کا کام ہو رہا ہے جو کہ عمران خان صاحب

نے دیا لیکن یہ بھی التواء کا شکار ہے تو kindly اگر یہ بھی ہو جائے تو ہمارا یہ سکول بھی چل جائے گا اور باقی معاملات بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ کل ہمارے لیڈر کی تصویر احمد خان صاحب کی تقریر کے وقت ان کے سامنے ڈائس پر لگانے پر دوستوں کو بڑا غصہ آیا جس پر انہوں نے ناراضی کا بھی اظہار کیا۔ میں آپ سے اجازت لیتے ہوئے اپنے لیڈر کی نذر ایک شعر کرتا ہوں کہ:

تیرے حاسدوں کو ملال ہے یہ نصیر فن کا کمال ہے
تیرا قول تھا جو سند رہا تیری بات تھی جو کھری رہی

بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ رُشدہ لودھی!

محترمہ رُشدہ لودھی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب اللعالمین۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے ساتھ ساتھ میں اللہ پاک کی کروڑ ہا بار شکر گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری قائد محترمہ مریم نواز شریف دخترِ پاکستان اور میرے محترم میاں محمد نواز شریف کی بہادر بیٹی کو 8۔ فروری کے دن کامیابی سے ہمکنار کر کے سُرخرو کیا اور پھر وقت نے ثابت کیا کہ محترمہ نے اپنی فہم و فراست اور بہادری سے نہ صرف پاکستان مسلم لیگ (ن) کا سر فخر سے بلند کیا بلکہ پاکستانی قوم کو سہارا بھی دیا جس کے لئے میں اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور اپنی beloved leader Madam Chief Minister Maryam Nawaz Sharif Sahiba کو سلام پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحبہ نے 21 دن کی قلیل مدت میں 28 منصوبوں کا آغاز کر کے اپنے والد محترم میاں محمد نواز شریف اور اپنے چچا میاں محمد شہباز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان کا سر فخر سے بلند کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بھی سہارا دیا اور ہمیں امید ہے کہ ان کے اسی طرح کے منصوبوں سے پاکستان بہت جلد اس بھنور سے نکل آئے گا۔

جناب سپیکر! اب میں وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب کی طرف سے پیش کردہ بجٹ کے حوالے سے انہیں مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی کیونکہ یہ بجٹ بناتے وقت every segment of the society کا خیال رکھا گیا اور اسے مد نظر رکھا گیا۔ وہ انفارمیشن ٹیکنالوجی ہو یا پھر تعلیم کا میدان، ہیلتھ ہو یا یوتھ افیئرز، وومن ویلفیئر کی بات ہو یا skill development کی بات ہو۔ ان تمام شعبہ ہائے زندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بجٹ بنایا گیا ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ agriculture جو کہ ہمارے ملک کی backbone ہے اس پر خصوصی توجہ رکھی گئی جس کے لئے میں انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتاؤں گی کہ agriculture کے ساتھ جُڑے ہوئے شعبہ لائیو سٹاک کو بھی بالکل نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر دیکھا جائے تو "اپنا گھر اپنی چھت" کی بات نہ کی جائے تو یہ زیادتی ہو گی۔ اگر دیکھا جائے تو roads کی rehabilitation کا بھی بہترین پروگرام پیش کیا گیا ہے۔ بہترین، balanced اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر اپنے محترم وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھ ناچیز کا تعلق عوامی نمائندہ ہونے کے ساتھ ساتھ وکلاء برادری کی نمائندگی کا بھی بوجھ میرے کندھوں پر ہے۔ وکلاء برادری وہ برادری ہے جس کو cream of society کہا جاتا ہے۔ وکلاء برادری وہ برادری ہے جس نے پاکستان بنانے سے لے کر پاکستان بچانے تک ہمیشہ کلیدی role play کیا ہے۔ وکلاء برادری نے جمہوریت کے استحکام، پاکستان کی بقاء اور پاکستان کی ترقی کے لئے ہمیشہ اپنا role play کیا پھر وہ چاہے عدلیہ بحالی کی تحریک ہو یا میاں محمد نواز شریف صاحب کی سربراہی میں کسی ڈکٹیٹر کے خلاف کیا جانے والا "لانگ مارچ" ہو، وکلاء برادری ہمیشہ سرفہرست اور صفِ اول میں کھڑی نظر آئی۔ میں اس حوالے سے یہ کہنا چاہوں گی کہ میری قائد محترمہ مریم نواز شریف جو کہ میری inspiration بھی ہیں اور beloved leader بھی ہیں تو میری ان سے درخواست ہے کہ وکلاء ویلفیئر منصوبے پر بھی غور فرمائیں اور خاص طور پر "اپنا گھر اپنی چھت" کے طرز پر وکلاء ویلفیئر ہاؤسنگ سوسائٹی کے منصوبے کو جلد launch کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ محترمہ وزیر اعلیٰ میری درخواست پر ضرور غور فرمائیں گی۔

جناب سپیکر! اپنی بات کے اختتام پر وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے قیدی نمبر 804 پاکستانی قوم کے [*****] کو ایک پیغام دیتے ہوئے اپنی بات ختم کروں گی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر وزیر اعلیٰ کے خلاف نعرہ بازی کرنے لگے)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House, Order in the House محترمہ! شکریہ۔ معزز اراکین سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ رُشدہ لودھی: جناب سپیکر! House in order کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے ناں۔ آپ کی بات ہو گئی ہے جسے سب نے بڑے تحمل سے سُنا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ محترمہ نے جو لفظ [*****] استعمال کیا ہے میں اس کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی، جناب محمد احسن احسان گجر! تمام اراکین تشریف رکھیں میں نے وہ لفظ کارروائی سے حذف کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، آپ کے ہی colleague نے بات کرنی ہے، آج جمعۃ المبارک ہے سب نے نماز بھی پڑھنی ہے اس لئے خاموشی اختیار فرمائیں۔ جی، گجر صاحب!

جناب محمد احسن احسان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk, No cross talk. Order in the House.

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

معزز اراکین تشریف رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔ میں نے وہ لفظ حذف کر دیا ہے اور کارروائی کا حصہ نہیں بنایا اب آپ تشریف رکھیں۔ رانا شہباز صاحب! پلیز، تشریف رکھیں۔ جناب احمد خان صاحب! اس سے پہلے بھی بہت زیادہ تلخ باتیں ہوئی ہیں لیکن جب آپ نے کہا تو میں نے اس لفظ کو حذف کر دیا ہے۔ میری سب سے گزارش ہے کہ خاموشی اختیار کریں، بجٹ پر بحث ہے تو بجٹ پر ہی رہا جائے۔ ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ کل بھی ایک episode ہوا تھا۔ ہر دفعہ ٹریژری بنچوں کی طرف سے آغاز ہوتا ہے۔ آج ایڈوائزری کمیٹی کے ساتھ سپیکر صاحب کی جو ملاقات ہوئی تھی اس میں ہمارے حسن نیازی صاحب، ہمارے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر اور ہمارے چیف وہپ بھی تھے تو اس میں یہی بات طے ہوئی تھی کہ آپ بجٹ پر smoothly بحث کریں۔ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ غداری کا سرٹیفکیٹ دینے والے یہ کون لوگ ہیں جو خود واجپائی کے ساتھ بیٹھ کر کہیں کہ یہ پاکستان بنا ہی غلط تھا، یہ سرحد ہونی ہی نہیں چاہئے تھی۔ یہ ہمیں غداری کا سبق سکھاتے ہیں۔

معزز اراکین حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ہاؤس کے decorum کا خیال رکھتے ہیں لیکن یہ لوگ ہماری سیٹیں لے کر اِن لوگوں کو لے کر آئے ہیں جن کے خواب و خیال میں بھی یہاں آنے کا نہیں تھا۔ ہماری 27 سیٹوں پر یہ محترمہ خاتون آئی ہیں جن کو legislation کا پتا ہی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اِن کو کم از کم یہ سکھائیں کہ اگر غداری کا سرٹیفکیٹ ہم یہاں دینا شروع ہو گئے تو آپ کو تو منہ چُھپانے کی بھی جگہ نہیں ملے گی۔ اگر عمران خان کے متعلق یہ بات کریں گے تو پھر بات بہت دور تک جائے گی۔ اگر آپ نے ہاؤس کو چلانا ہے تو کم از کم ٹریژری بنچوں کو سمجھائیں کہ یہ within limit چلیں otherwise یہ ہاؤس نہیں چلے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! دونوں اطراف سے تلخ جملوں کا استعمال ہوتا رہتا ہے لیکن آپ نے کہا اور میں نے اس لفظ کو کارروائی کا حصہ نہیں بنایا میں نے اس کو حذف کر دیا۔ اب ہاؤس کو آگے چلنے دیں۔ جی، جناب احسن احسان صاحب!

جناب محمد احسن احسان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیدنا کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب سپیکر! آج ایک مخصوص بحث بجٹ پر ہے۔ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں ہماری یہ کوشش اور خواہش ہے کہ ہم صرف جائز تنقید کریں اور آپ کے ساتھ مل کر چلیں کیونکہ ہم عوامی مسائل کو حل کروانے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: میری تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ خاموشی اختیار کریں۔ محترمہ زیب النساء! پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد احسن احسان: جناب سپیکر! ہم بجٹ پر بات کر رہے تھے، سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہم قدرت سے support تو حاصل کر سکتے ہیں۔۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اقتدار اور معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے شدید نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House, Order in the House. میری گزارش ہو گی کہ آپ سب معزز اراکین ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں۔ محترمہ زیب النساء! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب النساء! آپ please تشریف رکھیں۔ جی، جناب احسن احسان!

جناب محمد احسن احسان: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا کہ ہم قدرت سے support تو حاصل کر سکتے ہیں لیکن قدرت سے ٹکرا نہیں سکتے تو ہمارا یہ جو پنجاب اور خاص طور پر لاہور جہاں ہم بیٹھے ہیں اس کی سموگ کے حوالے سے world level میں دو تین مہینے کے لئے grading رہتی ہے۔ یہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس میں سموگ کا لفظ تو استعمال ہوا ہے، اس سموگ کی وجہ سے ہمارے صوبہ کا پورا سسٹم دسمبر، جنوری اور فروری کے مہینے میں تقریباً مفلوج ہو جاتا ہے لیکن اس

کی وجوہات اور تدارک کے لئے کچھ نہیں لکھا گیا۔ ایک ہی چیز بتائی گئی ہے، جو ان کی ایک انڈسٹریل سوچ ہے، اور صرف یہی کہا گیا ہے کہ الیکٹرک بسیں شروع کریں گے اور الیکٹریکل بائیکس دیں گے اس کے علاوہ ختم۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر صاحب بیٹھے ہیں ہمیں بتایا جائے کہ جتنی دیر تک یہ جنگلات یا قدرتی ماحول نہیں ہو گا تو یہ سموگ پر کیسے قابو پائیں گے؟ یہ مشینوں سے ختم ہونے والی چیز نہیں ہے ہمیں قدرتی ماحول کی طرف آنا پڑے گا، اسے support کرنا پڑے گا اور اسے adopt کرنا پڑے گا۔ اس پورے بجٹ میں جنگلات کے لئے کیا رکھا گیا ہے؟ کوئی چیز نہیں۔ ہم سب مل کر، قرضے لے کر ملک بنا سکتے ہیں اور چلا سکتے ہیں لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ climate change اور سموگ کی وجہ سے ہمارے 6 مہینے خشک سالی میں مارے جاتے ہیں اور 6 مہینے سیلاب کی نظر ہو جاتے ہیں۔ آپ نے جو بنایا ہوتا ہے اور کمایا ہوتا ہے، جو ادھار لیا ہوتا ہے وہ سب سیلاب کی نظر ہو جاتا ہے اور یہی سموگ ہے جس کی وجہ سے ہمارے education sector میں سردیوں کی چھٹیاں ایک مہینے تک extend ہوتی ہیں۔ آپ کی health پر اتنا burden آجاتا ہے کہ آپ کی تمام ایمرجنسی overload ہو جاتی ہیں۔ آپ کا transportation system pack ہو جاتا ہے تو صرف الیکٹریکل بائیکس اور الیکٹریکل بسیں اس سموگ کا حل نہیں ہیں اور نہ ہی اس climate change کا حل ہیں تو مہربانی کر کے اس چیز کو آپ صنعتی طور پر نہیں بلکہ عام لوگوں کی طرح دیکھیں اور اس پر زیادہ توجہ دی جائے۔ اس کے علاوہ جو ہمارا پنجاب بلکہ پورا پاکستان ہے زمیندار اس کی ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن جو سب سے زیادہ ظلم ہوتا ہے وہ بھی اس زمیندار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر زمیندار کو اس کی فصلوں کی امدادی قیمت بوقت کاشت بتائی جائے تو زمیندار اپنے تمام تر وسائل لگا کر وہ چیزیں مہیا کرے جو اس فصل کو چاہئیں اور اس کے علاوہ وہ پیداوار جو اس ملک کو چاہئے وہ دے لیکن نہ تو کوئی امدادی قیمت بوقت کاشت دی جاتی ہے، جب مارکیٹ میں فصل آجاتی ہے تو اس کا خریدار کوئی نہیں ہوتا لیکن جب زمیندار سے تمام چیزیں اسٹاکیہ اور investors کے پاس چلی جاتی ہیں تو وہی products جنہیں کل کوئی پوچھتا نہیں تھا وہی گراں فروش اور black marketing میں چلی جاتی ہیں۔ زمیندار کے لئے کیا ہے؟ بوقت کاشت نہ اسے بیج ملتا ہے اور نہ

اسے کھاد ملتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ غیر معیاری بیج اور مہنگی کھادوں کے ساتھ اپنی دن رات کی محنت سے جو products لے کر آتا ہے اس کو بھی مارکیٹ میں کوئی support نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد احسن احسان! آپ please wind up کریں۔

جناب محمد احسن احسان: جناب سپیکر! میں wind up کرتا ہوں۔ سب سے اہم چیز، آپ دیکھیں کہ جس طرح میرے معزز دوست نے پہلے بھی بتایا کہ ہمارا پورا جنوبی پنجاب کاٹن زون تھا اور ہمارا فیصل آباد Manchester of Pakistan تھا، آپ دیکھیں کہ پورا جنوبی پنجاب کاٹن زون تھا اور 1947 سے لے کر اب تک اگر ریسرچ نہیں ہوئی تو وہ کاٹن کے بیج پر ریسرچ نہیں ہوئی۔ جنوبی پنجاب کاٹن زون کی بجائے اب شوگر زون بن چکا ہے اور فیصل آباد کی انڈسٹری لائن کباڑ مارکیٹ میں تبدیل ہو گئی ہے کس کا نقصان ہوا؟ اس ملک کا نقصان ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احسن صاحب! بہت شکریہ۔ محترمہ قدسیہ بتول!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ شروع اللہ کے نام سے جس کے قبضے میں ہم سب کی جان ہے اور بیشک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام عالم کے لئے رحمتہ للعالمین ہیں۔ میں اس ایوان کی توسط سے سب سے پہلے فلسطین میں ہونی والی اسرائیلی جارحیت، بربریت، سفاکیت اور ظلم کی بھرپور مذمت کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف نے اپنی ٹیم اور وزیر خزانہ صاحب کی ٹیم کے ساتھ مل کر جس قدر بہترین عوام دوست بجٹ پیش کیا میں اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں بطور خاتون اس چیز پر بھی شکر گزار ہوں کہ اس بجٹ میں خواتین کی ویلفیئر کے لئے بہت سارے positive اقدامات کئے گئے اور بجٹ مختص کیا گیا جس میں خصوصاً day care centre کا قیام جو آج کے وقت کی اہم ضرورت ہے۔ خواتین جو کام کرتی ہیں ان کے لئے خصوصاً میں مزید یہ درخواست کرتی ہوں اور یہ demand کرتی ہوں کہ جہاں day care Centre کا قیام عمل لایا جائے وہاں working place پر working women کے

لئے rest areas اور specially الگ واش رومز کا ہونا بہت ضروری ہے لہذا وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کے لئے خصوصی بجٹ مختص کیا جائے۔ ملازمت پیشہ خواتین اور خصوصاً گھریلو خواتین جو ملازمت پیشہ ہیں اور جو گھریلو ملازمین ہیں، میری درخواست ہے کہ آج اس مہنگائی کے دور میں ان کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت کو فری کر دیا جائے تاکہ انہیں کم از کم اپنے روزگار کے لئے آنے جانے میں سہولت ہو۔ خاص طور پر خواتین کی ہراسگی اس معاشرہ کا بہت بڑا المیہ ہے تو میری درخواست ہے کہ خواتین کی ہراسگی کو روکنے کے لئے پبلک جگہوں پر پوسٹر اور ایسی تشہیر آویزاں کی جائے جو ہراسگی کو روکنے کے لئے معاون ثابت ہو، اور اس کے لئے حکومتی سطح پر اقدامات کئے جائیں اور اس کے لئے خاص فنڈ بھی مختص کیا جائے۔ ملتان میں خواتین کے لئے crises centres کا قیام کیا گیا تھا میری درخواست ہے کہ اس بجٹ میں خواتین کا ملتان کی طرز پر crises centers ہر ضلع میں قائم کیا جائے تاکہ خواتین خود کو محفوظ تصور کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جب بجٹ میں، میں نے یہ دیکھا کہ out of schools جو بچے ہیں ان کے لئے خصوصی طور پر بجٹ کو مختص کیا گیا ہے تو میری اس میں submission یہ ہے کہ اگر ان بچوں کو سکول میں لانے کے ساتھ ساتھ انہیں فری کتب کی سہولیات ہوتی ہیں لیکن مہنگائی کے اس دور میں ان کے لئے یونیفارم کا لینا بھی ایک بہت بڑا سوالیہ نشان بن جاتا ہے تو اگر انہیں فری بکس کے ساتھ فری یونیفارم بھی مہیا کیا جائے تو یہ ایک بہت احسن اقدام ہو گا اور خصوصی طور پر بچوں کی صحت کے حوالے سے میری یہ submission ہے کہ بجٹ میں محکمہ صحت کو کہیں کہ اگر ہر سکول میں، ہر ماہ لازمی طور پر بچوں کی صحت کی سہولیات کے لئے طبی کیمپ قائم کر دیئے جائیں جہاں ان کی mental and physical health کو ensure کیا جائے تو یہ پنجاب کے بچوں کے لئے ایک بہت احسن اقدام ہو گا۔

جناب سپیکر! بچوں میں غذائی قلت پہ قابو پانے کے لئے موجودہ بجٹ میں فنڈز مختص کیا جانا ایک خوش آئند بات ہے۔ تاہم میری وزیر اعلیٰ صاحبہ سے یہ بھی درخواست ہے کہ بے گھر، چائلڈ لیبر کا شکار، جنسی ہراسگی کا شکار بچوں کے لئے ہر ضلع کے لیول پر trauma centers اور اس طرح کے اقدامات کئے جائیں جس میں خصوصی طور پر ان کی rehabilitation کا کام ہو اور

physical and mental health سے متعلقہ جو experts ہیں ان کو وہاں پہ موقع دیا جائے کہ وہ ان بچوں کے لئے بہترین اقدامات کریں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کیونکہ مہنگائی کا ایک element خود ساختہ مہنگائی بھی ہے تو میں یہ درخواست کرتی ہوں کہ اس بجٹ میں خاص طور پر Price Control Inspectors کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ ہر یونین کونسل لیول تک جا کر مہنگائی پر قابو پانے کے لئے بہتر اقدامات کر سکیں اور وکلاء ہاؤسنگ سوسائٹی کا قیام بہت اہم ضرورت ہے اور خاص طور پہ جو ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ینگ وکلاء ہیں وہ جب فیلڈ میں آتے ہیں تو ان کا سب سے بڑا issue internship کا آتا ہے تو اس کے لئے حکومتی لیول پر خصوصی فنڈز قائم کئے جائیں اور خصوصی اقدامات کئے جائیں۔ آخر میں اس شعر کے ساتھ کہ:

جو یقین کی راہ پر چل پڑے اِنہیں منزلوں نے پناہ دی
جنہیں وسوسوں نے ڈرا دیا وہ قدم قدم پر بہک گئے

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، محترم محمد ندیم قریشی!

جناب محمد ندیم قریشی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ماشاءاللہ 24-2023 کی budget speech میں نے پڑھی، میں جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو سن تو نہ سکا۔ یہ بڑا تاریخی قسم کا بڑا خوبصورت booklet شائع کیا گیا، بڑا اچھا لگا اس میں اللہ کے پاک نام سے حمد و ثنا سے ذکر کیا گیا ساتھ سرکار مدینہ ﷺ پر درود پاک بھی لکھا گیا، درود بھیجا گیا اور ساتھ ہی میرے محترم وزیر جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے پتا نہیں اس کو پڑھا یا نہیں یا پڑھا نہیں اور ساتھ ہی صریحاً جھوٹ سے ایک سلسلے کا آغاز کیا گیا یہ budget speech میں لکھتے ہیں گزشتہ پانچ سال جو پنجاب کی بدحالی تھی، پنجاب کے agriculture کی اور education کی تباہی تھی انہوں نے اُس پانچ سال میں جو COVID کا ڈیڑھ سال تھا وہ بھی exclude نہ کیا، انہوں نے اس پانچ سال میں میاں حمزہ شہباز کے آٹھ ماہ بھی exclude نہ کئے، انہوں نے اُس پانچ سال میں محسن شریف sorry محسن نقوی صاحب کے ڈیڑھ سال بھی شامل نہ کئے۔

جناب سپیکر! حیرانی کی بات ہے جب سب سے بڑے صوبہ پنجاب کی اسمبلی میں جھوٹ کی booklet شائع کی جائے گی مجھے اُس وقت بڑی حیرانی ہوئی یہ میرے پاس ایک document ہے جس میں agriculture کی 52 ongoing schemes ہیں جنہیں اس بجٹ میں اپنے پروگرام کا حصہ بنایا گیا ہے یہ بہت سارے ہمارے نوجوان ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں یہ ساری پاکستان کی young lot ہے یہ بھی سنتے ہوں گے کہ ایک وزیر اعلیٰ پر بڑی تنقید کی جاتی ہے اس وزیر اعلی نے پانچ سال یہاں کیا کیا ہو گا؟ ٹھیک ہے آج وہ سامراج کے ہاتھ چڑھ گئے ہمارے وزیر اعلیٰ اگر ہمارے ساتھ ہوتے تو آج یہ یہاں ہوتے یا کسی جیل میں ہوتے یا اپنا فارم 45,47 لے کر کسی RO کے پاس نتیجے کو ٹھیک کروا رہے ہوتے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کر دوں اس وزیر اعلیٰ کے پیچھے ایک شخص تھا وہ شخص کون تھا، آج اس پورے ایوان کو میں بتانا چاہتا ہوں وہ شخص کون تھا، کس نے پاکستان میں، پنجاب میں سب سے پہلے 1950 میں جو Sugarcane Factory Control Ordinance بنا کر کس نے sugarcane farmers کو وہ Ordinance 2020 میں change کر کے دیا میں سب کو بتاؤں گا وہ شخص کون تھا sugarcane کا farmer اپنا گنا لے کر ٹرالیاں لے کر 15,15,20,20 دن sugarcane factory کے باہر کھڑا رہتا تھا، وہ کون تھا جس نے ستمبر 2021 میں Sugarcane Factory Control Ordinance کو Sugarcane Factory Control Act کے ذریعے سے اسمبلی سے پاس کروایا اور sugarcane کے farmer کو آڑھتی سے نجات دی، شوگر ملز کی مافیا سے نجات دی، وہ شخص وہی تھا جو اڈیالہ میں بیٹھا ہوا ہے، وہ کون شخص تھا جس نے COVID میں پنجاب میں agriculture emergency program نافذ کیا؟ میرے نوجوان دوستو! آپ نے ہمت نہیں ہارنی یہ ایک بیانیہ کے ذریعے ہمیں دبانا چاہتے ہیں۔ میں خود agriculture graduate ہوں پاکستان کی 76 سال کی تاریخ میں اگر کسی پرائم منسٹر نے، اگر کسی گورنمنٹ نے پنجاب کے agriculture کو focus کیا تو اس کا نام عمران خان ہے۔ اُسی کے بارے میں اقبال نے کہا تھا:

یہ غازی، یہ تیرے پُر اسرار بندے
جنھیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سِمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

جناب سپیکر! آج ان نوجوانوں کو کوئی بتائے گا کہ جب پنجاب میں emergency agriculture program دیا گیا ہے تو عمران خان نے کیا کیا؟ عمران خان نے پنجاب کے کاشتکار کے لئے 600۔ارب روپے کا فنڈ رکھا، عمران خان نے پنجاب کے کاشت کاروں کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار وہ schemes دیں، پنجاب کے کاشتکار کو subsidy دی گئی ، solar panel پر subsidy دی گئی، agriculture products پر subsidy دی گئی، fertilizer, pesticide اور herbicide پر 50 فیصد subsidy government of Punjab دیتی تھی۔ آج وہ چیف منسٹر ہمیں چھوڑ گئے لیکن اس کے پیچھے جو قیادت تھی وہ اڈیالہ میں ہے یہ وہی شخص ہے جس کے تعصب میں جس کی حسد کی آگ میں یہ سب مبتلا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے COVID میں پنجاب کے کاشتکار کو سپورٹ کیا۔ بات اس لئے طویل ہو گئی کہ انہوں نے ongoing schemes میں 52 منصوبے لکھے ہیں۔

جناب سپیکر! کل میرے ایک دوست نے وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی بڑی تعریف کی ان کے حسن کی، خوبصورتی کی، یقیناً بہت خوبصورت ہے لیکن کیا یہ بتا سکتے ہیں اور حزب اقتدار کے میرے دوست بتا سکتے ہیں کہ 52 منصوبوں میں سے کوئی 5 منصوبے اُٹھا کر بتا دیں کہ اس میں سے کوئی ایک منصوبہ محترمہ مریم نواز شریف نے دیا ہے میں ان سے معافی مانگوں گا یہ سب منصوبے عمران خان کے دور کے شروع کئے گئے ہیں:

تُو تو بازارِ عداوت میں بھی کھوٹا نکلا
میرے دشمن تو تو میری سوچ سے چھوٹا نکلا

جناب سپیکر !وہ کون تھا جس نے پنجاب کے 35 ہزار کلومیٹر irrigation system کو upgrade کیا، آج سارے پاکستان کو ایک بیانیہ کے ذریعے دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ یہ فسادی ہیں، یہ لڑاکا ہیں بھائی ہم نے deliver کیا ہے آپ مجھے 76 سال کی

agriculture history میں بتائیں ؟ آپ بھی agriculture background سے ہیں 60 فیصد لوگ agriculture background سے ہیں پنجاب کی cash crops کس کے دور میں سب سے بڑی yield حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکی، وہ وہی شخص ہے جو اڈیالہ میں بیٹھا ہوا ہے آج اُس شخص کے نام لینے پر پابندی ہے خدا کی قسم اُس نے اس قوم کے لئے جو کچھ کرنا تھا وہ اپنے حصے کا کام کر گیا:

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

میرے دوستو! آج اگر آپ ان کی باتیں سنتے ہیں تو آپ نے disheart نہیں ہونا میں اسی اسمبلی کا حصہ تھا میں نے دیکھا COVID میں پنجاب کی گورنمنٹ نے کیسے کام کیا۔

جناب والا! آپ ساؤتھ پنجاب کو represent کرتے ہیں میں بھی ساؤتھ پنجاب کو represent کرتا ہوں پنجاب کی آبادی کا 32 فیصد حصہ میرا سرائیکی وسیب میری میٹھی آم کی دھرتی، میرا وہ علاقہ جس کو ہمیشہ بجٹ تو اس کی population کے مطابق دیا جاتا تھا لیکن خرچ کتنا ہوتا تھا؟ 12 فیصد، 14 فیصد یہ سب ریکارڈ کا حصہ ہے وہ کون تھا جس نے ساؤتھ پنجاب کے لوگوں کو یہ right دیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قریشی صاحب! آپ wind up کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! مجھے 2 منٹ دے دیں اور اگر آج آپ ساؤتھ پنجاب کی بات نہیں سنیں گے تو مجھے تکلیف ہو گی، آپ یہاں بہاولپور سے آئے ہیں میں آپ کی ذات پر تنقید نہیں کرنا چاہتا مجھے قوم کو بتانے دیجئے وہ عمران خان تھا جس نے ساؤتھ پنجاب کو اُس کی آبادی کے مطابق حق دیا اور پہلی بار معزز رکن رانا شہباز صاحب اور ہم نے ووٹ دیا تھا کہ ساؤتھ پنجاب کے لوگ جو آج ساؤتھ پنجاب سول سیکرٹریٹ کے ذریعے 18 محکموں میں اپنے کام کروا رہے ہیں۔ یہاں میرے بھائی علی حیدر گیلانی صاحب نے بھی speech کی، مسلم لیگ (ن) کے معزز اراکین نے بھی speeches کیں یہ 2008 میں بھی اکٹھے تھے۔

منافقت کا نصاب پڑھ کر محبتوں کی کتاب لکھنا
بہت کٹھن ہے خزاں کے ماتھے پہ داستان گلاب لکھنا

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! آپ کو بات کرتے ہوئے 8منٹ سے زیادہ ہوگئے ہیں لہٰذا آپ اپنی بات کو30 سیکنڈ میں conclude کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! اب میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! پنجاب کے سرائیکی وسیب کو ان کا حق دیں۔ یہ منافقت نہ کریں یہ اقتدار میں بیٹھ کر وزارت کی بندر بانٹ نہ کریں۔ یہ پاکستان کے وسائل پر ڈاکا مت ڈالیں، یہ ان کاغذوں سے ہمیں بے وقوف مت بنائیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن بنچز کی طرف سے نعرے بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ دیکھیں آپ اس طرح نعرہ بازی نہیں کرسکتے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب محترمہ ذکیہ شاہنواز اپنی بات کریں۔ جی، محترمہ! (شوروغل)

(اس مرحلہ پر حکومتی اور اپوزیشن اراکین کی طرف سے نعرے بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: طارق گل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ معزز رکن بات کرنے کے لئے کھڑی ہیں لہٰذا ان کو بات کرنے دیں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No point of order آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House. جی، محترمہ!

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی speech English میں کرسکتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! بالکل آپ انگریزی میں بات کرسکتی ہیں۔

MS ZAKIA KHAN: Thank you so much. Mr Speaker! First of all I would like to congratulate the Chief Minister Punjab for becoming the first woman Chief Minister of Punjab. It is an honor for us. (Clapping and interruptions)

Mr Speaker! We all are very proud of this. At the same time she has earned it and she has worked hard when the party went through very difficult times.

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk, please.

MS ZAKIA KHAN: She activated the party; she organized the party; and it is due to her own hard work that today she is in a position that the party nominated her to become the Chief Minister. I congratulate her for her honesty and hard work. It is with the blessing of the…..

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk please, Rana Shehbaz Sahib.

MS ZAKIA KHAN: It is with the blessings of our leaders Mian Muhammad Nawaz Sharif and Mian Muhammad Shehbaz Sharif. It is because of our workers that the party has been strengthened today and has been united. I would like to congratulate Mr. Speaker and the Deputy Speaker for becoming the Speaker and Deputy Speaker of the Provincial Assembly, all the Cabinet members, her team members of the Muslim League and all the workers who worked so hard to strengthen the party and today we are in a position to serve Punjab and to serve Pakistan. Secondly, I would like to talk about the budget. The budget is very well

planned. It has been planned throughly and in a difficult time which is very difficult to plan any budget and for any Chief Minister to take over in a crisis which the Pakistan is going through and so is Punjab and we all have to. I request the opposition and the government to join hands to strengthen the Punjab and work together to get out of these difficult times and show maturity. We have to respect their leaders and they have to respect our leaders. The time has come we should stop doing all this and concentrate on work, work and work, and nothing else. We cannot afford all this "Halla Gulla" which goes on in the Assembly. We are wasting time and we cannot afford to do that. I again request we have a very mature person who is like a brother to me "The Leader of the Opposition" and I know with his leadership the opposition will show much more maturity. We have also done something which we should improve and they should improve also. On environment, I would say the Chief Minister has given priority and in her speech: she has given a lot of attention to the rural areas. The rural areas are like dumps. They need a massive cleanup job and we need to get rid of the plastic bags and all the dumps but we have to also provide them with space where the garbage in all the villages can be collected and piled up in the place because if we clean up and there is no proper handling of the garbage there is no point and again it will be the same story over and over again. So we have to do it

systemically. Secondly, I would say that in our previous government of Mian Muhammad Shehbaz Sharif, the World Bank gave us loan of 200.75 Million dollars on a one percent basis to environment. We should find out what happened to that money and to that loan which was given to Government of Punjab and we should try and use it on projects and where our honorable members have been talking about the smog. If Los Angeles and England can clear itself of smog so can we. Punjab has no choice but to work on these areas of smog, cleanliness, environment, climate change and by growing trees. It is an important factor in all this and we have to work on it very seriously and find out that really what happened to that money which is quite a bit of sum of money allocated for the environment and we should utilize it. Secondly, I would say that agriculture is very important. It is the backbone and during COVID it was agriculture which sustained us. The factories were closed. There were electricity outages and shortage of everything but due to agriculture we sustained ourselves and everybody knows that Punjab is the center of agriculture where it provides the main food i.e. wheat to whole of Pakistan. We should work on the wheat projects, we should work on the seed, we should work on the machinery and give some loans to the farmers to improve; especially when the rice is growing and the stubs are left. The stubs are burnt that adds to the smog. So, the farmers should be helped with the machinery to plough in the

stubs rather than burning the rice stubs. Secondly, I would say that one has to concentrate a lot on the seed and do a lot of research. We have a young agriculture Minister who is very well entrenched in agriculture and knows a lot about it but there is a lot of room for improvement and we should sustain ourselves and have surplus wheat rather than ever having shortage of wheat in Punjab. The other thing is that we must have silos. Our wheat is wasted because we don't have proper storing system. We need to have silos in every district as many as possible, especially in the wheat growing areas.

(اذان جمعۃ المبارک)

MR DEPUTY SPEAKER: Please carry on.

MS ZAKIA KHAN: Population is the most serious problem that Pakistan is facing today. It is the fifth populous country in the world and we have to concentrate on population. It is just not a question of number but it is a problem of human welfare, development, poverty, employment, malnutrition, health, abnormal urbanization, and wide range of social problems. So, it is a problem that Pakistan is facing today with which everything, I mean, every department and every institution is connected. We are going down because of the rate of our population growth. We have to give priority and seriously think how to control it taking on board the Scholars and religious leaders. We have to work with them.

MR DEPUTY SPEAKER: Wind up please.

MS ZAKIA KHAN: Mr Speaker, give me some more minutes. You know you have been giving time to others quite a bit and I have one or two things more to say. I request for a little more time. So, this should be on the top of the list. The other thing is where women are concerned. I would say that a lot of laws have been made for women. There are laws and we have given a lot of reforms but the implementation of these laws is not there. We have to implement those laws and reforms where women are concerned because there are cases which are happening every day.

عورتوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے مگر action نہیں ہوتا، سزا نہیں ہوتی۔

We have to punish people; set example, and see how these laws are implemented where women are concerned. One more thing that I would like to say is that our women MPAs should be taken on board. They should be given funds and they should be given work so that they can contribute to their party, country. They should be taken on board and I would say they that women should be given jobs should if not equal at least half what is given to the elected MPAs. You should take the women on board. It is the big asset that we have.

آپ صرف یہ نہ سمجھیں کہ ہم اسمبلی میں بیٹھنے کے لئے آتے ہیں بلکہ ہمیں کوئی کام دیں، کام کروانا چاہئے، تمام ایم پی ایز کو فنڈز دیں اور ان کا خیال کریں تا کہ وہ پنجاب میں contribute کر سکیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

We want to contribute. We don't want to just sit. There is much more but I would again say that the budget is well planned and we can move forward and do good to Punjab and work hard all of us. Thank you so much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب نماز جمعۃ المبارک کے لئے ایک گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز جمعۃ المبارک کے لئے ایک گھنٹہ کے لئے وقفہ کیا گیا)

(وقفہ نماز جمعہ کے بعد جناب سپیکر 2 بج کر 4 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ سونیا آشر بات کریں گی۔ محترمہ تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب عمانوائیل اطہر! بھی تشریف نہیں رکھتے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! آج ایوان میں حزب اقتدار کی جانب سے اور حزب اختلاف کی جانب سے بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ یہاں کچھ الفاظ کا تبادلہ خیال ہوا جو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں نہیں ہونا چاہئے تھا۔ میں نے اپنی بہنوں کے ساتھ بھی معذرت کی ہے اور دوسری طرف حزب اقتدار کی طرف بھی معذرت کی ہے ہم یہاں پر عوام کے مسائل کے لئے آتے ہیں۔ سب کو بڑا دل کر کے ایک دوسرے کی بات بھی سننی چاہئے اور باتیں ایسی ہونی چاہئیں جس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو تو میں بطور چیف وہپ ہمیشہ کوشش کرتا رہوں گا کہ دونوں طرف ماحول کو اچھا بنا کر رکھوں، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: راناصاحب! I really appreciate اگر کوئی ایسی بات چیت ہوئی ہے تو اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ہاؤس کے اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

اب میرے پاس جو اس وقت لسٹ ہے اُس میں treasury side سے دو نام پکارے ہیں دو معزز اراکین ہاؤس میں تشریف فرما نہیں ہیں تو تیسرا نام بھی میں treasury side سے پکار رہا ہوں۔ جی، جناب وسیم انجم! وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب خالد محمود! آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

ملک خالد محمود بابر: جی، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب توں پہلا تاں میں جناب کوں گزارش کرینا کہ میکوں اپنی زبان سرائیکی وچ تقریر کرن دی اجازت دیتی ونجیں۔

جناب سپیکر: Absolutely, with pleasure.Please

ملک خالد محمود بابر: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں مشکور ہاں تہاڈا کہ تساں بجٹ دے موقع دے اُتے اجازت دتی۔ سب توں پہلے تے میں اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ دا، وزیر خزانہ تے ا اُنہاں دی ٹیم دا شکریہ ادا کریندا ہاں کہ پنجاب دی عوام کوں ہمیشہ دی طرح پاکستان مسلم لیگ (ن) پنجاب دے 12 کروڑ عوام دی فلاح واسطے ہمیشہ اچھا بجٹ دتا اور ایہہ روایت قائم کریندے ہوئے ہن وی پنجاب دی عوام کوں اے سنہری موقع اللہ پاک نے فراہم کیتا اے کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے اپنی لخت جگر محترمہ مریم نواز کوں وزیر اعلیٰ پنجاب بنا کے پنجاب دی عوام کوں اک دفعہ ول موقع فراہم کیتا۔ میں اپنے اپوزیشن لیڈر صاحب کوں وی سُندا پیا واں میرے پرانے colleague ہن honorable بندے ہن خاندانی لوگ ہن اُہ دسیندے پیے ہن کہ اے 1985 تو ہن تک حکومت وچ آندے پئے ہن تے میں ایں سائڈ توں بیٹھے اُنہاں دوستاں نوں میں ایں ڈسینا چاہندا کیا اے 1985 تو گہن کہ حکومت وچ یا ایوان وچ کیوں اے خاندان پہنچدا پیا اے پارٹی کیوں پہنچ دی پی اے اُنہاں دے امیدوار کیوں پہنچ دے پے ہن اے جیہڑا بندا پاکستان وچ یا پنجاب وچ deliver کریسی جیہڑا عوام دے مسائل حل کریسی تے اُہ ان شاءاللہ تا قیامت ایوان وچ رہ سی تساں میرے کولوں پہلے تقریر کریندے پے ہن حزب اختلاف والی سائڈ توں کہ پنجاب وچ جدوں

وی حکومت آئی اے تے انہاں نے سڑکاں دے جال ویچھا دیتے ہن لیکن اے خراج تحسین پیش نیں کیتا کہ سڑکاں پاکستان دی عوام واسطے ہن پنجاب دی پہچان اور میکوں اے خوشی اے کہ میرے قائد میاں شہباز شریف نے پوری دُنیا دے اندر اے سِکہ پنجاب دے وزیر اعلیٰ دا منوایا اے کہ پنجاب دے اندر صاف ستھرا پنجاب اور پکیاں روڈاں سوکھے پینڈے اے پنجاب دے اندر شہباز شریف نے بنائے جنہاں تے تساں چڑھ کے اندے ہو اور ملتان توں بولن والا میڈا قریشی اوہ اے آکھیندا پیا اے کہ جنوبی پنجاب دے وچ لوکاں دیاں محرومیاں پاکستان مسلم لیگ (ن) دے دور اچ تھیسن میں اونہاں کوں ایہہ ڈساونڑ چاہندا آں کہ جیڑھا وزیر اعلیٰ تساں جنوبی پنجاب آلا اساں کوں ڈتا ہائی تے اونھاں دے دور دے اندر کیا تھیا؟ جتھاں میرے قائد نے روڈ کھڑائی ہائی اوں روڈ اگوں تے نی ودھی۔ تساں سرائیکیاں دے بڑے ہمدرد صرف زبانی او۔ میڈے قائدین سرائیکیاں دے ہمدرد عملی طور تے ہن۔ میاں نواز شریف نے ہمیشہ بہاولپور، ڈی جی خان اور ملتان ڈویژن دے لوکاں دے واسطے یونیورسٹیاں، کالجز، ہسپتال، اور روڈ بنائے ہن۔ تساں جنوبی پنجاب دے لوکاں کوں صرف وزیر اعلیٰ ڈتا، جیدھا اے آکھیندہائی کہ میں شہباز شریف آلی کار آں۔ کمال اے۔ اوں دے دور دے اندر کیا تھیا؟ میڈے کہوں توں پہلے اپوزیشن لیڈر فرمادے پئے آں سن اور کتاب دے اندر figures collect کر کے ڈسیندے پئے ہن کہ جو پنجاب دے اندر اتنا سارا پیسہ پولیس ڈیپارٹمنٹ دے اوتے لاڈتا گئے تے پنجاب پولیس وی پاکستان دے شہری ہن تے جیڑے تہاڈی تے میڈی حفاظت کریندے ہن، اونہاں دی حفاظت کرن وی پنجاب دے ایں ایوان وچ بیٹھے ہوئے ہر امیدوار دا فرض اے، اونہاں دے وی بیوی بچے ہن، اونہاں دے واسطے سکول اور ہسپتال دی سہولت ہونڑی چاہیدی اے، تے اونہاں جی جیب اندر تنخواہ ہونڑی چاہئدی اے۔ تساں شہباز شریف صاحب دا دور ڈٹھا ہوسی کہ اوں دور دے اندر چوری تے ڈکیتی بند تھئی لیکن تہاڈے دور دے اندر چوری تے ڈکیتی دوبارہ شروع تھئی۔ پنجاب دے اندر میاں نواز شریف تے میاں شہباز شریف دے دور دے اندر تساں ایہہ ڈٹھا ہوسی جو ڈکیت یا تاں ملک چھوڑ گئے ہن یا مر گئے ہن۔ تہاڈے دور دے اندر دوبارہ دہشت گردی آئی اور تہاڈا جیر ھا تحفہ ڈتا ہئی وزیر اعلیٰ دا۔ تہاڈا جیر ھا ساڈھے ترے پونے چار سال دا سنہری دور اساں ڈٹھا کہ جناب دے دور دے اندر ترے کروڑ داڈی سی تے ترائے کروڑ داہی DPO وکدا ہئی۔ اوں ترے کروڑ روپیہ

کتھاں گئے؟ اور تہاڈے دور دے اندر جیر ھے جیر ھے لوگ پاکستان دے اندر موجود ہن۔ اور جیں دی تصویر میڈا اپوزیشن لیڈر لا کے بیٹھا ہی اے جو اوں تھاں نے اینھے تقریر دے اندر فرمایا ہن جو اونہاں نوجواناں واسطے بڑا کم کیتا اے۔ اونہاں نے تے لکھاں مکان ہی بنڑا دتے ہن۔ غریب لوکاں کوں چھت تے صاف پانی پہنچاڈتا۔ میڈے قائد نے غریب لوکاں کوں مفت دوائی ڈتی تہاڈے قائد نے آ کے دوائی کھس گدی۔ اساں ہن ول تہاکوں ایہہ ڈساونڑ چاہندے آں کہ ہن اوں ولا دور آندا پیا اے کہ ہسپتال وچ غریب واسطے دوائی ہوسی تے غریب دے بال واسطے سکول ہوسی۔ تساں تعلیم دے شعبے وچ کوئی چیز ودھا کے ڈتی ہووے تے ڈسا چھوڑو، دانش سکول میرے قائد نے ڈتے، میرٹ پالیسی ڈتی۔ ہر اوں سکول دے اندر جتھاں وڈے لوکاں دے بال پڑھدے ہن۔ میڈے قائد نے اتھاں میرٹ پالیسی اپناتے ہوئے غریب آدمی دے بال کوں دانش سکول وچ پڑھائے اوں کرسیاں تے بلہائے پوری دنیا اچ غریب دا بال پہنچیا لیکن تساں اوں دانش سکول دا دائرہ نہیں ودھایا، ضلع دی بجائے تحصیل تے گن آوہا، میں آکھساں تعلیم دے میدان اچ تساں، تہاڈے لیڈر یا تہاڈے وزیر اعلیٰ نے تعلیم دے میدان اچ کج کیتا ہووے۔ جیر ھا تساں سڑکاں دی گالھ کریندے او، تہاڈی حکومت آئی، جتھاں اساں سکھر موٹروے کھڑائی ہائی، تساں اگوتے نہیں ودھایا۔

جناب سپیکر! اگر تساں زراعت دے گالھ کریندو، میں تے ایہہ چیک کیتے ہن زراعت ریسرچ سنٹر تے پونے چار سال دے اندر کوئی پیسے نئ رکھیے گئے۔ نہ تساں نواں بج ساکوں پیدا کر کے دتے پنج سال در اندر۔ جہڑے زراعت دی خیر خواہی دے دعویدار اپوزیشن دے اراکین اٹھدے ہن۔ توں او اکھیندے ہن کہ اساں زراعت تے بڑا کم کیتی اے۔ اگر تساں کوئی کم کیتا اے تاں کوئی پانی دی نہراں ودھاڈتیاں ہووے تساں آ کے ساکوں کوئی نہراں پکیاں کرا کے ڈتیاں ہووے۔ تساں زراعت دی گل کریندے اوتے تساں کپاس دا کوئی نواں بج اساکوں provide کیتا ہووے۔

جناب سپیکر: وارن صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! زراعت دے اوتے چیک کیتے ہن، تساں نے پورے پنج سال ریسرچ سنٹر بند کر ڈتے ہن۔

جناب سپیکر: وارن صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! House in order کروائیں۔

جناب سپیکر: Order in the House, Please. ملک صاحب! آپ بہت اچھی بات کر رہے ہیں لیکن اب آپ اپنی speech wind up کر دیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں اپنڑے وزیر صاحب دی توجہ چاساں کہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب نے اپر پنجاب تے ڈی جی خان الے پاسے تے ضلع بڑاون دے نوٹیفکیشن کیتے ہن لیکن احمد پور شرقیہ بدقسمت تحصیل اے، جنہاں دا نوٹیفکیشن نہ کیتا گیا۔ میں وزیر موصوف کوں گزارش کریساں کہ ساڈے احمد پور شرقیہ تحصیل کوں وی ضلع دا درجہ ڈتا ونجے تا کہ ساڈے بہاولپور ڈویژن دے اندر رہک نواں ضلع بنڑے تے اوں علاقے دی ترقی اور تعمیر واسطے کم ہووے۔

جناب سپیکر! میری اگلی گزارش ہے کہ اوچ شریف ساڈا تاریخی پنج ہزار سال پرانا شہر اے۔ اُوچ شریف دے اندر رہک یونیورسٹی جیر ھی شیر شاہ سید جلال رحمۃ اللہ دے ناں مخصوص کیتی ونجے تا کہ اُوچ شریف صدیوں توں جیر ھا شہر اے اوتھاں ہک یونیورسٹی اے تے اج اوں یونیورسٹی دوبارہ قیام اچ گھن آؤ تے وزیر موصوف صاحب کوں میں گزارش کریساں کہ ساڈے واسطے یونیورسٹی بہوں ضروری ہے۔ سرائیکی وسیب واسطے تے ساڈے اولیاء اکرام دی دھرتی اے اوتھاں سید شیر شاہ جلال رحمۃ اللہ بخاری دے ناں بنڑائی ونجے۔ میں جناب دے توسط نال وزیر صاحب کوں گزارش کریساں اور ہک گزارش وزیر موصوف کوں کہ ہک ہسپتال میڈے قائد میاں محمد شہباز شریف نے بنڑوائے، RHC خیر پور ڈھاہ لیکن ایہہ سابقا دور دے اندر صرف مسلم لیگ (ن) دی ترقی دا جو ہسپتال اوں کوں چالو نہیں کیتا گیا تے جناب دے توسط نال میں وزیر صاحب کوں گزارش کریساں کہ کم از کم اوہ ہسپتال کوں دوبارہ چالو کیتا ونجے، RHC ہسپتال تیار ہے اوندے واسطے مہربانی کریسن، تے جیویں ترقی دا سفر چلدا اپیا ایہہ ایویں میں گزارش کریساں کہ سی پیک توں احمد پور شرقیہ

دی روڈ جیر ھی ساڈی تحصیل داہیڈ کوارٹر اے احمد پور شرقیہ توں سی پیک دی روڈ بنائی ونجے تا کہ احمد پور شرقیہ دے لوکاں نوں سی پیک دے نال connect کیتا ونجے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب رضی اللہ خان صاحب اپنی بات کریں۔

جناب رضی اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ لمحات میرے علاقے کہروڑ پکا کے لئے بہت اہم ہیں وہ اس وجہ سے کہ پچھلے 75 سال میں یہ پہلا موقع ہے کہ میرے علاقے کی آواز اس ایوان میں سنی جارہی ہے۔ بجٹ پیش ہوا تو میں بجٹ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا لیکن میں ایک بات جانتا ہوں کہ پچھلے تین، چار سال مہنگائی اور کورونا کے دور میں ہمارے ملک کو زراعت نے بچایا تھا۔ ہمارے ملک کی اکثریت زراعت سے وابستہ ہے۔ زراعت واحد شعبہ تھا جو ان چیزوں سے متاثر نہیں ہوا۔ ہر سال پچاس، پچاس ہزار روپے rent کی مد میں بڑھتے جارہے تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ کاشتکاروں کے پاس پیسا آرہا تھا اس لئے rent بڑھ رہا تھا لیکن پچھلے دو سال میں کرایہ اور آمدن تو دُور کی بات ان کے لئے اپنے خرچے پورے کرنے بھی مشکل ہو گئے ہیں۔ اس مہنگائی کے دور میں دکاندار ہو یا نوکری پیشہ لوگ سب ہی متاثر ہوئے ہیں لیکن صرف کاشتکار بچا ہوا تھا لیکن ان دو سال میں اور خصوصاً جو یہ سال گزرا ہے اس میں وہ لوگ بھی متاثر ہو گئے ہیں اگر ان کی دادرسی نہ کی گئی ان کو subsidies نہ دی گئیں تو مشکلات مزید بڑھ جائیں گی۔ Subsidies دینا تو دُور کی بات ہے، یہاں کھاد مہنگی ہونے کے باوجود بھی نایاب تھی۔ اگر subsidies نہ دی گئیں تو یہ شعبہ بھی متاثر ہو گا جس کی وجہ سے پورا ملک متاثر ہو جائے گا۔ میں اگر اپنے علاقے کا تعارف کرواؤں تو صرف دو الفاظ پسماندگی اور بدحالی میں اس کا تعارف ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ پوزیشن ہے کہ میرے شہر کی 80 فیصد گلیاں سیوریج کے پانی سے متاثرہ ہیں۔ تین، چار اور آبادیاں جن میں دھنوٹ، مسہ کوٹھا اور بستی پکا شامل ہیں تو ان سب کا بھی یہی حال ہے۔ اگر کوئی فوتیدگی ہو جائے تو جنازہ نہیں گزار سکتے۔ کوئی شادی ہو تو شادی کے انتظامات نہیں کر سکتے اور نمازیوں کو جب نماز کے لئے جانا پڑتا ہے تو وہ بھی پُل صراط سے گزر کر جاتے ہیں۔ ہم ان کی طرح کی زندگی گزارنے کا ایک دن کے لئے بھی نہیں سوچ سکتے لہٰذا میں جناب فنانس منسٹر صاحب سے یہ

عرض کرنا چاہوں گا کہ کوئی واضح پلان ہو، دیکھیں اس سیٹ پر میں ہوں یا آپ کی جماعت کا کوئی ہو لیکن وہاں موقع پر آپ کے جو اے سی صاحبان اور ڈی سی صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان سے in put لیں۔ آپ ہمیں چھوڑ دیں بلکہ ان کی تختیاں لگوا دیں لیکن میرے علاقے کو سیوریج سسٹم ملنا چاہئے چونکہ ہمارا سارا علاقہ زرعی ہے اس لئے پی ٹی آئی دور حکومت میں ہر یونین کونسل میں ویٹرنری کلینکس بنے تھے وہ مکمل ہیں ان کا سارا انفراسٹرکچر بنا ہوا ہے لیکن وہ کلینکس functional نہیں ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ انہیں functional کیا جائے چونکہ ہم لائیوسٹاک پر ہی depend کرتے ہیں۔

جناب والا! ابھی یوتھ کے لئے Skill Program کی بات ہوئی تو میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں دس سال تک لڑکوں اور لڑکیوں کے VTI سنٹر رہے ہیں لیکن دس سال functional رہنے کے بعد انہیں وہاں سے shift کر دیا گیا ہے۔ پوری تحصیل ہے لیکن اب اس میں ایک بھی VTI سنٹر نہیں ہے لہٰذا میری التماس ہے کہ ہماری تحصیل کو وہ دونوں VTI سنٹر واپس کئے جائیں کیونکہ اس صوبے کے وسائل پر جتنا حق دوسروں کا ہے اتنا ہی حق میرے علاقے کا بھی ہے۔ (معزز اراکین اپوزیشن کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے علاقے میں کچھ ایسے سکولز ہیں جن کی upgradation بہت ضروری ہے ان کی لسٹ میرے پاس ہے میں وہ منسٹر صاحب کو پہنچا دیتا ہوں یہ سکول 2013 سے ابھی تک upgrade نہیں ہوئے لہٰذا انہیں upgrade کیا جائے۔ ہماری تحصیل میں لڑکوں کے لئے صرف ایک کالج ہے لیکن اس میں بھی فیکلٹی نہیں ہے اس لئے لڑکوں کو دوسری تحصیلوں میں جا کر تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے۔ لہٰذا میری تحصیل کے کالج میں فیکلٹی provide کی جائے تاکہ ہمارے نوجوانوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا برابر موقع ملے۔ اب میں روڈ سیکٹر پر بات کرتا ہوں لودھراں سے کروڑ پکا روڈ 2019 کا منصوبہ ہے یہ چھ سات کلومیٹر بنی تھی لیکن اس کے بعد وہ روڈ نہ بنی، dualization تو دور کی بات جو سڑکیں پہلے سے موجود ہیں ان کی مرمت تک نہیں ہوئی جس کی وجہ سے کروڑ پکا سے لودھراں سفر کرنا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے، ریسکیو 1122 کی سروس متاثر ہے، وہاں سے ایمبولینس بھی نہیں گزر سکتی۔ چونکہ وہ واحد راستہ ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ کم از کم اسے تو complete کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری تحصیل کی مسیحی برادری کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ ان کے پاس قبرستان کی جگہ نہیں ہے۔ پہلے والے قبرستان کی جگہ تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ وہاں پر سرکاری زمین موجود ہے لہذا انہیں قبرستان کے لئے جگہ دی جائے چونکہ وہ بھی ہمارے برابر کے شہری ہیں اور انہیں یہ سہولت ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر! اب میں ہیلتھ سیکٹر پر بات کرنا چاہوں گا کہ میری تحصیل میں ایک بھی RHC نہیں ہے۔ میں نے 2005 میں اپنی ضلعی اسمبلی میں دو points mention کئے تھے ایک دھنوٹ ٹاؤن کمیٹی جو پچیس سال پہلے بنی تھا ادھر BHU ہے لیکن RHC نہیں ہے۔ وہاں RHC کے لئے زمین پوری ہے اس لئے آپ کو اس کے لئے زمین acquire کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ اسے upgrade کر کے RHC کا درجہ دیا جائے۔ دوسرا مساکوٹہ ہے جو آٹھ سے دس مواضعات کا سنٹر ہے ادھر بھی RHC کی ضرورت ہے۔ ہمارے کہروڑ پکا میں چالیس کمروں پر مشتمل ہسپتال موجود ہے لیکن ڈاکٹرز نہ ہونے کی وجہ سے وہ بھی functional نہیں ہے۔ کچھ مخیر حضرات نے وہاں پر ڈائیلسز کی مشینیں provide کی ہیں لیکن وہاں ٹیکنیشنز نہیں ہیں اور جو ہیں وہ صرف آٹھ سے دس گھنٹے ڈیوٹی کرتے ہیں۔ چونکہ وہاں پر مشینیں موجود ہیں اگر وہ ٹیکنیشنز دے دیئے جائیں اور وہ چوبیس گھنٹے کام کریں تو ہمارے علاقے کی یہ ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کل 9 مئی کے حوالے سے کافی باتیں ہوئیں کہ یہ 9 مئی کے واقعہ میں ملوث ہیں اور ہمارا دل کر رہا ہے کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ یہ ایسا کونسا جرم ہے جس سے بریت کی قیمت صرف ایک پریس کانفرنس ہے، آپ ایک پریس کانفرنس کریں اور جرم سے بری ہو جائیں۔

(معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جنہوں نے یہ پریس کانفرنس کی انہیں آپ نے اور آپ کے لانے والوں نے گلے سے لگایا۔ ہم لوگ ادھر موجود ہیں لیکن اقتدار کے لئے موجود نہیں ہیں، ہمیں بھی موقع تھا، ہمیں بھی کہا گیا کہ آپ آئیں آپ کو ادھر بٹھاتے ہیں، آپ کو اختیارات دیتے ہیں لیکن ہم اختیارات کے لئے ادھر نہیں آئے بلکہ اگر ہم لوگ ادھر آئے ہیں تو اپنے نظریے کے لئے آئے

ہیں اور وہ دو نہیں بلکہ ایک پاکستان۔(معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)
اب میں آخر میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا:

میں انقلاب پسندوں کی ایک قبیل سے ہوں
جو حق پہ ڈٹ گیا اس لشکر قلیل سے ہوں
میں یونہی دست و گریبان نہیں زمانے سے
میں جس جگہ کھڑا ہوں کسی دلیل سے ہوں

بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب میں عمر فاروق ڈار صاحب کو دعوت دوں گا۔ڈار صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں۔جی محترمہ صفیہ سعید!

محترمہ صفیہ سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے تو ایوان میں موجود تمام اراکین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے پنجاب کو وزیر اعلیٰ کے لئے مریم نواز کے روپ میں ایک تحفہ دیا ہے۔کل ایوان میں جو باتیں ہوئیں وہ نہیں ہونی چاہئیں تھیں لیکن ابھی میرے بھائی نے جو بات کی وہ مجھے بہت اچھی لگی۔کل پہلے آپ نے ہمارے قائد کے متعلق باتیں کیں پھر بعد میں ہم نے بھی کیں لیکن میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایوان میں جو خواتین بیٹھی ہوئی ہیں ان سب کی عزت برابر ہے۔اگر ہم خواتین کو خواتین نہیں سمجھیں گے تو پھر سب کے لئے بڑے افسوس کی بات ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں عرض کرنی چاہتی ہوں کہ ایوان میں موجود خواتین کو اپنی بہنیں سمجھیں، آپ ہمارے بھائی ہیں، ادھر جو خواتین بیٹھی ہیں وہ ہماری بیٹیاں اور بہنیں ہیں۔اگر ہم اس ایوان کو پر امن طریقے سے چلائیں گے تو ہم سب کے لئے آسانی ہو گی۔ میں دوسری بات کرنا چاہوں گی کہ میرے بیٹے بطور سپیکر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ قصور کے مسائل کو بخوبی جانتے ہیں۔ پہلا دیرینہ مسئلہ قصور کے ہسپتال کا ہے، ہمارا ضلع بہت بڑا ہے لیکن اس میں ایک ہی ہسپتال ہے۔ اس ہسپتال میں ڈاکٹر آتے تو ہیں لیکن حاضری لگا کر چلے جاتے ہیں، ہسپتال میں کوئی دوائی نہیں ملتی حتیٰ کہ سر درد والے کو بھی لاہور refer کر دیتے ہیں۔ میں اپنے بیٹے سپیکر صاحب سے یہ گزارش

کروں گی کہ اس ہسپتال کو فعال کیا جائے اور یہاں پر جتنے بھی ڈاکٹرز ہیں انہیں اپنی ڈیوٹی پر موجود رہنا چاہئے اور بغیر وجہ کسی بھی مریض کو لاہور refer نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں قصور کی صفائی کے حوالے سے بات کروں گی کہ ہماری TMA میں مشینری نہیں ہے۔ اگر ہم وہاں جا کر صفائی کا مطالبہ کرتے ہیں تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو مشینری ہی نہیں ہے بلکہ ہمارے پاس تو کچرا اٹھانے کے لئے ایک ریڑھی تک نہیں ہے اور آپ صفائی کی بات کرتے ہیں، ان کی یہ ڈیمانڈ ہے کہ ہم ان کی آواز ایوان میں اٹھائیں۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ قصور کی TMA کو مشینری مہیا کی جائے۔ میرا تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ نہ صرف قصور بلکہ پورے پاکستان اور پنجاب کے ہر تیسرے گھر میں ایک دو بچے نشے کی زد میں آئے ہوئے ہیں۔ میں جناب سے گزارش کروں گی کہ یہ نشہ جہاں سے سمگل ہو کر پاکستان میں آتا ہے ان بڑے بڑے نشہ کی تجارت کرنے والوں کو پکڑا جائے۔ ہمارے پاکستان میں یہ نشہ بہت پھیل چکا ہے۔ گاؤں، شہروں اور چھوٹے قصبوں میں بھی ماؤں کے بیٹے اور بہنوں کے بھائی نشے کی زد میں آئے ہوئے ہیں۔ نشہ کی تجارت کرنے والے بڑے بڑے سمگلروں کو پکڑا جائے۔ وہ سمگلر جو کہ دوسرے ملکوں سے نشہ کی اشیاء لا کر پاکستان میں فروخت کرتے ہیں ان کو پکڑا جائے۔

جناب سپیکر! میری تیسری بات یہ ہے کہ جب پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف تھے تو قصور میں صاف پانی کے پلانٹس لگائے گئے تھے اور جب تحریک انصاف کی حکومت آئی تو یہ واٹر فلٹریشن پلانٹس بالکل ختم ہو گئے۔ ضلع قصور کے لوگ پیٹ، معدے، کینسر اور دوسری بہت ساری بیماریوں میں مبتلا ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گی کہ ضلع قصور میں جو واٹر فلٹریشن پلانٹس ختم کئے گئے تھے وہ دوبارہ سے لگائے جائیں۔

جناب سپیکر! میری چوتھی گزارش یہ ہے کہ جب ہماری بیٹی مریم نواز کُھڈیاں پہنچی اور ان کے ساتھ میاں محمد نواز شریف بھی کُھڈیاں تشریف لائے تھے تو انہوں نے وہاں پر موٹروے کا اعلان کیا تھا لہٰذا گجومتہ سے لے کر قصور تک موٹروے تعمیر کرنے کے لئے funds مختص کئے جائیں اور یہ موٹروے تعمیر کروائی جائے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق قصور شہر سے ہے تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں بابا بُلھے شاہ کا ایک شعر بھی یہاں ایوان میں پڑھ دوں:

اِٹ کھڑکے دکڑ وَجّے تتّا ہووے چُلھا
آن فقیر تے کھا کھا جاون راضی ہووے بُلھا

جناب سپیکر: اب جناب احسن علی قریشی صاحب بات کریں گے۔اس سے پہلے کہ احسن قریشی صاحب اپنی تقریر شروع کریں میں فنانس منسٹر صاحب سے ایک بات کرنی چاہوں گا۔ابھی کچھ دیر پہلے جناب رضی اللہ خان نے ایک بڑیimportantبات کی ہے۔اس وقت ہماری Christian communityکو graveyardکے بہت سے مسائل درپیش ہیں جس کہ وجہ سے اس پورے صوبے کے طول و عرض میں شدید اضطراب کی کیفیت ہے۔ Seriously it needs to be addressed.وزیر خزانہ صاحب اس معاملے کو متعلقہ اتھارٹیز کے ساتھ take up کریں۔اس مقصد کے لئے جو بھی کوئی State landsدی جاسکتی ہیں وہ دی جائیں کیونکہ marginalized communityکے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ اپنے لئےgraveyardکا بندوبست کر سکیں۔ This is of utmost importance.یہ معاملہ Human Rights Commissionکی reportsمیں بھی بار بار point outہو رہا ہے لہٰذا اس کو priorityکے طور پر دیکھا جائے۔ جی،جناب احسن علی قریشی!

جناب محمد احسن علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے عزت بخشی اور اپنے حلقے کی عوام کی نمائندگی کا موقع دیا ہے۔اس کے بعد میں اپنے حلقے کی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کر کے منتخب کیا ہے۔ان شاءاللہ تعالیٰ میں اپنے حلقے کی عوام کے اعتماد پر پورا اُتروں گا۔

جناب سپیکر!میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بجٹ میں غریب لوگوں کوreliefدیا جائے۔زراعت ہمارے پاکستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تصور کی جاتی ہے لہٰذا کسانوں کو بھی اس بجٹ میں subsidyدی جائے۔ٹیوب ویل،سولر پینل ،زرعی ادویات اور کھاد کی مد میں کسانوں کوsubsidyدی جائے کیونکہ جب کسان ترقی کرے گا تو میرا ملک ترقی کرے گا۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ کوٹ ادو بڑا محروم اور پسماندہ علاقہ ہے۔ اس علاقے کو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا ہے۔ ہمارے علاقے کے لوگ بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ گورنر، وزیر اعلیٰ اور دوسرے اہم عہدوں پر ہمارے علاقے کے لوگ براجمان رہے ہیں لیکن انہوں نے اس علاقے کی ترقی کے لئے کچھ نہیں کیا۔ اسی طرح تخت لاہور کے لوگوں نے بھی ہمارے علاقے پر کبھی توجہ نہیں دی۔ میں اپنے قائد عمران خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دو سال پہلے میرے بھائی میاں شبیر علی قریشی کی درخواست پر کوٹ ادو کو ضلع کا درجہ دیا۔ اسی طرح انہوں نے ہمیں کوٹ ادو میں Mother and Child Hospital کا تحفہ دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہمارے چوک سرور شہید کو تحصیل کا درجہ دیا اور ہماری درخواست پر عمران خان صاحب نے کوٹ ادو میں Comsat University کا کیمپس قائم کرنے کی منظوری بھی دی تھی۔

جناب سپیکر! میرے ضلع میں ڈی۔ سی تعینات ہو چکے ہیں۔ اس وقت ڈی۔ پی۔ او کی اسامی خالی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ میرے ضلع کو مکمل طور پر functional کیا جائے۔ اس موجودہ بجٹ میں ضلع کوٹ ادو کے لئے خصوصی funds مختص کئے جائیں تاکہ اس ضلع کے تمام محکمہ جات کو functional کیا جا سکے۔ میرے ضلع میں تمام تعیناتیاں فوری طور پر کی جائیں اور میری تحصیل چوک سرور شہید کو بھی functional کیا جائے۔ ضلع کوٹ ادو میں Mother and Child Hospital تقریباً 80 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں اس کے لئے funds مہیا کئے جائیں اور ہسپتال کو مکمل اور functional کیا جائے۔

جناب سپیکر! کوٹ ادو میں سیوریج کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ چونکہ اب کوٹ ادو ضلع بن چکا ہے تو میں مطالبہ کروں گا کہ کوٹ ادو میں سیوریج کے لئے ایک mega project دیا جائے۔ ہمارے ملک میں سب سے بڑا مسئلہ corruption کا ہے اور corruption نے ہمارے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ جب کوئی غریب آدمی پولیس سٹیشن جاتا ہے تو تھانیدار رشوت لئے بغیر اس کا کام نہیں کرتا۔ اسی طرح جب کوئی غریب آدمی پٹواری کے پاس جاتا ہے تو پٹواری اس سے پیسے لئے بغیر کوئی کام نہیں کرتا اور اگر وہ پیسے نہ دے تو اس کی فائل پر اعتراض لگا دیا جاتا ہے اور پھر اسے دَر دَر کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔

جناب سپیکر! آئیں، قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر حلف دیں کہ آج کے بعد کرپشن نہیں کریں گے، غریب عوام کا سوچیں گے اور اپنے ملک کا سوچیں گے۔ ہم مل کر ایک قانون پاس کریں کہ کرپشن کرنے والے کو سزائے موت دی جائے۔ جب تک اس ملک میں کرپشن کرنے والوں کو سزائے موت نہیں دی جائے گی تو اُس وقت تک میرا ملک ترقی نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! میرے علاقے کوٹ ادو کے مزید بھی بہت سارے مسائل ہیں۔ میرے علاقے میں سیلاب آنے کی وجہ سے لوگوں کی زمینیں اور گھر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور میرے علاقے کے لوگوں کو نقل مکانی کرنی پڑتی ہے۔ ہیڈ تونسہ بیراج میرے حلقہ کے اندر واقع ہے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ میرے علاقے کو سیلاب کی تباہ کاریوں اور دریائی کٹاؤ سے محفوظ رکھنے کے لئے وہاں پر ایک بند تعمیر کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کے آخر میں اپنے قائد عمران خان صاحب کے حوالے سے مطالبہ کروں گا کہ ان کے خلاف درج کی گئی جھوٹی FIRs کو ختم کیا جائے۔ اسی طرح میری پارٹی کے ورکرز پر جو جھوٹی FIRs درج کی گئی ہیں یہ بھی ختم کی جائیں۔ ہم پُرامن لوگ اور محب وطن پاکستانی ہیں۔ ہم ان FIRs سے ڈرنے والے نہیں ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ ہم ان کو قانونی طریقے سے face کریں گے۔ اس ملک میں صرف میرے قائد عمران خان صاحب ہی خوشحالی لا سکتے ہیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ عمران خان اس ملک میں ترقی لائیں گے اور عمران خان کی وجہ سے ہی میرا ملک ترقی کرے گا۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، قریشی صاحب! بڑی مہربانی۔ جی، اب محترمہ عظمیٰ کاردار بات کریں گی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم It's a very historic O time in Punjab کہ ہماری ایک iron lady وزیر اعلیٰ بنی ہیں اور انہوں نے بہت کم دنوں میں 28 سے زیادہ projects کو منظور کر کے pipeline میں ڈال دیا ہے۔ ہمارا مقابلہ کرنا تو بنتا ہے کیونکہ ہمارے جو وسیم اکرم پلس تھے یعنی بزدار صاحب وہ پلس کی بجائے minus میں زیادہ جاتے تھے۔ انہوں نے تو آتے ہی بھٹہ مزدوروں کے بچوں سے ان کی تعلیم چھین لی تھی جسے اب ہماری وزیر اعلیٰ نے شروع کروایا ہے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف صاحب نے Punjab Rural Roads Programme شروع کیا تھا اور پورے پنجاب میں Farm-to-market roads پھیلائی تھیں۔ آپ یقین کریں کہ پچھلے چار سالوں میں ان میں سے کسی سڑک کی مرمت پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا گیا۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہ غلط بیانی کر رہی ہیں۔ یہ حقائق پر بات کریں۔

جناب سپیکر: شہباز احمد صاحب! میری بات سُنیں۔ Please do not interrupt. بجٹ پر عام بحث آپ معزز اراکین کی وہ opportunity ہے جس میں کسی کو interrupt نہیں کرنا چاہئے۔ This is in favor of the Honorable members. لہٰذا محترمہ عظمیٰ کاردار کو بات کرنے دیں۔ یہ آپ اور ان کا حق ہے۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ہمارے اس موجودہ بجٹ میں roads repair کے لئے 127۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے حکم دیا ہے کہ پورے پنجاب کی 500 سو سڑکوں کی چھ مہینوں کے اندر اندر مرمت کی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس کے بعد ہیلتھ سیکٹر پر آتی ہوں پچھلے چار سال میں ہم نے سب سے بڑا جو scam دیکھا وہ health card کا تھا۔ Public Accounts Committee of National Assembly نے جب اُن کی auditing and accounting کی تو پتا چلا کہ قومی خزانے کو 60 ارب روپے کا ٹیکہ لگایا گیا ہے۔ سرکاری ہسپتالوں کا ستیاناس ہو گیا، پرائیویٹ ہسپتالوں کی چاندی ہو گئی، تمام سرکاری ڈاکٹرز نے پیسے بٹورنے کے لئے مریضوں کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھیجنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے DHQ's and BHQ's میں free medicines بھی بند کی گئیں۔ کسی کو free medicines نہیں ملیں جو میاں شہباز شریف صاحب نے شروع کروائی تھیں۔ بانی پی ٹی آئی کا یہ حال ہے کہ اُن کی ٹانگ میں جب گولی لگی تو بجائے اس کے کہ وہ قانونی طریقے سے کسی گورنمنٹ ہسپتال میں medico legal کراتے، وہ 3 گھنٹے بعد شوکت خانم ہسپتال، لاہور پہنچے اور وہاں سے medico legal کرایا تو یہ ان کا حال ہے۔ کل حزب اختلاف والے کہہ رہے تھے کہ تمام وزراء اور معزز اراکین حزب اقتدار اگر سرکاری ہسپتال میں علاج کرائیں گے تو بہتری آئے گی تو آپ لوگ پہلے

اپنے بانی پی ٹی آئی کو کہہ دیں کہ خدا کے لئے کسی گورنمنٹ ہسپتال میں جا کر medico legal کرا لیتے جو کہ ایک قانونی requirement تھی وہ انہوں نے پوری نہیں کی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن حزب اختلاف جناب بشارت علی نے
اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے hooting کی)

جناب سپیکر: محترمہ! ایک second تشریف رکھیں۔ میں معزز رکن سے یہ request کروں گا کہ آپ سخت سے سخت بات اس حد تک کہ ناقابل برداشت بات بھی کہہ رہے ہوتے ہیں اور میں ان سے کہہ رہا ہوتا ہوں کہ سُنیں۔ اب آپ میں بھی اتنا حوصلہ ہونا چاہئے کہ جو تنقید وہ کریں اُسے حوصلے سے سُنیں. It has to come both ways. Carry on please.

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہاں پر PKLI کا ضرور ذکر کرنا چاہوں گی۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں state of the art hospital بنایا گیا تھا جس کا ستیاناس پھیر دیا گیا ہے۔ انہوں نے اُس ہسپتال کو ایسے طریقے سے nationalize کرنے کی کوشش کی کہ اُس ہسپتال کے سب ڈاکٹرز بھی چھوڑ کر چلے گئے اور اُس ہسپتال کی performance zero پر آ گئی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں بات کرنا چاہوں گی کہ محترمہ وزیر اعلیٰ نے ابھی ایک air ambulance کا وعدہ کیا تھا۔ محترمہ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے مریضوں کو لانے کے لئے اپنا helicopter دے دیا ہے۔ آپ اس کے برعکس دیکھیں کہ بنی گالہ سے ایک helicopter روزانہ اُڑتا تھا اور Prime Minister House میں land ہوتا تھا اور اُس پر قومی خزانے کے چار ارب روپے taxpayer کے لگے اور اُس helicopter کی ایک گھنٹے کی running کا اڑھائی لاکھ روپے کا خرچہ تھا۔ فرق صاف ظاہر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں کسانوں کی بات کرتی ہوں۔ میں PODA کی مثال دوں گی انہوں نے جو ایک city بنا کر mafias کو آگے کھڑا کر دیا۔ انہوں نے کسانوں کا استحصال کیا، کسانوں کو پولیس سے ڈنڈے پڑوائے، اُن کی زمینیں زبردستی چھینیں تو انہوں نے کسانوں کے ساتھ یہ حال کیا تھا۔ آج آپ دیکھیں کہ انہوں نے زرعی زمین کا ستیاناس کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے بجٹ میں ایک بہت important نکتہ local government کا ہے جس کے لئے 127 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ چار سالوں میں local government کا قانون نہیں بنا سکے اور کوئی الیکشن نہیں کرا سکے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ grass roots level پر جا کر دیکھ لیں پنجاب کے لوگوں نے بہت پریشانیاں اُٹھائی ہیں۔ اُن کے پاس نہ street lights ہیں، نہ اُن کا sewerage کا کوئی مسئلہ حل ہوا ہے، نہ اُن کا صفائی کا کوئی مسئلہ حل ہوا ہے کیونکہ local government ہی نہیں تھی۔ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ اس حوالے سے بہت committed ہیں اور انہوں نے اتنی خطیر رقم اس لئے رکھی ہے کہ ہم نے local government کو آگے لے کر بڑھنا ہے کیونکہ اس کے بغیر ہم grass roots level پر عوام کو relief نہیں دے سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سڑکیں اور تو کہیں نہیں بنیں لیکن ایک ہماری de-facto Chief Minister تھیں جن کا نام فرح گوگی تھا۔ آپ اُن کے گاؤں ذرا جا کر دیکھیں وہاں پر پیرس جیسی سڑکیں بنی ہیں۔ اُن کے پاس کوئی public office نہیں تھا پھر بھی انہوں نے سارا پیسا اپنے گاؤں میں جا کر لگایا۔ posting and transfer سے بنایا ہوا پیسا وہ money laundering کر کے باہر لے گئیں۔ اب وہ خود بھی بھگوڑی ہیں، اُن کے میاں بھی بھگوڑے ہیں، سب اشتہاری ہیں اور قوم کا پیسا لوٹ کر باہر لے گئے تو ہم نے پچھلے چار سال میں ان کی یہ کارکردگی دیکھی۔

MR SPEAKER: We are crossing the limit of 5 minutes. Windup please.

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں خواتین کے حوالے سے صرف ایک دو باتیں کرنا چاہوں گی۔ یہاں پر ایک اور معزز رکن نے بھی بات کی تھی کہ ملتان میں ہمارا state of the art violence against women center ہے اُس کو replicate کرنا بہت ضروری ہے۔ پنجاب کے تمام اضلاع کے دارالامان کو بھی اگر اُن کے ساتھ club کر لیں تو ہمارے خزانے پر بھی اتنا بوجھ نہیں پڑے گا۔ اُن سب کو upgrade کر لیں کیونکہ اگر ہم اپنی خواتین کو safe public places provide نہیں کریں گے تو وہ نہ باہر نکل سکیں گی اور نہ GDP میں اپنا حصہ ڈال سکیں گی تو میں اس لئے request کرتی ہوں کہ اس پر ضرور توجہ دی جائے۔ اُن کے لئے working women hostels کا تو Chief Minister صاحبہ نے already حکم دے دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک آخری شعر کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتی ہوں:

وطن کے جاں نثار ہیں وطن کے کام آئیں گے
ہم اس زمیں کو ایک روز آسماں بنائیں گے

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک فہد مسعود صاحب!

ملک فہد مسعود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O یا اللہ تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میرا تعلق ضلع راولپنڈی کے ایک چھوٹے شہر واہ کینٹ سے ہے اور آج مجھے یہ موقع ملا کہ میں اسمبلی میں اپنی پہلی تقریر کر رہا ہوں۔ میرا دل تو یہ تھا کہ بجٹ کے حوالے سے یہاں پر جو چیزیں پیش کی گئی ہیں آپ سے تھوڑا ٹائم لے کر اُن پر discussion کی جائے لیکن کل سے حکومتی بنچز کی طرف سے جو تقاریر کی جا رہی ہیں وہ کچھ اسی طرح کی ہیں جس طرح ہم الیکشن کے دنوں میں تقریریں کرتے ہیں اور جن کا بجٹ سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا تو میں بھی اس حوالے سے مجبور ہوں۔ یہاں پر میرے بھائی بیٹھے ہیں جنہوں نے سرائیکی میں تقریر کی اور شاید ان کا مقصد یہ تھا کہ یہ جو باتیں کر رہے ہیں وہ کم لوگوں کو سمجھ آئیں کیونکہ سچائی سے اُن باتوں کا تعلق نہیں تھا۔ انہوں نے پاکستان کا وہ نقشہ پیش کیا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے یہ ملائشیا اور سنگاپور کی بات کر رہے ہیں۔ میرا تعلق ایک شہری علاقے سے ہے، نہ تو میں جنوبی پنجاب کے کسی پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتا ہوں، نہ میرا تعلق سندھ کی کسی گوٹھ سے ہے۔ آئیں میں آپ کو اپنے شہر میں لے کر چلتا ہوں اور وہاں پر آپ کو دکھاتا ہوں کہ آپ نے دودھ اور شہد کی جو نہریں بہائی ہیں اُن کا کیا حال ہے۔ میں education کی بات کروں یا health کے حوالے سے بات کروں یا law and order کی بات کروں۔ بدقسمتی سے ان 75 سالوں میں اس ملک کا ہر وہ شعبہ جس کو اس ملک کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے تھا، وہ تباہی اور بربادی کا شکار ہے۔ میں law and order کے حوالے سے بات کروں تو پولیس کے محکمے کے حوالے سے مجھے بات کرنی پڑے گی کیونکہ پچھلا ایک سال ہم نے اور پاکستان تحریک انصاف کے ہر اُس شخص نے جس تکلیف اور کرب میں گزارا، جس شخص کا تعلق اُس جماعت کے ساتھ تھا، خواہ وہ کارکن تھا،

خواہ وہ voter/supporter تھا یا لیڈر تھا اُس پر جس ظلم اور جبر کے پہاڑ توڑے گئے اُس کی مثال آپ کے سامنے ہے اور آپ بھی اُن سے بخوبی واقف ہیں۔ ظلم تو یہ ہے کہ یہ سلسلہ ابھی تک تھما نہیں ہے اور میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا بلکہ میں نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ آج کل ہمارے تھانوں کی جو بدترین صورتحال ہے آج سے پہلے وہ نہیں تھی۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پولیس کو پچھلے ایک سال کے دوران جس طرح استعمال کیا گیا۔ پولیس کو ذاتی ملازمین کے طور پر استعمال کر کے ہماری جماعت کے لوگوں پر جو ظلم و ستم کیا گیا وہ بھی قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! میری پاکستانیت، آپ کی پاکستانیت یا ان کی پاکستانیت ایک جیسی ہے اور اس پر کوئی شک نہیں کر سکتا لیکن ظلم یہ ہے کہ جب کوئی ایسا موقع خواہ وہ 14۔اگست ہو یا 23۔مارچ ہو۔ اس دن کے حوالے سے تمام لوگوں کو آزادی ہے کہ وہ اپنے پروگرامز رکھتے ہیں لیکن جب میری جماعت کی طرف سے ایسا کوئی پروگرام رکھنے کا plan جاری ہوتا ہے تو راتوں رات آپ کے مقامی تھانوں میں "ن" لیگ کے [******] بیٹھ کر وہاں lists تیار کرواتے ہیں اور شریف لوگوں کی پگڑیاں اچھالتے ہیں۔

MR SPEAKER: I expunge the word.

ملک فہد مسعود: جناب سپیکر! یہ حقیقت ہے جو میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ شریف لوگوں کو جو کاروباری ہیں، تاجر ہیں جو مڈل کلاس سفید پوش اور نوکری پیشہ لوگ ہیں۔ ان کی lists بنا کر راتوں رات ان کو ان کے گھروں اور دکانوں سے اٹھا کر رشوت طلب کر کے ان کو چھوڑا جاتا ہے کہ اگر رشوت نہ دی تو تم پر دہشتگردی کے پرچے بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! شاید ان چیزوں کا میں یہاں پر ذکر نہ کرتا لیکن چونکہ یہ facts and reality ہے اور ایسا ہو رہا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ فوری طور پر ان چیزوں پر action لیا جائے اور ان چیزوں کی [****] کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ پولیس کا محکمہ جس کے بارے میں آج کہا جاتا ہے کہ اس کا یونیفارم تبدیل کیا جائے گا۔ میں آپ کو وثوق کے ساتھ کہتا

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہوں کہ چاہے آپ ان کو تھری پیس سوٹ پہنا دیں یا انہیں دھوتی کُرتا پہنا دیں۔ آپ جب تک ان کا mindset تبدیل نہیں کریں گے تب تک ان میں بہتری نہیں آئے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی سے متعلقہ ایک چیز ہے کہ تحصیل اور پٹوار کے جو دفاتر واہ کینٹ میں ہیں۔ میں ذاتی طور پر وہاں کا visit بھی کر چکا ہوں اور مجھے افسوس ہوا کہ میں جب عوامی شکایات کے حوالے سے وہاں پر گیا تو لوگوں کی ایک لمبی قطار وہاں پر موجود تھی۔ میرے شہر کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ شرح خواندگی 90 فیصد سے زائد ہے۔ مجھے افسوس ہوا کہ میں نے جب وہاں پر عوام کی قطار دیکھی اور اس ایک قطار میں عورتیں، مرد اور بزرگ اکٹھے کھڑے تحصیلدار صاحب کی آمد کے منتظر تھے۔ وہاں معلوم کرنے پر پتا چلا کہ ہفتوں گزر جاتے ہیں اور تحصیلدار صاحب تحصیل آفس کا رُخ تک نہیں کرتے۔ اس مسئلے کے بارے میں اسسٹنٹ کمشنر سے بات کی گئی تو دو چار دن تو انہوں نے حاضری لگوائی لیکن اس کے بعد دوبارہ وہاں یہی صورتحال ہے۔ ان کو یہاں سے یہ پیغام بھیجا جائے کہ اپنی ڈیوٹی اور ذمہ داری بھرپور طریقے سے سرانجام دیں اور لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے ہفتہ میں زیادہ نہیں تو چار دن وہاں پر مستقل بیٹھیں اور لوگوں کے ٹرانسفر اور بیانات کے حوالے سے مسائل کو حل کریں۔

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علاقہ میں پنجاب کے سکولوں کی جو حالت زار ہے وہ انتہائی ابتر ہے۔ ہم نے 2018 کے بعد بہت سے مڈل سکولوں کو ہائی سکول کیا ہے لیکن اب وہاں پر پوزیشن یہ ہے کہ وہاں پر کمروں کے حوالے سے بے تحاشا مسائل ہیں۔ وہاں پر کمرے ناپید ہیں۔ ہمارے بچے جو وہاں پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں ان کے بیٹھنے کے لئے فرنیچر کی بھی کمی ہے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ متعلقہ محکمہ اور وزارت کو یہ تنبیہہ کی جائے کہ میرے شہر کے اندر سرکاری سکولوں کی حالت زار کے بارے میں بھی اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے شہر میں واہ جنرل ہسپتال کے نام سے سفید ہاتھی گزشتہ دس سالوں سے موجود ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ دس سال گزرنے کے باوجود اب بھی وہاں ایکسرے مشین، الٹرا ساؤنڈ مشین اور بنیادی ضروریات بھی اس ہسپتال میں ناپید ہیں۔ اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور سٹاف کی کمی ہے اور مریض اپنی بیماری کے مسائل کے حوالے سے راولپنڈی اور اسلام آباد کا رُخ

کرتے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس کا بھی visit کیا جائے اور اس کو DHQ کا درجہ دیا جائے۔ میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جتنی باتیں میں نے یہاں پر کی ہیں ان پر عملدرآمد کرایا جائے گا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! شکریہ۔ جناب طارق مسیح گل!

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! شکریہ۔ اونچی عالم۔ مولود مقدس۔ حیات اقدس۔ وفاق اجل میری مراد خداوند یسوع مسیح کے جلالی قدوس مبارک پوتر زندگی بخشنام میں آپ کی اور اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام بہنوں بھائیوں کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں خدائے ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو مجھے آج تیسری مرتبہ اس ایوان میں لایا۔ میں اپنی پارٹی کی قیادت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے پیار دیا، محبت دی اور مجھے اس قابل سمجھا کہ میں اس ایوان میں پہنچ کر پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب میں رہنے والی اقلیتوں کے بارے میں بات کروں اور ان کے مسائل پر بات کروں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلی بات تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ کو جس شخص نے پیش کیا ہے۔ وہ درویش باپ کا درویش بیٹا ہے۔ وزیر خزانہ نے بہت خوبصورت انداز میں یہاں پر بجٹ پیش کرتے ہوئے نوجوانوں کی بات کی، نوجوان بیٹیوں کی بات کی، ان کی تعلیم کی بات کی، بزرگوں کی صحت کی بات کی، نوجوانوں کے لئے parks اور grounds کی بات کی اور ہر ڈیپارٹمنٹ کو سامنے رکھا۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ جنہوں نے بجٹ دیا ہے وہ ملک اور عوام کے دشمن ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ عوام دوست بجٹ ہے۔ اس بجٹ میں کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کو ignore نہیں کیا گیا۔ یہاں پر حکومت اور اپوزیشن کے بچوں کو مدنظر رکھتے ہوئے برابر بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے تیسری بار خداوند باری تعالیٰ نے یہاں پر بھیجا ہے۔ میں نے جو پچھلا دور حکومت دیکھا ہے۔ میں یہاں پر روتا رہا، چلاتا رہا اور بہت زیادہ آواز بلند کرتا رہا لیکن میری ایک نہ سنی گئی۔ میری قوم کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا تھا وہ میں آج بیان کروں تو میں یہ کہنے پر

مجبور ہوں کہ یہ میرے بھائی کبھی بھی ایسی بات نہیں کریں گے کیونکہ دُختر پاکستان میری اور آپ کی بہن جس طریقے سے آج اس ایوان میں وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے تشریف فرما ہوئی ہیں۔ اس کی مثال پاکستان کی 75 سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 75 سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ ہماری وزیر اعلیٰ پاکستان کے صوبہ پنجاب کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے آتے ہی پاکستان کے پرچم کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ عوام کے سامنے بیان کیا ہے۔ وہ جب آئیں تو انہوں نے سب سے پہلے تمام ڈیپارٹمنٹس کو دیکھتے ہوئے اور تمام اقلیتوں کے لوگوں کو دیکھتے ہوئے جب پاکستانی پرچم کو دیکھا تو اس کے اندر سبز اور سفید رنگ تھا۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آج میں اس خاتون کو، دُختر پاکستان کو، اس کی شخصیت کو، اس کے وژن کو، اس کی سوچ کو اور اس کی نظر کو salute پیش کرتا ہوں کہ جس خاتون کے اندر پاکستان میں رہنے والے تمام انسانوں کے لئے برابر ہمدردی ہے۔ اس نے جب بھی بات کی تو اس نے کہا کہ میں آج بہت خوش ہوں کہ یہاں پر آج کوئی پگڑی پہن کر آیا ہے، کوئی Cross پہن کر آیا ہے اور کوئی اپنے گلے میں رومال ڈال کر آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اکثریت کے ساتھ اقلیت کو انہوں نے ignore نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آج یہاں پر بڑی بڑی باتیں ہو رہی ہیں کہ حکومتی بنچوں والے عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں۔ اوہ میرے بھائی عجیب بات اس وقت ہوتی تھی جب ساڑھے تین سال کی حکومت میں آپ لوگوں نے پاکستان کا نقصان کیا اور تحریک انصاف نے صرف ایک بات ضرور سکھائی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے پاکستان کے اندر رہنے والے باپ کے خلاف بیٹے کو کر دیا، ماں کے خلاف بیٹی کو کر دیا، ساس کے خلاف بہو کو کر دیا اور بد تمیز لوگوں کو appreciate کرنا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر! آج وہ وقت ہے کہ پاکستان کا نام پوری دنیا میں جن لفظوں میں پکارا جاتا ہے وہ ہمارے لئے اور سب سے بڑھ کر ان لوگوں کے لئے باعث شرم کی بات ہے۔ آج یہ بات تو بڑی کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا۔ او بھائی قائد محترم میاں نواز شریف نے اس ملک کو 11 ہزار میگاواٹ بجلی دی لیکن آپ کی نااہل حکومت نے اس machinery کو اور ان پلانٹ کو زنگ آلود کر دیا۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت ایک گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! وہ 11 ہزار میگاواٹ بجلی جو میرے اور آپ کے قائد نے اس ملک کو دی ان کی نااہلیت کی وجہ سے وہ آج بجلی اتنی درکار ہے کہ آج بجلی کا ریٹ کہاں تک جا رہا ہے۔ یہ تحفہ ہماری طرف سے نہیں ہے یہ گفٹ پاکستان مسلم لیگ نون کی طرف سے نہیں ہے یہ تحریک انصاف پاکستان کا تحفہ غریب عوام کو دیا گیا۔ آج غریب عوام بجلی کے بلوں سے تنگ ہیں۔ لیکن ہم اس امید کے ساتھ ان کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ وقت گزرنے دو ابھی تو جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: طارق صاحب wind up کریں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! جی بس تھوڑا سا وقت مجھے ایک صحافی نے پوچھا طارق صاحب آپ پہلے مہنگائی کی وجہ سے روٹیوں کا اور سبزیوں کا ہار پہن کر آئے تھے۔ کیونکہ مہنگائی در مہنگائی ہوتی جا رہی تھی میں نے کہا میں تین سال کے بعد آیا ہوں آج مہنگائی ہمیں وراثت میں ملی ہے۔ آخر میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں زیادہ لمبی بات نہیں ہونے دیتے لیکن صرف دو منٹ مجھے اگر مل جائے تو آپ کی مہربانی ہو گی میں اپنی minorities کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تجویز دے لیں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! یہاں پہ قبرستان کی بات کی گئی لاہور کے اندر PP-163 NA-127 میں قبرستان کی ضرورت ہے۔ اس کو بھی نوٹ کیا جائے یہ وہ حلقہ ہے جہاں پر بہت بڑی کرسچن آبادی ہے۔ مسیحی لوگ، مریم کالونی، گرین ٹاؤن اور باگڑیاں میں بہت زیادہ تعداد میں رہتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس قبرستان نہیں ہے۔ پچھلے ہفتے کی بات ہے وہاں پر ایک فوتیدگی ہوئی میں اس لئے وہاں گیا تو قبرستان میں دفنانے کے لئے کوئی جگہ بھی نہ تھی۔ دوسرے قبرستان میں جا کر میں نے اپنے pastor سے وہاں کی انتظامیہ سے request کر کے اس مردہ کو دفنایا میں ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ اس جگہ کے رہنے والے لوگوں کو ضرور قبرستان کی جگہ مہیا کی جائے۔ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: طارق صاحب wind up کریں. Last 30 seconds please wind up کریں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میری قائد میری لیڈر دختر پاکستان نے پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ہر گھر کی ہر دہلیز پر جو یہ رمضان پیکج پہنچایا ہے یہ بھی ایک مثال ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ طارق صاحب You are exceeding the time. I have ten more members to speak. دو دفعہ آپ کو ٹائم دے چکے ہیں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! صرف ایک بات کرنی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خاتون اول جو پچھلی تھی ان کا نام بھی ہے آپ یاد رکھیں گے اور ان کی پارٹنر فرح گوگی کا بھی نام یاد رکھیں گے۔ لیکن مریم نواز کا نام دل کی دھڑکن بن چکا ہے دلوں میں سما چکا ہے، دل کے اندر لکھا جا چکا ہے، ہر زبان پر ایک ہی نام ہے کہ پاکستان کی سب سے بڑے صوبہ پنجاب کی اگر کوئی CM آئی ہے تو اس کا نام مریم نواز ہے اور وہ دانستہ لوگوں کو انصاف دینے کے قابل ہیں۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ جناب خالد جاوید!

جناب خالد جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایاک نعبد و ایاک نستعین○ جناب سپیکر! میں نے تھوڑی سی تقریر لکھی ہے کہ ٹائم ضائع نہ ہو میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: خالد صاحب! آپ سے درخواست کروں گا رولز کے مطابق آپ لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھ سکتے آپ اس سے پوائنٹس لے لیں۔

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! جی پوائنٹس ہی لکھے ہیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے فلور دیا میں جناب خالد جاوید آرائیں پی پی۔210 جہانیاں سے جو ضلع خانیوال کی ایک چھوٹی سی تحصیل ہے وہاں سے پہلی دفعہ یہاں اسمبلی میں آیا ہوں میں حیران ہوں اپنے فاضل ممبر طارق مسیح صاحب سے جو یہاں پر جو بڑی بڑی باتیں کر رہے ہیں۔ تین دفعہ یہ جیت کر آئے ہیں۔ میں اپنی تقریر پر بعد میں بات کروں گا پہلے میں ان سے ذرا بات کر لوں تین دفعہ یہ اسی پلیٹ فارم پر جیت کے آئے اور problems آ کر یہاں پر بتاتے ہیں۔ problems تو ہم نے بتانی ہیں۔ جو 30،25 سالوں سے ہم اس حکومت کو face کر رہے ہیں۔ یہ تو ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم problems بتائیں میں گزارش کروں گا ہماری تحصیل جہانیاں ہر لحاظ سے بہت پسماندہ ہے۔ اگر

صحت کا شعبہ دیکھا جائے ہمارے ہاں ایک ہسپتال تقریباً50 سال سے ہے۔اس کے اندر کوئی machinery نہیں ہے۔اگر کوئی ہے تو وہ خراب ہے،سٹاف پورا نہیں وہاں پر جب بھی کوئی patient وہاں پر جاتا ہے تو اس کو خانیوال ریفر کر دیا جاتا ہے،خانیوال جب پہنچتا ہے تو اس کو بول دیا جاتا ہے کہ اب ملتان نشتر ہسپتال چلے جائیں۔ آپ سے گزارش ہے اتنی دیر میں تو وہ patient اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے۔ میری آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ نوٹس لیا جائے۔ جہانیاں شہر کا جو گورنمنٹ کا ہسپتال ہے اس کے اندر مشینری کو پورا کیا جائے اور خصوصی طور پہ اس پہ نوٹس لیا جائے کہ کیا وجہ ہے اتنے سالوں سے وہ ہسپتال بنا ہوا ہے اور اس کے اندر سہولیات نہیں ہیں اور سٹاف پورا نہیں ہے اس میں trauma center کا قیام ہونا چاہئے۔ بی ایچ یو اور آر ایچ سی کے حالات بہت بُرے ہیں۔ وہاں پر میڈیسن نام کی چیز کوئی نہیں ہے patients کو انسولین وہاں پر نہیں ملتی اور ایمبولینس جہانیاں تحصیل کے لئے دیکھنے کو کوئی نہیں ملتی سٹاف کی کمی بہت ہے۔ صحت کے پراجیکٹ اگر دیکھے جائیں پورے پنجاب میں تو وہ سارے کے سارے لاہور کے اندر ہیں اور جنوبی پنجاب کے اندر کسی جگہ پر صحت کے بڑے پراجیکٹ نہیں ہیں۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ پارٹی کو چھوڑ کر، کوئی بھی پارٹی ہو اور کسی بھی پارٹی سے تعلق ہو تو جنوبی پنجاب کو سہولیات میسر ہونی چاہئیں۔ جنوبی پنجاب کو باقی پنجاب کی طرح سمجھا جائے، لاہور کی طرح سمجھا جائے اور اس کی پسماندگی کو بھی دور کیا جائے۔ یہ ہماری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔

جناب سپیکر! جہانیاں تحصیل ملتان شہر سے تقریباً45 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ میری گزارش ہے کہ تحصیل جہانیاں کے بچوں اور بچیوں کو پڑھنے کے لئے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں جانے کے لئے بہت مشکلات ہیں۔ اس بجٹ پر بحث کا موقع ملنے پر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بہاؤالدین زکریا یونیورٹی کا کیمپس ہماری چھوٹی سی تحصیل جہانیاں میں بھی ہونا چاہئے تاکہ غریب طلباء وطالبات اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ طارق مسیح صاحب نے اگر بجٹ سٹڈی کیا ہوتا تو یہ خود بولتے کہ اقلیت اور مسیحی برادری کے لئے بجٹ میں ان کی حکومت نے کوئی چیز نہیں رکھی لیکن انہوں نے یہ پوائنٹ raise نہیں کیا لیکن میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بجٹ کے اندر مسیحی برادری کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ ہر آنے والی حکومت یہ بات کرتی ہے کہ زراعت ملکی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے اور ہر فورم پر یہ بات ہوتی ہے لیکن ہر کوئی اس ریڑھ کی ہڈی میں زہر کا ٹیکہ ٹھوک کر چلا جاتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس دور میں لوگ کھاد کے لئے پیسے لے کر در بدر پھرتے ہیں لیکن انہیں حکومت کے مقرر کردہ rates پر کھاد نہیں ملتی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ انہیں حکم دیا جائے کہ کھاد ہر حال میں کاشت کاروں کو کنٹرول rates پر مہیا کی جائے۔ زرعی ادویات معیاری نہیں ہیں اور میری تحصیل جہانیاں میں نہری پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے کیونکہ نہروں کا پانی ٹیلوں پر نہیں پہنچتا۔ کسی دور میں ہماری نہریں پختہ ہوئی تھیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمارے علاقے کی 5-R, 3-R اور 10-R کی نہروں کا level صحیح نہیں ہے۔ لاہور سے نیسپاک کی ٹیم گئی جس نے کام کیا لیکن نہروں کا level صحیح نہیں ہوا جس کی وجہ سے ٹیل پر پانی نہیں پہنچتا اور کاشت کار متاثر ہوتے ہیں۔ انہوں نے بارہا road block کئے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس حوالے سے بھی کوئی ایک کمیٹی بنا کر کاشت کاروں کے مسائل حل کئے جائیں۔

جناب سپیکر: خالد صاحب! Wind up کریں۔

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! میں اس اسمبلی میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں اپنے ووٹوں سے نہیں آیا بلکہ میں عمران خان صاحب کے ووٹوں کی وجہ سے منتخب ہو کر آیا ہوں کیونکہ میں جس ووٹر کے پاس بھی گیا تو انہوں نے کہا کہ چونکہ آپ پی ٹی آئی کے امیدوار ہیں تو ہم نے آپ کو عمران خان صاحب کی وجہ سے ووٹ دینا ہے۔ میں اپنے ضلع خانیوال سے واحد امیدوار ہوں جو اپنے حلقے سے پی ٹی آئی کی طرف سے منتخب ہو کر آیا ہوں اور صرف اور صرف عمران خان کی وجہ سے آیا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! Please wind up کریں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے "بس کرو، بس کرو" کی آوازیں)

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! بس ایک منٹ میں مکمل کرتا ہوں۔ میں اس معزز ایوان میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں فارم 47 کی پیداوار نہیں ہوں۔ میری فاضل رکن بار بار مجھ پر فقرے کس

رہی ہیں تو میں انہیں بتا رہا ہوں کہ اگر یہ باز نہ آئیں تو صرف اتنا کہنا ہے کہ "بی بی آپ کا فارم 47 چیک کروادوں گا" تو یہ چُپ ہو جائیں گی۔ ان کی گنتی دوبارہ کروادیں تو یہ دوبارہ نہیں بولیں گی۔

جناب سپیکر: خالد صاحب! جلدی سے اپنی تقریر مکمل کریں۔

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ میں نے جو گزارشات وزیر موصوف کی خدمت میں پیش کی ہیں، انہیں note فرمائیں اور ان پر عملدرآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب رئیس نبیل احمد!

جناب رئیس نبیل احمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ جیسے اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق پنجاب کے آخری حلقے سے ہے کیونکہ میں سندھ سے border کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں دوسری بار منتخب ہو کر اس معزز ایوان کا حصہ بنا ہوں جس پر میں اپنی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی اور اپنی اعلیٰ قیادت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو بھی ان مشکل حالات میں بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ بہت مشکل حالات کے اندر مسلم لیگ (ن) نے بجٹ پیش کیا ہے جس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی دعا گو بھی ہوں کہ حکومت وزیر اعلیٰ صاحبہ کے وژن پر proper طریقے سے عملدرآمد بھی کر سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کچھ تجاویز بھی پیش کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر موجود فاضل اراکین نے زراعت سے متعلق بات کی ہے۔ ہمارا ضلع سب سے زیادہ زراعت پر ہی focused ہے جس پر میں وزیر خزانہ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس بات کو ضرور ensure کروائیں کہ ہمارے پاس کھاد کا بہت اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ کھاد زراعت کے لئے سب سے اہم چیز ہے تو اس issue کو kindly resolve کروایا جائے اور ساتھ ہی میں ایک request کروں گا کہ ہمارے ریسرچ سنٹروں پر محترم وزیر خزانہ focus کروائیں کہ ریسرچ کو بہتر بنایا جائے تاکہ ہم اپنا seed grow کریں اور اپنا seed بنائیں جس سے ہماری زراعت بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہمیں energy crisis کا سامنا ہے جس پر میں چاہوں گا کہ زرعی ٹیوب ویلوں کو سولر کی طرف shift کیا جائے۔ آپ بجٹ کے اندر سولر کو ضرور حصہ بنائیں اور کسانوں کی ٹربائن ٹیوب ویل کو سولر کی طرف shift کریں جس سے ہمیں یہ فائدہ ہو گا کہ energy crisis کو ختم کرنے میں بڑی مدد مل سکے گی۔

جناب سپیکر! میرے علاقے میں لاء اینڈ آرڈر کا بڑا مسئلہ رہتا ہے اور میں بجٹ کے دوران اس لئے بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ "سیف سٹی" جس طرح لاہور اور باقی ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں "سیف سٹی" موجود ہے کیونکہ میرا حلقہ riverine belt کے اوپر ہے جو کہ کچے کے بالکل ساتھ ہے بلکہ کچے کا بھی کچھ area is in my constituency تو میں وزیر خزانہ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمیں "سیف سٹی" کا حصہ بنایا جائے۔ ہمارے ضلع میں خاص طور پر صادق آباد بھونگ کے ایریا میں اور میرا جو border area سے منسلک ہے جس میں مائی چوک، کوٹ سبزل، سنجے پور اور احمد پور لمہ کے areas بھی ہیں تو مہربانی کر کے یہاں پر "سیف سٹی" کو ensure کروایا جائے کیونکہ یہ آپ کا causeway ہے اور route way ہے it is also a tribal border and Finance Minister Sahib اگر اس کو kindly note کریں کہ Tribal border ایک طرف کشمور ہے جہاں سے بلوچستان کو راستہ جاتا ہے اور دوسری طرف گھوٹکی ہے تو یہی راستہ ہے جہاں سے آپ کے criminal elements آتے ہیں from the kacha اگر آپ "سیف سٹی" کو borders کے اوپر ensure کروالیں اور بجٹ میں اس کے لئے کوئی پیسے رکھ لیں تو اس سے ہمارے ہاں لاء اینڈ آرڈر میں بھی بڑی بہتری آسکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ سے متعلقہ مسائل کی نشان دہی کرنا چاہوں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب میں اپوزیشن کا حصہ رہی ہے اور اس دفعہ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور we are part of the Government تو ہمیں وہاں پر کافی سارے مسائل کا سامنا ہے جن میں پینے کے پانی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے کیونکہ وہاں کے ہمارے غریب لوگ اور غیور عوام پینے کے پانی کو ترس رہے ہیں کہ ہمارے پاس میٹھا پانی نہیں ہے تو اس کے لئے میں وزیر خزانہ سے request کرنا چاہوں گا کہ اگر میرے حلقے میں سولر کے اوپر تمام یونین کونسلوں اور مواضعات کے لئے RO Plants دیئے جائیں تا کہ وہاں کے لوگوں کو پینے کا میٹھا پانی میسر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے سب کیمپس کی بھی request کرتا ہوں کہ ہمیں یونیورسٹی دی جائے۔For my constituency سکولوں اور ہسپتالوں کے لئے بھی request ہے کیونکہ وزیر اعلیٰ صاحبہ کا وژن بھی ہے کہ سکولوں کو اپ گریڈ کرنا ہے تو میرے حلقے میں کالج کی سہولیات نہیں ہیں اس لئے میں request کرتا ہوں کہ میرے حلقے میں ایک نہیں کم از کم تین چار کالج بنائے جائیں جہاں پر ہمارے بھائی اور بہنیں تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! جس طرح وزیر اعلیٰ صاحبہ کا "صاف پنجاب" اور "ستھرا پنجاب" کا وژن ہے تو اس حوالے سے میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ہمارے بہت سارے issues ہیں تو پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو kindly کہا جائے کہ "ستھرا پنجاب" میں ہمیں facilitate کیا جائے تاکہ میرا حلقہ بھی clean and tidy constituency of Punjab میں شامل ہو سکے۔ میں آخر میں ایک بار وزیر خزانہ کو مبارک دیتے ہوئے دعا گو ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہماری محترمہ وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق ہمارے حلقے کو اور پاکستان پیپلز پارٹی کے حلقوں کو بھی ہمیشہ priority پر رکھیں گے اور ہمارے مسائل کو حل کریں گے۔ بہت شکریہ اور مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب بشارت ڈوگر!

جناب بشارت علی: السلام علیکم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے فلسطین کے مسلمانوں کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے حکمرانوں کو ہدایت دے کہ ہم اپنے اُن بہن بھائیوں کے لئے کچھ کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضور ﷺ کی حدیث پاک ہے کہ تباہ ہو گئیں وہ قومیں جنہوں نے اپنی سربراہ ایک عورت کو چُنا۔ آج سے تقریباً 35 سال پہلے جب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اس ملک کی وزیر اعظم بنیں تو میاں محمد نواز شریف نے اسی ملک کے علماء کرام سے فتوے دلوائے کہ ایک عورت ملک کی سربراہ نہیں ہو سکتی۔ اُس وقت یہ ملک 12 کروڑ عوام کا تھا اور آج صرف اکیلا صوبہ پنجاب 14 کروڑ عوام کا ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہاں بیٹھے ہوئے میرے بہن بھائی ایک ہی بات کر رہے ہیں۔ کوئی لکھ رہا ہے کہ ماں کا دور آ گیا، کوئی لکھ رہا ہے کہ دُخترِ پاکستان کا دور آ گیا، کوئی لکھ رہا ہے کہ ماں نے یہ کر دیا، کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ ماں نے

میرے ملک کو سنوار دیا ہے۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ ہماری بربادی کا دور آگیا ہے۔ ہمارا ملک ایک اسلامی ملک ہے ہم اپنے قرآن و سنت کے مطابق آئین اور قانون کو دیکھتے ہیں۔ ہمارا آئین اور قانون کا پہلا جز وہی یہ ہے کہ پاکستان کا آئین قرآن و سنت کے مطابق ہو گا اور سنت میں عورت کی حکمرانی کہیں نہیں ہے۔ ہماری مائیں بہنیں جنگ میں حصہ لے سکتی ہیں، الیکشن میں حصہ لے سکتی ہیں، ہاؤس میں آسکتی ہیں لیکن سربراہ مملکت نہیں بن سکتیں۔ یہ ہمارا مذہب کہتا ہے ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کے سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ موجودہ بجٹ جو وزیر صاحب نے پیش کیا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم یہ کہیں کہ ہمارے یہ ساتھی 8 فروری کو جیت کر آئے ہیں۔ یہ بجٹ بیوروکریسی کا بجٹ ہے۔ ہمارے ملک کا یہ حال کب تک چلے گا کہ عوامی نمائندے اپنی قوم کے لئے، اپنے صوبے کے لئے اور اپنی عوام کے لئے بجٹ تیار نہ کر سکیں۔ کہیں سے پوچھ کر، دوسروں کا کہا ہوا اور لکھا ہوا بجٹ یہاں آکر پیش کر دیں تو یہ ہمارے لئے بہت باعث شرم ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے۔ اس وقت لاکھوں کی تعداد میں بے روزگاری آگئی ہے۔ انڈسٹری ٹیکسٹائل کا شعبہ مکمل طور پر برباد ہو گیا ہے، ملیں بند پڑی ہیں، فیکٹریاں بند پڑی ہیں، گیس اور بجلی کے ریٹ بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ میرے فاضل دوست ابھی کہہ رہے تھے کہ میاں نواز شریف صاحب نے گیارہ کارخانے بجلی کے لگا دیئے۔ میرے بھائی! یہ بھی بتا دیں کہ وہ بجلی آج اتنی مہنگی کیوں ہے؟ کیا میاں نواز شریف صاحب نے ملک کے ساتھ اچھا کیا یا ملک کو برباد کر دیا؟ آج ایک ماں اپنے ہاتھ میں بل لے کر لوگوں کے در در کی ٹھوکریں کھا رہی ہے کیونکہ اس کے پاس بل دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ بچوں کو خوراک دینے کے لئے اس کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ آج بھی آپ نے وہی کیا ہے جس کی وجہ سے آپ کا اتنا نام مشہور ہوا ہے یعنی پٹوار خانہ۔ 8 فروری 2008 کو جو پاکستان کے غریب لوگ تھے کیا آج 2024 میں بھی وہی ہیں؟ وہی پٹواریوں کی لسٹیں، وہی سیکرٹری یونین کونسلوں کی لسٹیں۔ کیا 2008 کے بعد کوئی غریب بیوہ نہیں ہوئی، پاکستان کا کوئی شہری غریب نہیں ہوا؟ آپ نے وہی بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام والی لسٹیں لے لیں اور وہ دے دیں پٹوار خانے کو۔ وہ پٹواری ہماری ماؤں بہنوں کو ذلیل و خوار کر رہا ہے۔ وہ بیچاری تین تین، چار چار گھنٹے تک لائنوں میں لگی رہتی ہیں۔ سیکرٹری یونین کونسل گھر میں

روزہ افطار کر رہا ہوتا ہے، پٹواری اپنے پٹوار خانہ میں پیسے بنا رہا ہوتا ہے اور ہماری مائیں بہنیں لائنوں میں لگی ہوتی ہیں۔ کیا یہ نمائندے نہیں ہیں، کیا یہ عوام کے چُنے ہوئے نمائندے نہیں ہیں؟ اس بیوروکریسی کے ذریعے ہم کب تک اپنی عوام کا استحصال کریں گے؟ یہ نمائندے جن کو عوام نے چن کر یہاں بھیجا ہے اگر اِن پر آپ کو یقین ہی نہیں ہے پھر تو یہی بیوروکریسی کام کرتی رہے۔ ماشاءاللہ ہم 75 سال سے دیکھ اور سُن رہے ہیں کہ ہمارے آرمی چیف نے یہ کر دیا، ہمارے آرمی چیف نے وہ کر دیا۔ اگر آرمی چیف نے ہی بجٹ بنانا ہے اور باہر کے ملک سے پیسے لے کر آنے ہیں تو آپ کے وزیراعظم کا کیا فائدہ، آپ کی وزارتوں کا کیا فائدہ؟ ہمارے چیف آف آرمی سٹاف اس ملک کا دفاع کر رہے ہیں یہ بہت اچھی بات ہے اُن کا حق ہے لیکن یہ اُن کا کام نہیں ہے کہ وہ ہماری عوام کے لئے پیسے اکٹھے کرتے پھریں۔ یہ آپ کا کام ہے، اِن نمائندوں کا کام ہے اور وزیراعظم کا کام ہے۔ سوچئے، خدارا سوچئے اِس لڑائی کو ختم کیجئے اور اگر عوام نے آپ کو چُن کر اِدھر بھیجا ہے تو عوام کے لئے کام کیجئے نہ کہ دوسروں کے لکھے ہوئے بجٹ اِدھر آ کر پڑھتے رہیں۔ اگر آج اس پر ہوش کے ناخن نہ لئے گئے، اس بات کو چھوڑ دیں جیسے کل سے ٹی وی پر بڑا چل رہا ہے کہ ڈونلڈ لو نے یہ کہہ دیا، ڈونلڈ لو نے وہ کہہ دیا۔ او اللہ کے بندو ڈونلڈ لو نے جو کہا ہے پہلے مجھے آپ یہ بتائیں کہ یہ جو اُدھر دوست بیٹھے ہوئے ہیں کیا یہ مانیں گے کہ ہم الیکشن چوری کر کے یہاں آئے ہیں؟ یہ سب بہنیں بیٹھی ہیں، بھائی بیٹھے ہیں کیا یہ کہہ دیں گے کہ ہم یہاں چوری سے آئے ہیں اور ہم نے ووٹ چوری کئے ہیں؟ جب یہ نہیں مانیں گے تو ڈونلڈ لو کیسے مان جائے گا کہ ہم نے پاکستان میں regime change کی ہے؟ کیا ایک چور خود کہے گا کہ میں چور ہوں؟ یہ ایسے ہی تقریریں کر رہے ہیں، یہ بھی نہیں سوچتے کہ ہم نے عمران خان کو کس چیز کی سزا دی ہوئی ہے، ذرا یہ تو مجھے بتا دیں۔ میں آخری بات چھوٹی سی کروں گا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ میری بات سنیں۔۔۔ (شور و غل)

میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ڈوگر صاحب! میں آپ کی تقریر کے کچھ الفاظ، آپ کو پتا ہے کہ آپ کے اوپر کچھ حدود و قیود ہیں جن کو آپ اس floor پر کھڑے ہو کر۔۔۔

جناب بشارت علی: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ جب میں بات کر رہا ہوں تو آپ بول نہیں سکتے، آپ نے مجھے سننا ہے اور یہ بھی آپ پر پابندی ہے۔ گزارش ہے کہ اِن کی تقریر کے کچھ حصے ایسے ہیں جن کو میں sift کر کے اُن کو کارروائی سے expunge کروں گا۔ اب آپ اپنی بات کو conclude کریں۔

جناب بشارت علی: جناب سپیکر! میری ایک بہن نے کہا ہے کہ اِدھر تین گھنٹے ہمارے قائد گولی کھانے کے بعد بیٹھے رہے۔ وہ پاکستان میں بیٹھے رہے، لاہور میں بیٹھے رہے وہ لندن تو نہیں بیٹھے رہے۔ وہ تین گھنٹے نہیں بلکہ چار چار سال لندن بیٹھے رہے۔ ہماری جائیدادیں بیرون ملک تو کیا اس ملک میں بھی نہیں ہیں۔ میری بہن ان الفاظ کو own کرتی ہیں۔ ویسے ہم پاکستانی شہری نہیں ہیں، پاکستان کا قانون ہم پر لاگو نہیں ہے لیکن آج جب دوبارہ گورنمنٹ اُن کی آتی ہے تو پاکستان اُن کا ہو گیا۔ آج کہتے ہیں کہ پاکستان ہمارا ہے۔ یہ بڑی باتیں ہیں، سوچنے کی باتیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ڈوگر صاحب! آپ اپنے ٹائم سے کافی آگے چلے گئے ہیں۔

جناب بشارت علی: جناب سپیکر! میں نے صرف دو چیزیں بجٹ کے بارے میں بتانی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، wind up کریں۔

جناب بشارت علی: جناب سپیکر! ایک چیز یہ ہے کہ میرے حلقہ PP-111 فیصل آباد میں وزارت ہاؤسنگ نے ایک سکیم شروع کی جس کا نام "چنگا پانی" تھا۔ یہ 2011 کی سکیم ہے اور 45 کروڑ روپیہ واسا فیصل آباد کو گیا۔ اس سکیم کے تین فیز بنے تھے۔ یقین کریں کہ صرف فیز-1 پر تھوڑا سا کام ہوا ہے اس کے علاوہ کچھ پتا نہیں کہ وہ 45 کروڑ کہاں ہے؟ عوام کو اس کی سہولت نہیں ملی۔ میں نے ایک تحریک بھی جمع کروائی ہے اگر آپ کی ٹیبل پر آجائے تو اس پر ضرور بات کیجئے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں صرف اپنے علاقے کی نہیں بلکہ پورے پنجاب کی بات کرنے لگا ہوں۔ ایک اہم چیز جو میں نے محسوس کی ہے وہ میرے علاقے میں بہت زیادہ ہے باقی دوستوں کے علاقوں میں بھی ہو گی۔ جن علاقوں سے سوئی گیس کی baseline گزرتی ہے اس کے ارد گرد بہت زیادہ آبادیاں بن گئی ہیں۔ غریب لوگ ہیں انہیں سستے والے پلاٹ مل جاتے ہیں اُدھر آکر وہ کالونیوں میں رہائش رکھ لیتے ہیں اور وہ لوگوں سوئی گیس کی baseline کے دونوں اطراف یعنی ارد گرد رہتے ہیں۔ نہ

سیوریج ہے، نہ گیس ہے اور نہ ہی بجلی ہے اور وہ ایسے رہ رہے ہیں، وہ جگہ جانوروں کے رہنے کے قابل نہیں ہے اور پانی کے جوہڑ بنے ہوئے ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ PP-111 میں 6 کلومیٹر کا جو baseline کا علاقہ ہے اس کے ارد گرد جو آبادی ہے وہ لاکھوں کی تعداد میں ہے ان کا سیوریج کا انتظام کیا جائے اور اس baseline پر اور کچھ نہیں تو کم از کم ٹف ٹائیل وغیرہ جیسی چیز بن جائے تا کہ لوگوں کی وہاں سے گزر گاہ بن جائے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ میرے حلقہ کے علاقے میں کرسچن کمیونٹی بہت زیادہ ہے اور کل ایک دوست نے کہا ہے کہ میں شکر گزار ہوں کہ حکومت نے کرسچن کمیونٹی کے لئے دس کروڑ روپیہ کا بجٹ رکھا تو میں کہتا ہوں کہ کرسچن کمیونٹی کے لئے دس ارب روپے رکھنا چاہئے۔ میرے علاقے میں ان کے جتنے churches ہیں وہ پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ان کے بہت زیادہ بُرے حالات ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ یہ بات درست ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ بہت سارے معزز اراکین کرسچن کمیونٹی کے marginalize ہونے پر بڑی تشویش کا اظہار کر رہے ہیں، ان کے بڑے serious issues ہیں اور ان کی living conditions unexplainable ہیں تو منسٹر صاحب! please آپ ذرا ان کو دیکھیں۔ جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ابھی فاضل رکن نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ تمام معزز اراکین نے بجٹ پر اور اپنی اپنی سیاسی وابستگی کے حوالے سے بھی اس ہاؤس میں اپنے points raise کر رہے ہیں اور اِدھر سے اُس کا جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ یہ بالکل درست process ہے لیکن فاضل رکن نے اپنی تقریر میں ایک ایسے issue کو touch کیا ہے جو روائتی طور پر PTI کا طُرا امتیاز ہے اور وہ ہے اسلامی ٹچ، آج انہوں نے ایک انتہائی حساس موضوع کو بڑی آسانی سے اس floor پر رکھ دیا ہے اور عورت کی حکمرانی کے سوال کو نئے سرے سے اٹھایا ہے۔ یہ ایسا issue نہیں ہے کہ جس پر ایک فاضل رکن sweeping statement دے، پورا ہاؤس

خاموشی سے اُسے سنے اور اس پر کوئی بات نہ کرے۔ ہم اسلامی ٹچ دینے کی روایت کو دیکھ چکے ہیں اور اس کا خمیازہ معاشرے نے بھی بھگتا ہے۔ میں سیاست پر بات نہیں کر رہا اور نہ ہی کسی پارٹی کی بات کر رہا ہوں۔ یہ اسلامی ٹچ دینے کی جو روش ہے وہ ہمارے معاشرے کو کس طرف لے کر جا رہی ہے؟ میں بھی اس debate میں نہیں پڑنا چاہتا کہ اسلام میں عورت کی حکمرانی جائز ہے یا نہیں ہے۔ صرف میں فاضل رکن کو یہ کہوں گا کہ اگر ان کو اعتراض ہے، ماضی میں بہت سارے لوگوں کو اعتراض رہا اور وہ سیدھے اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس گئے۔ وہ ساری debate جو اسلامی نظریاتی کونسل کے فورم پر ہوئی فاضل رکن اس کو پڑھ لے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس میں اس issue پر debate رکھ لیں لیکن میرا آخری سوال لیڈر آف دی اپوزیشن سے ہے کہ کیا یہ فاضل رکن نے جو بات کی کہ اسلام میں عورت کی حکمرانی جائز نہیں ہے تو کیا یہ فاضل رکن کے ذاتی خیالات ہیں یا وہ گوئی ہے یا یہ PTI کی official position ہے؟ اس بارے میں مجھے لیڈر آف اپوزیشن سے وضاحت چاہئے کہ اگر یہ پارٹی کا نقطہ نظر ہے تو ہم بھی اس بارے میں تیاری کے ساتھ آئیں اور آپ بجٹ سیشن کے بعد اس پر debate رکھ لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ چونکہ بجٹ سیشن ہو رہا ہے۔ اگر یہ عمران خان صاحب کا نقطہ نظر ہے اور اگر یہ تحریک انصاف کا نقطہ نظر ہے جو فاضل دوست نے کہا ہے۔ یہ ہمیں اور معزز ایوان کو آگاہ کریں اور میری آپ سے بھی پُرزور گزارش ہو گی کہ بجٹ سیشن کے بعد اس پر معزز ایوان کے اندر ایک زور دار debate ہونی چاہئے۔ یہ issue نہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کا ہے اور نہ ہی مریم نواز شریف صاحبہ کا ہے۔ یہ issue پاکستان کی آدھی آبادی کا ہے جو خواتین کی آبادی ہے جو اپنے اپنے شعبوں میں قیادت کر رہی ہیں جو کہیں ملازمت کر رہی ہیں اور اپنے اپنے شعبے کو lead کر رہی ہیں اور کہیں سیاست کے اندر اپنے اپنے شعبوں کو lead کر رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بات اس ہاؤس کے اندر طے ہونی چاہئے۔ مجھے ان کے نقطہ نظر سے اختلاف ہو سکتا ہے اور ان کو اپنی بات کہنا کا پورا حق ہے لیکن اس کو کوئی پارٹی own تو کرے۔ وہ ایک پارٹی کے رکن ہیں۔ اس طرح نہیں ہے کہ وہ بات کر کے چلے جائیں اور اس ہاؤس میں اس پر بات نہ ہو۔ میں آپ سے بالخصوص یہ توقع رکھتا ہوں کہ ہم اس issue کو ایسے نہیں جانے دیں گے۔ یہ کوئی ٹرک نہیں ہے جس پر عمران خان صاحب کھڑے ہوں اور کان میں جناب محمد قاسم خان سوری کہہ

دے کہ ذرا اس کو اسلامی touch دے دیں۔ یہ کوئی ٹرک نہیں ہے یہ پنجاب اسمبلی ہے۔ یہاں پر بات کریں گے دلیل کے ساتھ اور منطق کے ساتھ، بس میری یہی درخواست ہے کہ PTI کی طرف سے اس کی وضاحت آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان! Thank you very much. Honestly speaking , I was expecting and looking around on both sides میں نے جس پر کہا کہ کچھ الفاظ جناب بشارت علی ڈوگر نے ایسے کہے ہیں I have to expunge them afterward وہ بڑے ذہین ہیں انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ کہا ہے، کیونکہ حدیث کا مجموعہ بڑا وسیع ہے۔ ہر شخص اس کا حافظ نہیں ہو سکتا اور ہر شخص کے مشاہدے میں ان کے ضعیف یا مستند ہونے کی تصدیق بھی نہیں کی جا سکتی۔ in any case انہوں نے جس طرح سے یہ بات کی تو میں نے to probe in کہ اس کو دیکھا جائے، انہوں نے اپنی تقریر شروع کی اور حدیث نبوی ﷺ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح حدیث ہے اور میں نے یہ لکھ کر رکھی کہ، "تباہ ہو گئی ہیں وہ قومیں جنہوں نے ایک عورت کو حکمران چنا"۔ for me honestly speaking اس کی rationale یا کسی موضوع پر بات کرنے سے پہلے اس کی سند کی تصدیق کرنا بڑی لازم تھی کہ کہاں سے ہے اور کس source سے ہے بہر حال آپ نے جو نکتہ اٹھایا یہ بڑی معقول بات ہے اور یہ لازم ہے کہ آپ یہ سوال پوچھیں۔ آپ کو پتا ہے کہ general discussion میں for a person like me جو اس کو چیئر کر رہا ہے میں کبھی during the discussion پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہ دیتا لیکن I know it کہ آپ یہ بات کریں گے۔ آپ اسمبلی کے ایک پرانے رکن آ رہے ہیں، آپ کے کریڈٹ پر پانچ سے چھ اسمبلی ہیں اور آپ کی بڑی participation ہوتی ہے تو I would appreciate اگر جناب احمد خان بھچر اس پر اپنا مؤقف دیں تو بڑا اچھا ہو گا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اپنے بھائی کی اس بات کو آگے بڑھاؤں گا کہ ہر بندے کے اپنے جذبات ہوتے ہیں۔ یہاں پر اس ہاؤس میں ہر بندہ اپنی اپنی معلومات کے مطابق اپنی ذاتی رائے بھی دیتا ہے۔ آپ یہ جانتے ہیں کہ ان چیزوں پر ہر بندے

کی اپنی individual رائے ہوتی ہے اُدھر اُس sides سے بھی کئی دفعہ بڑی بڑی سخت ذاتی رائے آتی ہے تو ہم یہ کہنا شروع کر دیں کہ یہ پارٹی کا مؤقف ہے تو یہ بتائیں کہ۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب احمد خان صاحب! آپ پارٹی کا مؤقف بیان کریں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): سندھو صاحب! میں اس طرف آرہا ہوں لیکن آج سے 30،35 سال پہلے یہ مسئلہ بھی آپ کے لیڈر نے سب سے پہلے اٹھایا تھا لیکن میں اس context میں یہ بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! آپ نے جس طرح اس حدیث شریف کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کس حد تک مستند ہے تو اس کو دیکھنا چاہئے۔ میرے خیال میں آپ ہمارے معزز رکن صاحب کی بات کو شاید اُس وقت سن نہیں سکے جب آپ نے کہا کہ ہم کچھ الفاظ حذف کرتے ہیں تو انہوں نے ساتھ ہی کہہ دیا کہ آپ یہ حذف کر دیں تو میرے خیال میں جب انہوں نے یہ بات کہہ دی ہے تو یہ معاملہ ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر: یہ بات clear ہو گئی ہے اب جیسے لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہہ دیا ہے کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہے۔ بہر کیف we leave this subject for a day جس پر اگر کبھی بات ہو گی تو دیکھتے ہیں۔ جناب عمانوائیل اطہر!

جناب عمانوائیل اطہر: جناب سپیکر! باپ اور بیٹے روح القدوس کے نام سے آمین۔

وہ اور ہونگے جو بنیں گے تیری صبح کے چراغ
اے وطن ہم تو تیری راتوں کا اجالا ہوں گے

جناب سپیکر! کوئی بھی حکومت جب بجٹ پیش کرتی ہے تو وہ یہ نہیں چاہتی کہ اپنے محسنوں پر ظلم کرے تو پنجاب حکومت نے قائد جدوجہد محترمہ مریم نواز کی سربراہی میں یہ عوامی بجٹ پیش کیا ہے جس میں انہوں نے اقلیتوں کو بھی تسلی بخش بجٹ دیا ہے اور خصوصی طور پر ایسٹر کے لئے 10 کروڑ روپے مسیحوں کو دیئے ہیں میں پنجاب کے تمام مسیحوں کی طرف سے قائد جدوجہد کو بہترین بجٹ

پیش کرنے پر اور پنجاب کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ بننے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے بعد اگر پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کو کسی نے حقوق دیئے ہیں تو وہ میاں محمد نواز شریف ہیں انہوں نے ہمارے مسیح راہنماوں کو بہت بڑی بڑی وزارتیں دے کر اقلیت اور اکثریت کا جو فرق تھا وہ ختم کر دیا ہے۔ میں چند گزارشات آپ کی وساطت سے اس مقدس ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اقلیتوں کے خلاف جو امتیازی قوانین ہیں وہ ختم کئے جائیں، بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے، جبری تبدیلی مذہب کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے، مسیح مشنری اداروں کا تحفظ کیا جائے اور سینٹری ورکرز کو مستقل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارا ایک بہت دیرینہ مسئلہ ہے جو پوری دنیا میں پہچانا جاتا ہے فیصل آباد میں New Convent School System ہے جو تقدس مابشپ افتخار اندریاس صاحب run کر رہے ہیں پچھلی حکومت میں بھی بہت زور لگایا گیا کہ اس کو ختم کیا جائے لیکن ابھی تک مسئلہ حل نہیں ہوا وہ پورے پاکستان کی بدنامی کا سبب بنا ہوا ہے کہ ہمارے 15 سو بچے اُس سکول سسٹم میں پڑھ رہے ہیں لیکن اُن میں گندے کنویں بنا دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے students بچے اور بچیاں بیمار ہو رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ فوری طور پر اس مسئلہ کو دیکھا جائے کیونکہ پچھلی حکومتوں میں بھی بڑا زور لگایا گیا اب وہ بچے وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ وہ خود آکر ہمارے حالات کو دیکھیں واقعہ کو جانیں اور فوری طور پر یہ گندے کنویں بند کروائے جائیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں سب سے بڑی مسیح آبادی فرانسیس آباد 50 ہزار افراد کی آبادی ہے وہاں بچوں کے لئے گورنمنٹ سکول نہیں ہے وہاں کوئی ڈسپنسری نہیں ہے تو میں چاہوں گا کہ وہاں پر فوری طور پر قبرستان، ڈسپنسری اور سکول بنایا جائے۔ میرا گاؤں مریم آباد ہے وہاں ایشیا کا سب سے بڑا مسیح اجتماع ہوتا ہے جہاں 15 لاکھ افراد اُس اجتماع میں شرکت کرتے ہیں مقدسہ مریم کے نام پر وہ اجتماع ہوتا ہے پوری دُنیا کے لوگ وہاں آتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ وہاں پر قومی زیارت گاہ کے نام سے interchange بنایا جائے۔ جس طرح قیام پاکستان کے وقت مسیحوں نے اس ملک کو بنانے کے

لئے بچانے کے لئے اپنا عملی جامہ اور ٹھوس کردار ادا کیا، آج ہم سب بھی جتنے یہ ہمارے مسیح لیڈران بیٹھے ہیں ہم اپنے مسیح لیڈروں کی تلقید کرتے ہوئے اپنے ملک کو بچائیں گے اور خدانہ کرے ہمارے ملک پر کوئی مصیبت آئے کوئی میلی آنکھ سے دیکھے تو ہم اپنی فوج کے ساتھ مل کر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور اپنی قائد محترمہ مریم نواز کے ساتھ مل کر کہیں گے کہ:

تو نے جب بھی پکارا ہمیں اے وطن
تیرے گلشن کو پھر سے سجائے گے ہم
اے وطن تو نے پکارا تو لہو کھول اٹھا
تیرے بیٹے تیرے جانباز چلے آتے ہیں

جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں ہمارے جو سینٹری ورکرز ہیں وہ دن رات اس ملک کی صفائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ کل پرسوں ہمارے ایک سینٹری ورکر آصف مسیح کو گوجرانوالہ کی عدالت کے احاطہ میں بڑا مارا پیٹا زدوکوب کیا گیا یہ اُس سینٹری ورکر کے ساتھ بڑی زیادتی ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ فوری طور پر اُس کا نوٹس لیں اور کمیٹی بنائیں اُس کو انصاف دلائیں God bless all of you.

جناب سپیکر: Thank you very much جی، اب ندیم صادق ڈوگر صاحب!

جناب ندیم صادق ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر بجٹ بحث جاری ہے تو معزز فنانس منسٹر نے بجٹ پیش کیا ہے بجٹ کی صداقت یا عوام سے مخلص پن کا اس سے بہتر کیسے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اُس کا پہلا فقرہ جب انہوں نے پڑھنا شروع کیا تو وہ یہ تھا کہ الحمدللہ پنجاب کی عوام نے 8۔ فروری کو ہمیں پاکستان مسلم لیگ (ن) کو واضح mandate دیا، رمضان المبارک کا مہینہ ہے ان میں سے کوئی بندہ on oath آکر یہ کہہ دے کہ پنجاب کی عوام نے واقع ہی واضح مینڈیٹ دیا ہے تو میں مان لوں گا کہ یہ بات ٹھیک تھی اگر اُس کا start ہی یہ تھا تو اُس کے اگلے والے فقرے دیکھ لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام کی بہتری، عوام کی خدمت یہ سارا الفاظ کا گورکھ دھندا ہے۔ جو پہلے بھی ہوتا رہا ہے اس دفعہ بھی ہوا کس کس شعبہ کی بات کروں یہاں صحت کی بات کی گئی، Air-Ambulances کی بات کی گئی تو گزارش یہ ہے کہ میرا فیصل آباد شہر سے

تعلق ہے فیصل آباد شہر پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے ہمارا علاقہ posh area پیپلز کالونی مدینہ ٹاؤن کا area ہے وہاں پر جو دو سرکاری ڈسپنسریاں تھیں وہاں سے ڈاکٹر واپس بلا لئے گئے ہیں صحت کے ساتھ ان کا اتنا خیال ہے کہ جو Air-Ambulance کی بات کرتے ہیں پورا علاقہ، پورے فیصل آباد شہر میں صرف ایک سرکاری ہسپتال ہے، پورا علاقہ مدینہ ٹاؤن پیپلز کالونی میں ایک سرکاری ہسپتال نہیں ہے، ڈسپنسری تھی وہاں سے ڈاکٹر کو واپس بلا لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ جو بنیادی مسائل ہیں بنیادی ضروریات ہیں پہلے وہ تو پورا کر لیں Air-Ambulance کی ضرورت نہیں ہے بنیادی سہولیات کم از کم سٹاف تو پورا کر لیں۔ تعلیم کی بات کر رہے ہیں، ہمارے ایریا میں کوئی سرکاری ہائی سکول نہیں ہے میرے بھائی جو جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں یا جو دوست کہتے ہیں کہ ہمارا دیہی علاقوں سے تعلق ہے میں فیصل آباد شہر کی بات کر رہا ہوں پورا علاقہ مدینہ ٹاؤن، پی پی-113 میں کوئی سرکاری ہائی سکول نہیں ہے، پرائمری سکولز ہیں پورے علاقہ میں قبرستان کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہاں پر ہم exhaust ہونے کے لئے آتے ہیں، ہم بات کریں گے seriousness کی یہ صورتحال ہے جو Treasury Benches پر معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان کو دیکھ لیں سوائے ایک دو کے کوئی elected نمائندہ یہاں پر نہیں بیٹھا ہوا جنہوں نے عوام کے ووٹ لئے ہیں عوام کا اتنا فکر ہے یہ میری بہنیں، میری مائیں جو special seats پر آئی ہیں یا ہمارے مسیح بھائی ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں یا فنانس منسٹر جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن بیٹھے ہوئے ہیں عوام کے ساتھ ان کی ہمدردی کا یہ عالم ہے ہم بھی exhaust ہونے کے لئے یہاں پر ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے ہماری باتوں کے لئے صرف ٹائم دیکھا جائے گا کہ پانچ یا سات منٹ ہوئے ہیں اُس کے بعد کہا جائے گا ٹھیک ہے that's over لیکن law and order کی بات کریں میں خدا کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں most of the people کسی کی bike snatch ہو جاتی ہے کسی کا mobile snatch ہو جاتا ہے کوئی بندہ کال کر کے تھانے تک جانے کے لئے اپنا ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اُن کو پتا ہے یہ routine کا حصہ ہے کسی کو یہ confirm ہی نہیں ہے کہ ہماری FIR ہو گی تو ہماری recovery ہو جائے گی یا نہیں ہو گی۔ محکمہ پولیس کے فنڈز کی بات کی گئی ہے ٹھیک ہے فنڈز دیں لیکن اگر funding اس بات پر کی جا رہی ہے کہ جو پاکستان تحریک انصاف کا نام لینا والا ہے اُس کو پکڑ لیں جو ان کے خلاف بات کرتا ہے اُس کو پکڑ لیں۔

law and order کی بہت سنگین صورتحال ہے کہ mobile snatching, bike snatching, ڈکیتی اور راہزنی یہ routine کی بات ہے۔ میں اپنے حلقے کی بات کروں تو ایک دن میں پندرہ، پندرہ اور بیس بیس وارداتوں کی wireless چلتی ہے، آپ بے شک اس بابت متعلقہ پولیس افسران کو بُلا کر پوچھ لیں اور میں آپ کو یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی ایک recovery بھی ابھی تک نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ ڈویلپمنٹ کی بات ابھی یہاں پر میری بہن کر رہی تھی کہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن نہیں کروائے تو ان کو اپنی تاریخ ٹھیک کر لینی چاہئے کیونکہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن آپ کی حکومت جب بھی اقتدار میں آئی ہے تو انہوں نے بلدیاتی الیکشن 2015 بھی سپریم کورٹ کے حکم پر کروائے ہیں کیونکہ میں خود تین مرتبہ بلدیاتی نمائندہ رہ چکا ہوں۔ آپ کی گورنمنٹ تو بلدیاتی اداروں کو empower کرنے کے حق میں ہی نہیں ہے۔ یہ ہماری پارٹی، ہمارا قائد ہی تھا جو کہتا تھا کہ بلدیاتی اداروں کو empower کرنا چاہئے کیونکہ بلدیاتی اداروں کا ہی کام ہے کہ عوام کو basic facilities provide کریں۔ KPK میں سب سے اچھا بلدیاتی نظام پاکستان تحریک انصاف نے دیا تھا۔ میں تنقید برائے تنقید نہیں کروں گا کیونکہ ابھی یہاں میرے بھائی نے بڑی جذباتی باتیں کی ہیں لیکن انہوں نے بات شروع کرنے سے پہلے کہا تھا کہ ہم اقلیتوں کے لئے آواز اٹھاتے رہیں گے، تو میں ان سب بھائیوں کو جو تنقید برائے تنقید کرتے ہیں ان کو یہ message دیتا ہوں کہ:

رشتہ دیوار و دَر تیرا بھی ہے میرا بھی ہے
مت گرا اس کو یہ گھر تیرا بھی میرا بھی ہے
اور کچھ تو ہم اپنے ضمیروں سے بھی مشورہ کر لیں
رہبر اگرچہ محترم تیرا بھی ہے میرا بھی ہے
اور نہ لڑیں ہم آپس میں ایک ایک سنگ میل پر
اس میں نقصان سفر تیرا بھی ہے میرا بھی ہے
اور کل جن کو کھا گئی نانگہاں فسادوں کی سلیب
ان میں ایک نور نظر تیرا بھی ہے میرا بھی ہے

جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ کے حوالے سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے میں جتنی باتیں point out کر رہا ہوں کسی ایک بات پر کوئی response مل جائے تا کہ میں کل کو یہ کہہ سکوں کہ میں نے on the floor of the House بات کی تھی تو آج مجھے اس کا یہ response مل گیا ہے۔ میرے بھائی رضی اللہ خان صاحب تو لودھراں یا کہروڑ پکا کی بات کر رہے تھے لیکن میں فیصل آباد کے posh areas کی بات کر رہا ہوں کہ محکمہ واسا، فیصل آباد کی بہت ابتر صورتحال ہے۔ اگر واسا کے محکمے کو کہیں کہ سیوریج ٹھیک کر دیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، ہمارے پاس گٹروں کے ڈھکن کے لئے پیسے نہیں ہیں تو اگر آپ نے پیسے مختص ہی کرنے ہیں تو ان کاموں کے لئے کیجئے۔ PHA میں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! میں بس اپنی speech wind up کر رہا ہوں۔ PHA میں 700 ملازمین daily wages والوں کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے کیونکہ شاید ان کا قصور یہ تھا کہ وہ پچھلے دور حکومت میں بھرتی ہوئے تھے۔ ٹھیک ہے ان کو فارغ کر دیں لیکن بے روزگار عوام کو روزگار دینے کی کوشش کریں۔ براہ کرم جو غریب غرباء ہیں اور جو بے روزگار ہیں اور روزگار نہ ہونے کی وجہ سے گھروں میں بیٹھے ہیں اور بے روزگاری سے تنگ آ کر خودکشیاں کر رہے ہیں ان کے لئے بھی کچھ کریں۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بہتر کرنے کے لئے میں یہ کہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! آپ بے روزگاری ختم کر دیں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خود بخود ٹھیک ہو جائے گی اور street crimes بھی ختم ہو جائیں گے۔ Practically خدا کے لئے کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے عوام کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کو direct کوئی فائدہ مل جائے۔ براہ کرم یہ بجٹ کا جو زبانی جمع خرچ ہے اس کو نکال کر practically عوام کے فائدے کے لئے بھی کچھ کام کر لیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے۔۔۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ میری ایک سیکنڈ بات سنیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: We have just left seven to eight minutes پھر یا تو time extend کرنا پڑے گا کیونکہ آج لوگوں کا روزہ بھی ہے اور آج جمعہ کا دن بھی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ آج کے دن پوائنٹ آف آرڈر پر کیسے بات کر سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں میں نے پوائنٹ آف آرڈر رانا شہباز صاحب کو بھی دیا تھا کیونکہ ان کی بات بھی important تھی۔ میں نے صبح پوائنٹ آف آرڈر رانا آفتاب صاحب کو بھی دیا and this is not acceptable کہ آپ Chair کے conduct پر اس طرح سے اعتراض کریں۔ میں نے دو point of orders آپ کو دیئے ہیں اور دو point of orders ان کو دیئے ہیں, and I am trying to balance both sides میاں اعجاز شفیع صاحب پتا نہیں کس بات پر غصے میں ہیں اور شدید غصے میں ہیں۔ مجھے یہی بات آپ پیار سے کہیں تو میں آپ کی بات کو زیادہ سنوں گا۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کیونکہ میں کل اور آج کا واقعہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ اپوزیشن بنچز کی طرف سے مسلسل خواتین کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، میں آپ کی بات کو ٹوک رہا ہوں۔ آپ ایک سیکنڈ میری بات سن لیں۔ میرے چیمبر میں یہ چیز settle ہو گئی ہے دونوں اطراف سے معزز اراکین اکٹھے ہوئے ہیں آپ اس وقت موجود نہیں تھیں، پھر رانا صاحب نے آ کر اس behalf پر apologize بھی کیا ہے اس وقت بھی آپ شاید موجود نہیں تھیں تو میرا خیال ہے کہ there is no need to raise this point again لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ابھی ڈوگر صاحب نے بات کی ہے کہ یہ special seats پر آنے والی خواتین اِدھر بیٹھی ہوئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں آپ اس کو کسی اور context میں نہ لیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ You should think in the right context

محترمہ راحیلہ خانم حسین: جناب سپیکر! ہمارا حق بھی بنتا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: Please no cross talk. Let me address دیکھیں آپ جو کہہ رہی ہیں آپ کی بات اس حد تک ٹھیک ہے کہ معزز رکن نے یہ بات کرتے ہوئے اس انداز میں کہی کہ elected members کی seats پر reserved seats پر آنی والی خواتین اراکین بیٹھی ہوئی ہیں اور جو معزز اراکین direct vote لے کر آئے ہیں وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو یہ بات objectionable ہے it should not have been said لیکن میری آپ سے درخواست ہے کہ کارروائی کو چلنے دیں you have raised your point. Please be careful in future. آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں members please be careful in the future بس اب آپ محترمہ تشریف رکھیں۔ اب میرے پاس جو لسٹ موجود ہے اس میں 4 سے 5 اراکین کے نام ہیں، جن میں سے 2 اراکین حکومتی بنچز اور 3 اراکین اپوزیشن بنچز کی طرف سے ہیں تو I will confine myself to one speaker each کیونکہ میں اس بحث کو 4 بجے تک conclude کرنا چاہ رہا ہوں۔ I would request کہ وقت کا خیال کرتے ہوئے we have to close it by 4o'clock. تو آپ اپنی بات کو محدود رکھیں گے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ ٹائم بڑھا دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ صبح سے کارروائی چل رہی ہے and we have extended it three times تو کیا بقیہ معزز اراکین کو Monday والے دن بات کرنے کا موقع نہ دے دیں؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے بقیہ معزز اراکین Monday والے دن بات کر لیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک اور بات کر لوں۔ رانا صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی جو کہ میرے خیال میں بہت pertinent point of order rules سے متعلقہ اور administration of oath

سے متعلق تھا اور ان کا رولز آف پروسیجر میں پوائنٹ آف آرڈر کا اصل مدعا ہے کہ اگر ہاؤس کی کارروائی رولز آف پروسیجر اور آئین کے مطابق نہ چل رہی ہو تو کوئی بھی معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر کے ساتھ اس پر بات کر سکتا ہے کہ رولز کو observe نہیں کیا جا رہا اور ہاؤس کو آرڈر میں لانے کے لئے وہ point raise کرتے ہیں تو یہ پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے۔ رانا آفتاب خان کا پوائنٹ آف آرڈر بہت correct تھا وہ یہ کہہ رہے تھے کہ (38) Rule میں یہ درج ہے کہ آپ نے اپیل کا time to the member who has been administered oath and for some reason ان کو de seat کر دیا جاتا ہے تو ان کو اپیل کا ٹائم دینے کے لئے اتنا وقت دینا ہو گا تو اس پر میں نے ایک ruling pass کی تھی for the convenience of the House it will take three to four minutes to read تو میں یہ سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ یہ کاپی پہلے آپ رانا آفتاب صاحب کو دے دیں گے I will announce it when we will have time in the House تو ابھی اس کی signed copy رانا آفتاب صاحب کو دے دیں and we will announce it in the House on the day when we will have the time and we are running short of time تو اب ہمیں time extend کرنا پڑے گا۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 25-مارچ 2024 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سوموار، 25-مارچ 2024

(یوم الاثنین، 14-رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5: شمارہ 4

267

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار، 25-مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث"

269

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

سوموار، 25-مارچ 2024

(یوم الاثنین، 14-رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 12 بج کر 18 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر جناب ظہیر اقبال منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ
وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ؕ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 69 تا 71)

اے ایمان والو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ ؑ کو عیب لگا کر رنج پہنچایا، تو اللہ نے اُن کو بے عیب ثابت کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے (69) مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو (70) وہ تمہارے سب کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا (71)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اِکّو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہیدا
اللہ دے حبیب ﷺ نال پیار ہونا چاہیدا
حضرت صدیق نے اے دَسیا اے دوستو
سب کچھ سوہنے توں نثار ہونا چاہیدا
حسن حسین توں جند جان وار کے
علی دے غلاماں چہ شمار ہونا چاہیدا

حلف

نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O مجھے بتایا گیا ہے کہ دو منتخب اراکین محترمہ کنول نعمان اور محترمہ صائمہ زاہد حلف اُٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اُٹھانے کے لئے وہ اپنی نشستوں کے سامنے کھڑی ہو جائیں اور حلف اُٹھالیں۔ اس کے بعد حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمادیں۔

(اس مرحلے پر محترمہ کنول نعمان W-362 اور محترمہ صائمہ زاہد W-363 نے حلف اُٹھایا اور حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی تشریف رکھیں۔ سالانہ بجٹ 2024-2023 پر عام بحث آج تیسرے دن بھی جاری رہے گی اور جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اپنا نام نہیں بھجوا سکے تو وہ اپنا نام تاریخ کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ اب میں رانا آفتاب احمد خان صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ پر تقریر فرمائیں۔

جناب آفتاب احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ جناب سپیکر! آج کے اجلاس میں ضمیر کا قیدی حافظ فرحت عباس جبر و تشدد کے واقعہ کے بعد آج اجلاس میں تشریف لائے ہیں تو میں سب سے پہلے آج کے اجلاس میں اُن کو welcome کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف کی تقریر بڑے غور سے پڑھی اور مجھے کہیں بھی یہ نظر نہیں آیا کہ انہوں نے law and order پر ایک فقرے کی بھی بات کی ہو۔ ہمارے law and order کی یہ position ہے کہ میں سب سے پہلے آپ کو crime statistics بتاتا ہوں کہ

ان کی اپنی website پر ہے کہ 1,52,766 cases untraced ہیں اور آپ ان کو پیسا دینا چاہ رہے ہیں؟ آپ نے ہمیں ان کے حوالے کیا ہوا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ Dawn Newspaper کی خبر ہے کہ صرف لاہور میں روزانہ 200 آدمیوں کو لُوٹا جاتا ہے اور average کوئی 200 گاڑیاں چوری ہوتی ہیں اور یہ بات میں نہیں کہہ رہا، یہ ان کا record کہہ رہا ہے۔ آپ نے یہ پولیس صرف اس لئے رکھی تھی کہ 9 ۔ مئی کے واقعہ میں بے گناہ لوگوں کو گرفتار کر کے جبر و تشدد کریں۔ یہ ایک police state بنی ہوئی ہے بہتر ہوتا کہ وزیر موصوف اس کے بارے میں بتاتے۔ انہوں نے ہمارے ایک فاضل رُکن پر بڑا الزام لگایا کہ یہ firing کرتا چلا گیا ہے تو یہ Safe City Project کے ذریعے ایک منٹ میں trace ہو سکتا تھا۔ جس بندے نے جیل کاٹی ہے اُس کا کیا ازالہ ہو گا؟ آپ نے اس police state میں اپنے من پسند افسر لگائے ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ 1985 سے شروع ہوا ہے۔ آپ نے 1985 میں جب direct inspector بھرتی کر لئے، گوالمنڈی کا کُلچے والا بھی police inspector بھرتی ہو گیا۔ اسی طرح 1988 میں بھی من پسند لوگوں کو police میں direct inspector بھرتی کیا گیا۔ اُن لوگوں کا police والا attitude ہی نہیں تھا لیکن آپ لوگوں نے اُنہیں police میں بھرتی کر لیا۔ اس وقت law and order کی situation یہ ہے میں اپنے علاقے کی بات کرتا ہوں وہاں پر SHO کی مرضی کے بغیر تین کام نہیں ہو سکتے۔ ایک brothel or prostitution den, sale of liquor, gambling den. ہم لوگ اس وقت بے اثر ہیں، سڑکوں پر لُوٹے جا رہے ہیں لیکن آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں نے اُس وقت بھی بات کی تھی تو انہوں نے میرا مذاق اُڑا دیا کہ after becoming MPA میرے گھر میں دو دفعہ robbery ہوئی اور آج تک کسی نے آ کر نہیں پوچھا کہ اُس کا بنا کیا ہے؟ ہر پولیس افسر چاہے چھوٹا ہے یا بڑا ہے اُس کے گھر چوری کی ایک گاڑی ضرور کھڑی ہو گی جس پر Police لکھا ہوا ہو گا۔ اگر کبھی برآمدگی ہو جاتی ہے اور برآمدگی کہاں جاتی ہے وہ پولیس کی جیب میں جاتی ہے۔ کبھی کسی مدعی کو انصاف ملا ہے؟ اگر آپ عدالت میں چلے جائیں تو پولیس کے record کے مطابق آپ کا conviction rate 3٪ ہے۔ کہاں یہ problem آئی ہے ان کو کیوں نہیں سزا ہوتی Where lies a dispensation of justice? تو میری یہ گزارش ہے کہ law and order پر اگر آپ کی توجہ نہیں ہے تو آپ کے ملک میں economic stability نہیں آئے گی اور political

stability بھی نہیں آئے گی۔ جب آپ 8۔ فروری کا الیکشن چرائیں گے تو یہ result آپ کے سامنے ہوں گے۔ آپ اگر ان کو ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کریں گے تو اس کا کچھ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! اب میں education کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ اس وقت اس House میں جتنے لوگ موجود ہیں اور یہ میرے سامنے doormen بھی کھڑے ہیں یہ ہاتھ کھڑا کر دیں کہ ان میں سے کسی کا بچہ سرکاری سکول میں پڑھتا ہے۔ کسی میں جرات ہے تو بتائے؟ آپ بات سرکاری سکولوں کی کر رہے ہیں، اُس میں سے تنخواہیں اور پنشن دے رہے ہیں اور 37۔ ارب روپے میں آپ نے پورے پنجاب کے سکول چلانے ہیں۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے بچے سرکاری سکولوں میں کیوں نہیں پڑھتے؟ اگر آپ کے بچے سرکاری سکولوں میں نہیں پڑھیں گے تو ان ملازمین کے بچے کیوں سرکاری سکولوں میں پڑھیں گے؟ میں ایک دفعہ House of Commons, London گیا۔ House of Commons میں John Major سے question ہوا تھا کہ Your son is having a private tuition. تو اُس نے کہا کہ Yes, my son is having a private tuition because I pay from my pocket. آگے سے جواب آیا تھا کہ because I can't afford it. There is something wrong with the system. میرے قائد عمران خان نے کہا ہے کہ پیسے لگانے سے بہتری نہیں آتی، نظام کی تبدیلی سے بہتری آتی ہے۔ آپ کا بچہ سرکاری سکول میں کیوں نہیں پڑھتا ہے؟ آپ کے بچے Aitchison College, Ghora Gali, Lawrence College پڑھیں گے لیکن غریب کا بچہ وہاں پڑھے گا جہاں پر ٹاٹ ہے۔ ہم خود ٹاٹوں پر پڑھے ہوئے ہیں اور اس پر ہم فخر محسوس کرتے ہیں۔ مگر آپ کا تعلیمی نظام بیٹھ چکا ہے آپ نے اس بجٹ میں تعلیم کے لئے جو پیسے رکھے ہیں وہ ناکافی ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں صحت کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ آپ تمام سرکاری ہسپتالوں کی حالت دیکھ لیں۔ آپ نے re-vamping شروع کر دی، ہسپتالوں میں tiles لگوا دیں۔ Faisalabad Institute of Cardiology چودھری پرویز الٰہی صاحب نے بنوایا تھا ہم اُن کے مشکور بھی ہیں۔ سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ اُس ہسپتال میں CT Scan Machine نہیں ہے۔ وہاں پر صرف ایک سرجن ڈاکٹر ہے اور اُس کے results بھی بہت poor

ہیں۔ وہاں پر مریضوں کو چار چار سال بعد کا ٹائم دیا جا رہا ہے کہ چار سال بعد آ کر operate کرا لینا۔ اگر یہاں سے ڈاکٹرز فیصل آباد نہیں جانا چاہتے تو وہاں سے کوئی ڈاکٹرز رکھ لیں۔ اس وقت تمام private hospitals butcher houses بنے ہوئے ہیں۔ یہاں پر National Hospital ہے اور Doctors Hospital ہے تو آپ دیکھیں کہ آپ کے system میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا tiles لگانے سے صحت کے یہ سارے مسئلے حل ہو جائیں گے؟ آپ کو بنیادی دوائی نہیں مل رہی۔ آپ کے پاس پینے کا صاف پانی نہیں ہے جس کی وجہ سے آپ کو hepatitis ہو رہا ہے۔ آپ کے TB patients identified 75٪ نہیں ہیں اور میں یہ figures کی بات کر رہا ہوں اور انہوں نے بھی figures based جواب دینا ہے۔ اس وقت حالات یہ ہیں کہ BHUs کی دیواریں گری ہوئی ہیں جس کی وجہ سے ڈاکٹرز ان کے اندر جانا پسند نہیں کرتے۔ میرے قائد عمران خان نے غریب آدمی سے لے کر امیر آدمی تک کو 10 لاکھ روپے کا صحت کارڈ دیا۔ میں بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ میں بھی اس کارڈ کی وجہ سے insured تھا تو میں نے خود اپنا علاج کرایا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں زراعت کی طرف آتا ہوں۔ یہاں پر سارے زمیندار بیٹھے ہیں اور بیٹھے بیٹھے ہنس بھی رہے ہیں۔ میرے والد نے مجھے بتایا تھا کہ پانی ملکیت ہوتا ہے، زمین ملکیت نہیں ہوتی۔ اس وقت آپ DAP کا rate دیکھ لیں اور اوپر سے گندم کی فصل بالکل تیار ہے اور یہ فصل آپ نے کہاں بیچنی ہے؟ آپ کے پاس کسی قسم کی کوئی security نہیں ہے۔ آپ کے زرعی ملک کی prime land پر land mafia نے قبضہ کر کے برباد کر دیا ہے۔ 1947 میں جب میرا خاندان انڈیا سے migrate ہو کے آیا تو آدھا خاندان شہید ہو گیا لیکن ہم نے zero سے شروع کیا اور پاکستان کو ترقی دینے میں اپنا حصہ ڈالا۔ یہاں پر best irrigation system تھا، best railway system تھا اور best education system تھا۔ آپ واہگہ سے آگے انڈیا میں جائیں تو مشرقی پنجاب پورے انڈیا کو feed کر رہا ہے لیکن آپ کے پنجاب میں کالونیاں بن رہی ہیں، DHAs بن رہے ہیں، land mafias پیسوں کے زور پر اسمبلیوں میں بھی آ رہے ہیں اور وزارتیں بھی لے رہے ہیں۔ خدارا آپ سوچیں کہ آپ کس طرف جا رہے ہیں؟ ہم نے اسمبلی سے آگے کہیں نہیں جانا۔ آپ نے ہمارے جیتے ہوئے لوگوں deseat کر دیا کوئی بات نہیں، ہم ایک آگ کا دریا عبور کر کے آئے ہیں اور اسی طرح آگے چلیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر! پاکستان کے 6 شہر ایسے ہیں جو GDP growth میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں جن میں سے لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سیالکوٹ اور ملتان، یہ 5 شہر پنجاب کے ہیں۔ آپ ان شہروں کی transport کی حالت دیکھ لیں۔ اس وقت فیصل آباد سب سے اہم شہر ہے لیکن وہاں پر کوئی transport نہیں ہے۔ آپ نے یہاں پر تو بڑا easily بتا دیا کہ پنجاب میں emergency patients کے لئے helicopter service شروع کرنی ہے تو یہ service ضرور دیں مگر اس وقت جن لوگوں کے dialysis نہیں ہو رہے اُن کے لئے بھی آپ کچھ سوچیں۔ آپ مزدور کو social security دیں یہ بھی انسان ہیں میں مساوات کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کے معاشرے میں جتنی دیر disparity رہے گی آپ کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ آپ fair trial کی بات کرتے ہیں اور یہ آپ کے آئین میں بھی ہے .You must have a fair trial وہ کہاں ہے fair trial? ہماری بچیاں اور بہنیں اس وقت جیلوں میں سڑ رہی ہیں۔ آپ دیانتداری سے بتائیں کہ کیا عمران خان کو آپ fair trial دے رہے ہیں؟ He is a prisoner of conscience عمران خان صاحب کے لئے امریکن صدر نے کہہ دیا ہے کہ جب ہم آئیں گے تو ہم عمران خان کو رہا کریں گے ان شاءاللہ وہ وقت بھی آئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں roads کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ ایک ہی کام کے پیسے ضلع کونسل لے رہی ہے اور اُسی کام کے پیسے MPA's grants سے جا رہے ہیں۔ آپ کا صوبہ block allegation پر نہیں چلے گا آپ اس پر بڑا غور کریں۔ یہ fudged payments ساری اس پر ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ آپ ڈویلپمنٹ کے لئے جتنے بھی پیسے رکھتے ہیں، اس کا 25 سے 30 فیصد کرپشن اور کمیشن میں چلا جاتا ہے۔ کیا آپ اس کا تدارک کر رہے ہیں؟ ہم نے کبھی یہ نہیں سنا تھا کہ ڈپٹی کمشنرز کا بھی کمیشن ہوتا ہے۔ اب یہ بھی اکاؤنٹس آفس میں اپنا پراجیکٹ کمیشن لیتے ہیں۔ رشوت کی رسید نہیں ہوتی لیکن جو دیتا ہے وہ بتاتا ضرور ہے۔ یہ ٹھیکیدار سب کچھ بتا دیتے ہیں کیونکہ جو رشوت دے گا وہ ضرور بتائے گا۔

جناب سپیکر! Environment Sector کو دیکھیں تو اس کے حالات یہ ہیں کہ pollution بڑھ گئی ہے، سانس کی بیماریاں لگ رہی ہیں اور ادویات ملتی نہیں۔ آپ اس وقت بھی

کسی جگہ جائیں گے تو دیکھیں گے کہ لوگ pollution کی وجہ سے دمہ ہونے سے مر رہے ہیں اور دوسری بیماریاں بھی بہت بڑھ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! شعبہ زراعت کی حالت بھی آپ کے سامنے ہے اور آپ کے سامنے roads کے حالات بھی ہیں۔ آپ نے ایک بڑا اچھا کام کیا ہے کہ وین ایمبولینس چھوڑ کر مریضوں کو air lift کریں گے۔ آپ کے پورے پنجاب میں کیا ٹراما سنٹرز ہیں جہاں آپ ان مریضوں کو میڈیکل سروس دے سکتے ہیں؟ اس کا جواب ہے کہ نہیں دے سکتے۔ پہلے ایک بہت اچھا سسٹم ہوتا تھا جس میں پٹواری دو، چار یا پانچ سو روپے لے کر کام کر دیتا تھا۔ اب آپ نے کمپیوٹرائزڈ پٹواری دے دیئے ہیں۔ وہاں کوئی سائل جائے تو پانچ سو روپے والا کام پندرہ ہزار روپے میں ہوتا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ کوئی کام طریقے سے بھی ہو رہا ہے۔ اگر ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ کہتا ہے کہ وقت نہیں ہے تین ماہ بعد آ جائیں۔ اس کے ساتھ ہی کیا ہوتا ہے کہ اس کے PA کو پانچ سو روپے دیں تو وہ دوسرے نمبر پر آپ کو بھیج دیتا ہے۔ ہم لوگ کرپشن میں اتنا deep root ہو چکے ہیں کہ we have to get out of that

جناب سپیکر! اس کے بعد آپ کی سب سے اہم چیز سوشل سکیورٹی ہے۔ کیا ان ملازمین کو سوشل سکیورٹی ملتی ہے؟ نہیں ملتی۔ کیا ایک غریب آدمی کو قانون کے مطابق تنخواہ مل رہی ہے؟ نہیں مل رہی۔ آپ مہنگائی کی طرف دیکھیں کتنی بڑھ گئی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ملازمین کیسے گزارا کرتے ہوں گے۔ آپ نے بڑا اچھا کام کیا ہے کہ تنخواہ نہیں لینی۔ بھئی تنخواہ نہ لو لیکن آپ جو benefits لے رہے ہیں اور جو سہولیات لے رہے ہیں ان کو بھی count کریں اور ان کا بھی خیال کریں۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ بجٹ جو ہم نے پاس کرنا ہے یہ تو پہلے ہی 9 ماہ کا بجٹ استعمال کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس پر ہم سے مہر لگوانی ہے۔ ان کے پاس بجٹ ہمیشہ آتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جو gap between the income and expenditure ہے تو آپ نے اس کو meet up کیسے کرنا ہے؟ Punjab is full of all resources آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے ان resources کی mobilization پر کیا کیا ہے؟ and what is your expenditure planning آپ یہ gap ختم کرنے کے لئے federal divisible pool سے

پیسے لے لیں گے۔ کیا آپ نے صرف 20 فیصد اپنا حصہ شامل کرنا ہے۔ غریب آدمی جس کے گھر میں بجلی بھی نہیں ہے اس کے گھر پر بھی آپ نے پراپرٹی ٹیکس لگا دیا ہے۔ آپ کا اس صوبہ کو ویلفیئر سٹیٹ بنانے کے لئے جو پروگرام تھا۔ آپ اس کے مطابق کام کریں۔

جناب سپیکر! ٹریفک سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اس وقت ٹریفک کا مسئلہ uncontrollable ہے۔ اگر یہ تین ماہ میں لاہور کی ٹریفک ٹھیک کر دیں تو میں انہیں salute کروں گا کہ آپ نے کام کیا ہے۔ یہاں discipline لانے سے کام بنے گا، چالان اور harsh punishment سے کام نہیں چلے گا۔ آپ نے جیسے پولیس کے لئے تھانوں میں صوفے لگا دیئے ہیں مگر ان کا mindset وہی ہے اور وہ تشدد پسند ہیں۔ یہاں جتنے ممبران بیٹھے ہیں ان میں سے کوئی اٹھ کر کہہ دے کہ ہمارا کام پولیس سے ہونا ہے تو وہ کام بغیر پیسے کے ہو جائے تو نہیں ہو سکتا۔ اگر ہو جائے تو I stand guilty اس کے بغیر آپ کا نظام ہی نہیں چل رہا تو آپ کس کے لئے یہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے شہر میں حاجی محمد اسماعیل سیلا کے حلقہ میں ایک بچہ ذبح ہو گیا ہے۔ انہوں نے آج جو کارروائی شروع کی ہے۔ کیا یہ کارروائی پہلے نہیں ہو سکتی تھی؟ یہ جو بسنت کا تہوار منانا شروع کیا ہے تو یہ کب سے شروع ہوا ہے؟ یہ لمحہ فکریہ ہے۔ آپ پولیس کو اپنے ذاتی معاملات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ سرکاری آفیسر سرکار کا ہوتا ہے یا اپنی ذات کا ہوتا ہے۔ یہی پولیس ہو گی اور جب ہم حکومت میں آئیں گے تو یہ کہیں گے کہ آپ بتائیں ہم نے کیا کرنا ہے۔ We are not revengeful people ہم یہ کریں گے کہ قانون کی لڑائی لڑیں گے اور قانون کے مطابق چلیں گے مگر اس وقت حالات یہ ہیں کہ آپ کے ملک میں لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں، لاقانونیت بڑھ چکی ہے اور نشہ بڑھ چکا ہے۔ یہ روزانہ دو دو چار چار من چرس اور افیون پکڑتے ہیں تو وہ کہاں جاتی ہے۔ آپ یونیورسٹیوں کا ماحول دیکھ لیں۔ ہماری گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں ایک وائس چانسلر صاحب چانسلر لگ گئے ہیں۔ He is involved in corruption وہ چانسلر نہیں لگ سکتے اور وہ لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس طرح ملک نہیں چلتے۔ اس طرح تو ایک کھوکھا نہیں چلتا جس طرح آپ صوبے کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے ہماری سیٹیں لے لیں کوئی فرق نہیں پڑا۔ ہم جتنے بیٹھے ہیں اکٹھے ہیں۔ کل forward block کی ایک خبر اڑا دی گئی تو پاکستان تحریک

انصاف میں کوئی forward block نہیں ہے اور ان شاء اللہ بنے گا بھی نہیں۔ ہم اپنے قائد کے ساتھ ہیں۔ میں سب سے پہلے حلف دیتا ہوں کہ ہم سب متحد ہیں اور ان شاء اللہ عمران خان کا ساتھ دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! Wind up کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں تو بڑا disciplined آدمی ہوں۔ آپ کو میری کوئی بات بُری لگی ہے تو I am sorry for that

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ بڑے سینئر سیاستدان ہیں۔ پانچ منٹ کا وقت تھا اور اب گیارہ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں کام کی بات کر رہا ہوں اس کا اثر تو کسی پر نہیں ہونا لیکن میں اپنا نقطہ نظر بیان کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میری request ہے کہ آپ conclude کر کے wind up کر دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے فوڈ اتھارٹی بنائی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وہ غریب دکانداروں کی پکڑ دھکڑ کر رہے ہیں۔ کیا اس سے کوئی بہتری آئی ہے؟ آپ لائیو سٹاک کو دیکھیں۔ پاکستان دودھ کی پیداوار میں پانچواں بڑا ملک ہے۔ آپ نے لائیو سٹاک کے لئے بجٹ میں کتنے پیسے رکھے ہیں۔ میں تو آخر میں یہی کہوں گا کہ:

ہو گا طلوع کوہ کے پیچھے سے آفتاب
شب مستقل رہے گی کبھی یہ نہ سوچئے

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترمہ ثانیہ عاشق ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری امجد علی جاوید!

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! بجٹ پر عام بحث ہے۔ میں آج پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دوں گا تو یہ روایت قائم ہو جائے گی۔ اب تو بجٹ پر عام بحث شروع ہو چکی ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھ سے پہلے رانا آفتاب احمد تقریر فرما رہے تھے۔ میں نے بات کرنی تھی اور اس سے ہی آغاز کرنا تھا۔۔

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، قریشی صاحب!

جناب محمد معین الدین ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ

Sir, out of this budget discussion, I would like to draw your kind attention towards a serious statement of an Ex-Interior Minister, Rana Sanaullah Khan Sahib.

جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان نے کچھ دن پہلے جو statement دی ہے۔ That is the direct life threat to chairman PTI, Imran Khan Sahib ہم رانا صاحب کی اس بات کو دیوانے کا خواب کہہ کر یا کچھ کہہ کر اس کو ignore اس لئے نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے ساتھ ایک حادثہ وزیر آباد میں ہو چکا ہے۔ جب وزیر آباد کا حادثہ ہوا تھا تو اس سے پہلے بھی ریکارڈ پر ہے کہ ولی خان صاحب کے بیٹے ایمل ولی خان صاحب نے اسی طرح کی threatening statement towards the chairman Imran Khan دی تھی۔

جناب سپیکر! I would request that the House should take an appropriate action اور اس کو بالکل strongly condemn کرنا چاہئے۔ اس سے پہلے Ex-First Lady بشریٰ صاحبہ کو ان کے گھر بنی گالا میں قید کیا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معین صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! ایک منٹ لگے گا میں اپنی بات مکمل کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ جو بشریٰ بی بی صاحبہ کو زہر دینے کی کوشش کی گئی وہ بھی on record ہے۔ No.2, it is extremely important

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ Thank you very much. جی امجد علی صاحب!

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اب بجٹ پر بحث ہے اس پر general discussion کرنے دیں۔ دیکھیں اس طرح ہاؤس کا ماحول خراب ہو رہا ہے۔ آپ کی بات آ گئی ہے۔

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! آج جس کرسی پر آپ تشریف فرما ہیں یہاں پر آپ سے پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب سپیکر تھے اور 82 سال کے اس شخص کے ساتھ جو جیل میں ہو رہا ہے۔ اس سے اس اسمبلی کا وقار مجروح ہو رہا ہے۔ وہ اس اسمبلی کے دو دفعہ سپیکر اور Chief Minister بھی رہ چکے ہیں۔ ہمیں اس کا notice لینا چاہئے۔

جناب والا آخر میں صرف یہ کہوں گا کہ مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب! I met him personally in the jail. He has a serious issue of pancreas ان کو آپریشن کے لئے اجازت نہیں دے رہے۔ وہ شخص beside being a Member National Assembly, وہ دو دفعہ وزیر خارجہ اور دو در گاہوں حضرت بہاؤالدین زکریا اور حضرت شاہ رکن عالم کے درباروں کے سجادہ نشین ہیں۔ بیگم یاسمین راشد صاحبہ بھی cancer patient جیل کے اندر ہیں۔ چودھری اعجاز صاحب، محمود الرشید صاحب، عمر سرفراز چیمہ صاحب، میاں اسلم اقبال صاحب اور حماد اظہر صاحب یہ تمام آپ کے سامنے مثالیں ہیں۔ ہمیں خدا کے لئے اپنے conscious کو جھنجھوڑ کر اور کم از کم حق بات کرنی چاہئے آج وہ جیل میں ہیں تو کل ہم بھی ان کی جگہ ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معین الدین ریاض صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ قریشی صاحب آپ نے بات کی تو سابقہ دور میں جس طریقے سے اس chair کی تذلیل کی گئی ہے وہ بھی پوری دنیا جانتی ہے۔ جناب امجد علی!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا یہ پوائنٹ آف آرڈر کا misuse ہو رہا ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر تو ہاؤس کی کارروائی rules کے مطابق نہ چل رہی ہو تو وہاں لیا جاتا ہے۔ یہ رام کہانی جو ہے وہ پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں اُٹھائی جا سکتی اور جو شخص اس ہاؤس میں موجود نہیں ہے اس کو تو اس اسمبلی میں پوائنٹ آف آرڈر پر تو بالکل discuss نہیں کیا جا سکتا تو آپ مہربانی کریں ہاؤس کو چلنے دیا کریں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ no cross talk please

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! رانا آفتاب صاحب نے بات کی میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ 8۔ فروری کے الیکشن کی بات کرتے ہیں چونکہ یہ خود اُسی process کے نکھرے ہوئے لوگ ہیں اور وہ ہی بات کرتے ہیں۔ ایک 2018 کا الیکشن بھی تاریخ کے اندر ہے جس کے یہ تمام beneficiary ہیں جو آج بڑے منہ اٹھا اٹھا کر باتیں کرتے ہیں۔ 2018 میں جو ہوا تھا اس کا بھی لوگوں کو یاد ہونا چاہئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please میری بات سنیں ملک احمد صاحب! رانا آفتاب احمد صاحب senior politician ہیں انہوں نے جتنا ٹائم لیا میں نے ان کو بات کرنے دی، انہوں نے اپنی بات مکمل کی، قریشی صاحب نے بات کی ان کو بھی پورا موقع دیا ہے۔ تو اب آپ سننے کا حوصلہ رکھیں، خاموشی اختیار کریں۔ ایک honorable ممبر بات کر رہے ہیں تو ان کی بات سننے دیں ان کو اپنی بات کرنے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرما کر ایک آدھا گھنٹہ انہیں دے دیا کریں کیونکہ انہیں اس بات کی ٹریننگ کر کے بھیجا جاتا ہے۔ یہ شور مچا کے اور hooting کر کے اپنا شوق پورا کر لیا کریں۔ اس کے بعد آپ proceeding شروع کر لیا کریں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا شہباز صاحب! آپ خاموشی اختیار کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! یہ بجٹ پر بات کریں cross talk کریں گے تو جواب تو ملے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ سے مخاطب ہوں میں cross talk نہیں کر رہا آپ پہلے انہیں وقت دے دیں یہ اپنا شوق پورا کر لیں ہاؤس کا ماحول خراب کر لیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ ہے ہمارے معزز ممبران بات کرتے ہیں یہ سب شور شروع کر دیتے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ بخاری صاحبہ تشریف رکھیں۔Order in the House please۔ رانا شہباز صاحب! آپ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں۔ آپ کے معزز ممبران نے بات کی تو اس side سے کسی نے interrupt نہیں کیا لہٰذا آپ سب بھی خاموشی سے معزز ممبر کی بات سنیں۔ چودھری صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر اطلاعات (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! جب یہ تقریر کرتے ہیں تو ہم خاموش رہتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو بھاشن یہ یہاں سے دیتے ہیں ہم سب خاموشی سے اچھے بچوں کی طرح سن رہے ہیں۔ کیوں ہمارے پر کوئی binding ہے کہ ہم ان کا بھاشن سنیں۔ ہمارے ایک معزز ممبر تقریر کر رہے ہیں اور یہ مسلسل گلی محلے کے غُنڈوں کی طرح hooting کر رہے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ تشریف رکھیں۔Kindly no cross talk

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کو blackmail کر رہے ہیں لہٰذا آپ کو اس پر notice لینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ تشریف رکھیں۔honorable ممبر بات کر رہے ہیں۔ ان کو بات کرنے دیں۔ بلال یامین صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ملک احمد خان صاحب میری بات سنیں یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے جتنی تنقید ہوئی ہے۔ انہوں نے بڑے کھلے دل سے سنا ہے۔ آپ لوگ بھی بات کو سننے کا حوصلہ رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔ عظمیٰ بخاری صاحبہ! اب آپ تشریف رکھیں ہاؤس کو چلنے دیں بجٹ پر general discussion ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں اپوزیشن کی طرف سے نازیبا اشارے کرنے پر احتجاجاً واک آؤٹ کر کے ہاؤس سے جا رہی ہوں آپ ان کے ساتھ ہاؤس کو چلا لیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنی تقریر شروع کریں۔ آپ کے ممبر درمیان میں بولنا شروع ہو جاتے ہیں تو پھر اس کا reaction تو آنا ہی ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، امجد صاحب، آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر یہی سسٹم اور یہی ماحول رہنا ہے تو پھر ہاؤس کی کارروائی کیسے آگے چلے گی کیونکہ جو بات رانا آفتاب صاحب نے کی، جو بات لیڈر آف دی اپوزیشن نے کی اور جو بات ان کے فاضل ممبران نے کی، ہم نے بڑے patience اور بڑے تحمل کے ساتھ سُنی اور کسی single person کی طرف سے کوئی بھی comments نہیں دیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عشرت اشرف اور رانا شہباز احمد صاحب سے request ہے کہ وہ وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کو منا کر ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلے پر محترمہ عشرت اشرف وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا یہ پوائنٹ تھا کہ اپوزیشن بنچز سے کسی نے کوئی ایسی نازیبا حرکت یا کوئی اشارہ کیا ہے جس پر وہ ایوان سے واک آؤٹ کر گئی ہیں۔ میں انکوائری کا آرڈر کرتا ہوں۔ اگر کوئی بھی ایسا اشارہ کیا گیا تو جو بھی ملوث پایا گیا اس کے خلاف پھر سخت ایکشن ہو گا۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "no, no, کوئی ایسا نازیبا اشارہ یا حرکت نہیں کی گئی" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی سے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! رانا آفتاب صاحب کی بات پر answer کرنے کی کوشش اور جسارت کر رہا تھا کہ مؤدبانہ انداز میں ان کو ذرا آئینہ دکھا دیا جائے۔ 2018 کے اندر بھی ایک الیکشن ہوا تھا جس کے یہ سارے beneficiary تھے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

ہم پہ جو گُزرے تھے رنگ سارے
خود پہ جو گُزرے تو لوگ سمجھے

جناب سپیکر! آج انہیں وہ یاد آ رہا ہے تو دو دن پہلے بھی میرے دوست بات کر رہے تھے کہ تمام سیاست دانوں کو اکٹھے ہو جانا چاہئے تو آج ان کا جو رویہ ہے کیا وہ اس کے مطابق ہے؟ پہلے یہ خود سے تو یکسُو ہو جائیں کہ اگر بات reconciliation کی ہونی ہے تو پھر صرف reconciliation کی نہیں ہونی پھر truth and reconciliation کی ہونی ہے۔ پہلے آپ کو اپنے کئے گئے جرائم پر معافی مانگنی ہے پھر اس کے بعد reconciliation کی طرف بات چلنی ہے جو کہ وقت کی ضرورت ہے اور یقیناً ہو جانی چاہئے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی تھی اپنے فاضل دوست کی بات سُن کر کہ اللہ کرے نیچے سے اوپر تک یہ سوچ اِن کے تمام ساتھیوں میں آ جائے کہ جمہوری کلچر کو پروان چڑھانے کے لئے کیا کیا ضروریات ہیں۔ اگر یہ سوچ آ جائے گی تو بہت جلد سارے لوگوں کی سمت بھی درست ہو جائے گی، جمہوریت بھی مضبوط ہو جائے گی اور پروان بھی چڑھ جائے گی لہٰذا سب لوگ اپنی اپنی غلطیوں پر معافی مانگ کر آگے چلیں گے تو اگلا کام شروع ہو گا۔

(اس مرحلے پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی اکثریت وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے ایوان سے باہر چلی گئی)

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! اس floor پر جو حرکت ہوئی ہے اس کو probe کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے کیونکہ معزز خواتین ممبران حزب اقتدار بھی اس ایوان سے واک آؤٹ کر گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھٹی صاحب! تشریف رکھیں کیونکہ میں نے order pass کر دیئے ہیں کہ اس واقعہ کی انکوائری کی جائے اور اگر انکوائری میں جو بھی اس کا مرتکب ہوا اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ جی، امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف نے 28 بڑے منصوبوں پر کام کا آغاز کیا جو کہ ابتداء ہی سے بہت اچھی شروعات ہیں جس پر میں اُنہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ اُن کا ایک good gesture نظر آرہا ہے اور وہ تیزی سے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی خواہاں ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنا oath اٹھاتے ہی برسرپیکار ہیں اور کوئی ایک دن بھی اُنہوں نے آرام سے نہیں گزارا۔ چونکہ یہ تین ماہ کا بجٹ ہے اور اس میں مکمل تفصیل بھی نہیں ہے تو جو کچھ بچا کھچا بجٹ ہے اس پر بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں صحت پر بات کروں گا کہ صحت کے لئے 110۔ ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ لاہور میں ہسپتال بنائے جائیں گے تو میں پالیسی سازوں کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ بڑے ہسپتال بے شک بنائیں لیکن ہمارے DHQs اور BHUs کو نظر انداز نہ کریں۔ اگر DHQs strengthen نہیں ہوں گے تو پھر rush ہو گا اور لوگ بڑے شہروں کی طرف migrate کریں گے لہٰذا اس چیز کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ صحت اور تعلیم کی سہولیات چھوٹے شہروں میں بھی مہیا کی جائیں۔ ہمارے BHUs کو upgrade کیا جائے اور وہاں پر وہ تمام سہولیات میسر ہونی چاہئیں جو ایک بڑے شہر کے اندر رہنے والے شہریوں کو میسر ہیں۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ رانا آفتاب صاحب نے بھی ٹراما سنٹر کی بات کی تو ہمارے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے DHQ میں ٹراما سنٹر بن رہا ہے۔ یہ بات دوست کرتے تو ہیں لیکن پچھلے چار سال جب یہ حکمران رہے تو اس دور میں یہ پراجیکٹ شروع تو کر دیا گیا لیکن اس کے لئے فنڈز release نہیں کئے گئے تو میری اب یہ submission ہو گی کہ اس ٹراما سنٹر کے لئے فنڈز release کئے جائیں تاکہ وہ جلد از جلد مکمل ہو، لوگوں کو صحت کی سہولیات میسر آئیں اور عوام کو لاہور اور فیصل آباد کی طرف نہ جانا پڑے۔

جناب سپیکر! ہمارے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سٹی ہسپتال کا 2017 میں آغاز ہوا تھا۔ جب وہ بنایا گیا تھا تو وہ Gynae- cum- 24 Hour Emergency Hospital تھا لیکن درمیان میں حکومت کی تبدیلی کی وجہ سے وہ پراجیکٹ ادھورا رہا تو میری اب یہ گزارش ہو گی کہ اس ہسپتال کے لئے مکمل فنڈز دیئے جائیں تاکہ وہ جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچ سکے۔ BHUs کے اندر صورت حال زیادہ خراب ہے کیونکہ وہی 18 ادویات کی فہرست ہے جن میں سے اکثر وہاں

میسر نہیں ہوتیں۔ کئی BHUs کی بلڈنگز گر چکی ہیں۔ ہمارے حلقے کے اندر ایک BHU 312 G,B پتا نہیں کیسے بنا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے تو بات ہی نہیں کرنے دی گئی۔ ابھی تو میں نے شروع کیا ہے بہر حال اب میں اپنی بات کو سمیٹتا ہوں کہ اس ہسپتال کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ اب میں ایجوکیشن کی طرف آتا ہوں۔ اس میں ڈیلی ویجز ملازمین کو 9 ماہ سے تنخواہ نہیں ملی تو مہربانی کر کے ان کے لئے فنڈز release کرائیں کیونکہ عید کا تہوار بھی سر پر ہے تاکہ اس تہوار کو منانے کے لئے ان کو تنخواہ مل سکے۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کے لئے 57۔ ارب روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں تو اس میں بھی میری یہی گزارش ہو گی کہ دانش سکول بھلے بنائیں اور ضرور بننے چاہئیں جس سے غریب بچوں کو وہاں اعلیٰ معیار کی تعلیم میسر ہو گی لیکن ہمارے موجودہ سکولوں کو بھی elevate کیا جائے، ان کا معیار بھی بہتر کیا جائے اور ان کو بھی سہولیات فراہم کی جائیں۔ میرے حلقہ کے اندر جو بات میں نے پہلے کی کہ پچھلے دور میں اعلان کر دیا گیا اور 53 سکولز upgrade کئے گئے لیکن ان 53 سکولوں کو چار سالوں میں SNE نہیں دی گئی۔ جیسے تمام filed میں بلند و بانگ دعوے تھے اس میں بھی تھے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ 53 سکول بے شک پچھلے دور میں upgrade ہوئے لیکن ان سکولوں کی SNEs جاری کی جائیں تاکہ اس سے لوگوں کا فائدہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! Laptop کے لئے اس بجٹ میں پیسے رکھے گئے ہیں تو بھلے laptop بھی دیں لیکن اگر وہ بچہ پڑھے گا نہیں تو وہ laptop کیسے حاصل کرے گا کیونکہ ہماری یونیورسٹیاں اور پبلک سیکٹر کی یونیورسٹیاں بھی تو اس وقت کمرشل ادارے بن چکی ہیں لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی فیسیں کم کی جائیں تاکہ جو بچے میرٹ پر داخلہ لیتے ہیں اور اگر ان کے پاس وسائل نہیں ہیں تو وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ یہ بہت ہی اہم پوائنٹ ہے جس پر توجہ دی جانی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! جلدی سے wind up کیجئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بس آخری منٹ میں مکمل کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! 30 سیکنڈ میں wind up کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہمارے ہاں سیوریج سسٹم کے لئے فنڈز درکار ہیں کیونکہ وہاں پر پینے کے پانی میں سیوریج کا پانی mix ہو کر لوگوں کو سپلائی ہو رہا ہے جس سے وہ ہیپاٹائٹس کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ سکیم گزشتہ تین چار سال سے ادھوری ہے تو اس کے لئے بھی فنڈز درکار ہیں لہٰذا مہربانی کر کے اس کے لئے بھی فنڈز ہمارے شہر کو دیئے جائیں تاکہ اس سکیم کو مکمل کیا جا سکے۔ شاہرات اور رابطہ سڑکوں کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں تو میری اس حوالے سے submission ہو گی کہ جو فیصلہ کیا جا رہا ہے کہ اتنی سڑکیں یہاں بن رہی ہیں جب تک اُن پر عوامی نمائندوں کا چیک یا اُن سے مشاورت نہیں کی جائے گی جو علاقے کو جانتے ہیں، مثلاً ہماری ایک سڑک پینسرا سے شورکوٹ کی رکھی گئی ہے۔ اس میں ضرورت یہ ہے کہ اس کو بائی پاس تک dual کیا جائے اگر dual نہیں کریں گے صرف لیپا پوچا کریں گے تو آپ اپنے حصے کی بوٹی لے جائیں گے اور سرکاری خزانے کا بکرا ذبح کر دیں گے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ کم از کم تھوڑا کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری صاحب! آپ کا point آ گیا ہے بہت شکریہ۔ جناب جنید افضل ساہی!

جناب جنید افضل ساہی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ جب میں نے چیف منسٹر صاحبہ کی تقریر سنی جس دن وہ چیف منسٹر بنی تھیں تو میں سمجھا کہ شاید اِن کو پنجاب کے دُکھ اور تکلیفوں کا احساس ہو گیا، شاید پنجاب کی تقدیر بدلنے کے لئے جو خواب دکھائے جا رہے ہیں وہ شرمندہ تعبیر ہوں گے۔ جس دن میں نے فنانس منسٹر صاحب کی بجٹ تقریر سنی تب بھی میں سمجھا کہ شاید اعداد کے ہیر پھیر کے علاوہ پنجاب کے صوبے کی خدمت کے لئے بھی کچھ کیا جائے گا لیکن جس دن میں یہاں سے کتابیں لے کر گھر گیا، میں نے ADP پڑھی تو میں بہت زیادہ شرمندہ ہوا اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ 1985 سے لے کر ہر دور میں پنجاب کی عوام کو یہ خواب صرف دکھایا جاتا تھا کہ ہم پنجاب کی تقدیر بدلیں گے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے کہ نہ 39 سال میں پنجاب کی تقدیر اِن سے بدلی اور نہ 39 سال میں (ن) لیگ کی تقریر ہی بدل سکی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج صرف میں دو departments پر گفتگو کروں گا جن کے لئے بجٹ میں فنڈز allocate کئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے بڑی مفصل گفتگو اپوزیشن نے کی۔ یہاں پر لیڈر آف دی اپوزیشن نے تقریباً تمام sectors کو highlight کیا۔ سب سے پہلے ہمیں پنجاب کے اندر زراعت پر بات کرنی چاہئے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی زراعت ہے لیکن زراعت کے ساتھ جو کچھ یہ حکومت کر رہی ہے اس کے اوپر کافی بہتر طریقے سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے گفتگو کی۔ انہوں نے زراعت کے لئے کہنے کو 28500 ملین روپے رکھے ہیں لیکن وہ تمام اخراجات unproductive قسم کی سکیموں کے لئے ہیں اور productive expenditure کچھ بھی نہیں ہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے تین قسم کی زمینوں کا ذکر کیا، چوتھی قسم میں بتاتا ہوں۔ میں جس حلقے سے belong کرتا ہوں تحصیل چک جُھمرہ کی عوام جس نے مجھے منتخب کر کے بھیجا ہے۔ ہمارا اکثریتی علاقہ water logged area ہے وہ سیم زدہ علاقہ ہے۔ یہ بجٹ جو فنانس منسٹر صاحب نے پیش کیا میں آپ کو صرف ایک سکیم کا ذکر کروں گا جس سے آپ کو ان کی seriousness کا اندازہ ہو جائے گا۔ ایک سکیم registration of water logged area in district Faisalabad یہ 800 ملین کا project proposed ہوا اور اس کے لئے جناب فنانس منسٹر نے فقط ایک ہزار روپیہ رکھا ہے۔ فیصل آباد جس کی تحصیلیں water logged area ہیں جو سیم زدہ علاقہ ہے اس کی بہتری کے لئے فقط ایک ہزار روپیہ sanction کرنا یا اس بجٹ کے اندر request کرنا میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے عوام کے ساتھ اور خصوصاً فیصل آباد کی عوام کے ساتھ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب جنید افضل ساہی!

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! میں ذکر کر رہا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کی عوام کے ساتھ کس طرح دھوکا کیا اور کس طریقے سے عوام کے حقوق پر ڈاکا ڈالا ہے۔ یہ فقط ایک ہزار روپیہ صرف اس سکیم کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ آپ جتنا بھی بجٹ دیکھیں گے انہوں نے سارا non-productive قسم کا بجٹ Irrigation Department کو allocate کیا ہے۔ اس سے نقصان یہ ہو گا کہ اگر اس land کو utilize نہ کیا گیا، اس کو بہتر نہ کیا گیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدانخواستہ

اگلے سال جب فصل کم ہو گی تو یہ عوام بھوکی مرے گی اور پورا صوبہ پنجاب اس سے متاثر ہو گا۔ آپ ان کی پالیسی دیکھیں جس کا رانا آفتاب صاحب نے بھی ذکر کیا کہ آگے گندم کی کٹائی کا سیزن ہے اور ہم میں اکثریتی لوگ جو یہاں موجود ہیں وہ زمیندارہ سے وابستہ ہیں۔ گندم کی جو support price announce کی جا رہی ہے اس کے لئے جو ان کی گورنمنٹ پالیسی بنا رہی ہے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 74 سالوں میں ایسا کون سا mechanism ہے جس کے تحت cost calculate کرتے ہیں اور اس کے بعد support price announce کرتے ہیں؟ ہم نے جس ریٹ پر گندم کا بیج لیا، جس ریٹ پر ہم نے کھاد لی، ہمیں مہنگی بجلی ملی، ہم نے ڈیزل 300 روپے کے حساب سے utilize کیا اگر اب ہمیں پچھلے سال سے بھی 100 روپیہ کم کی شُنید دی جا رہی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کسانوں کا قتل کرنے کے مترادف ہے۔ آپ اس سے urban population کو تو راضی کر لیں گے کہ ہم نے گندم کی price کم کر دی ہے لیکن مجھے بتائیے کہ اگر کسان کو، زمیندار کو جو cost of production ہی نہ مل سکی تو آئندہ آنے والی نسلیں اُس کی کس طرح گزارہ کریں گی؟ پچھلے سال جو 4000 روپیہ support price تھی میں آپ کو calculation کے حساب سے سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر وہی support price رہے تو میرے فیصل آباد میں 45 من فی ایکڑ average yield ہے۔ اگر آپ اس طریقے سے evaluate کریں گے، ہمارے خرچے کے بعد 6 مہینے کی محنت کے بعد ایک زمیندار کو 39 سو روپیہ ایک ایکڑ میں سے بچے گا۔ پنجاب میں survey کے مطابق لگ بھگ 3 ملین کسان ہیں جو دو سے تین ایکڑ کے زمیندار ہیں۔ یہاں پر بیٹھ کر جب بجٹ بنتا ہے تو ہم بڑے بڑے بھاشن سنتے ہیں، تقریریں کرتے ہیں کہ عام آدمی اور غریب آدمی کا بجٹ کیسے بنے گا۔ آپ مجھے بتائیے کہ جس شخص کی 39 سو روپیہ کمائی صرف 6 مہینے کی ہو، اُس کی انکم ساڑھے چھ سو روپیہ per month بنتی ہے۔ مجھے کوئی ساڑھے چھ سو روپے میں بجٹ بنا کر بتائے کہ یہ کسان اور زمیندار وہ مجاہد ہیں جو اپنی آنے والی نسلوں کا مستقبل سوچے بغیر اس صوبے پنجاب کی عوام کا خیال کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی اس بجٹ میں ان کا تھوڑا خیال کرنا چاہئے اور تھوڑی سی شرم کرنی چاہئے۔ ہم اُن مجاہدوں کا ہاتھ نہ کاٹیں اور اگر خدانخواستہ cost of production نہ ملی تو میں آپ کے توسط سے اپوزیشن کی طرف سے ان کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ کسان صرف سڑکوں پر نہیں آئیں گے بلکہ وہ اگلی دفعہ یہ فصلیں اُگانا ہی چھوڑ

دیں گے۔ فنانس منسٹر صاحب! آپ یا آپ کی حکومت نہ فیکٹریوں میں گندم اُگا سکے گی نہ کسی اور طریقے سے یہ اجناس پوری کر سکے گی۔ خدارا ہوش کے ناخن لیجئے اور کسانوں کا استحصال بند کیجئے۔

جناب سپیکر! جس طرح میرے فاضل دوست نے گورنمنٹ کی جانب سے بات کی تو ہمیشہ سے یہ گورنمنٹ کا وتیرہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی discussion ہو اُس discussion کے اندر اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی points highlight کئے جاتے ہیں تو اُس کا الزام ہمیشہ پچھلی گورنمنٹ پر ڈال دیا جاتا ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ساہی صاحب! wind up کریں۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! مجھے صرف تین منٹ چاہئے ہوں گے agriculture growth 2019-20 کے اندر 3.9٪ تھی، 2020-21 میں 3.52٪ تھی اور 2021-22 میں 4.27٪ تھی، this is happening despite water scarcity level. جو دن بدن decrease ہو رہا ہے۔ ہم پانی کی shortage کا شکار تھے اور یہ بھی economic survey of Pakistan کی official report کے مطابق 2018-19 میں 18.5 ملین ایکڑ فٹ negative تھا اور 2019-20 میں negative 8.8٪ تھا، 2020-21 میں negative 7٪ تھا اور 2021-2022 میں 10.6٪ تھا اس کے باوجود آپ کی ایگریکلچر growth increase ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر! اب میں تھوڑا سا محکمہ تعلیم کا ذکر کرنا چاہوں گا جس پر ہماری موجودہ حکومت کی خصوصی توجہ ہے۔ آپ ان کی speech پڑھئے تو سب سے پہلے ایجوکیشن سیکٹر کو promote کرنے کی بات کی جاتی ہے لیکن عملی طور پر جو اقدامات کئے جا رہے ہیں اور جو بجٹ کے اندر ہیں وہ ان سے مختلف ہیں۔ یہ تعلیم سے ڈرتے کیوں ہیں؟ کیونکہ یہ سمجھتے ہیں اگر عوام تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوئی اور عوام کا شعور کا level بہتر ہوا تو 2024 والا ہی رزلٹ آئے گا۔ انہوں نے ہمیشہ کوشش کی کہ پنجاب کے اندر تعلیم پر قدغن لگائی جائے اور کوشش کی جائے کہ یہاں پر بچے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ ہوں۔ اس سلسلے میں بھی اگر آپ economic survey of Pakistan کی 2023 کی رپورٹ پڑھیں گے۔ اس رپورٹ کے مطابق جن صوبوں میں سکولوں

سے باہر بچوں کی تعداد highest تھی وہاں پر ہماری پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نہیں تھی اور جہاں پر پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی وہاں پر اعداد وشمار بہت بہتر تھے۔ ہماری حکومت کا main مقصد اور ہماری پارٹی کا منشور یہ تھا کہ عام آدمی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں تاکہ شعور کا level بہتر ہو اور ہماری political elite جھوٹے خواب نہ بیچ سکے۔ آج دیکھئے کہ انہوں نے بتانے کے لئے بہت زیادہ فنڈ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے رکھا ہے۔ اس کے اندر development schemes بھی رکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جنید صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سکینڈ ہیں۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! آپ ایک منٹ دیجئے گا یہ دو تین figures آپ کو بتانے ہیں اس کے بعد میں اجازت چاہوں گا۔ اس کے اندر دیکھئے گا کہ ان کے پاس پیسے لگانے کے لئے جو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کے اندر جو approved schemes ہیں اس میں ایک سکیم شیخوپورہ یونیورسٹی کی ہے اس کے لئے 1800 ملین روپے required تھے انہوں نے اس میں 1 لاکھ روپیہ دے کر پنجاب کی غریب عوام کے منہ پر طمانچہ مارا ہے اس سے بہتر الفاظ شاید میں استعمال نہیں کر سکوں گا۔ اسی طریقے سے لاتعداد کالجز ہیں اور لاتعداد سکولز ہیں جن کو دینے کے لئے شاید ان کو پیسے مل نہیں رہے۔ اس طریقے سے provision of class rooms along with furniture to graduate colleges یہ پورے پنجاب کی سکیم ہے۔ یہ 1000 ملین روپے کی سکیم ہے اور اس میں 2000 روپیہ رکھا گیا ہے۔ اسی طریقے سے اگر آپ مجھے کہیں گے تو شاید میں پورا دن ان کے کارنامے بتاتا رہوں۔ یہ پیسے لگانے کے لئے ان کے پاس ایسی جگہیں موجود ہیں، یہ فارم 45 اور فارم 47 کا difference create کرنے والے بیوروکریٹس تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جنید صاحب! بہت شکریہ۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! آپ مجھے صرف ایک سکینڈ دے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! آپ کو دس منٹ سے اوپر ہو گئے ہیں۔ آپ کے پاس آخری 30 سکینڈ ہیں اپنی بات conclude کریں۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! فارم 45 اور فارم 47 کا difference create کرنے والے بیوروکریٹس ہیں ان کو نوازنے کے لئے یہاں پر سارے فنڈز utilize کئے ہیں۔ یہ بابوں کا بنایا گیا بجٹ ہے۔ اس میں فارم 45 اور فارم 47 کے اندر ہیر پھیر کرنے والے ڈی سی صاحبان کے گھروں کی تزئین و آرائش۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب رانا منور حسین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ طاہرہ مشتاق!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب طیاب راشد! ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب علی امتیاز وڑائچ!

جناب علی امتیاز: جناب سپیکر! سب سے پہلے میری request ہے کیونکہ respected Finance Minister یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ کا IMF کے ساتھ جو staff level پر 1.1 billion dollar کا agreement ہوا ہے اور جو اگلی tranche ہے وہ 3 ملین ڈالر کی ہے۔ IMF کے spokesperson نے نیویارک میں جو پریس کانفرنس میں کہا اور میڈیا quote کر رہا ہے۔ اگلی transaction کے لئے جو main شرائط وہ رکھ رہے ہیں کہ آپ نے اپنا circular debt کم کرنا ہے، دوسرا NFC Award کو revisit کرنا ہے اور average provincial side پر 25 سے 30 فیصد کی کٹوتی کرنی ہے۔ Respected Minister صاحب یہاں بیٹھے ہیں تو میرا سوال ہے کہ آپ کا جو اس وقت کا بجٹ ہے وہ 80 سے 85 فیصد تو salaries کے لئے ہے اور government functionaries کی logistic کو cover کرنے کے لئے ہے۔ اگر یہ کٹوتی ہو جاتی ہے تو بجٹ کے اندر جو نمبرز ہمیں دیئے گئے ہیں، پنجاب گورنمنٹ اور فنانس منسٹری کا پلان بی اور contingency plan کیا ہو گا؟ اگر IMF یہ شرط رکھتا ہے کہ آپ NFC Award میں revisit کر کے provincial side پر 25 سے 30 فیصد کٹوتی کریں۔ دوسری میری اپنے تمام ٹریژری بنچوں اور تمام اپنے اپوزیشن ممبران دوستوں سے بھی request ہے کہ اس South Asian Region میں صرف پاکستان ہے جو 25 سال سے IMF کے vicious cycle میں پھنسا ہوا ہے۔ آپ اپنے ہمسائے ملکوں کی طرف دیکھ لیں کہ even بنگلہ دیش جسے ہم 25 سے 30 سال پہلے کہا کرتے تھے بنگلہ دیش میں صرف سیلاب آتا ہے آج ان کی 40 export

billion dollar صرف ٹیکسٹائل کی ہے اور ہم 28 بلین ڈالر سے 24 بلین ڈالر پر آ گئے ہیں۔ میرا ایک جو main question ہے جو پورے پاکستان یا نیشنل اسمبلی اور تمام parliamentarians کے سامنے کھڑا ہے کہ آپ کے neighboring countries کیوں آگے جا رہے ہیں؟ ان کی تمام پارٹیز میں ایک alliance ہو چکا ہے کہ جو عوام کا mandate ہے اس کو ہم نے عزت دینی ہے جب تک عوامی mandate کو عزت نہیں دیں گے آپ کی political stability نہیں آئے گی اور نہ ہی آپ financial growth کی طرف جائیں گے۔ میری request ہے کہ تمام political parties میں یہ debate شروع ہونی چاہئے کہ ہم within the party اور political parties آپس میں debate کریں۔ ہم ایک point agenda پر consensus کر سکتے ہیں کہ ہم عوام کے mandate کی respect کرنا سیکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انڈیا میں interim setup کی گورنمنٹ نہیں آتی اور ان کی transition smooth ہوتی ہے۔ پچھلے 30،35 سال سے یہ ملک مذاق بنتا جا رہا ہے تو میری request ہے کہ تمام political parties میں اس point کو اٹھائیں کہ آپ one point agenda پر consensus کریں کہ جب بھی الیکشن آئیں وہ free and fair ہوں اور جو transition government آتی ہے جیسے public mandate دے وہ آگے آئے اور مشکل فیصلے کر سکے otherwise جس راستے پر ہم جا رہے ہیں یہ financial crisis سے زیادہ deepen ہوتا جائے گا with due respect جب تک public mandate اس کی support پر نہیں ہو گا یہ مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ تیسری میری request ہے کہ ہمیں اس ملک کے ووٹر کو بھی دیکھنا پڑے گا اور اس کے demographics کو دیکھنا پڑے گا۔ آپ کا 70 فیصد youth ووٹر ہے اب وہ صرف simple پاکستان کا ووٹر نہیں ہے بلکہ وہ گلوبل ووٹر ہے information technology اور internet کا ٹائم ہے cellphone اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس اسمبلی کا پوری دنیا سے اور باقی دنیا کے سسٹم کے ساتھ comparison کر رہا ہے ہم اس کو کیا دے رہے ہیں؟ ہم اس کو کچھ deliver کر رہے ہیں؟ اس کی آپ سے اور مجھ سے expectations بڑی different ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ وہی freedom of speech اس کو میسر ہو اور وہی progress کے chances اس کے لئے بھی ہوں جو باقی دنیا کے لوگوں کے پاس

ہیں۔ بد قسمتی سے صرف ایک ملک ہم سے اس region میں پیچھے رہ گیا ہے وہ افغانستان ہے اور اگر ہم اسی ضد پر رہے کہ ہم نے لوگوں کا public mandate نہیں ماننا تو معذرت کے ساتھ پانچ یا دس سال کے بعد جو اسمبلی آئے گی اور وہ کہہ رہی ہو گی کہ افغانستان بھی ہم سے آگے نکل گیا ہے۔ میری request یہی ہو گی کہ آپ in points پر within political parties debate شروع کروائیں اور یہ بڑا important issue ہے اسمبلی آتی ہے اور چلی جاتی ہے لیکن کچھ ایسے فیصلے کر کے جائیں جو آنے والی نسلوں کے لئے بہتر ہوں اور 20 سال کے بعد بھی کوئی شخص فارم 45 اور فارم 47 کا رونا نہ رو رہا ہو۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی کہ آپ نے مجھے یہاں پر بات کرنے کا موقع دیا۔

مجھے یہاں پر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جب under training team پارلیمنٹ کے اندر آئے گی تو جس طرح کا رویہ انہوں نے اپنا رکھا ہے وہ نہایت افسوس کے قابل ہے۔ آپ کو یہاں پر senior parliamentarians سے کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے تو انہیں ضرور سیکھنا چاہئے ایسا وقت شاید روز روز نہیں آتا۔ کل تک جب ہم حزب اختلاف میں تھے اور یہ ممبران ہماری جگہ تھے آج ہم حکومت میں ہیں تو یہ اپوزیشن کے اندر ہیں تو ایک تمیز کے دائرہ میں رہ کر اگر آپ parliament کو serve کریں گے تو زیادہ اچھی بات ہو گی۔

جناب سپیکر! پانچ سال سے جو پنجاب کی ترقی کا راستہ رُک گیا تھا الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ دفعہ شکر ادا کرتے ہیں کہ وہ ترقی کا راستہ پانچ سال کے بعد دوبارہ سے شروع کر دیا گیا ہے۔ جس طرح سے پچھلے پانچ سال میں پنجاب کے اندر بربادی کا ایک سلسلہ جاری رہا اُس کے اوپر نہ صرف پنجاب کی عوام نے suffer کیا بلکہ عوام کے ساتھ جو یہاں پر ظلم کیا گیا، اس parliament کی جو تضحیک کی گئی وہ بھی تاریخ اپنے سیاہ حروف میں لکھے گی ،اُس کو یہاں موجود ہمارے پُرانے parliamentarians جو 2018 سے 2023 تک موجود تھے چاہے وہ آپ ہوں، میں ہوں، یہاں

اسمبلی میں بیٹھے کئی لوگ ہوں، اسمبلی کا سٹاف ہو، سب نے اُس پر suffer کیا ہے۔ یہاں خالی کہانی صرف اُس عثمان بزدار پلس کی نہیں تھی کہ جسے پنجاب کے 12 کروڑ عوام کے اوپر مسلط کر دیا گیا تھا ۔ یہاں پر بڑی بڑی باتیں تو یہ اپوزیشن والے کر رہے ہیں کہ آپ نے بجٹ کے اندر یہ کیوں دے دیا، ایسے کیوں کر دیا، آپ ذرا اپنے گزشتہ چار سالوں کا بجٹ نکال کر دیکھیں، آپ comparison نکالیں، آپ کو نظر آئے گا کہ اس حکومت نے آتے ہی اپنے 21 دنوں کے اندر 25 منصوبوں کا اعلان کر دیا جو کامیابی کے ساتھ جاری بھی ہیں۔ آپ مجھے اپنے اُن چار سالوں کے اندر صرف 20 منصوبہ جات کا بتا دیں کہ آپ نے کون سے منصوبے شروع کئے اور کس کی تکمیل کی ہے۔ بات صرف یہ نہیں ہے کہ آپ یہاں آ کر لوگوں کے ماسک پہن کر اپنی وفاداریوں کا ثبوت دیں، آپ نے جو پنجاب اور پاکستان کی ریاست کے ساتھ کیا ہے، اُس کی عوام کے ساتھ کیا ہے اُس کا جواب تو پھر آپ کو دینا پڑے گا۔ آپ نے جو ظلم ہم سب کے ساتھ روا رکھا اُس کو تو آپ ایک سائڈ پر کر دیں، جو اس ریاست کے ساتھ آپ نے کیا ہے اُس کا جواب تو آپ کو دینا پڑے گا۔ آپ 9۔ مئی جیسے واقعات بھی کرتے ہیں، آپ دھاندلیاں بھی کرتے ہیں، آپ سروں پر اینٹیں بھی مارتے ہیں، آپ لوگوں کو تشدد کا شکار بھی کرتے ہیں اور مظلوم کی کہانی بھی بن جاتے ہیں یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر! ماشاءاللہ یہاں پر یہ میرا fourth tenure ہے میں parliament کے اندر موجود ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk.

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! بہت سارے اداوار کو آتے بھی دیکھا۔ میں نے under leadership میاں محمد شہباز شریف کے کام بھی کیا، women کی empowerment کے لئے ہم نے جو اقدامات کئے اُس کو international level پر سراہا گیا، کئی ادارے اُس کی مد میں یہاں پر قائم کئے گئے جو پچھلے پانچ سالوں میں عثمان بزدار کی حکومت میں تباہی و بربادی کا سماں پیش کر رہے ہیں ۔ ہم ایجوکیشن اور ہیلتھ میں انقلاب لے کر آئے، ہم نے فری ادویات لوگوں کو doorstep پر دیں، ہر رمضان میں ہماری حکومت نے لوگوں کو ریلیف دیا، پورے پنجاب میں سڑکوں کا جال بچھایا، ہم نے منڈیوں تک عوام کی رسائی کی، public transport کے لئے

international standards کو ہم نے meet کیا، بے تحاشہ mega projects کا آغاز کیا ہے۔ آج جب دیکھتے ہیں اُسی مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی ہے تو ہمارا مقابلہ ان کے کئے ہوئے پانچ سالوں کے کاموں سے نہیں ہے ہمارا مقابلہ اپنے کئے ہوئے کاموں کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! ان شاءاللہ تعالیٰ جس تیز رفتاری کے ساتھ مسلم لیگ (ن) نے، وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف نے اپنا کام شروع کیا ہے میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ چھ ماہ بعد آپ کو پنجاب کی وہ شکل نظر نہیں آئے گی جو یہ ظلم اور بربریت کا سماں یہاں کر کے گئے تھے آج میں appreciate کرتی ہوں۔۔۔

(اس مرحلے پر وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہم محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو ایوان میں welcome کرتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! آج میں appreciate کرتی ہوں جس طرح محترمہ مریم نواز شریف نے سستی ہاؤسنگ سکیم کا آغاز کر دیا ہے، رمضان پیکجز کا اعلان کیا ہے، سستی public transport کا آغاز کر دیا گیا ہے، طلبہ کے لئے سستی ٹرانسپورٹ کا arrange کیا گیا ہے، آئی ٹی سینٹرز پنجاب کے بڑے اضلاع کے اندر بنائے جا رہے ہیں۔ سب سے بڑی بات آپ اور سپیکر صاحب کی موجودگی میں جس طرح parliament کے لئے احسن قسم کے اقدامات کئے گئے اور اس کی عزت بڑھانے کے لئے جو آپ لوگ اقدامات کر رہے ہیں وہ قابل تحسین ہیں ورنہ اس ہاؤس میں پرائیویٹ غنڈوں کو اور پولیس کو ہلہ بولتے دیکھا، parliamentarians کو زدوکوب کرتے ہوئے بھی دیکھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ پنجاب میں جس طرح عوام نے ہمیشہ مسلم لیگ (ن) پر اعتماد کا اظہار کیا ہے، وہ آپ کو آنے والے وقت میں جو ہم پر اعتماد کے پانچ سال ہیں، ان شاءاللہ تعالیٰ ہم آپ کو عوام کے relief سے متعلقہ جو اقدامات ہماری پہنچ میں ہو سکیں گے وہ ہم کریں گے۔ ہم عوام کو بجٹ کے مطابق اور اُس کے علاوہ جو relief دے سکیں ان شاءاللہ تعالیٰ وہ ضرور دیں گے۔ بہت شکریہ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جناب ملک ممتاز!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ۔ جی، جناب محمد اسماعیل صاحب!

جناب محمد اسماعیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج میں اُس بجٹ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جس پر میرے موصوف وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے بڑا بَانگِ دُہل اس بات کا دعوٰی کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم 8۔ فروری کے maneuver سے اس ہاؤس میں پہنچے ہیں۔ میں اپنے بھائی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ 8۔ فروری والے نہیں ہیں، 8۔ فروری والے میرے دائیں ہاتھ بیٹھیں ہیں اور بائیں ہاتھ Form-47 والے بیٹھے ہیں، یہ بات ان کو پتا ہے، ان کے ضمیر کو پتا ہے۔ میرے وزیر خزانہ نے بڑے قصیدے پڑھے ہیں کہ ہم نے 21 دن میں پنجاب میں اتنے منصوبے شروع کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ آج 21 دن کی بات کر رہے ہیں پہلے 36 سال کا حساب تو دے لیں کہ 36 سال میں انہوں نے اپنی حکومتوں میں کیا کیا؟ میں ان کے دور حکومت کی بات بتا سکتا ہوں کہ میں پہلے بھی اسی ایوان کا حصہ رہا ہوں۔ آج 21 دنوں میں ان کی حکومت کے درمیان یہاں ایک لاہور والوں کا بہت بڑا مشغلہ بسنت کا سیزن ہے، اُس بسنت کے سیزن نے پورے پنجاب میں اپنی روایات ڈالی ہیں اُس بسنت کے سیزن میں آپ کے 21 دن کی حکومت میں میرے فیصل آباد میں ایک ایسا سانحہ ہوا ہے ابھی رانا صاحب بھی ذکر کر رہے تھے پتنگ بازی سے ایسا سانحہ ہوا ہے کہ آج اُس سانحہ کو دیکھ کر پورا میڈیا ہل گیا اور میرا پورا فیصل آباد اس بات سے سوگوار ہے۔

جناب سپیکر! ایک ڈور پھرنے سے ایک بندہ ہلاک نہیں ہوا اس سے پہلے بھی درجنوں لوگ اس کی زد میں آچکے ہیں مگر سابقہ حکومتوں میں رہنے والوں نے اس روایت کو تو برقرار رکھا کہ بسنت کی روایت چلتی رہے مگر اس کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی، اُس کے لئے کوئی قانون سازی نہیں کی خدا کی قسم یہ 22۔ مارچ کا واقعہ ہے کہ میں لاہور سے واپس اپنے حلقے میں جا رہا تھا کہ وہاں افطاری کے وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک روزہ دار اپنی روزہ افطاری کے لئے جا رہا تھا اور اُس کے موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے ڈور پھر گئی، اُس ڈور کے پھرنے سے اُس شخص کی جو حالت ہوئی جن

لوگوں نے وہ video دیکھی ہے میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ بندہ video دیکھ کر رونے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا اُس کی آنکھوں سے آنسو ضرور آئیں گے۔ میں یہ بات اس لئے یاد دلانا چاہتا ہوں کہ کیا اس بسنت کے حوالے سے ہمارے حلقہ سے ہزاروں بچوں کو پکڑ کر لے جائیں ہم ان کی سفارش تک نہ کریں گے وہ اس لئے کیونکہ یہ اچھا فعل نہیں ہے، انہوں نے پتنگ اڑانے والوں کو تو پکڑ لیا مگر پتنگ کی ڈور بنانے والی فیکٹریوں پر کسی نے نظر نہیں ڈالی کیونکہ اگر یہ ان فیکٹریوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کی اپنی منتھلیاں بند ہو جاتی ہیں۔ یہ بڑی بڑی فیکٹریاں والے کیمیکل کی ڈوریں بناتے ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں ڈور بنانے والے کو نہیں پکڑا جاتا البتہ پتنگ اڑانے والے کو ضرور پکڑ لیا جاتا ہے۔ ڈوریں بنانے والی فیکٹریوں میں تو مسلم لیگ (ن) کی leadership کی بڑی بڑی flexes لگی ہوئی ہیں تو پولیس پھر ان فیکٹریوں میں کیسے جائے گی؟ جہاں مسلم لیگ (ن) کی کوئی فلیکس لگی ہو وہاں جانے کی پولیس کی اتنی جرات نہیں ہے، چاہے اس کے پیچھے کوئی بھی کام ہوتا ہو پولیس اس کو نہیں پوچھے گی۔ آج اسی حوالے سے مجھے پتا چلا ہے کہ محترمہ مریم نواز شریف ہمارے حلقہ میں اس بچے کے گھر گئی ہیں تو میں ان سے request کروں گا کہ آپ ایک انسان کی شہادت کی خبر سن کر وہاں گئی ہیں، مگر اس سے پہلے فیصل آباد کی انتظامیہ سے پوچھ لیں کہ کیا اس سے پہلے انہوں نے کبھی اس بات کا نوٹس لیا ہے کہ کتنے لوگ اس پتنگ بازی کی وجہ سے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں تو وہ کبھی نہیں پوچھیں گی پھر ہماری انتظامیہ آج یہ پھرتی دکھائے گی کہ کل انہوں نے فیصل آباد میں تین raids کی ہیں جن میں سے دو raids غلام احمد آباد میں ڈور سازی کی فیکٹری میں اور ایک raid منصور آباد میں پتنگ سازی کی فیکٹری میں کی ہے۔ خدارا اگر یہ لوگ اس واقعہ سے پہلے اس طرف دھیان کر لیتے تو شاید آج لوگوں کے بچے اس طرح اپنی جانوں سے نہ جاتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! یہ ایسا سانحہ ہے کہ میری آپ سے یہ humble request ہے کہ ہم اس پتنگ بازی پر اس ہاؤس میں کوئی ایسی قانون سازی کریں جس سے ڈور اور پتنگ بنانے والے مافیاز کے خلاف سخت سزائیں دی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک صاحب!

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے بجٹ پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کے سات منٹ پورے ہو چکے ہیں۔ آپ کے دیگر ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے اس حوالے سے مجھے اپوزیشن ممبران کی طرف سے ایک لمبی فہرست دی گئی ہے۔ اس بجٹ پر ہر کسی کو اپنے حلقہ کی بات کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔ Thank you very much.جی، اب محترم جناب طیاب راشد سندھو اپنی بات کریں۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ بات کرنے کا موقع دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کے پاس ایک منٹ کا مزید وقت ہے۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! یہ بڑے ہسپتال بنانے کا وعدہ کرتے ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ شعبہ صحت کے حوالے سے آپ نے کیا کیا اقدامات کئے ہیں۔ میں آپ کے اسی لاہور شہر کے سروسز ہسپتال میں داخل تھا تو مجھے کہا گیا کہ آپ کے ٹیسٹ ہونے ہیں لہٰذا آپ واش روم جائیں تو خدا کی قسم میں واش روم گیا تو وہاں واش روم میں پانی کی ٹوٹی تک نہیں تھی۔ وہاں گندے غلیظ واش روم تھے اور یہاں پر محترمہ مریضوں کی بہتری کے لئے بات کرتی ہیں اور شعبہ صحت کے لئے اتنی رقم بجٹ میں رکھی گئی ہے تو اس کا کیا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر! سکولز ایجوکیشن کے لئے آپ نے بجٹ رکھا ہے تو میں آپ کو اپنے شہر فیصل آباد کا visit کروا سکتا ہوں کہ وہاں سکولوں میں بچوں کے لئے واش رومز نہیں ہیں۔ وہاں پینے کے لئے صاف پانی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، محترم جناب طیاب راشد صاحب!

جناب طیاب راشد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں نے وزیر خزانہ صاحب کی بجٹ تقریر سنی اور میں نے بجٹ کو پڑھا بھی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ یہ بجٹ پنجاب کے زمینی حقائق سے بہت دُور ہے۔ یہاں health reforms, education reformsاور law and order کو

maintain کرنے کی بات ہوئی۔ ایئر ایمبولینس کا ذکر بھی ہوا۔ یہ اچھی بات ہے کہ اس ملک میں اور اس صوبے میں ایئر ایمبولینس آئے۔ اللہ کے فضل و کرم کے بعد مجھے میرے حلقہ کی عوام نے منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے، میرا شہر شیخوپورہ لاہور کے بغل میں واقع ہے۔ ہمارے شہر میں کوئی شخص جب اپنے مریض کو لے کر ہسپتال میں داخل ہوتا ہے تو یقین مانیں کہ ہمارے شہر میں مذاق بنا ہوا ہے کہ وہاں کے ڈاکٹر اس شخص کو صرف لاہور کا راستہ دکھانے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور جب مریض کے لواحقین اپنے مریض کو لے کر لاہور جانے کی جسارت کرتے ہیں تو وہاں DHQ ہسپتال میں ایک بھی سرکاری ایمبولینس اس مریض کے لئے میسر نہیں ہے۔ یہ وہ شہر ہے جس کے مضافات میں لاکھوں لوگ مقیم ہیں لیکن نہ ہی وہاں ادویات ہیں، نہ ایمبولینس ہے اور نہ ہی ڈاکٹرز کا ایسا رویہ ہے کہ وہ مریضوں کا علاج کر سکیں۔ ہماری نو منتخب پنجاب حکومت نے اس صوبے کو welfare province بنانے کی بات کی ہے اور رمضان میں ماؤں اور بہنوں کو ان کے اپنے گھروں میں راشن تقسیم کرنے کی بات کی ہے، راشن گھروں میں پہنچانا تو دور کی بات ہے جب آپ ماؤں اور بہنوں کو راشن کے حصول کی خاطر ان کی تذلیل کے مناظر دیکھتے ہیں تو یقین مانیں وہ تصاویر دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے قیام پاکستان میں کسی مہاجر کیمپ کی تصویری جھلکیاں دیکھ رہے ہوں کیونکہ قیام پاکستان میں بھی لائنیں لگا کر راشن تقسیم کیا جاتا تھا اور اس میں بھی کرپشن کی بھرمار ہے۔ کاش کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس صوبے کی عوام کو خودداری اور خود مختاری دینے کی بات کی جاتی کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس صوبے کی یوتھ کے لئے Skill Development Program شروع کئے جاتے اس صوبے کی یوتھ کو interest free education loans دیئے جاتے تاکہ وہ بھی خودداری کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جب کسی یونیورسٹی میں جائیں تو انہیں وہاں اپنی سبز رنگ کی موٹر سائیکل نہ دکھانی پڑے جو ان کے ہی ٹیکس کے پیسوں سے ان کو دی ہیں کیونکہ یہ لوگ اس طرح اپنی سستی سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو وہ لیب ٹاپ نہ دکھانے پڑیں جس پر یہ اپنا نام لکھ کر ان سٹوڈنٹس کو دیتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا یہ بھی ہیلتھ انشورنس کارڈ کے ذریعے جیسے میرے قائد عمران خان نے خودداری دی یہ بھی دیتے۔ کیا ہی اچھا ہوتا یہ بھی اس طرح کا educational program لے کر آتے جس کے تحت ایک بچہ جب پنجاب کی کسی مہنگی یونیورسٹی میں پڑھنے جائے تو دوسرے کسی کان کو خبر بھی نہ ہو کہ یہ کسی

انشورنس پروگرام کے تحت اس یونیورسٹی میں پڑھنے آیا ہے۔ آخر میں، میں لاء اینڈ آرڈر کی بات کروں گا۔ مجھے پتا ہے کہ وقت کی کمی ہے اس لئے میں مختصر بات کرتے ہوئے آپ سے اجازت چاہوں گا۔ 165۔ ارب روپے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ میں نے وزیر اعلیٰ صاحبہ کا بیان سنا انہوں نے ایک statement دی کہ I will be ruthless مجھے پتا ہے کہ she wants to be ruthless for us, for this House, for the youth of Pakistan جو عمران خان پر اعتماد کر رہی ہے تو مجھے پتا ہے کہ ان کے لئے یہ ruthless ہیں وہ ان پیسوں کے ذریعے سے پنجاب کو police estate بنانا چاہتی ہیں۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں ابھی یہاں ہمارے سینئر ممبر رانا آفتاب صاحب نے ڈکیتی اور چوری کے index کی بات کی کہ کس طرح سے یہ صوبہ پنجاب چوروں اور ڈکیتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ پولیس کے ذریعے powerful بننا چاہتی ہیں لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ forceful تو بن سکتی ہیں لیکن powerful نہیں بن سکتیں کیونکہ power ہمیشہ سچ کے قریب جانے سے حاصل ہوتی ہے۔ ہم فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے we are revolving around the truth and our Qaid Imran Khan is on the path of truth اللہ کے فضل و کرم سے ان شاءاللہ اور آخر میں، میں اپنی بات کو اس شعر کے ساتھ ختم کروں گا:

برباد ہیں سارے کوئی آباد نہیں ہے
کوئی بھی تو اس دور میں دلشاد نہیں ہے
ظالم کو بھی ڈر سے کوئی ظالم نہیں کہتا
پر کاٹنے والا بھی تو صیاد نہیں ہے
اک طولِ حکومت کے لئے تخت نشیں نے
ظلم کتنے کئے ہیں اسے یاد بھی نہیں ہے
وہ جس کے در و بام فلک بوس ہیں فخری
اس قصر کے نیچے کوئی بنیاد نہیں ہے

جناب سپیکر! آخر میں، میں پولیس کے حوالے سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے لوگوں کچے کے علاقے میں AK-47 کے زور پر دبایا جارہا ہے۔ وہ ڈاکو AK-47 کے زور پر دبا رہے ہیں اور یہ ڈاکو فارم 47 کے زور پر دبا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شازیہ عابد!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں بڑے افسوس سے عرض کروں گا کہ یہ بڑی بد قسمتی کی بات ہے کہ بجٹ پر جو تقاریر ہو رہی ہیں ان میں پہلی دفعہ پولیس پر بڑی بات ہو رہی ہے، definitely ہمارے ساتھ ایک ظلم ہوا ہے، ابھی recently کل ہی ہمارے بھائی حافظ فرحت صاحب کی ضمانت ہوئی ہے انہیں تین دن torture میں رکھا گیا۔ ہمارے معزز وزیر خزانہ تو موجود ہیں لیکن میری استدعا ہے کہ جن کے پاس ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے اس منسٹر کو ایوان میں موجود ہونا چاہیئے تاکہ پولیس کے بارے میں جو concern ہیں یہ پورے پنجاب کے concern ہیں وہ note کریں اور ضلع وار ہمارے ممبران کو address کریں۔ گجرات سے ہمارے ایک ایم پی اے صاحب ہیں کل میں خود ڈیڑھ گھنٹہ ان سے WhatsApp پر رابطے میں رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا، گجرات میں ضمنی الیکشن ہو رہا ہے تو کل گجرات میں ہمارے ایم پی اے صاحب کے ڈیرے پر پولیس کا ریڈ لگا ہوا تھا اور پولیس ڈیڑھ گھنٹہ ان کے ڈیرے پر رہی۔ میری استدعا ہے کہ لاء منسٹر ادھر موجود ہوں، آپ انہیں یہاں بٹھائیں تاکہ ہمارے جتنے concerns ہیں وہ note کریں اس کی وجہ یہ ہے کہ 12 کروڑ عوام پولیس سے effect ہو چکی ہے اور پاکستان تحریک انصاف کا مطلب 12 کروڑ عوام کا صوبہ پنجاب ہے۔ ٹھیک ہے فنانس منسٹر صاحب بڑی محنت کر رہے ہیں اپنے notes بھی لے رہے ہیں اور روزانہ پورا اجلاس attend کر رہے ہیں لیکن پولیس کے لئے یہاں پر لاء منسٹر ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ، آپ کا بڑا valid point ہے ان شاء اللہ جلد ہی لاء منسٹر appoint ہو جائیں گے۔ جی محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، جناب اگر اجازت دیں تو میں اس بجٹ پر سرائیکی میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف نے اپنی اپنی نشستوں پر release Imran Khan کے پوسٹر لگائے)

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بہوں شکریہ، ساڈا سرائیکی علاقے نال تعلق اے تے جناب دا تعلق وی سرائیکی علاقے نال اے۔ ساڈی ساریاں کولوں وڈی تے پہلی ڈیمانڈ سرائیکی صوبے دی اے۔ کیونکہ سرائیکی علاقے دے لوگ اج وی اپنے مسائل وچ اتنے زیادہ گھرے پئے نئیں، اونہاں دے جہڑے وسائل نیں اوہ پوری طرح اونہاں تک نہیں پہنچدے۔ ساڈا کل وی ایہو مطالبہ ہاتے اج وی ایہو مطالبہ اے کہ ایہہ حکومت ساکوں ساڈا سرائیکی صوبہ ڈیوے۔ میرا تعلق پنجاب دے ساریاں کولوں پسماندہ ضلع راجن پور نال اے، تے میں جناب فنانس منسٹر صاحب کوں request کریساں کہ جویں ماں اپنے کمزور بال کوں تھوڑا جیہا زیادہ کھاون واسطے دیندی اے، ایویں ہی پسماندہ ترین ضلع راجن پور کوں تھوڑا جیہا ایڈیشنل فنڈ ڈیتا ونجے۔ پچھلی حکومت نے ساکوں یونیورسٹی داوعدہ کیتا ہائی مگر اج تک اوہ وعدہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سگیا۔ میں اتھاں مطالبہ کرینی آں کہ میرے ضلع راجن پور کوں یونیورسٹی ڈتی ونجے۔

جناب سپیکر! بد قسمتی نال میرا تعلق شہر جامپور نال اے اوتھاں جہڑا ہسپتال اے اوہ ہسپتال صرف ہک ابتدائی طبی امداد تے referral ہسپتال دے طور تے کم کریندا اے اوتھاں پورے ڈاکٹرز موجود کئی نہیں، اوتھاں میڈیسن کئی نہیں ہوندیاں، ساڈے اوتھاں کھانسی نزلے کولوں زیادہ کوئی بیمار ہوئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House, order in the House. جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: تواکوں ڈی جی خان بھیجیا ویندا، اوکوں ملتان بھیجیا ویندا تے بد قسمتی دے نال بہوں سارے لوگ ہین جہڑے رستے وچ ہی وفات پا ویندے نیں۔ اوس ہسپتال وچ سپیشلسٹ ڈاکٹرز دی بہوں زیادہ کمی اے، ساکوں سپیشلسٹ ڈاکٹر دتے ونجن۔ ساڈا پردہ دار علاقہ

اے، اوتھوں دیاں لڑکیاں دا شہر توں باہر ونج کے پڑھنا بہوں زیادہ مشکل اے، والدین واسطے وی بہوں زیادہ مشکل اے تے اس لئی اوتھاں ہک وومن یونیورسٹی دا وی اعلان کیتا ونجے۔ ساڈے ہسپتال کوں وی upgradation دی بہوں زیادہ ضرورت اے، ظاہر اے آبادی بہوں زیادہ پھیل گئی اے تے ہسپتال اتنا زیادہ پرانا اے کہ اوہ ساڈیاں ضرورتاں کوں پورا نہیں کر سگدا۔ میں خوش تھئی آں جہڑے ویلے محترمہ چیف منسٹر نے لاہور دے وچ کینسر ہسپتال دا اعلان کیتا اے ضرور ایئو جئے ہسپتال بننے چاہیدے نیں لیکن ایتھاں تے ہک ہک روڈ دے اوتے کئی کئی ہسپتال بنے کھڑے نیں ایہو جہے ہسپتال دی ساڈے جیہاں علاقیاں کوں زیادہ ضرورت اے۔ جتھوں دے مریض واسطے بئے شہر اچ ونج کے علاج کراون علاج کولوں وی زیادہ مہنگا ہوندا اے کہ اوتھاں رہون تے نال علاج وی کرن لہٰذا میرے ضلع راجن پور وچ کینسر ہسپتال ساکوں دتا ونجے۔ اوتھاں اج وی حالات ایہہ ہین کہ اساں پین دے صاف پانی واسطے اوتھوں دے لوگ ترسدے نیں، تے ساڈی بد قسمتی ایہہ اے کہ جہڑے اوتھاں پہلے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگے کھڑے ہان اوہہ پچھلے چار پانچ سال وچ سارے dead ہو چکے نیں، سارے کم کرنا چھوڑ چکے نیں تے میں فنانس منسٹر صاحب کوں request کریساں کہ کم از کم جہڑے فلٹریشن پلانٹ پہلے موجود نیں اونہاں کوں تے چلایا ونجے۔ ہن ساڈے شہر دی آبادی لکھے وچ پہنچ گئی اے مگر ساڈا میونسپل کمیٹی دا عملہ پچھلے تریں سال کولوں جتنے لوگ ہان اوتھاں اوہہ اتنے ای ہین بلکہ اونہاں چوں جھڑے فوت تھی گئے نیں اونہاں جی جاہ تے وی لوگ واپس appoint نہیں کیتے گئے۔ اوتھاں میونسپل کمیٹی دا عملہ ودھایا ونجے تاکہ شہر دی ضرورتاں پوریاں تھی سگن۔

جناب سپیکر! ساڈے BHU کوٹلہ موگلان دی آبادی ہن بہوں زیادہ ودھ گئی اے اوتھاں کم از کم اوہوں کوں RHC دا درجہ دیتا ونجے۔ محمد پور وچ گرلز کالج دی بلڈنگ بنی کھڑی اے مگر اوہ اج تک کالج شروع نہیں تھی سگیا لہٰذا اوتھاں عملہ تعینات کیتا ونجے تاکہ اوتھاں بالاں دی لڑکیاں دی تعلیم شروع کیتی ونج سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ wind up کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جی، میں wind up کرینی آں، میری تحصیل جام پور دا اِک چھوٹا قصبہ دا جل اے اوتھاں اج وے ایہہ حالات نیں کہ جہڑے ویلے بارش تھیندی اے تو لوگ گھر توں باہر نکلنا ناممکن تھی ویندے نیں، لہٰذا اوتھاں سیوریج سسٹم دیتا ونجے۔ لاء اینڈ آرڈر دی صورتحال دے حوالے نال جناب دا اک منٹ گھنساں کہ ساڈے پر امن علاقے ہان سرائیکی وسیب دے چھوٹے شہر ہن لوگ ہک دوہے کو چنگی طرح جانندے نیں لیکن اج اوتھاں ایہہ حالات ہن کہ اوتھاں خواتین گھریں تو باہر نکلدیاں نیں تے اونہاں کولوں snatching تھی ویندی اے۔ لہٰذا لاء اینڈ آرڈر تے خصوصی توجہ دتی ونجے۔ تے اوہدے علاوہ مہنگائی بہوں زیادہ ودھ گئی اے لہٰذا سرائیکی ملازمین دی تنخواہواں وچ اضافہ کیتا ونجے چونکہ جہڑا ساڈا وائٹ کالر طبقہ سی اس بے چارے واسطے زندگی گزارن مشکل تھی گئی اوہ وی باعزت طریقے نال کجھ سکھ دا سہہ گھن سگن۔ بہوں شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ بہت شکریہ۔ جی جناب زاہد بھٹہ!

جناب محمد زاہد اسماعیل: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعٰلَمِينَ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ اَلدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اِهْدِنَا اَلصِّرٰطَ اَلْمُسْتَقِيمَ صِرٰطَ اَلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ اَلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا اَلضَّآلِّينَ۔ جناب سپیکر! شکریہ،

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

جناب سپیکر! جب ہم زمانہ طالب علمی میں کالج اور یونیورسٹی میں موجود تھے تو پولیٹیکل سائنس اور ہسٹری کے سٹوڈنٹس ہونے کے ناتے کتابوں کے اندر ہمیشہ جمہوریت اور ڈیموکریسی کی تعریف کی جاتی تھی۔ اس تعریف کے اندر ہمیشہ ایک چیز common ہوتی تھی کہ جمہوریت وہ ہے جس میں حکومت لوگوں کی منشا سے بنائی جائے، وہ حکومت جو لوگوں کے لئے بنائی جائے۔ اگر ہم جمہوریت کی تعریف دیکھیں۔ ہم جمہوریت کی اس تعریف کو بھی ایک side پر رکھ دیتے ہیں۔ آئین پاکستان میں پاکستان کے ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ آپ آئین پاکستان کو کھول کر دیکھ لیں اس کے تحت پاکستان کی عوام کو حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور منشا سے اپنے نمائندے منتخب کر

کے اسمبلی میں بھیج سکیں۔ آج مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ 8۔فروری کے الیکشن میں پاکستان تحریک انصاف کے mandate پر ڈاکا ڈالا گیا ہے۔ اگر عوام اپنی مرضی سے حکومت نہیں بنا سکے گی تو پھر ملک پاکستان اور صوبہ پنجاب کی ترقی کا خواب کبھی پورا نہیں ہو گا۔ ہمارے mandate کے اُوپر ڈاکا ڈالا گیا ہے اور جب تک ہمیں اپنا mandate نہیں دیا جائے گا تو اس وقت تک ہم ترقی کی راہ پر گامزن بھی نہیں ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! ہم نے اپنی تاریخ سے کبھی سبق نہیں سیکھا۔ اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے اس ملک کے ساتھ بہت خرابیاں کی گئی ہیں۔ ہمارے پہلے وزیر اعظم کو شہید کیا گیا، یہاں ایک فالج زدہ شخص کو گورنر جنرل بنایا گیا اور یہاں One Unit کے نعرے لگائے گئے۔ اس کے بعد ایک آئین بنایا گیا اور پھر 1962 میں اس آئین کو توڑ کر دوبارہ ایک نیا آئین بنا دیا گیا۔ اس ملک میں "یہاں ہم اور وہاں تم" کے نعرے لگائے گئے اور ملک دولخت ہو گیا۔ یہاں Nationalization کے فرضی نعرے لگائے گئے جس کی وجہ سے اس ملک کے اندر investment رُک گئی۔ یہاں Islamization کے فرضی نعرے لگائے گئے جس کی وجہ سے فرقہ واریت پھیلی۔ توّے کی دہائی کے بعد کوئی دو سال کے لئے حکومت میں آرہا ہے اور کوئی تین سال کے لئے حکومت کرتا ہے۔ یہاں پر "قرض اُتارو اور ملک سنوارو" کے فرضی نعرے لگائے گئے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد 2018 میں ایک شخص کی حکومت قائم ہوئی جس نے اس ملک پاکستان کو خودداری کا نعرہ دیا۔ اس نے امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ ہم آپ کے غلام نہیں ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس شخص کو پابند سلاسل کر دیا گیا ہے۔ اس شخص کو ہم جیل کے اندر ڈال دیتے ہیں لیکن وہ وقت دُور نہیں جب ان شاءاللہ تعالیٰ دوبارہ ان ایوانوں میں، اس ملک پاکستان میں اور پوری دنیا کے اندر "لا الہ الا اللہ" کا نعرہ گونجے گا۔

جناب سپیکر! ان شاءاللہ تعالیٰ یہ ظلم کی تاریک رات جلد ختم ہو گی اور پاکستان کے لئے ایک نئی صبح طلوع ہو گی۔ ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارا کپتان بھی جیل سے باہر آئے گا جو امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر absolute not کہے گا۔ آج ہم بحیثیت قوم آئی ایم ایف کے غلام ہیں۔ آج ہمارا ہر ادارہ گروی ہے۔ ہمارے دور حکومت میں ہمارے کپتان عمران خان نے سی پیک کا منصوبہ شروع کیا تھا آج سی پیک کے تحت قائم ہونے والے پاور پلانٹس کو گروی رکھنے کی باتیں آئی ایم ایف

کے اندر ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک پر اپنا کرم کرے گا۔ ہمارا کپتان انشاءاللہ تعالیٰ جلد جیل سے باہر آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زاہد اسماعیل صاحب! اب آپ wind up کر لیں۔

جناب محمد زاہد اسماعیل: جناب سپیکر! میں بجٹ پر بات کر کے wind up کر لیتا ہوں۔ ہمیں bureaucratic language میں یہ بجٹ دیا گیا ہے۔ ہمارا سب سے اہم حق right to live یعنی جینے کا حق ہے۔ اس جینے کے حق میں بہت سی چیزیں آتی ہیں۔ اس میں امن و امان کی صورتحال آتی ہے۔ اس میں صحت، تعلیم اور دوسرے وسائل شامل ہیں جو ایک انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ امن و امان کی بہتری کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے گئے۔ آج کل ڈکیتی اور چوریاں عروج پر ہیں۔ اسی طرح تعلیم اور صحت کے مسائل بہت زیادہ ہیں جن پر توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق مظفر گڑھ سے ہے۔ ہماری جی ٹی روڈ ایک مصروف ترین شاہراہ ہے اور اس سڑک کی مرمت کے لئے کبھی بھی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ میں درخواست کروں گا کہ اس سڑک کی مرمت کے لئے funds مختص کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھٹہ صاحب! آپ کے دوسرے colleagues نے بھی بات کرنی ہے۔ آپ تقریباً سات منٹ بات کر چکے ہیں لہٰذا اب تشریف رکھیں۔

جناب محمد زاہد اسماعیل: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ مزید بات کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ آدھا منٹ مزید بات کر لیں۔

جناب محمد زاہد اسماعیل: جناب سپیکر! ہمارے حلقے کے اندر سیوریج کے مسائل ہیں ان کو دُور کیا جائے۔ اسی طرح وہاں پر ٹیکنیکل کالج کی کمی ہے۔ ہماری خان گڑھ کی ٹاؤن کمیٹی میں انتہائی نااہل عملہ ہے۔ اس علاقے میں سیوریج کا نظام بہت خراب ہے۔ اسی حوالے سے میں ڈی۔سی صاحب کے پاس بھی گیا تھا۔ اس ٹاؤن کمیٹی کی مشینری خراب پڑی ہے۔ ہمارے پاس resources کی کمی نہیں بلکہ management کی کمی ہے تو اس حوالے سے خصوصی احکامات دیئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔ اب محترمہ ثانیہ عاشق بات کریں گی۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہتی ہوں کہ جس نے صوبہ پنجاب سے ایک نالائق اور نااہل حکومت کا خاتمہ کیا ہے۔ ایسی نالائق حکومت کہ جس نے اپنے دور حکومت میں تعلیم، صحت، صفائی، خواتین اور نوجوانوں کے تمام funds ایک نالائق کی training پر خرچ کر دیئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please no cross talk. میری بات سُنیں۔ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ اپوزیشن کی طرف سے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے جو بھی تنقید کی گئی ہے حکومتی ممبران نے بڑے کھلے دل سے اسے سُنا ہے۔ اب آپ بھی سُننے کا حوصلہ رکھیں۔ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ ثانیہ عاشق صاحبہ! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب سپیکر! مقام شکر ہے کہ اس فسطائیت سے جان چُھوٹ گئی ہے۔ ہم اس کے آگے دیوار بن کر کھڑے رہے ہیں۔ مقام شکر ہے کہ ہماری قائد مریم نواز شریف صاحبہ نے اس جبر کے آگے اپنی گردن نہیں جُھکائی اور مقام شکر ہے کہ آج وہ اس ایوان کی قائد بن گئی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. دیکھیں، میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ اب حزب اختلاف کی طرف سے بالکل آواز نہیں آنی چاہئے۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب سپیکر! میں اس ایوان کو باور کروانا چاہتی ہوں کہ یہ جیت ہمیں پلیٹ میں رکھ کر نہیں ملی بلکہ ہمارے قائدین نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں۔ ہمارے کارکنان کے خلاف جھوٹے مقدمے اب تک چل رہے ہیں لیکن ہمارا ایک ہی عزم تھا کہ Pakistan deserves better and Punjab deserves better.

جناب سپیکر! پنجاب میں جس طرز حکمرانی کی روایت 1985 میں میاں محمد نواز شریف نے قائم کی تھی اسے میاں محمد شہباز شریف "شہباز سپیڈ" سے آگے لے کر بڑھے اور اسی خدمت کے جذبے سے محترمہ مریم نواز شریف آگے بڑھ رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس طرح چند ہی ہفتوں میں محترمہ مریم نواز شریف نے درجنوں Projects and Programs پر کام شروع کیا ہے یہ اپنی مثال آپ ہے۔30۔ارب روپے کے بجٹ سے صوبہ پنجاب کا سب سے بڑا "رمضان نگہبان پراجیکٹ" ایک ماہ سے کم مدت میں اپنی تکمیل کو پہنچا ہے۔ یہ ہماری نئی حکومت کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔اسی طرح 10۔ارب روپے کی لاگت سے سرگودھا میں کارڈیالوجی ہسپتال بنایا جائے گا اور 30۔ارب روپے کی لاگت سے نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کینسر ٹریٹمنٹ لاہور محترمہ مریم نواز شریف کے صحت کے vision کا corner stone ہے۔

جناب سپیکر! Safe City Projects کا دائرہ کار بڑھانا اور خواتین کی safety پر خصوصی توجہ دینا یہ محترمہ مریم نواز شریف کے امن initiative کا حصہ ہے۔ طلباء کے لئے scholarships, internships, laptops, transport and motorcycle ہماری youth کے لئے آسانیاں پیدا کرے گی۔ پنجاب کی تمام working women کے لئے ایک ارب روپے کی لاگت سے daycare centers آسانیاں پیدا کریں گے۔law and order اور جرائم کی روک تھام پر محترمہ مریم نواز شریف کی خصوصی توجہ ہے۔ ان شاء اللہ ایک دن پنجاب ایک پُرامن ترین صوبہ کے طور پر اپنا نام کمائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر حزب اختلاف سے مخاطب ہو کر کہنا چاہتی ہوں کہ ان کے پاس دو راستے ہیں آئیں پنجاب کی تعمیر و ترقی میں اپنا ایک مثبت کردار ادا کریں یا ایک گھڑی چور، جس نے پنجاب کے اوپر عثمان بزدار جیسی مصیبت مسلط کی، اُس کا ساتھ دیں جو پنجاب کا دشمن ہے اور جو پاکستان کا بھی دشمن ہے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرے بازی)

جناب سپیکر! حزب اختلاف کا فیصلہ کچھ بھی ہو لیکن ہمارا فیصلہ پاکستان ہے، ہمارا فیصلہ پنجاب کا بچہ، بوڑھا، جوان اور خاتون ہے۔ محترمہ مریم نواز شریف ترقی کے اپنے سفر میں کامیاب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ! بہت شکریہ۔ رائے احسن کھرل صاحب!

جناب احسن رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ یہاں پر تقاریر تو بہت ہوئیں تمام لوگوں نے اپنے اپنے حصے کا حق ادا کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر نئی وزیر اعلیٰ نے ایک تقریر کی تھی اُس تقریر سے لے کر آج تک کسی شخص کی زبان سے یہ الفاظ نہیں نکلے کہ غزہ میں جس طریقے سے ظلم ہو رہا ہے اور جس طریقے سے وہاں پر نسل کُشی والی صورت حال بنی ہوئی ہے اور ہم اتنے بے حس ہو گئے ہیں کہ حکومتی سطح پر ہماری زبان گونگی ہو گئی ہے کہ ہم غزہ کے اُن بچوں، خواتین اور بوڑھوں پر ہونے والے ظلم و زیادتی کے بارے میں کسی بھی forum پر بات کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔

جناب سپیکر! ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہمیں بے شمار مسائل کا سامنا ہے جس میں تعلیم اور صحت کے بہت سارے مسائل ہیں۔ ہم ہمیشہ بات کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں ہسپتال نہیں ہیں لیکن جہاں پر ہسپتال ہیں وہاں پر سہولیات بالکل نہیں ہیں۔ فیصل آباد کے الائیڈ ہسپتال کی صورتحال دیکھ لیں کہ پورے ڈویژن میں surgical کی تمام سہولیات میسر ہیں لیکن emergency اتنی چھوٹی ہے اور patients کا burden اتنا زیادہ ہے کہ آپ emergency میں چلے جائیں تو operation theatre سے لے کر باہر تک ایک لمبی لائن لگی ہوتی ہے اور ڈاکٹرز کے پاس ٹائم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے لوگ ہفتہ ہفتہ اور پندرہ پندرہ دن پڑے رہتے ہیں اور ایسے لگتا ہے کہ جیسے بکرے ذبح ہوئے ہیں اور اُن کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! یہاں پر میرے دوست تعلیم کی بات کر رہے تھے یقین کریں کہ ہم تعلیم تو دے رہے ہیں لیکن ہم اپنے لوگوں کو quality of education نہیں دے رہے۔ ہمارے حلقے میں کوسوں دُور تک کوئی سکول نہیں اگر کہیں پر کوئی سکول ہے تو وہاں پر teachers نہیں ہیں اور اگر teachers ہیں تو وہ پڑھا نہیں رہے کیونکہ check and balance کوئی نہیں ہے۔ میرے حلقے میں کسی بھی ادارے میں کسی بھی stage پر کوئی check and balance نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر زراعت کی بات ہو رہی تھی تو فیصل آباد میں Ayub Agriculture Research Institute, NIBGE, NIAB ہے۔ آپ یقین کریں کہ اب بھی ہم وہاں پر 25 سے 30 من فی ایکڑ پیداوار لے رہے ہیں۔ آپ ہمسایہ ممالک میں دیکھ لیں وہاں پر research ہو رہی ہے

جس کے نتیجے میں اچھے بیج آرہے ہیں۔ اگر آپ انڈیا والے پنجاب کی بات کر لیں تو وہ پنجاب پورے انڈیا کو اناج supply کرتا ہے لیکن ہم اپنے پنجاب میں کیا کر رہے ہیں؟ ہمارے پاس آج بھی وہی 25 سے 30 من فی ایکڑ average ہے اُس میں کوئی سُدھار نہیں آرہا کیونکہ ہم کوئی نئے بیج نہیں دے رہے۔ جہاں کپاس کاشت ہونی تھی آج وہاں گنا کاشت ہو رہا ہے کیونکہ sugar mafia کا پورا control ہے تو آپ کوئی شعبہ بھی اُٹھا کر دیکھ لیں خواہ وہ تعلیم، زراعت، ترقیات یا صحت کا ہو، تمام شعبہ جات میں ترقی کی بجائے تنزلی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! ابھی دو دن پہلے فیصل آباد میں پتنگ بازی کی وجہ سے ایک نوجوان ذبح ہو گیا اور یقین کریں کہ پچھلے کئی سالوں سے یہ ہو رہا ہے لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی ہوتی۔ آئی جی پنجاب کو اس بات کا پتا نہیں ہے؟ انہوں نے out of the turn اتنے لوگوں کو promotions دی ہیں تو ان سے کس نے کام لینا ہے؟ کسی تھانے میں اگر اس طرح کا کوئی وقوعہ ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُس تھانے کا SHO, DSP and SP تمام لوگ اس وقوعہ کے ذمہ دار ہیں ان کے ساتھ ساتھ اُس ضلع کے DC صاحب بھی اُس چیز کے ذمہ دار ہیں کہ یہ واقعہ کیوں ہوا ہے اور یہ ظلم کب تک چلے گا؟ اس طرح کے واقعات میں کتنے لوگوں کی جانیں جا چکی ہیں لیکن آج تک اس پر کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا۔ آج پتا لگا ہے کہ وزیر اعلیٰ وہاں پر گئی ہوئی ہیں تو شاید اس طرح کا کوئی اور بندہ بھی وہاں چلا جائے تو ہم اس کے علاوہ کرتے بھی کیا ہیں۔ چاہیے تو یہ کہ اس وقوعہ کے ذمہ داران کے خلاف 302 کی FIRs ہوں تا کہ ان کو پتا ہو کہ ایسے واقعات کا تدارک کرنا از حد ضروری ہے۔ یہ چیزیں جہاں پر تیار ہوتی ہیں اس کا ہر بندے کو پتا ہے تو کیا انتظامیہ اور پولیس کو ان چیزوں کا پتا نہیں ہے؟ یہ mafias کب تک اس طرح کام کرتے رہیں گے اور ہم کب تک اپنے بچوں کی نعشیں اُٹھاتے رہیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! آپ کا point آ گیا ہے، بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ نادیہ کھر!

محترمہ نادیہ کھر: اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے کچھ کہنا چاہوں گی اور آپ سے گزارش کروں گی کہ میری بات کو مکمل ہونے دیا جائے۔ سب سے پہلے میں اپنے leader عمران خان صاحب کا شکریہ ادا کروں گی جنہوں نے ہم جیسے نوجوانوں پر اعتماد کیا اور اس قانون ساز ایوان کا حصہ بنایا۔ میں اس کے ساتھ ساتھ اپنے ضلع کوٹ ادو کی تمام خواتین، بزرگوں اور نوجوانوں کا شکریہ ادا کروں گی جنہوں نے اپنے مستقبل اور اپنے علاقے کی ترقی کے لئے میرا انتخاب کیا اور Form 45 کے ذریعے مجھے اس ایوان کا حصہ بنایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر میں بجٹ کی بات کروں تو میرے 12 کروڑ آبادی والے صوبہ پنجاب کا 60 فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ہماری موجودہ حکومت نے Skills Development Program کے لئے صرف 20 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ 7 کروڑ نوجوانوں میں اگر اس 20 کروڑ روپیہ کو تقسیم کریں تو 2.75 روپے فی کس بنتے ہیں۔ اتنے اہم کام کے لئے ہمارے نوجوانوں کی skills development کے لئے صرف 2.75 روپے فی کس رکھے ہیں۔ اس بجٹ میں یہ ناانصافی میرے نوجوانوں کے ساتھ صرف اس لئے کی گئی ہے کیونکہ میرا نوجوان آج میرے لیڈر عمران خان کے ساتھ ڈٹ کر کھڑا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سنا ہے کہ موجودہ حکومت کی ایک گاڑی کے ٹائروں کی قیمت پونے تین کروڑ ہے۔ یہاں ایک گاڑی کے ٹائروں کی قیمت پونے تین کروڑ اور میرے نوجوانوں کی Skill Development Program کے لئے جو ہمارا مستقبل ہیں ان کے لئے فی کس 2.75 روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ کیا بجٹ ہے؟

جناب سپیکر! میرے علاقہ ڈسٹرکٹ کوٹ ادو کے لوگوں نے مجھ سے اپنے بچوں کی صحت اور تعلیم کے ساتھ کچھ اور تو نہیں مانگا صرف میرے لیڈر عمران خان کے ساتھ وفاداری مانگی ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں تعلیم کی بات کروں تو ہمارا صوبہ پنجاب 12 کروڑ آبادی پر مشتمل ہے۔ اس صوبہ کی تعلیم کے لئے حکومت نے 57۔ارب روپے رکھے ہیں جو کہ کل بجٹ کا 1.25 فیصد بنتا ہے۔ یہ بہت بڑا مذاق کیا جا رہا ہے۔ یہ بجٹ تو صرف لاہور کے لئے ہی کافی نہیں ہے تو میں اپنے جنوبی پنجاب کی کیا بات کروں۔

جناب سپیکر! پرائمری تعلیم جو ہماری بنیاد ہے۔ اس کے لئے اس حکومت نے صرف 2۔ارب 98 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ آپ میرے ضلع کوٹ ادو میں آئیں اور آ کر دیکھیں کہ وہاں کی پرائمری تعلیم کیسی ہے۔ وہاں پر دس سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر پرائمری سکول موجود ہیں۔ اگر بچے سکول جاتے ہیں تو چار دیواری نہیں ہے۔ چار دیواری کے ساتھ ایک جماعت میں سو سو بچے ہیں۔ استاد ہے تو اس کی تنخواہیں نہیں ہیں، دوسری جماعت نہیں ہے اور washroom نہیں ہے۔ وہاں بوائز ڈگری کالج نہیں ہے اور یونیورسٹی نہیں ہے۔ ان کی ان غلط پالیسیوں کی وجہ سے پچھلے ڈیڑھ سے دو سال میں ہمارے 20 لاکھ بچے تعلیم سے محروم ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر میں ہیلتھ کی بات کروں اور بجٹ اٹھا کر دیکھوں تو مجھے ایسا کوئی project نظر نہیں آیا۔ میرے لیڈر عمران خان نے دس لاکھ روپے کا ہیلتھ کارڈ اپنی غریب عوام کو دیا۔ یہ دس لاکھ کا نہ سہی یہ دو لاکھ کا project دے دیتے۔ یہ احساس پروگرام کا کوئی project دے دیتے۔ انہوں نے health department کے لئے 115۔ارب روپے رکھے ہیں۔ آپ آئیں دیکھیں کہ سرکاری ہسپتالوں میں ادویات نہیں ہیں، ڈاکٹرز نہیں ہیں اور سٹاف نہیں ہے۔ یہ جو نعرہ لگا رہے ہیں کہ صاف ستھرا پنجاب تو یہ صاف ستھرا پنجاب کیا ہے کہ میرے علاقہ میں گھٹنوں تک سیوریج کا پانی ہے۔ میونسپل کمیٹی کے CEO کو پانچ پانچ لوگوں کا charge دیا گیا ہے۔ اس کے نیچے عملہ نہیں ہے اگر عملہ ہے تو تین ماہ کی تنخواہیں روکی گئی ہیں۔ ہم بات کریں تو کہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ سے بات کریں اگر مظفر گڑھ سے بات کریں تو کہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کوٹ ادو سے بات کریں۔ وہاں ٹیکنیکل انجینئرز نہیں ہیں اور مشینیں نہیں ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے ڈسٹرکٹ کوٹ ادو کو functional کیا جائے اور وہاں ساری authorities دی جائیں۔ میرے ڈسٹرکٹ میں سرکل گجرات جس کی 7 یونین کونسلیں ہیں اور وہاں اڑھائی لاکھ کی آبادی ہے۔ اس علاقہ کے مکینوں کو اپنے کاموں کے لے 45 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ میرے قصبہ گجرات کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں ہم نے یہ projects کئے ہیں اور ہم نے وہ projects کئے ہیں۔ یہ 35 projects ہیں جو انہوں نے شروع کئے ہیں۔ یہ projects تو ہمارے دور میں

شروع ہوئے تھے۔ اگر آپ بجٹ اٹھا کر دیکھیں تو یہ بجٹ صرف TikTok اور سوشل میڈیا تک ہی محدود ہے در حقیقت اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں فلسطین پر بھی بات کرنا چاہوں گی۔ ہمارا ملک پاکستان واحد ملک ہے جو دین اسلام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ براہ مہربانی کوئی قانون سازی کریں اور فلسطین کے لئے آواز اٹھائیں۔ وہاں جو ظلم ہو رہا ہے میں اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا بہت شکریہ۔

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ صرف ایک منٹ چاہئے۔ میں آج یہاں اپنے علاقہ اور عوام کے لئے ایک شعر پڑھنا چاہوں گی کہ:

یہ جنگ ہار نہ جائیں سپہ سالار قید میں ہے
غلام تخت پہ قابض ہیں شاہ قید میں ہے
تیرے حقوق کی ضمانت نہیں کوئی
اب غریب شہر تیرا خیر خواہ قید میں ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ سونیا آشر!

محترمہ سونیا آشر: Good Afternoon everyone in the name of Lord Jesus Christ میرا نام سونیا آشر ہے۔ میں خداوند کی شکر گزار ہوں اس بات کے لئے اپنے یسوع المسیح کی کہ میں آج اس ایوان میں اس کے فضل کی بدولت موجود ہوں۔ میرا تعلق مسیحی گھرانے سے ہے اور میں مسیحی قوم کی بیٹی ہوں۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف، جناب حمزہ شہباز شریف کی شکر گزار ہوں اور خاص طور پر اپنی قائد محترمہ مریم نواز شریف کی شکر گزار ہوں۔ آج میں ان کے اعتماد کے وسیلے سے مسیحی ہونے کے ناتے اس جگہ پر ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بڑے دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ ایک عورت نے پورے پنجاب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ انہوں نے چند ہی ہفتوں میں اس بات کا لوہا منوایا ہے کہ ایک عورت ایک اچھی organizer ہے، ایک عورت ایک اچھی manager ہے جو کہ ہر مذہب کو، ہر طبقے کو، ہر شعبے کو اور ہر مسئلے کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ ترتیب دے کر چل رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہم بات کریں بجٹ کی تو بجٹ کو میں نے بھی بڑے غور وخوض سے سنا اور پڑھا ہے۔ میں نے اس میں دیکھا ہے کہ انصاف کیا گیا ہے۔ بجٹ میں جس طرح اکثریت کو فنڈز دیئے گئے اسی طرح اقلیتوں کو بھی ان کی تعداد کے لحاظ سے اچھا فنڈ دیا گیا ہے۔ میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے پہلے بھی اقلیتوں کو آزادی بخشی، اقلیتوں کا حق ان کو دیا، اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کی اور اقلیتوں کو ان کے حق کے لئے لڑنا سکھایا۔ میں سمجھتی ہوں کہ مریم نواز صاحبہ نواز شریف صاحب کا دوسرا روپ ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کی اس روایت کو قائم رکھا ہے اور اقلیتوں کو بڑی مضبوطی سے سامنے لے کر آئی ہیں۔ انہوں نے ہر بات میں اقلیتوں کا ساتھ دیا ہے۔ وہ چاہے بجٹ کی صورت میں ہو، چاہئے کرسمس چیک کی صورت میں ہو، چاہے ایسٹر گرانٹ کی صورت میں ہو، چاہے ہولی کی صورت میں پیش کیا جائے یا بیساکھی کی صورت میں پیش کیا جائے۔ انہوں نے مسیحیوں کا ساتھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو واضح کرنا چاہتی ہوں کہ پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور پنجاب میں 81 فیصد سے زیادہ مسیحی موجود ہیں اور مسیحیوں کی تعدا صوبہ میں دوسرے نمبر پر ہے۔ مسیحیوں کا مذہب بھی دوسرے درجے پر آتا ہے یعنی پنجاب میں اقلیتوں کے طور پر مسیحی سب سے زیادہ موجود ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ ایسٹر کی آمد آمد ہے۔ میرے ملک میں جس طرح دوسرے مذاہب موجود ہیں۔ یہاں عیدین اور تہواروں کا لحاظ رکھا جاتا ہے اور ان کو اپنے تہواروں پر چھٹی دی جاتی ہے لیکن ایسٹر پر کوئی چھٹی نہیں دی جاتی کیونکہ ایسٹر اتوار کے دن آتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اتوار کی چھٹی آفیشل ہوتی ہے۔ ہمارے لئے یہ بڑی اہمیت کا تہوار ہے اس لئے مہربانی فرما کر اس بات پر غور کیا جائے کہ ایسٹر پر دوسرے دن کی چھٹی ہونا مسیحیوں کے لئے باعث مسرت اور خوشی بن سکتی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ میری قائد محترمہ مریم نواز ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہیں کہ میں سارے مذاہب کو اور ساری قوموں کو ساتھ لے کر چلوں۔

جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ لاہور کی ایک بہت بڑی کمپنی LWMC جس میں بہت سے مسیحی کام کرتے ہیں۔ وہ اس ادارے سے اپنا اور اپنے بچوں کا روزگار کما رہے ہیں۔ اس کمپنی میں چند مہینوں سے ڈیڑھ سو سے زائد شکایات مسیحیوں کے خلاف کی گئی ہیں۔ ان کو ایک ہی بات پر کام سے نکالا جاتا ہے کہ آپ کی attendance صحیح نہیں لگی۔ میں اس بات کو مان

لیتی ہوں کہ شاید 5 نے غلط attendance لگادی ہو گی، شاید 10 نے غلط لگادی ہو گی اور شاید 50 نے بھی غلط attendance لگادی ہو گی لیکن کیوں اس بات کی ٹریننگ نہیں کروائی گئی کہ آپ نے attendance کس طرح لگانی ہے۔ اس ادارے سے مسیحیوں کو کیوں نکالا جارہا ہے؟ ان کے بچوں کے منہ سے نوالہ کیوں چھینا جارہا ہے؟ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ مہربانی کر کے اس بات پر action لیا جائے۔ ان ملازمین کو ان کی نوکریوں پر بحال کیا جائے اور ان کے بچوں کے منہ سے نوالے نہ چھینے جائیں۔ ہمارے پاس یہی روزگار ہے۔ مسیح قوم ایک دبی ہوئی قوم ہے اگر یہ روزگار بھی ان سے چھین لیا جائے گا تو ہم کس کو روزگار کا کہیں۔ میں اتنا جانتی ہوں کہ میری قائد محترمہ جو ہے وہ مسیحیوں کا احترام کرتی ہے۔ وہ مسیحیوں کو ہمیشہ ساتھ لے کر چلتی ہے میں اپنی وزیر اعلیٰ سے یہ درخواست کروں گی کہ مہربانی کر کے اس بات پر action لیا جائے اور ان مسیحیوں کو نوکریوں پر بحال کیا جائے بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خرم اعجاز!

جناب خرم اعجاز: جناب ڈپٹی سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ 2024-2023 پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور خاص کرم سے، والدین کی اور عوام کی دعاؤں اور تعاون سے آج ایک دفعہ پھر سے اپنے حلقے کے لوگوں کی نمائندگی کرنے کے لئے اس اسمبلی میں موقع ملا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہماری عوام اس وقت کس طرح مہنگائی اور بے روزگاری کی چکی میں پس رہی ہے۔ یہ عذاب کوئی کم تھا کہ کچھ عرصے کے بعد پٹرول، گیس اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جس سے مزید عوام کو پریشان کیا جاتا ہے۔ عوام کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور انہی وجوہات کی بنا پر جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگ فاقوں پر اور ملک چھوڑنے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! ایک سے بڑھ کر ایک مسئلہ ہے۔ ایک طرف تو عوام اپنی بنیادی ضروریات کو ترس رہی ہے اور دوسری طرف بدامنی کا شکار ہے۔ میری نظر میں سب سے پہلے جو حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنا ہے اور امن اور انصاف کو قائم کرنا ہے۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی ادارے کام کر رہے

ہیں ان میں سب سے اہم role اور ذمہ داری پولیس کی بنتی ہے۔اس وقت Police Department میں ہنگامی بنیادوں پر reforms کی ضرورت ہے اور یہ کوئی rocket science نہیں ہے۔ہمارے ہی ملک میں Motorway police اور Rescue 1122 عوام کو ایک اچھی service مہیا کر رہی ہیں تو کیوں Police Department لوگوں کو انصاف اور امن دینے میں قاصر ہے۔اس میں اتنے زیادہ loopholes ہیں جو کہ روز expolite ہوتے ہیں۔ہمیں اس پر سر جوڑنے ہوں گے اور جیسے کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے بھی آگے کہا اور میری بھی یہ رائے ہو گی کہ specially law and order کے اوپر کوئی ایک دن مقرر کیا جائے تا کہ اس پر تفصیل سے بحث ہو سکے۔عوام کے ہر بنیادی مسئلے کو حل کرنا ضروری ہے لیکن سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہم لوگوں کو ایک خوشحال اور پر امن معاشرہ دے سکیں۔ میں specially law and order پر زیادہ focus کر رہا ہوں کہ ہمارا حلقہ مرید کے یہاں سے تقریباً 50 کلو میٹر دور ہے وہاں پر ایک قصبہ ہے جس کی law and order situation دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔وہاں پر دن دہاڑے قتل وغارت،ڈکیتیاں اور بھتہ خوری نے لوگوں کو پریشان کر کے رکھا ہوا ہے۔ابھی ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے کہ سعودیہ سے ایک ہمارے بزرگ شہری آئے تھے اور یہاں پر انہوں نے اپنے بچوں کی خوشیوں میں شامل ہونا تھا۔انہوں نے بنک سے پانچ لاکھ روپے نکلوائے اور ابھی گھر پہنچے نہیں تھے کہ ڈکیتوں نے ان سے پیسے چھیننے کی کوشش کی اور اس مزاحمت میں وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اسی طرح کے اور بے شمار واقعات بھی ہیں۔تو میری یہ گزارش ہو گی کہ جتنی زیادہ جلدی ہو سکے ہمیں پولیس ریفارمز کرنی چاہئے تا کہ ہم لوگوں کو پر امن معاشرہ دے سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خرم صاحب! wind up کریں Please۔

جناب خرم اعجاز: جناب سپیکر! جی بس دو منٹ میں اپنی بات مکمل کر رہا ہوں۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں اپنے حلقہ مرید کے کے لئے بہت سارے منصوبے جاری کروائے جس میں کچھ ایسے منصوبے ہیں جو کہ ابھی ongoing ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ حکومت ان منصوبوں کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دے اور ان منصوبوں کو مکمل کیا جائے تا کہ لوگوں کو فائدہ ہو سکے اس میں ڈگری

کالج کے لئے ہم نے پوسٹ گریجویٹ لاء program شروع کروایا، ایک گاؤں ننگل سادہ میں کرکٹ گراؤنڈ شروع کروایا اور مریدکے کے لئے فٹبال سٹیڈیم اور سپورٹس کمپلیکس ظفر پارک، THQ کی renovation اور 25 ایکڑ پر شہر خموشاں میں قبرستان اور اس کے علاوہ مریدکے لائبریری، ویٹرنری ہسپتال اور سیف سٹی پراجیکٹ مریدکے شامل ہیں۔ اس کو ہم نے اپنے دور حکومت میں شروع کروایا تھا لہٰذا گزارش یہ ہے کہ ان کو جلدی سے جلدی فنڈز دے کر مکمل کیا جائے اور ساتھ ہی گزارش ہو گی کہ یہ چار پانچ ایسے بڑے مسئلے ہیں جن پر حکومت زیر غور کرے اور مریدکے کی عوام کے لئے سہولت مہیا کریں۔ مریدکے کے لوگوں کے لئے صاف پانی ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہوا ہے لوگ سیوریج کا پانی پینے پر مجبور ہیں۔ جس سے بہت ساری بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ مریدکے سے لاہور کوئی بس سروس موجود نہیں ہے اس کا آغاز بہت زیادہ ضروری ہے مریدکے میں Dialysis Unit شروع کیا جس سے مریض کو فائدہ ہو رہا تھا۔ اب پچھلے کچھ عرصے سے وہاں پر ان کو دوائیاں نہیں مل رہی ہیں۔ غریب لوگ اپنے dialysis کے حوالے سے بہت پریشان ہیں مریدکے THQ میں بچوں کی نرسری کی ضرورت ہے اور آخر میں عرض کروں گا کہ King Edward Medical University کا کیمپس مریدکے میں دیا گیا ہے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز دے کر اسے شروع کروا کے جلد از جلد مکمل کروایا جائے۔ اس میں ایک ہزار بیڈز کا ہسپتال ہے جس سے نہ صرف شیخوپورہ بلکہ نارووال، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ جیسے چار اضلاع کے لوگوں کو فائدہ ہو گا اس لئے اسے جلد از جلد شروع کرا کے مکمل کروایا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چٹھہ صاحب! بہت شکریہ۔ جی، حافظ فرحت عباس صاحب!

حافظ فرحت عباس: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رب اشرح لی صدری0 ویسرلی امری0 واحلل عقدۃ من السانی0 یفقھو قولی0 السلام علیکم! ایاک نعبد وایاک نستعین0

جناب سپیکر! میرے دوستوں نے بڑی گزارش کی کہ میں آج speech نہ کروں کیونکہ اگر میں speech کروں گا تو دوستوں کو تکلیف پہنچے گی۔ میں نے کہا کہ کوشش کروں گا کہ میں

مختصر speech کروں اور تکلیف کم پہنچے لیکن پہنچے گی تو سہی۔ میں اپنی بات کا آغاز ایک شعر سے کروں گا کہ:

[**********]

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! اس طرح نہ کریں اور آپ بجٹ پر بات کریں۔ میں یہ الفاظ حذف کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ بازی)

(قطع کلامیاں)

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں نے آپ کو تو نہیں کہا بلکہ میں نے شعر پڑھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں اور ایسے نہ کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں نے کسی کا نام نہیں لیا بلکہ صرف شعر پڑھا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. Order in the House. Order in the House.

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! شعر تو سُن لیں:

جب کمینے عروج پاتے ہیں تو اپنی اوقات بُھول جاتے ہیں
کتنے کم ظرف ہیں یہ غبارے چند پُھونکوں سے ہی پُھول جاتے ہیں

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. Order in the House

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! اگر ماحول ایسا ہو گا تو پھر کوئی بھی اپنی تقریر نہیں کر سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب النساء اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور حافظ صاحب کو بات کرنے دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! محترم وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی تقریر نہیں سُن سکا تھا کیونکہ جناب نے میرے Production Order جاری کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی گو کہ میرا استحقاق بنتا تھا being a Member of Punjab Assemble Production Order پر میں یہاں آتا اور اس سیشن کو attend کرتا۔ چلیں، آپ کی مجبوریاں ہوں گی اور شاعر نے انہی مجبوریوں کی وجہ سے کہا تھا ناں کہ:

عصرِ حاضر ملک الموت ہے تیرا
جس نے قبض کی روح تیری دے کے تجھے فکرِ معاش
دل لرزتا ہے حریفانہ کُشا کش سے تیرا
زندگی موت ہے جب کھو دیتی ہے ذوقِ خِراش
اس جنوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خِرد سے کہ بہانے نہ تراش

جناب سپیکر! آپ نے پونے دو سو ارب روپے پولیس کے لئے اور لاء اینڈ آرڈر کے لئے اس بجٹ میں رکھ دیئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ بازی)

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ حافظ صاحب کی بات سُنیں۔ Order in the House please

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں مائیک کے بغیر ہی بولتا رہوں گا لیکن پھر یہاں پر کوئی بھی بات نہیں کر سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

حافظ فرحت عباس: گزارش ہے کہ آپ نے پونے دو سو ارب روپے پولیس کے لئے یعنی لاء اینڈ آرڈر کے لئے رکھ دیا۔ اس پولیس کے لئے رکھ دیا جس کا کام صرف اور صرف اپوزیشن کو دبانا اور اپوزیشن پر جھوٹے پرچے درج کرنا ہے۔ میں اپنی بات نہیں کروں گا بلکہ مجھے جیل میں بھی استری

کرنے کے لئے fry pan نہیں ملا، ہم ویسے بھی ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں گزارہ کر لیں گے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ گزارش یہ ہے کہ مجھے جی پی او چوک یعنی ہائی کورٹ کے سامنے سے اٹھایا گیا جہاں پر سو سے زائد کیمرہ مین موجود تھے۔ CCTV footages موجود تھیں۔ آپ نے سیف سٹی اتھارٹی کے لئے 5۔ ارب روپے رکھے ہیں مگر سیف سٹی اتھارٹی کی وڈیو تین دن تک عدالت میں پیش نہ کی جا سکی۔ میرے اوپر جو ایف آئی آر درج کی گئی کہ میں نے فائرنگ کی ہے اور چار ہزار پولیس والوں میں سے ایک پولیس والے کو اغواء کر لیا ہے۔ جن کی خواہش پر وہ ایف آئی آر درج کی گئی لیکن وہ اسے ثابت نہ کر سکے مگر جس سیف سٹی اتھارٹی کو پانچ ارب روپے دے رہے ہیں وہ اس صوبے کی سب سے اہم عدالت ہائی کورٹ کے سامنے CCTV footages اگر provide نہیں کر سکتے تو اس سیف سٹی اتھارٹی اور اس کے لئے پانچ ارب روپے رکھنے کا کیا فائدہ؟ یہ اس غریب قوم کے اور taxpayers کے پیسے ہیں جو ہم اِن پر لگا رہے ہیں لیکن اس کا benefit کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں ہے کہ جب آپ سیف سٹی اتھارٹی کی CCTV footages ہی ہائی کورٹ کے طلب کرنے پر نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پولیس ریفارمز کی ضرورت ہے۔ آج ہم اِدھر بیٹھے ہیں تو کل اُدھر بیٹھے ہوں گے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ وقت گزر جائے گا مگر تاریخ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتی اور تاریخ میں چیزیں لکھی جا رہی ہیں کہ کون کیا کر رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جُھوٹ جُھوٹ" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی سے حافظ صاحب کی بات سُنیں۔ جی، حافظ صاحب!

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں جب جیل میں تھا تو میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو سی ایس پی آفیسر تھا اور افسر شاہی کی نوکری چھوڑ کر سیاست میں آیا کہ ہم لوگ قانون سازی کریں اور اِس مُلک کی تقدیر بدلیں۔ اس آدمی نے الیکشن لڑا اور اس کا قصور یہ تھا کہ رائے ونڈ میں ان کے گھر میں گُھس کر ان کو الیکشن ہرایا جس کا نام احمر رشید بھٹی ہے لیکن آج

تک اُسے اس ایوان میں نہیں آنے دیا گیا اور اُسے حلف نہیں لینے دیا گیا کیوں۔ وہ ایک پڑھا لکھا نوجوان جو سی ایس پی آفیسر گریڈ 18 کی نوکری چھوڑ کر الیکشن لڑا تھا۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں تو ایک اور خالد گجر نام کا شخص ہمارا امیدوار تھا۔ اس کا قصور یہ ہے کہ جاتی امرا کے چوک کے اوپر اس کا ڈیرہ ہے جو کہ اب جیل میں ہے۔ اس کے ڈیرے سے اتنا ڈر ہے کہ وہ جیل میں ہے لیکن اس کے ڈیرے پر توڑ پھوڑ کرنے کے لئے پولیس پہنچی ہوئی ہے تو کیا اس پولیس کے لئے 175۔ ارب روپے رکھ رہے ہیں؟

جناب سپیکر! گجرات شہر میں جہاں تیسرے تیسرے اور چوتھے چوتھے نمبر پر آئے ہوئے کو فارم 47 کے ذریعے جتوا کر اِدھر بٹھا دیا گیا۔ یہ فارم 47 میں بھی دوسرے نمبر پر تھے، فارم 45 میں بھی دوسرے نمبر پر آئے تھے اور وہاں بے شک جو ئیہ صاحب جیتے تھے مگر دوسرے سے پہلا نمبر ہو گیا تو یہ سمجھ آتی ہے لیکن جو چوتھے چوتھے نمبر پر آئے ہیں اُنہیں آپ لوگوں نے اِس ایوان میں بٹھا دیا جس کی سمجھ نہیں آتی۔ آج گجرات میں ایک ضمنی الیکشن ہونے جا رہا ہے تو ہمارے ایک ایم پی اے کے ڈیرے کو کل سے پولیس نے گھیرا ہوا ہے پتا نہیں اس کا کیا قصور ہے؟ الیکشن لڑنا ہے تو صحیح طریقے سے الیکشن لڑیں لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ پولیس کے زور پر الیکشن لڑیں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ وقت گزر جانا ہے اور غالب نے کہا تھا ناں کہ:

آپ ہی اپنے قدموں پر چلا کرتے ہیں غالب
لوگوں کے کندھوں پر تو جنازہ آتا ہے

جناب سپیکر! یہ سیاسی جنازہ ہے لیکن اس کا بوجھ سسٹم نے بھی برداشت نہیں کرنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں اسی وقت wind up کروں گا ناں جب یہ مجھے بات کرنے دیں گے۔ ابھی تو میں نے اپنی بات ہی شروع نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں جب بات کرتا ہوں تو یہ درمیان میں بولنا شروع کر دیتے ہیں جس پر مجھے جواب دینا پڑتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جناب سپیکر ہمارا وقت بھی حافظ صاحب کو دے دیں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی ممبر کو باقی ممبران کا وقت دے دیا جائے۔ حافظ صاحب! جلدی سے اپنی بات wind up کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں نے آج بات نہیں کرنی تھی اگر محترمہ ثانیہ عاشق BMW گاڑی چوری کی بات نہ کرتیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! آپ بجٹ پر بات کر رہے ہیں؟

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! بجٹ پر ہی آ رہا ہوں اور بجٹ میں ہی لاء اینڈ آرڈر پر 175۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں جس پر بات ہو رہی ہے۔ پولیس پر بات ہو رہی ہے۔ مجھے صرف ایک چیز بتا دیں کہ اس ایوان کے تمام ممبران کا استحقاق ہے یا صرف حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے ممبران کا ہے؟ لاہور میں ایک واقعہ ہوتا ہے کہ کالے شیشوں والی ایک گاڑی پولیس والا روکتا ہے اور پتا چلتا ہے کہ گاڑی میں ایم پی اے صاحب ہیں۔ کیمروں کے سامنے ٹریفک وارڈن سے معافی منگوائی جاتی ہے اور اگلے دن اُسے پولیس لائن میں close کر دیا جاتا ہے۔ دوسری طرف آٹھ گھنٹے محبوس رکھا جاتا ہے اور ڈھونڈا جاتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی پرچہ مل جائے تو اس میں اسے fit کر دیں۔ ایک پرچہ لاتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ اس میں bail before arrest ہے، دوسرا لاتے ہیں تو اس میں بھی bail before arrest ہے تو 15 پرچوں میں bail before arrest ہے۔ ہائی کورٹ میں یہ کہتے ہیں کہ پانچ پرچے ہیں مگر اس دن ساری رات اسی کام پر لگے رہے۔ آج پولیس ریفارمز کی بات کرتے ہیں تو سُنیں کہ دہشت گردی کہاں ہو رہی ہے۔ دہشت گردی کچے کے علاقے میں ہو رہی ہے جہاں ہمارے پنجاب کے لوگوں کو اغواء کر کے رکھا جاتا ہے اور پولیس کا کام کیا ہے؟ پولیس کا اُدھر کام صرف پنچائت کا roleplay کرنا ہے

کہ دو کروڑ تاوان مانگا ہے تو ایک کروڑ روپے میں طے ہو جائے؟ ابھی یہاں بیٹھی راجن پور سے تعلق رکھنے والی میری بہن۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے تو اب آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! صرف دو منٹ مزید دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! دس منٹ ہو گئے ہیں اور آپ کے ہی ساتھیوں نے بات کرنی ہے۔ آپ دیکھیں ناں کہ اتنی لمبی فہرست میرے پاس آئی ہے اور سب کو وقت دینا ہے کیونکہ ہر معزز ممبر بات کرنا چاہتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جناب سپیکر
ہمارا وقت بھی حافظ صاحب کو دے دیں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ پورا ہاؤس اُٹھ کر کھڑا ہو جائے کہ ایک معزز ممبر کو سب کا ٹائم دے دیا جائے تو یہ نہیں ہو سکتا اور اس طرح نہ کریں۔ مہربانی کر کے decorum کا خیال کریں۔ چلیں، حافظ صاحب! ایک منٹ میں wind up کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں اُس لیڈر کا پیروکار ہوں، اُس لیڈر کا جانثار ہوں جو۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جُھوٹ، جُھوٹ" کی نعرہ بازی)

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! اب یہ پھر شروع ہو گئے ہیں ناں تو آپ نے کہنا ہے کہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. No cross talk please معزز ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی کے ساتھ تقریر سُنیں۔ حافظ صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میرے لیڈر کی "کلچ پلیٹیں" نہیں خراب ہوئیں، میرے لیڈر کی کلچ پلیٹیں نہیں خراب ہوئیں اور ملک سے نہیں بھاگا۔ میرا لیڈر پچاس روپے کے اشٹام پیپر پر دُم دبا کر ملک سے نہیں بھاگا تھا۔ میرے لیڈر کی کلچ پلیٹیں نہیں اُڑ گئی تھیں۔ میرا لیڈر سٹیج سے گرا جس کی major surgery تھی تو اُس نے کہا کہ میرا جینا مرنا اس مُلک میں ہے اور اسی شہر لاہور کے شوکت خانم ہسپتال میں علاج کروایا۔ اسے چھوٹی سی سرجری کے لئے ملک سے باہر نہیں جانا پڑا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، محترم شہباز کھوکھر صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرے بازی)

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! مجھے پوری بات نہیں کرنے دی گئی۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! آپ کو پورا موقع دیا گیا ہے۔ آپ نے 10 منٹ بات کی ہے، آپ کی جتنی بھی بات تھی اُنہوں نے بڑے کھلے دل کے ساتھ سنی ہے اور آپ کو کسی نے interrupt نہیں کیا، جس نے interrupt کیا میں نے اُن کو بٹھایا ہے اور خاموش کروایا ہے۔ آپ کا point آ گیا ہے۔ جی، شہباز کھوکھر صاحب!

جناب شہباز علی کھوکھر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میری تمام دوستوں سے گزارش یہ ہے کہ۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! پلیز، خاموشی اختیار کریں۔Order in the House

جناب شہباز علی کھوکھر: جناب سپیکر! میں اپنی تقریر سے پہلے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں پہلی دفعہ اس ایوان کا حصہ بنا ہوں میرے دائیں جانب بیٹھے دوست کوئی پانچ دفعہ ایم پی اے بنے، کوئی چار دفعہ بنے، کوئی تین یا دو دفعہ بنے۔ اسی طرح سے اُس جانب سے بھی ایسا ہی ہے۔ میں بڑا shock محسوس کرتا ہوں کہ ہم کسی کی بات تحمل سے نہیں سنتے۔ ہم ایک بات کرتے ہیں، ہمیں یہ سکھایا گیا ہے اور قرآن پاک میں ہے کہ آپ کسی کے خدا کو گالی نہ نکالیں ورنہ آپ کو بھی گالی پڑے گی۔ ہم کیوں اس پر عمل نہیں کرتے؟ ہم ایک بات کرتے ہیں اور دوسرے سے جواب سنتے ہیں۔ میری معزز ممبران سے گزارش یہ ہے کہ تحمل سے بات سنا کریں اور برداشت بھی کیا کریں۔ ہمارے گاؤں میں کہا جاتا ہے کہ جو بندہ کام نہیں کرتا اس کو سیاست میں لے آؤ وہ صحیح ہو جائے گا۔ ہم میں برداشت ہونی چاہئے اس لئے میری سب ممبران سے گزارش ہے کہ برداشت کیا کریں۔ میں دونوں طرف کی بات کر رہا ہوں میں صرف ایک طرف کی بات نہیں کر رہا۔(نعرہ ہائے تحسین)

اُس جانب میرے بڑے بیٹھے ہیں میں رانا آفتاب صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہم اُن کی بات بڑے تحمل سے سنتے ہیں تو وہ اپنے دوستوں کو سمجھائیں اور میں اپنی بہنوں کو بھی سمجھاتا ہوں کہ خدا

کے لئے اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھیں۔ اس ایوان نے ہمیں عزت دی ہے اور ہم 12 کروڑ لوگوں میں سے آئے ہیں۔ ہم جو نئے آئے ہیں ہمیں سمجھائیں جو پرانے ہیں وہ تو سیکھ ہی چکے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہم بجٹ پر آئیں اور وہ بات کریں جس سے ہماری عوام کی بھلائی ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بہت اچھا بجٹ پیش ہوا ہے۔ میں اس میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں جو میرے عوام کے لئے ہیں۔ ہماری گاڑیوں کے لئے سڑکیں تو بہت چوڑی رکھی گئی ہیں اور روڈ بنانے کے لئے سارا بجٹ رکھ دیا گیا ہے لیکن میری 90 فیصد عوام جو پیدل چلتی ہے ان کے پاس گاڑیاں نہیں ہیں اُن کے لئے footpath کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔ لاہور اتنا بڑا شہر ہے، فیصل آباد اتنا بڑا شہر ہے اور گوجرانوالہ والا بڑا شہر ہے۔ میں بڑے شہروں کی بات کر رہا ہوں میرے ساتھ ایک کلو میٹر پیدل چلیں اور مجھے دکھا دیں کہ کہاں footpath بنا ہوا ہے۔ میں لاہور کی بات کرتا ہوں، راولپنڈی کی بات کرتا ہوں، گوجرانوالہ کی بات کرتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے میں فنانس منسٹر سے گزارش کروں گا کہ اس کے لئے بھی بجٹ مختص کیا جائے اور کوئی ایسی سڑک نہ بنے جس کے ساتھ footpath نہ ہو۔ آپ بڑی گاڑی والوں کے لئے کر رہے ہیں، میرے لئے کر رہے ہیں لیکن عوام کے لئے نہیں کر رہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہر سڑک کے ساتھ footpath کے لئے بجٹ مختص کیا جائے اور کوئی بھی سڑک footpath کے بغیر نہیں بننی چاہئے۔ میرا حلقہ PP-162 ہے جو ٹاؤن شپ کا area ہے۔ آج سے 60 سال پہلے وہ سکیم بنی تھی۔ صاف پانی اور سیوریج کا پانی آپس میں mix ہو چکا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے الگ سے بجٹ مختص کیا جائے۔ وہاں اتنی آبادی ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔ میں ایک گزارش یہ بھی کروں گا کہ ستوکتلہ ڈرین جہاں سے پورے لاہور کے پانی کا نکاس ہے اس کے دونوں اطراف سڑک اور گرین بیلٹ بنائی جائے۔ وہاں اتنی بدبو آتی ہے اس لئے وہاں درخت بھی لگائے جائیں۔ میں ایک اور گزارش یہ بھی کرنا چاہوں گا کہ جو بڑی بڑی کالونیاں بن رہی ہیں اس سے ہمارے پنجاب کا رقبہ ضائع ہو رہا ہے۔ یہ سب کالونیاں green area پر بن رہی ہیں میری فنانس منسٹر سے یہ گزارش ہے کہ ہم vertical کی طرف جائیں اور اس سلسلہ میں ٹیکسوں کا relief بھی دیا جائے۔ یہ جو بڑی بڑی کالونیاں بن رہی ہیں، میں تو یہ کہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں ایک کنال سے بڑا گھر ہی نہیں ہونا چاہئے۔ یہ آج سے ban

ہو جانا چاہئے۔ جو ہم بڑے بڑے گھروں میں رہ رہے ہیں اس کی وجہ سے ہمارا سارا نظام خراب ہو رہا ہے۔ ہماری ایک دوڑ لگ چکی ہے کہ اگر کسی کا ایک کنال کا گھر ہے تو دوسرا چاہتا ہے کہ میرا دو کنال کا گھر ہو، تیسرے کا چار کنال کا ہو، کسی کا سو کنال کا ہو، کسی کا تین سو کنال کا ہو اور کسی کا پانچ سو کنال کا ہو۔ میری گزارش ہے کہ اس کو نوٹ کیا جائے اور بڑے گھروں سے نکلا جائے اور چھوٹے گھروں کی طرف move کیا جائے۔ ہمیں vertical کی طرف جانا چاہئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح ہر سال۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہباز صاحب! پلیز، wind up کریں۔

جناب شہباز علی کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہر سال عید قربان آتی ہے اور لاہور میں منڈیاں لگتی ہیں اُن کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ پردیسی لوگ آتے ہیں وہ ہمارے لئے جانور لے کر آتے ہیں۔ ہم گھروں میں گوشت کھا رہے ہوتے ہیں، وہ باہر بارش اور دھوپ میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں سوچا جائے اور لاہور کے ارد گرد پانچ چھ جگہ ایسی مخصوص کی جائے جہاں چار دیواری کی جائے، پکی سڑکیں بنائی جائیں، پکے گراؤنڈ بنائے جائیں اور اُن کے لئے بس سٹینڈ بنایا جائے تاکہ جو بیوپاری آئیں وہ آرام سے کاروبار کریں اور سکون سے واپس گھروں کو جائیں۔ ہم اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور وہ بیچارے دھوپ اور بارش میں باہر رہتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ آپ سب نے میری بات سنی لہٰذا آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب عدنان ڈوگر!

جناب محمد عدنان ڈوگر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کروڑوں درود و سلام میرے نبی آخر الزمان ﷺ پر۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع دیا۔ وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے یہ کتاب مجھے دی اور یہاں تقریر بھی کی۔ میں قربان جاؤں ان کی سادگی پر کہ انہوں نے پہلا پیراہی جھوٹ سے شروع کیا کہ 8۔ فروری کو عوام نے مسلم لیگ (ن) کو ووٹ دیا۔ آپ کو پتا ہے کہ 8۔ فروری کو عوام نے کس کو ووٹ دیا ہے، کس کو جتایا ہے اور فارم 47-45 کا جو جنازہ نکالا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔No cross talk

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب سپیکر! دوسری انہوں نے مفاہمت کی بات کی ہے۔ میرے بھائی حافظ فرحت صاحب کے ساتھ جو ہوا مفاہمت کا ثبوت آپ کے سامنے ہے، میرے قائد عمران خان پابندِ سلاسل ہے اور میری ماں بشریٰ بی بی پابندِ سلاسل ہے۔ کیا یہ مفاہمت ہے، کیا یہ جمہوریت ہے جو یہاں ہو رہی ہے؟ خدارا! ہوش کے ناخن لیں اور اس ملک کو آگے چلنے دیں۔

اے انقلابِ وقت تیری عظمتوں کی خیر
چوروں کو احترام کے قابل بنا دیا

میں یہاں تنقید برائے تنقید نہیں کروں گا۔ یہاں وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں میں تنقید برائے تنقید کا قائل نہیں ہوں بلکہ میں تنقید برائے اصلاح کا قائل ہوں۔ میں آپ کو یہاں تجویز دوں گا۔ آپ نے ہیلتھ پروگرام پر 40۔ارب روپے رکھ دیا لیکن آپ کو ہمارا صحت کارڈ یاد نہ آیا۔ عمران خان صاحب نے غریب کی جیب میں 10 لاکھ روپے ڈالا وہ ایک انقلابی کام تھا لیکن آپ نے اس کتاب میں اس کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ میں اپنے 105 ایم پی ایز کے ساتھ مطالبہ کروں گا کہ آنے والے بجٹ میں آپ اس ہیلتھ کارڈ کے لئے ضرور پیسے رکھیں۔

جناب سپیکر! رمضان کا مہینہ ہے میں ایک نہایت اہم نکتے پر آپ کی توجہ دلاؤں گا۔ آپ نے رمضان پیکج بنایا اور 64 لاکھ 80 ہزار خاندانوں کے لئے 30۔ارب روپے رکھے۔ کیا آپ نے کرپشن کا نیا بازار کھول دیا؟ آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں آپ فوڈ اتھارٹی کے عملے کو میرے ساتھ لے کر چلیں اُس تھیلے میں ناقص آٹا، دال، چاول ڈالے جا رہے ہیں۔ انسان تو انسان وہ جانور بھی نہیں کھا سکتے۔ خدا کا خوف کریں، اس آٹے، دال، چاول کے پیکج سے نکلیں۔ وزیر خزانہ صاحب! میں آپ کو تجویز دیتا ہوں کہ اگر آپ پنجاب کی عوام سے مخلص ہیں تو آپ یہ 30۔ارب روپیہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk.

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب سپیکر! اگر یہ 30۔ارب روپیہ سولر پینل کو دے دیتے تو پنجاب میں انقلاب آ جاتا۔ میرے پاس پورا پلان موجود ہے 30۔ارب روپے سے تین اور چار مرلے

کے 30 لاکھ گھر سولر پینل پر چل جاتے۔ آپ یہ کام نہیں کریں گے کیونکہ پنجاب کے لوگوں نے ووٹ عمران خان کو دیئے ہیں اور تحریک انصاف کو دیئے ہیں۔ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔ پنجاب کی ترقی کے لئے آپ ایک قدم آگے بڑھائیں اور عوام کو مہنگائی کے عذاب سے نجات دلائیں۔ اگر آپ ایک قدم بڑھیں گے تو ہم اپوزیشن آپ کے ساتھ 100 قدم بڑھیں گے۔ ہمارے پاس ہیرے موجود ہیں، وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ میں یہاں آپ کو اخوت فاؤنڈیشن اور Read Foundation کی مثال دوں گا کہ وہ کس طریقے سے لوگوں کو غربت کی دلدل سے نکال رہے ہیں اور کس طریقے سے وہ علم کی شمع جلائے ہوئے ہیں۔ اگر آپ یہ 30۔ ارب روپیہ سولر پینل میں دے دیتے تو انقلاب آجاتا، آپ کو پتا لگ جاتا کہ لوگ کس طریقے سے بجلی اور گیس کے بلز دے رہے ہیں، اگر آپ یہ کام کریں گے تو تاریخ میں آپ کا نام رقم ہو جائے گا اور آپ کا نام سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ وہ جو مافیا ہیں، وہ جو پاور ہاؤس والے، وہ جو rental house والے ہیں اور ایل این جی ٹرمینل والے جن کے کوڑے ہم ہر مہینے اپنی کمروں پر سہہ رہے ہیں خدا کا خوف کریں اور آٹے، دال اور چینی کے چکر سے نکلیں اور عوام کو اس بجلی اور گیس کے بلوں سے نجات دلائیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم نقطہ کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا۔ آپ نے کہا کہ پنجاب میں مساوی تقسیم ہوئی تو وزیر خزانہ صاحب کیا مساوی تقسیم ہوئی ہے؟ ہر چیز لاہور میں، IT University لاہور میں، کارڈیالوجی لاہور میں، اور تو اور آپ 30۔ ارب روپے سے یہاں ایک نواز شریف کینسر ہسپتال بنا رہے ہیں اور وہ صرف اس لئے بنا رہے ہیں کہ عمران خان کا شوکت خانم کینسر ہسپتال آپ کو پسند نہیں ہے آپ اس کو let down کرنے کے لئے یہ 30۔ ارب روپے جھونک رہے ہیں۔ اگر آپ نے نواز شریف کا نام بنانا ہی ہے تو ایک کینسر ہسپتال لیہ میں دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please order in the House.

جناب محمد عدنان ڈوگر: آپ یہ کینسر ہسپتال لیہ میں دیں، راجن پور میں دیں، وہاڑی میں دیں۔ کیا نواز شریف کا نام لکھنے سے جنت ملے گی آپ ہوش کے ناخن لیں۔ میرا تعلق ملتان سے ہے اور وہاں پر آپ کو ڈیرہ غازیخان کا کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ نظر نہ آیا، آپ کو ملتان کا کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ اور

میرا نشتر ہسپتال نظر نہ آیا، آپ کا تعلق بہاولپور سے ہے آپ جائیں اور visit کریں کہ ایک بیڈ پر تین تین افراد پڑے ہیں اور ایک ایک ہسپتال ڈیڑھ ڈیڑھ ارب روپے کی ادویات کا مقروض ہے۔ وزیر خزانہ صاحب کی توجہ ادھر دلائیں۔ میرا حلقہ سیوریج اور waste management کا شکار ہے میرے حلقہ سیوریج کے ناقص نظام کی وجہ سے پانی میں ڈوبا ہوا ہے وہاں پر sewermen کی کمی ہے، مشینری کی کمی ہے اور انتظامیہ کی کمی ہے اس پر توجہ دلائی جائے۔

جناب سپیکر! سب سے اہم نقطہ سول سیکرٹریٹ کا ہے اور میرے قائد عمران خان نے تاریخی کام کیا اور جنوبی پنجاب سول سیکرٹریٹ قائم کیا، افسران بیٹھے ہیں TA, DA لے رہے ہیں، AC چل رہے ہیں حکومت کے اربوں روپے لگ رہے ہیں لیکن کیا ہے کہ وہ سب بے اختیار ہیں اور ان کے پاس اختیار نہیں ہے۔ خدا کا نام لیں اور اس چیز سے نکلیں کہ یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔ ماضی میں بھی یہی ہوتا رہا کہ ایک حکومت کوئی اچھا کام کرتی تھی تو دوسری حکومت آکر اس کو اُڑا دیتی تھی۔ آپ کا تعلق جنوبی پنجاب سے خدارا جنوبی پنجاب کو اس کے فنڈز دیں اور NFC Award کا حصہ جنوبی پنجاب کی عوام کو دیا جائے۔ وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف دلائیں۔ وہ اربوں اور کھربوں روپے جو سول سیکرٹریٹ پر لگایا ہے اس کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ میری اور آپ کی عوام، جنوبی پنجاب کی عوام ان کا اپنا سول سیکرٹریٹ ہے ان کے مسائل ان کی دہلیز پر حل ہونے چاہئیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ ہیں۔

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب سپیکر! آپ جنوبی پنجاب کی عوام پر ترس کھائیں، آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ میں آپ کو ایک ایک پوائنٹ دوں گا۔ میں نے سولر پینل پر پوری study کی ہے پنجاب کے عوام کی خاطر اُس کو غربت کی دلدل سے نکالنے اور مہنگائی اور بجلی کے بلوں سے نجات دلانے کے لئے میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ میں ایک شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ:

"ہم تو مٹ جائیں گے اے ارض وطن لیکن تم کو زندہ رہنا ہے قیامت کی سحر ہونے تک"

شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب !بہت شکریہ۔اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، محترمہ فرزانہ عباس!

محترمہ فرزانہ عباس: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ایوان میں میرے اِس طرف بیٹھے ہوئے اور میرے اُس طرف بیٹھے ہوئے تمام حاضرین کو السلام علیکم۔

جناب سپیکر !بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ میں ساہیوال سے پہلی بار اس اسمبلی کا حصہ بنی، میں اپنے اہلیان ساہیوال کی مشکور ہوں اور خاص طور اپنی قیادت میاں محمد نواز شریف اور میری وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کی بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک ورکر کو عزت بخشی۔ اگر میں ساہیوال کا نام لوں اور ملک ندیم کامران کا نام نہ لوں جو فخر ساہیوال ہیں تو یہ ناانصافی ہو گی۔ میں اس دن سے اس معزز ایوان میں اپنی بہنوں اور بھائیوں کی باتیں سن رہی ہوں تو بہت سارے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ضلع میں یہ نہیں ہے اور ہمارے علاقے میں یہ نہیں ہے اور وہ نہیں ہے تو شکر الحمدللہ میرے ساہیوال میں ہر وہ چیز، ہر وہ اچھا پوائنٹ اور ہر وہ اچھا کام موجود ہے جو ہمارے علاقے کی ترقی اور عوام کی فلاح کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ میں یہاں پر اپنی قائد کی بات سے آغاز کروں گی کہ:

تو محنت کر تہ محنت دا صلہ جانے خدا جانے
تو دیوا بال کے رکھ چا، ہَوا جانے خدا جانے
اے پوری تھیوے نہ تھیوے مگر بیکار نیں ویندی
دعا منگی رکھ، دعا جانے، خدا جانے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر !میں اپنے بھائی وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ میں اس ہاؤس میں بیٹھی ہوئی اپنی تمام بہنوں سے اور جو اُس طرف بیٹھے میرے بھائی ہیں تو میری ان سے گزارش ہو گی کہ چونکہ ہم لوگ اپنے گھروں سے پنجاب اسمبلی میں آئے ہیں اور ہم پر عوام نے اعتماد کیا ہے۔ ہم یہاں پر سارا دن مقابلہ بازی کا سوچ

کر آتے ہیں۔ رمضان شریف کا مہینہ ہے ہم new comer لوگ یہاں سیکھنے آئے تھے کہ یہاں پر ہم نے اپنی عوام کے مسائل حل کرنے ہیں اور علاقے کے مسائل حل کرنے ہیں لیکن جس دن سے میں آئی ہوں تو یہاں پر صرف عمران خان کی تصویر کو آگے کیا جاتا ہے، اس کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ سراسر جھوٹ ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk.

محترمہ فرزانہ عباس: میرے بھائی جو میرے آگے سے بول رہے ہیں تو میں ان کی گزارش میں صرف یہ بات کروں گی کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "مومنوں خیر اور نیکی کے کام میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا کرو" آپ کیسے مسلمان ہیں کہ اگر محترمہ مریم نواز شریف نیکی اور خیر کا کام کر رہی ہیں تو آپ کو سوائے shouting کے اور کچھ بھی نہیں آتا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ لوگ اپنے دلوں کو وسیع کریں اور اپنے اندر اتنا حوصلہ پیدا کریں، اور سلام ہے میری اس قائد کو جو اس دن یہاں تشریف فرما تھیں، میں اپنے قائد کی بیٹی کو سلوٹ پیش کرتی ہوں کہ آپ کی اتنی بدتمیزی کے باوجود وہ بڑے برداشت اور حوصلہ سے ساری باتیں سن کر گئیں ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری صرف دو ہی requests ہیں کہ جتنے ہی پنجاب میں سینٹری ورکرز ہیں کہ پنجاب حکومت ان کو regularize کرنے میں کوئی initiative لے۔ دوسری بات ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب کی جتنی بھی کچی آبادیاں تھیں ان کو کنفرم کرنے میں اور ان لوگوں کو مالکان حقوق دینے میں بہت پہلے یہ کام کیا تھا مگر اُن گھڑی چوروں کی حکومت آئی تو تمام ترقی اور عوام کی خوشحالی کے projects رک گئے۔ میری یہ گزارش ہے کہ PASUP کا 20۔ ارب روپے کا پروگرام تھا یہ گھڑی چور وہ 20۔ ارب روپے کھا گئے اور انہوں نے اس کا ایک ٹکا بھی عوام کی ترقی پر نہیں لگنے دیا۔ میں ساہیوال کے شیروں کو سلام پیش کرتی ہوں کیونکہ ساہیوال وہ شہر ہے جس کو میاں صاحب اپنا بھائی وال کہتے ہیں کہ یہ میرا دوسرا گھر ہے۔ میں ملک ندیم کامران صاحب اور میری جتنی بھی PML(N) کی وہاں کی قیادت ہے، پیرزادہ عمران احمد شاہ صاحب اس کے علاوہ محمد ارشد ملک میرے بھائی ہیں ان سب نے ساہیوال جو شیروں کا شہر ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔جی، محترم جناب میجر اقبال خٹک!

جناب محمد اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد وایاک نستعین O جناب سپیکر! شکریہ۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! پہلے یہ معزز ممبران بات کر لیں پھر میں بات کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میجر صاحب! آپ please اپنی بات جاری رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی. No cross talk.

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر!

مٹی کی محبت میں ہم آشفتہ سروں نے
وہ قرض اُتارے ہیں کہ واجب بھی نہیں تھے

جناب سپیکر! یہ اس سائڈ پر جو بیٹھے ہوئے لوگ ہیں یہ 9۔مئی سے لے کر 8۔فروری تک آگ کے دریا کے ساتھ کھیلتے ہوئے یہاں پر پہنچے ہیں ان میں سے کوئی بھی Form 47 والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جو صُعُوبَتیں ہم نے کاٹی ہیں وہ شاید ان کے نصیب میں نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی قسمت میں ہوں گی۔ میں جس علاقے سے select ہوا ہوں یا elect ہوا ہوں وہ بلوچستان سے بھی زیادہ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی. no cross talk. معزز ممبران! میجر صاحب کی بات خاموشی سے سنیں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میری مائیں، میری بہنیں مجھ سے سوال کرتی ہیں کہ آپ وہاں ایوان میں پہنچ گئے ہو کیا ہمارے زخموں پر پٹی کرو گے؟ وہ مجھے پوچھتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی. please no cross talk. آپ بات کرنے دیں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ اگر ان کی من پسند ڈبل روٹی ہیلی کاپٹر پر آئے ہمیں کوئی فکر نہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہے کہ اگر وہ ہیلی کاپٹر سے اُتریں اور red carpet پر چل کر اپنی گاڑی میں بیٹھیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کم از کم دو وقت کی روٹی دی جائے، ہمیں پینے کا پانی دیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے علاقے میں آج بھی ایسے علاقے موجود ہیں جس میں انسان اور جانور اکٹھے پانی پیتے ہیں ہم اسی پنجاب کا حصہ ہیں۔ میں اپنے معزز وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ 23 ہزار روپے میں مجھے وہ بجٹ بتائیں کہ کیسے ایک شخص جس کے تین بچے اور وہ دو میاں بیوی ہوں اُن کا تقریباً 3 کلو آٹا daily کا استعمال ہوتا ہے یہ تقریباً 100 کلو بنے گا جو کہ 50 ہزار روپے cost کرے گا بقایا 8 ہزار روپے رہ گئے تو مجھے وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن بتا سکیں کہ وہ کیسے گزارہ کریں، اپنے بچوں کو کیسے پڑھائیں، اپنی ہیلتھ کا خیال کیسے رکھیں اور اُن کے جو باقی لوازمات ہیں وہ اُن کو کیسے پورا کریں؟

جناب سپیکر! جو اس سے زیادہ important چیز ہے وہ یہ ہے کہ پچھلے دنوں 44 مختلف institution کا ایک سروے ہوا اُس سروے میں جو بات سامنے آئی کہ 48 percent جو ہمارے بچے ہیں، جو ان کے بھی ہیں، میرے بھی ہیں، ہم سب کے ہیں وہ مختلف قسم کی drugs کی لت میں پڑ چکے ہیں۔ کیا یہ جو پولیس کو بجٹ ملا ہے یا مختلف اداروں کو وہ اس کے حوالے سے جواب دینا پسند کریں گے کہ انہوں نے کیا اقدامات لئے ہیں یہ drugs کہاں سے آ رہی ہیں اس میں غریب کے بچے کم ہیں جو زیادہ مالدار لوگ ہیں اُن ہی کے بچے اس میں پھنسے ہوئے ہیں اس ضمن میں ضرور کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اس میں سے سات mines نکل رہی ہیں جس میں gas, oil, salt, coal اور silica ہے لیکن اُس کا ایک پیسا بھی میرے علاقے میں خرچ نہیں ہو رہا ہے اُس کی جتنی royalty ہے وہ ساری کی ساری ادھر آ جاتی ہے اور یہیں پر تقسیم ہو جاتی ہے اس کا حساب میں کس سے مانگوں۔

جناب سپیکر! میرے علاقے میں ایک ڈیم بنا جس کے اوپر تقریباً کوئی 5۔ارب روپے خرچ ہوئے لیکن آج بھی اُس سے صاف پانی لوگوں کو نہیں مل رہا ہے اُس کے لئے کیا کوئی بجٹ مختص کیا جائے گا تاکہ لوگوں کو at least وہاں پر صاف پانی تو مل سکے۔1876 سے لے کر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! آپ please wind up کریں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! I still have two minutes, I think.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کر لیں بات۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! 1876 سے لے کر تقریباً 2016 تک Frontier Corps KPK میں ہمارا جو خٹک علاقہ ہے اُس کی اپنی سیٹیں تھیں 2016 میں یہ سیٹیں ختم ہوئیں۔ میں کس سے پوچھوں کہ یہ سیٹیں کیوں ختم ہوئیں اور اگر یہ ختم ہوتی ہیں اُس علاقے کے لئے تو KPK کے لوگ یہاں پر 24 percent seats کے ساتھ Rangers میں بھرتی ہو رہے ہیں یہ تو اُس قوم کے ساتھ سراسر زیادتی ہے جو 1876 سے لے کر 2016 تک یہ seats رہی اور اُس کے بعد یہ ختم ہوئیں۔

جناب سپیکر! جو میرے علاقے میں 47 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک RHC ہے اُس کے اندر ایک بھی ڈاکٹر موجود نہیں ہے ہمارے ایسے بھی علاقے ہیں جہاں پر اگر ہماری مائیں بہنیں بیمار ہو جائیں یا کوئی بیمار ہو جائے تو اُس کو چارپائی پر اُتارتے ہوئے بھی دو گھنٹے لگیں گے۔ ہم اُس پنجاب میں رہ رہے ہیں۔ کس کو یہ سوال کریں کہ وہاں پر roads بنائیں جو پچھلی گورنمنٹ میں roads شروع ہوئے تھے اُس کے لئے ایک ٹکا بھی نہیں مل رہا ہے کیا اس بجٹ میں ایک روپیہ بھی اُس کے لئے allocate ہوا ہے ہم کس کو پوچھیں ؟ میرے علاقے میں تقریباً 30 کلومیٹر کے radius میں آپ کو گرلز سکول نہیں ملے گا ہم کہاں سے اور کس جگہ سے اپنی بچیوں کو پڑھائیں میرے علاقے میں ایک سکول میں دو کمرے ہیں جس میں پانچ کلاسز پڑھتی ہیں ایک ٹیچر ہے وہ کیسے تین کلاسز کو ایک جگہ پڑھائے اور دو کلاسز کو ایک جگہ پڑھائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ ہیں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی وساطت سے request کروں گا کہ please اس کو دیکھا جائے۔اب آخری 20 سیکنڈ لوں گا۔

جناب سپیکر! جس بھی علاقے سے کوئی mineral نکلتی ہے specially gas تو اُس کے 5 کلومیٹر علاقے میں وہ گیس سپلائی دی جاتی ہے میرے علاقے میں دو wells ہیں جہاں سے گیس نکل کر پنجاب میں آرہی ہے لیکن اُس علاقے میں ایک بھی connection موجود نہیں ہے یہ کون سا constitution ہے، یہ کون سا ملک ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! بہت شکریہ۔ آپ کے points آگئے ہیں۔ جی، محترمہ صومیہ عطا!

محترمہ صومیہ عطا: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں اللہ قادر مطلق کا شکر ادا کرتی ہوں کہ آج اس مقدس ایوان میں مجھے بات کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس کے بعد میں غزہ پر ہونے والے اسرائیلی حملوں کی شدید مذمت کرتی ہوں اس وقت غزہ کے تمام مسلمانوں کی نگاہیں عالم اسلام بشمول پاکستان پر لگی ہیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ:

جڑ اکھڑنے سے جھکاؤ ہے مری شاخوں میں
دور سے لوگ ثمر بار سمجھتے ہیں مجھے
لاش کی طرح سرِ آب ہوں میں اور شاید
ڈوبنے والے مددگار سمجھتے ہیں مجھے

جناب سپیکر! کیا ہم حکومتی سطح پر غزہ کے مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں کر سکتے؟ اس کے بعد میں بجٹ کی طرف آتی ہوں ہماری وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز اور ہمارے وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے بہت ہی کم عرصہ میں انتہائی جامع اور مفصل بجٹ پیش کیا ہے میں اُس پر ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں اپنی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کی کہ انہوں نے پیر محل سے لے کر لیہ تک روڈ کو بجٹ کا حصہ بنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ضلع لیہ کے rural areas میں سیلاب کی وجہ سے آئے روز roads کا انفراسٹرکچر تباہ ہو جاتا ہے تو دیہی علاقوں کے لوگوں کی منڈیوں تک رسائی مشکل ہو جاتی ہے لہذا ااانفراسٹرکچر اور roads development کی از سر نو ضرورت ہے۔ لیہ کے دیہی علاقوں میں جتنے بھی BHUs ہیں ان کو RHCs میں convert کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ضلع لیہ میں تحصیل لیول پر جتنے بھی THQs لیول کے ہسپتال ہیں ان سب میں ٹراما سنٹر اور ایمرجنسی کی بے تحاشا ضرورت ہے۔ ٹراما سنٹرز موجود ہیں لیکن مکمل طور پر فعال نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! کینسر کے بڑھتے ہوئے مریضوں کی تعداد کی وجہ سے ہمیں ضلع لیہ میں DHQ لیول پر انکالوجسٹ اور کینسر کیئر وارڈ کی اشد ضرورت ہے۔ جیسا کہ ڈیرہ غازی خان میں سیف سٹی پراجیکٹ دیا جارہا ہے اسی طرح کا سیف سٹی پراجیکٹ ہمارے ضلع لیہ میں بھی لگانے کی ضرورت ہے کیونکہ جرائم کی روک تھام کے لئے یہ پراجیکٹ انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! 2010 کے سیلاب کے بعد لیہ کا پانی آلودہ ہو چکا ہے لہذا جگہ جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کی اشد ضرورت ہے۔ دریائی کٹاؤ کی وجہ سے انتہائی قیمتی زرعی اراضی زمین بُرد اور دریا بُرد ہو رہی ہے اور اس کو کٹاؤ سے بچانے کے لئے بے حد ضروری ہے کہ سپر بند باندھے جائیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ "ستھرا پنجاب پروگرام" میں سیوریج سسٹم کے حوالے سے ہماری لیڈر صاحبہ نے احکامات جاری کئے ہیں اسی طرح ہمارے دیہی علاقوں میں بھی سیوریج سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے مکمل طور پر بجٹ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! عمران خان کی ناقص پالیسیوں کے ثمرات ہم آج تک بُھگت رہے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان معاشی پالیسیوں کے نقصانات کی وجہ سے آج پانچ چھ سال گزرنے کے بعد بھی ہم اسی مقام پر کھڑے ہیں۔ ہمارے قائد نواز شریف صاحب کے دور میں ہمارا جی ڈی پی 5.5 فیصد پر grow کرتا ہوا میرا ملک پاکستان جو ایشیئن ٹائیگر بننے جارہا تھا لیکن اب عمران خان کی ناقص معاشی پالیسیوں نے اس ملک کو منفی اعشاریوں میں دھکیل دیا ہے۔ آج میرے بھائی جو اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہیں یہ ان کی حمایت کرتے ہیں جنہوں نے کارکردگی کے نام پر کچھ بھی نہیں کیا وہ صرف اور صرف باتیں کرنا جانتے ہیں تو محض باتیں کرنے سے عوام کا پیٹ نہیں بھرتا، محض دعوے کرنے سے عوام کا پیٹ نہیں بھرتا۔ یہ جو پچھلے چار ساڑھے چار سال عمران خان صاحب کو حکومت کرنے کا موقع ملا تھا تو آج یہ عوام آپ سے سوال کرتی ہے کہ آپ اس وقت پاکستان کی ترقی اور معاشی ترقی کے جو وعدے

کر کے آئے تھے وہ آپ نے پورے کیوں نہیں کئے؟ اگر یہ اُس وقت ملک کی ترقی کے لئے کام کرتے تو اِس وقت پاکستان کی معاشی صورتحال اس طرح سے ناقص نہ ہوتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اپنی speech wind up کریں۔ آپ کے پاس صرف 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

محترمہ صومیہ عطا: جناب سپیکر! اس وقت ہمیں چاہئے کہ ہم مل کر اپنے ملک پاکستان، پنجاب کی ترقی اور پھلتے پھولتے پاکستان کے لئے اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! اب جناب ملک ممتاز اپنی بات کریں۔

جناب ممتاز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد وایاک نستعین O جناب سپیکر! میرا حلقہ میانوالی کا ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ ہمارا ڈسٹرکٹ ایک پسماندہ علاقہ میں شامل ہے۔ میرے حلقہ میں ایک یونین کونسل کچا گجرات کے نام سے ہے وہاں تقریباً طول و عرض 30 کلومیٹر تک کوئی ہسپتال آج کے دن تک نہیں ہے۔ میرے حلقہ کی تمام یونین کونسلز میں سب سے بڑی یونین کونسل کچا گجرات ہے۔ پچھلے دو سال سے وہاں ایک BHU ہسپتال بنایا گیا، BHU سنٹر کو بنے ہوئے تقریباً دو سال ہو گئے ہیں اس کو کسی نے functional نہیں کیا، وہاں کی آبادی میں سے اگر کسی مریض کو لانا پڑے تو وہ چشمہ بیراج سے گزر کر کندیاں یا پپلاں آتے ہیں، وہاں 30 کلومیٹر کے area میں اکلوتا ہسپتال بنا ہے جس کو ابھی تک کسی نے functional نہیں کیا تو براہ مہربانی اس کو functional کیا جائے۔ اسی یونین کونسل کچا گجرات جیسے ہی گرمی کا موسم شروع ہوتا ہے تو بارشوں کی وجہ سے دریائے سندھ میں سیلاب آجاتا ہے، پچھلے سال کچا گجرات کی تقریباً چار کلومیٹر تک کی آبادی پانی اپنے ساتھ بہا کر لے گیا تھا۔ پچھلے دور میں بکھڑا کے علاقہ میں دریا پر بند باندھ دیا گیا لیکن اس کے آگے تقریباً 4 کلومیٹر تک کی آبادی دریا بُرد ہو گئی۔ اگر اس حوالے سے ابھی سے کوئی سدباب نہ کیا گیا تو کچے کے علاقے کی مزید آبادی بھی دریا بُرد ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر نولی یونین کونسل میں ایک ہسپتال ہے اس کو RHC سے BHU کا درجہ دیا گیا تھا لیکن اس پر کام جیسے ہی نگراں حکومت آئی کام روک دیا گیا۔ اسی طرح کندیاں بہت بڑا شہر ہے، میانوالی

کے بعد دوسرا بڑا شہر کندیاں ہے وہاں ابھی تک BHU ہسپتال ہے، اس کو بھی THQ کا درجہ دیا گیا تھا لیکن اس پر کوئی further کام نہیں کیا گیا اور اس کو functional بھی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! ADP کی تمام سکیموں کو نگراں حکومت کے آتے ہی pend کر دیا گیا تھا تو میری استدعا ہے کہ پیپلاں تحصیل کی جتنی بھی سڑکیں خصوصاً پیپلاں سے الو آلی شیر شاہ سوری روڈ جو کہ سی پیک کے ساتھ ملتی ہے اس پر کام دوبارہ سے شروع کروایا جائے۔ اس کے ساتھ حکومت پنجاب کا راشن تقسیم کرنے کا بہت اچھا اقدام ہے، راشن کے اس تھیلے پر نواز شریف کی تصویر تو چسپاں کر دی گئی ہے لیکن اس رمضان کے مہینے میں کسی غریب کو وہ تھیلہ نہیں مل رہا، ہم جو آئے دن پٹواری پٹواری بولا کرتے تھے تو پٹواری ہی ان کے ذہن پر نام چڑھ گیا ہے اور انہوں نے سارے تھیلے پٹواریوں کے ہی حوالے کر دیئے ہیں۔ پٹواری پہلے اس تھیلے کے ساتھ ایک دروازے پر جا کر تصویر بنواتا ہے پھر اسی تھیلے کے ساتھ کسی دوسرے اور پھر تیسرے دروازے پر جا کر تصویر بناتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔ آپ کے پاس صرف 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب ممتاز احمد: جناب سپیکر! سی سی ٹی وی کیمروں میں وہ تصویریں بھی آچکی ہیں تو میری استدعا ہے کہ براہ مہربانی اگر وہ تھیلے دینے ہی ہیں تو غریبوں کو دیئے جائیں لیکن وہ تھیلے صرف اور صرف مسلم لیگ (ن) کے ووٹروں کو دیئے جا رہے ہیں۔ کسی پی ٹی آئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک صاحب! جی، اب جناب ارشد ملک اپنی بات کریں۔

جناب ممتاز احمد: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ مزید بات کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کا وقت مکمل ہو چکا ہے اور آپ کا پوائنٹ بھی آگیا ہے۔

جناب ممتاز احمد: جناب سپیکر! صرف ایک بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! چلیں، آپ کے پاس صرف 20 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب ممتاز احمد: جناب سپیکر! ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ تھیلے غریب تک پہنچیں۔ یہ کہتے ہیں کہ لوگ عمران خان سے محبت کیوں کرتے ہیں۔ لوگ عمران خان سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ عمران خان نے لوگوں کو دس دس لاکھ روپے کے صحت کارڈ دیئے اور ان کارڈز پر نہ تصویر لگائی نہ ہی ان کی تشہیر کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ، آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ جی، جناب ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا ٹائم 3.30 بجے تک کا تھا اب دس منٹ ٹائم بڑھایا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اللہ رب العزت اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کا کروڑوں بار شکر گزار ہوں۔ مجھے ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہو کر اس ہاؤس میں تیسری بار آنے کا موقع ملا ہے۔ اس کا تمام تر سہرا میرے والدین کے سر ہے، میرے حلقے کی عوام اور اہالیان ساہیوال کا مجھ پر احسان ہے کہ انہوں نے مجھے اس ہاؤس کا ممبر منتخب کیا۔ میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو چیلنج کرتا ہوں جو فارم 47/47 کرتے رہتے ہیں، میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے فارم 45 والا ہوں اور ہزاروں ووٹوں کی لیڈ سے جیتا ہوں۔ میرا یہ دعوٰی ہے کہ پنجاب میں جتنے لوگ جیت کر آئے ہیں ہم سب فارم 45 والے ہیں لیکن میرے خیال میں آپ کو وہم ہو گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please, no cross talk. جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: آپ لوگ جہاں پر اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ پڑھتے ہیں میں آپ کے لئے دعا گو ہوں کہ آپ اِھدِنَا الصِّرَاطَ الْمُستَقِیمَ کی طرف آ جائیں۔ آپ عقل سے نابینا اور بہرے لوگ ہیں، آپ نام تو عمران خان کا لیتے ہیں لیکن جس جماعت سے آپ کا تعلق ہے آپ کو اس کے

لیڈر کے نام کا ہی نہیں پتا۔ آپ کا تعلق سنی اتحاد سے ہے تو میں آپ کی اس حالت پر صرف اور صرف ترس ہی کھا سکتا ہوں کہ آپ کو تو اپنے لیڈر کا ہی نہیں پتا تو ہم آپ سے کیا بات کریں گے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ہم اس ایوان میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کی ولولہ انگیز قیادت کی وجہ سے ہیں۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے محترمہ مریم نواز شریف کی شکل میں ہمیں وزیر اعلیٰ پنجاب دیا۔ محترمہ مریم نواز شریف کے جو تاریخی کارنامے ہیں جو انہوں نے بہت کم مدت میں بے پناہ اچھے کام کئے ہیں ان میں نگہبان رمضان ایک تاریخی پیکیج ہے اور تھوڑے ٹائم میں عوام کی دہلیز تک پہنچایا گیا۔ میں اپوزیشن کے لوگوں کے لئے یہی کہوں گا کہ:

جہاں پہنچ کے قدم ڈگمگائے تھے آپ کے
اسی مقام سے اب اپنا راستہ ہو گا

جناب سپیکر! اب میں بجٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی معاشرے، قوم اور نسل میں تعلیم ایک بنیادی عنصر ہے اور ہمیشہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہی ترقی کرتے ہیں۔ ان بے عقل اور تعلیم سے بے بہرہ لوگوں نے اپنے چار سالہ دور حکومت میں میرے علاقے کے سکول بند کر دیئے کہ حکومت ان کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتی اور میرے پاس وہ ثبوت موجود ہیں۔ یہ کس حکومت کی بات کرتے ہیں، انہیں تو جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا کہ کس طریقے سے انہوں نے جھوٹ بولنا ہے۔ یہ اونچا تو بولتے ہیں لیکن جھوٹ بولتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو بات شروع ہوئی ہے۔ ہم نے انہیں کتنے حوصلے اور برداشت سے سنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں آپ کے پاس آخری ایک منٹ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم ان کی بات سنتے ہیں تو ہمیں بھی اپنی بات کرنے کا موقع دے دیں۔ یہ بار بار انصاف کارڈ کا نام لیتے ہیں وہ تو ایک فراڈ کارڈ تھا، میری وزیر اعلیٰ نے ہسپتالوں میں اب مفت ادویات شروع کی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please.جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ میرا وقت short کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں آپ کے توسط سے ساہیوال کے مسائل کی طرف آتا ہوں کہ دانش سکول حکومت کا ایک بہت اچھا اقدام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور کمیر ایک بہت بڑا علاقہ ہے جہاں پر deserving بچے ہیں جن کی پڑھائی کے لئے دانش سکول کی اشد ضرورت ہے لہٰذا وہاں دانش سکول بنایا جائے۔ ساہیوال میں DHQ ٹیچنگ ہسپتال ہے لیکن ٹراما سنٹر اور کارڈیالوجی سنٹر کی کمی ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو ملتان اور لاہور بھیجا جاتا ہے لیکن لوگوں کے لئے یہ سفر ممکن نہیں ہے۔ ساہیوال کی وہ عوام ہے جسے میاں محمد نواز شریف نے اپنا بھائی وال قرار دیا ہے اور ساہیوال میاں نواز شریف صاحب کا دوسرا گھر ہے۔ لہٰذا میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ ساہیوال میں PIC ہسپتال قائم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کے پاس آخری بیس سیکنڈ ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پلیز صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! غلہ منڈی میں ایک منی ہسپتال ہے جو میرے حلقے میں ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس ہسپتال کو تحصیل کی سطح کا ہسپتال بنا کر اسے چوبیس گھنٹے کے لئے عوام کے لئے کھولا جائے۔ زراعت ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے ساہیوال میں آلو کی فصل ہے، گندم کی فصل ہے اور جتنی بھی فصلات ہیں ان کے لئے ایک پالیسی بنائی جائے تاکہ زمیندار کو سستا بیج، سستی بجلی اور سستی کھاد دی جائیں۔ میں جناب کے حکم سے اپنی بات short کر رہا ہوں لیکن پلیز دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ایک منٹ اوپر ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں انڈسٹریل زون کی ضرورت ہے۔ ساہیوال میں بزنس کا بہت بڑا hub ہے لہٰذا وہاں انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ

وہاں کے بزنس مینوں کو بزنس کرنے کا موقع ملے۔ آبپاشی کا نظام انتہائی خستہ ہے انہوں نے اپنے چار سالہ دور حکومت میں نہری نظام کا ستیاناس کر دیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ارشد صاحب! بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔جی محترم اطہر مقبول!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اطہر صاحب کو بات کرنے دیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ایک منٹ دے دیں بہت ضروری بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! میں بجٹ تقاریر میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں دے سکتا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جو تعلیم کے ٹھیکیدار بن رہے ہیں، ان کی وجہ سے آج ایچی سن کالج کے پرنسپل نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اطہر مقبول صاحب! آپ اپنی بات جاری کریں۔ اعجاز شفیع صاحب! آپ تشریف رکھیں۔جی، اطہر صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا مائیک on کروادیں اور صرف ایک منٹ میری بات سن لیں میں ایک بہت ہی اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایاک نعبد وایاک نستعینo

جناب سپیکر! میں آج ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔ ابھی میرا ایک دوست کہہ رہا تھا کہ ہم نے پنجاب کو تعلیم یافتہ پنجاب بنا دیا ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ نے دانش سکول بنا دیا ہے۔ آج ایچی سن کالج کے پرنسپل نے resign کر دیا ہے۔ پتا ہے کس وجہ سے انہوں نے resign کیا ہے؟ جس وجہ سے انہوں نے resign کیا ہے ہمارے سر شرم سے جھک رہے ہیں۔ ایک لیٹر لکھا گیا ہے کہ fee waive for Esa Ahad Cheema and Mustafa Ahad Cheema یہ وہ چیمہ ہے جو تین سال NAB میں رہا، چور، ڈکیٹ، ڈاکو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! میں نے سن لیا ہے۔جی، اطہر مقبول صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آج ہمارا صوبہ کس طرف جارہا ہے؟ جب یہ message باہر کی دنیا میں جائے گا تو پوری دنیا دیکھے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اطہر مقبول صاحب! آپ بجٹ پر بات شروع کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: تو کیا ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے کہ ایک بیوروکریٹ جو چور، لٹیرا، ڈاکو تھا وہ درخواست دے رہا ہے کہ میرے بچوں کی فیسیں waive کی جائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اطہر مقبول صاحب! آپ جتنی دیر انتظار کریں گے تو آپ کا ہی ٹائم waste ہو گا please carry on

چودھری محمد اعجاز شفیع: اس واقعہ پر پرنسپل ایچی سن کالج نے احتجاجاً resign کر دیا ہے۔ یہ ہمارا نظام تعلیم ہے۔ اس نظام تعلیم کو لے کر آگے چلیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اطہر مقبول صاحب! آپ اپنی تقریر شروع کریں۔

جناب محمد اطہر مقبول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد و ایاک نستعین o جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میرا ضلع پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع ہے۔ میرا تعلق کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ سے ہے۔ افسوس ناک عمل یہ ہے کہ یہ تحصیل صوبہ پنجاب کی پسماندہ ترین تحصیل ہے۔ میرے حلقے میں لوہانچ نشیب اور تھل کا علاقہ آتا ہے۔ یہ وہ بدنصیب ضلع ہے کہ جہاں پر دریائے سندھ ختم ہوتا ہے لیکن یہاں پر سپر بند نہیں ہے جس کی وجہ سے ہر سال کسانوں کا اربوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے دریا کے زمینی کٹاؤ کی وجہ سے سینکڑوں کسانوں کی قیمتی اراضی دریا بُرد ہو چکی ہے۔ میں حکومت پنجاب کے نمائندوں کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ خدارا! اس بدنصیب ضلع کے اوپر رحم کریں اور یہاں پر سپر بند بنانے کے لئے funds allocate کریں تاکہ وہاں کے کسان سیلاب کی وجہ سے ہونے والے نقصان سے محفوظ رہ سکیں۔

جناب سپیکر! میرا تعلق کروڑ لعل عیسن سے ہے۔ یہ تحصیل کروڑ کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن افسوسناک عمل یہ ہے کہ ابھی تک حکومت پنجاب اس علاقے کو کوئی بہتر سیوریج سسٹم نہیں دے سکی۔ سیوریج کا پانی گلیوں میں کھڑا رہتا ہے۔ اسی طرح فتح پور میونسپل کمیٹی کے بھی بے تحاشہ مسائل ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں مختلف گاؤں کو ملانے والے جو link roads ہیں وہ بالکل ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں۔ ان کی بدحالی کی یہ صورتحال ہے کہ ان سڑکوں پر سفر کرنا انتہائی دُشوار ہے۔ اسی طرح میرے حلقے میں پانی کے بے تحاشا مسائل ہیں۔ تھل کا زمیندار پانی کو ترستا رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اطہر مقبول صاحب! wind up کر لیں۔

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے اپنی تقریر شروع کی ہے۔ آپ مجھے دو تین منٹ تو دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! تھل کے زمیندار کو نہری پانی میسر نہیں ہوتا۔ میری درخواست ہے کہ وہ غریب کسان جو قرضہ afford نہیں کر سکتے ان کے لئے حکومت کی طرف سے سولر سسٹم لگائے جائیں۔ جب نہری پانی بند ہو گا تو اس صورت میں چھوٹے کسان کو سولر ٹیوب ویل کے ذریعے اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کے لئے پانی میسر آ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے علاقے میں کوئی بھی یونیورسٹی نہیں ہے۔ ضلع لیہ میں ایک یونیورسٹی موجود ہے اور اس کی بسیں صرف کروڑ سٹی تک آتی ہیں میری درخواست ہے کہ ان بسوں کی تعداد بڑھا دی جائے تا کہ دیہاتی علاقوں کے نوجوان بچے اور بچیاں لیہ یونیورسٹی تک تعلیم حاصل کرنے کے لئے پہنچ سکیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 26-مارچ 2024 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

منگل، 26۔مارچ 2024

(یوم الثلاثہ، 15۔رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5: شمارہ 5

349

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منگل،26۔مارچ2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال2023-24پر عام بحث"

351

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

منگل،26۔مارچ2024

(یوم الثلاثہ،15۔رمضان المبارک1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر12 بج کر28منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْءَاخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٨﴾

سورۃ الاحزاب(آیات نمبر56تا58)

اللہ اور اُس کے فرشتے اس پیغمبر ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو!تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو(56) اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو اذیت پہنچاتے ہیں اُن پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور اُن کے لئے اُس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے(57) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام کی تہمت سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان کا اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے سر رکھا(58)

وَمَاعلینَاالاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

درِ نبی ﷺ پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا
خلاف معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہو گا
خُدا بھی ہو گا ادھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہو گا
اسی توقع پہ جی رہا ہوں یہی تمنا جلا رہی ہے
نگاہ لطف و کرم نہ ہوگی تو مجھ کو جینا محال ہو گا
جو دل سے ہے مائل پیمبر ، یہ اس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نوا کے لب پر درود ہو گا سلام ہو گا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

انسداد دہشت گردی عدالت میں پاکستان تحریک انصاف کے راہنماؤں سے ڈی ایس پی اور ایس ایچ او کا ناروا سلوک

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم واقعے کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا جو آج صبح پیش آیا ہے۔ یہ واقعہ بد قسمتی کے ساتھ مجھے یہاں ایوان میں بیان کرنا پڑ رہا ہے۔ آج ہماری leadership اے ٹی سی کی عدالت میں آ رہی تھی۔ محترمہ ڈاکٹر یاسمین راشد، عمر سرفراز چیمہ صاحب اے ٹی سی کی عدالت میں آ رہے تھے تو میں، ڈپٹی قائد حزب اختلاف جناب محمد معین الدین ریاض، سردار ڈوگر ایم پی اے اور میرے کچھ دوسرے ساتھی ان کو اے ٹی سی کی عدالت میں ملنے کے لئے گئے تھے۔ آپ کو پتا ہے کہ جو accused persons ہوتے ہیں ان کی جب تاریخ ہوتی ہے تو انہیں سب ملنے جاتے ہیں۔ ہم بھی ان کو ملنے کے لئے گئے تھے کیونکہ وہ ہمارے leaders ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے وہاں پر جو حالت زار دیکھی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ مجھے یہ لگ رہا تھا کہ جس area میں ہم کھڑے تھے وہاں پر قانون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہاں پر ایک بلال نامی ڈی۔ ایس۔ پی اور سہیل نام کے ایس۔ ایچ۔ او موجود تھے۔ وہ ایس۔ ایچ۔ او میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ یہاں پر کیوں کھڑے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہمارے قائدین آئے ہوئے ہیں اور ہم ان کو ملنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر یہاں سے نہ گئے تو میں آپ کو بخشی خانے میں بند کر دوں گا۔ ہمارے ساتھ موجود وکلاء صاحبان نے انہیں بتایا کہ یہ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ہیں۔ ان کے ساتھ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر اور دوسرے معزز ممبران پنجاب اسمبلی ہیں۔ ان پولیس افسران کی جس طرح کی tone تھی اور way of talking تھا اس پر definitely reaction میں مجھے بھی غصہ آیا اور میں نے اس سے کہا کہ تم ہاتھ نیچے کر کے بات

کرو۔ آپ مجھے یہاں عدالت کے کمرے سے باہر جانے کے لئے نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہاں تمہارا کوئی استحقاق نہیں ہے ہاں اگر مجھے جج صاحب فرمائیں گے تو ہم عدالت سے باہر چلے جائیں گے۔ ان دونوں پولیس افسران نے ادھر ہمارے ساتھ بہت زیادہ بد تمیزی کی ہے۔ اس بات کو میں جتنا لمبا کھینچوں اس کے contents یہی ہیں کہ اس حکومت کی فسطائیت اور شہنشاہیت کی ذہنیت اُدھر مجھے بالکل نظر آئی ہے۔ یہ کوئی randomly نہیں ہوا۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو مجھے سمجھ آگئی تھی کہ آج اے۔ ٹی۔ سی میں کچھ ضرور ہو گا۔ میں نے قریشی صاحب سے بھی یہی درخواست کی تھی کہ پہلے ہم نے ان کو برداشت کرنا ہے کیونکہ ہم ان سے برداشت نہیں ہو رہے اور اس کے بعد ان کا جو عمل ہو گا اس کے رد عمل میں ہم اپنا کام کریں گے۔

جناب سپیکر! ایک طرف تو یہ اپنے MPAs کی تکریم کے لئے پنجاب پولیس سے معافیاں منگواتے ہیں تو کیا پاکستان تحریک انصاف کے workers and leaders پاکستانی شہری نہیں ہیں؟ میں اپنی بات بعد میں کروں گا، کیا ہمیں اپنے سیاسی قیدی ساتھیوں سے ملنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے؟ ہمارے leader عمران خان سے لے کر مخدوم شاہ محمود قریشی، چودھری پرویز الہیٰ، عمر سرفراز چیمہ، اعجاز چودھری، ڈاکٹر یاسمین راشد، صنم جاوید وغیرہ جتنے ہمارے قیدی ہیں کیا وہ پاکستانی نہیں ہیں؟ میں اس House کا Leader of the Opposition ہوں تو میری عزت اس House کی عزت ہے اور یہ ruthless والی باتیں سامنے آرہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ آپ Leader of the Opposition ہیں It is a very serious concern to the Treasury Benches, Finance Minister بھی بیٹھے ہیں تو میں انہیں تکلیف دیتا ہوں کہ آپ بتائیں کہ Leader of the Opposition کسی court room میں کسی accused سے ملنے گئے اور پولیس نے ان کے ساتھ یہ high- handedness کی جس کی وہ complaint کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے ایک بات تو یہ ہے کہ میں ان سے یہ کہہ دوں کہ آپ Privilege Motion move کر دیں، then again we will take it as a Privilege Motion or either as a government Minister to the Honorable Leader of the Opposition اُن کے ساتھ اور اراکین بھی ہیں آپ ان کی اس بات کو سننے کے بعد کیا کہتے ہیں؟

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پہلے تو یہ کہنا چاہوں گا کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تھا مگر ہم لوگ بھی اسی چیز سے گزرے ہیں۔ پچھلے پانچ سال جب ان کی حکومت تھی وہ یہاں پر تھے اور ہم وہاں پر تھے۔ ایک وہ وقت بھی تھا جب ان کے بانی لیڈر جناب عمران خان نے جعلی کیسوں میں ہمارے اُس وقت کے Leader of the Opposition میاں حمزہ شہباز شریف صاحب کو ناجائز قید میں رکھا ہوا تھا اور اُنہیں اڑھائی سال تک قید ناحق کاٹنی پڑی اور آج الحمدللہ یہ تو یہاں بیٹھے ہیں اور ہر قسم کی بات بھی کرتے ہیں لیکن میاں حمزہ شہباز شریف کو اس House سے Production Order لے کر یہاں آنے میں بہت time لگا۔ مگر پھر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تھا اور آپ کے حکم کے مطابق وہاں پر جو بھی police officers تھے میں ان سے اُن کے نام لے لیتا ہوں ہم اُنہیں بلاتے ہیں بلکہ میں اپنی طرف سے، آپ کی طرف سے اور حکومت کی طرف سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اس چیز کو دیکھیں کہ آئندہ اگر یہ court room میں جائیں تو ان کو ملنے دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنا ذاتی experience بھی share کرنا چاہوں گا۔ ہماری leadership میاں محمد نواز شریف، محترمہ مریم نواز شریف، میاں شہباز شریف، میاں حمزہ شہباز شریف اور میں یہاں پر کس کس کے نام لوں؟ جنہوں نے ان کی قیدِ ناحق کاٹی اور جن پر cases بنائے گئے۔ یہ تو court room تک چلے گئے جب کہ ان کے دور میں ہمارے لئے court room تک جانا تو دُور کی بات ہے ہمیں عدالت کے احاطے میں نہیں گھسنے دیا جاتا تھا حالانکہ تب میں اس ایوان کا منتخب ممبر بھی تھا۔ میں نے ان کے دور میں پولیس سے خود دھکے کھائے ہیں ان کو تو پولیس سے دھکے نہیں پڑے اور ہم ان کے ساتھ یہ ہونے بھی نہیں دیں گے۔ انہوں نے جو ہمارے MPA کے حوالے سے دوسری بات کی ہے تو میں انہیں بتاتا چلوں کہ Chief Minister صاحبہ نے اُنہیں Show Cause Notice issue کر دیا ہے اور اب وہ MPA صاحب in writing جواب دیں گے۔ ہماری حکومت میں اس طرح کا کوئی کام نہیں ہو گا جس پر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ! آپ تشریف رکھئے گا۔ میں Leader of the Opposition سے درخواست کروں گا Yes, we have a bitter past and all of us have it. Yes, we have testing times. مشکل مقدمات ہیں، دہشت گردی کی عدالتیں ہیں جن کی وجہ سے بوجھ ہے لیکن میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ اس صورتحال میں بحیثیت honorable member of this House اپنے کسی lawful right کو exercise کرنے جا رہے ہیں تو I will, as a Speaker jealously guard it, jealously... آج کا یہ واقعہ جو پیش آیا ہے اس کو وزیر خزانہ صاحب اپنے طور پر دیکھیں۔ اگر یہ ایک checkered past ہے میں نے بھی وہ whistles، وہ دھکے، وہ چوٹیں کھائی ہیں، میرا سر پھٹا ہے، مجھے دھکا دے کر سیڑھیوں سے نیچے پھینکا گیا ہے اور تب میں بھی اسی House کا ممبر تھا۔ مجھے ایک DSP نے scuffle کر کے ایک prisoner van میں بٹھا لیا میں بھی عدالت میں کسی کو ملنے گیا تھا لیکن وہ کوئی اچھا past نہیں ہے لہٰذا میں as a Speaker in the House آپ سے بڑا clear کہہ رہا ہوں کہ اگر ہمارے معزز ممبران حزب اختلاف اپنے کسی party member کو ملنے کے لئے court premises میں اپنا lawful right exercise کرنے گئے ہیں اور وہاں پر وہ maltreat ہوئے ہیں تو اس پر government ضرور دیکھے، آئندہ کے لئے اس کی روک تھام کرے اور بطور ممبران کے جو استحقاق ہیں اُس کے اوپر اس طرح کا معاملہ دوبارہ نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے حکم دیا میں سب سے پہلے on behalf of the government ان سے معذرت چاہوں گا کہ ان کے ساتھ وہاں پر جو کچھ ہوا وہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ہم لوگ اس چیز پر بالکل believe نہیں کرتے اور آئندہ کے لئے ان کے جو بھی منتخب ممبران court میں جائیں گے ہم پوری کوشش کریں گے کہ ان کو facilitate کریں۔ وہاں پر پولیس اور دیگر ایجنسیوں کے جتنے بھی لوگ ہیں اُنہیں حکومت پنجاب کی طرف سے یہ کہا جائے گا کہ ان کو facilitate کیا جائے تاکہ یہ اپنے leaders کو مل سکیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ! بہت شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ واقعہ کوئی normal واقعہ نہیں ہے It's of a very serious nature. فاضل وزیر صاحب نے اپنا قصہ بیان کیا ہے اگر ان کے ساتھ ہوا ہے وہ بھی غلط ہوا ہے۔ for the sanctity of the House میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ ایک Special Committee بنائیں اور آپ نے خود Privilege Motion کی بھی بات کی ہے It should be thoroughly probed. اور اس پر seriously دیکھا جائے۔ آپ کی پولیس نے جو رویہ رکھا ہوا ہے وہ بڑا different ہو گیا ہے۔ آپ ان کو تمغہ ءجرات دے دیں بلکہ نشان حیدر ہی دے دیں کیونکہ یہ مرتے تو ہیں نہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ This matter should be referred to a Special Committee to properly probe in.

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس موقع پر محترم وزیر خزانہ کی معلومات کو ضرور درست کرنا چاہوں گا کہ میاں حمزہ شہباز شریف کے Production Orders with special relaxation ہوتے تھے۔ جب ہماری حکومت تھی تو وہ ادھر آتے تھے اور اُن کی عزت اور تکریم کا خیال رکھا جاتا تھا۔ آپ نے بھی اپنے واقعات سنائے ہیں اور محترم وزیر خزانہ نے بھی اپنے واقعات سنائے ہیں۔ دیکھیں، بات میری نہیں ہے بات اس House کی ہے میں نے سب سے پہلے آپ سے یہ کہا ہے کہ میں اپنی ذات کی بات آخر میں کروں گا۔ آپ کے ساتھ جو واقعات ہوئے وہ بھی غلط تھے اور آج جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے وہ بھی غلط ہے۔ ATC کے جج صاحب کا رویہ بہت اچھا تھا میں اُنہیں appreciate کروں گا انہوں نے intervene کیا کہ ان کا حق بنتا ہے یہ آ کر مل سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: He is master of his court. وہ اگر آپ کو اجازت دیتے ہیں and otherwise as a Leader of the Opposition آپ کا ایک privilege بھی ہے، as a member of this House آپ کا ایک privilege ہے اور کسی صورت high-handedness for a citizen of this province قابل قبول نہیں ہے تو وزیر خزانہ اس معاملے کو دیکھ لیتے ہیں۔ وہ اس پر ایک report لیتے ہیں اور اُس کے بعد جیسے

رانا صاحب نے بھی کہا to your satisfaction and to ensure کہ دوبارہ اس طرح کا واقعہ نہ ہو اور خدانخواستہ اگر اس کی ضرورت پڑی تو proceeding کو further enhance کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ بات report لینے کی نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ کا کوئی member جائے، چاہے وہ Treasury Benches سے ہو، چاہے وہ Opposition Benches سے ہو، ہماری یہی privilege ہے ہم کہیں جائیں تو ہماری عزت ہو۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! میں عرض کرتا ہوں۔ اس کی بجائے کہ ہم اس معاملے کو ایک committee کو refer کریں I am construing it as a whole House Committee. میں تو اُن سے اِدھر House میں report مانگ رہا ہوں۔ committee میں جا کر report منگوانے سے زیادہ effective, more empowered, more detailed and I am asking Minister for Finance to read out that report in your presence. یہاں پر یہ پڑھ کر بتائیں گے کہ آپ کے ساتھ وہاں پر کیا واقعہ پیش ہوا اور further accordingly اس کو بھی ہم دیکھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اسی session میں اس کا فیصلہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ. Thank you very much. جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ بالکل اچھی بات ہے جو آپ نے کر دی ہے۔ میرے ساتھ خود یہ واقعہ ہوا کہ میں محمود الرشید صاحب کی ملاقات کے لئے کیمپ جیل گیا۔ میں بتا کر اندر تو چلا گیا لیکن انہوں نے کہا کہ آپ کی ملاقات نہیں ہو سکتی only blood relation can meet آپ law knowing person ہیں؟ Is there any bar to meet a political prisoner کہ اس کا blood relation نہ ہو۔ I was refused to meet him اس پر آپ direction دے دیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ معزز ممبر ہیں۔ Let me check into it. میری معلومات کے مطابق آپ کے پاس مختلف جیلوں میں visit کے لئے آپ کو as representative of public قانون کچھ چیزوں کی اجازت دیتا ہے۔ ہم ان کو انشاء اللہ تعالیٰ ensure کرائیں گے۔

میں بجٹ پر عام بحث سے پہلے رانا آفتاب احمد خان کے پی پی۔108 کے حوالے سے ایک بڑا pertinent point تھا۔ اس کی بڑی legal connotation تھی۔ اس ruling کا میں نے کہا تھا کیونکہ court of law میں ان کی proceedings pending ہیں۔ ہمارے پاس actually firewall available ہے جس میں ہم کہتے ہیں کہ House proceeding کسی court of law میں subject matter نہیں ہو سکتی اور ہم اس کو jealously guard کرتے ہیں لیکن چونکہ اس کی nature تھوڑی administrative تھی اس لئے ہم نے اس proceeding کے firewall کو خود breach کیا ہے۔ اگر وہ اپوزیشن ممبر اس proceeding کو court of law میں for that purpose لے کر جانا چاہیں۔ میں نے رانا آفتاب احمد خان کے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک ruling reserve کی تھی۔ It has been reserved three four days back. I am reading out for the convenience of the House. I would say to the Secretary Assembly that copy should be given to Mr. Aftab Ahmed khan and accordingly if it needs to be given in the court.

RULING BY MR SPEAKER REGARDING POINT OF ORDRER RAISED BY MR AFTAB AHMAD KHAN IN SESSION OF 15TH MARCH

IN RESPECT OF POINT OF ORDER RAISED REGARDING AB INTO DENOTIFICATION OF A MEMBER BY ELECTION COMMISSION OF PAKISTAN AFTER RECOUNT AND ADMINISTERING OF OATH TO THE MEMBER DECLARED RETURNED IN HIS PLACE

BACKGROUND:

This ruling shall dispose of the point of order raised by hon'ble member Mr Aftab Ahmed Khan, MPA (PP-108) during the sitting held on March 15, 2024.Brief background of this ruling is that on March 13, 2024, the Election Commission of Pakistan (ECP) issued a Notification withdrawing a initio its earlier Notification, dated February 17, 2024, to the extent of Mr. Umair Wasi Chaudhary (PP-100), and declaring Mr Khan Bahadar as the returned candidate from PP-100 as a result of recount by the concerned Returning Officer.

On March 15, 2024, when Mr Khan Bahadar, returned candidate from PP-100 attended the sitting of the Assembly to make oath, Mr Aftab Ahmed Khan raised a point of order that the Speaker must not administer oath to the above-mentioned member-elect until the expiry of the period of limitation for appeal as mentioned in Rule 38 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 ("the Rules").

However, having reserved my detailed ruling in this regard, and referring to Rule 6(4) of the Rules, I administered oath to the member-elect pursuant to the said Notification of ECP.

Now, therefore, in exercise of powers vested in me under **Rule 209 of the Rules**, I, **Malik Muhammad Ahmad Khan, the Speaker**, announce the following detailed ruling on the issue as under:

RULING:

"Pursuant to a Notification **("2nd Notification")** issued by the Election Commission of Pakistan (ECP), dated March 13, 2024, the member-elect from PP-100, Mr Khan Bahadar attended the sitting of the Assembly held on March 15, 2024 for making oath. He had been declared returned as a result of recounting of votes against Mr Umair Was Chaudhary, the previously notified member from PP-100. When I called upon Mr Khan Bahadar to make oath as a member, Hon'ble Mr Aftab Ahmad Khan, PP-108, raised a point of order that Mr. Speaker could not administer oath to the member-elect referring to Rule 38 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly, 1997 of the Punjab ("the Rules"). Rule 38 is reproduced below for convenience:

"**38. Unseating, disqualification and death of a member.-** (1) If a member is unseated as a result of an election dispute or becomes disqualified from being a member, the Chief Election Commissioner shall immediately intimate the fact to the Speaker stating the date on which he has been unseated, or as the case may be, disqualified from being a member and on receipt of such intimation, the Speaker shall, as soon as may be, after the expiry of the period of limitation for appeal, inform the Assembly that such member has been unseated or disqualified by the Chief Election Commissioner."

Hon'ble Mr Aftab Ahmed Khan, MPA (PP-108) also raised the point that if Mr Speaker had administered oath to him, what would be the fate of the unseated member from PP-100 if a court of law decides in his favor subsequently. Hon'ble Mr Aftab Ahmed Khan, also raised the point and it needs a serious consideration.

I have given detailed consideration to the issue, and surrounding the facts and circumstances, in the light of the precedents, relevant provisions of the Constitution, the Rules, and also the rules of other Assemblies as well as the prevalent practice in various legislatures. I have reached the conclusion that having received a duly issued Notification by the competent authority, i.e. the Election Commission of Pakistan ("ECP"), I was under obligation to administer oath to the member-elect under **Rule 6(4)** of the Rules.

Hon'ble Aftab Ahmad Khan, did not produce or quote any document, or restraining order in respect of the Notification of ECP dated March 13, 2024, hence, on receipt of the said Notification, I was bound to administer oath to the above-mentioned member-elect from PP-100 in terms of Rule 6(4) of the Rules, as is required under the law, Rules; parliamentary practices and conventions. The Rule 6 (4) imposes an unambiguous duty upon the Presiding Officer:

"A person elected to the Assembly, who has not already made the oath, may do so before the Assembly **at any time**, subject to the prior intimation to the Speaker or to the Secretary".

Secondly, Rule 6 does not prohibit or places any specific bar or restriction upon the Presiding Officer. In fact, the tenor of the rules is that the Presiding Officer does not have much discretion vis-à-vis administering of the oath of membership after the duly issuance of notification by the ECP. If the issue of administering the oath arises the Presiding Officer is bound by the self-contained provisions of the Rules, which in this case is Rule 6. There is no other relevant provision in the Rules or law that specifically restricts oath of member.

The general rule of interpretation is that general provision give way or vield to specific provision of law. In the instant case, the specific provision is Rule 6, not Rule 38.

Moreover, the high constitutional importance of oath of a member is evident from the fact that it is specifically mentioned and provided in the Constitution of Pakistan [Article 65 read with article 127, and Third Schedule of the Constitution However, Hon'ble Aftab Ahmad Khan instead of considering the relevant provision of the Rules, relied only upon Rule 38. His contention was that Rule 38 places a bar upon the Speaker from administering the oath. I am of the considered view that the instant matter does not come under the purview of Rule 38 as discussed above.

Additionally, Rule 38 concerns "the unseating of a member as a result of an election dispute", whereas, in my opinion, the

issue under consideration is not an election dispute rather an administrative affair envisaged in Section 125 of the Elections Act 2017 "Appeal against count" which provides that the representation of recounting is filed with the Secretary, ECP and the Commission may either dismiss the appeal or determine the result afresh after recount and make such consequential order as may be necessary. It is pertinent to mention that as per subsection (6) of Section 125, the decision of the Commission is final.

Thirdly, and alternatively, Rule 38 appears to be applicable to unseating of a member, however, in the instant case, the ECP's notification unambiguously declares that Mr. Umair Wasi Ch. had never been a member of the Assembly to begin with. His notification was withdrawn and declared void ab initio.

As far as the point raised by hon'ble Aftab Ahmed Khan about the fate of un-seated Member, if he gets any relief subsequently from a court of law, I rule that in such eventuality, I would again administer oath to him if Election Commission of Pakistan issues Notification to this effect.

It would be pertinent to quote a precedent from the previous Assembly (2018-2023) when a similar eventuality occurred. Pursuant to the recounting held on PP-123 in compliance with the order of SCP, ECP recalled its Notification of August 10, 2018 vide its

subsequent Notification dated February 12, 2019, to the extent of Syed Qutub Ali Shah and Ms Sonia was declared elected from PP-123 in his place. She made oath on the first available next sitting of the Assembly, i.e. on February 20, 2019 without any objection raised on the pretext of Rule 38 regarding taking into account the expiry of the period of limitation for appeal.

Therefore, I acted accordingly and administered oath to the member-elect under Rule 6.

With this reasoning, I rule out the point of order raised by hon'ble Aftab Ahmed Khan, MPA (PP-108).

MR AFTAB AHMAD KHAN: Thank you very much. Mr Speaker! میرا As a procedure and as a decorum I cannot challenge your ruling خیال ہے کہ آپ Rule38 میں ایک اور چیز پڑھ لیتے۔ That incumbent member was given the right of appeal for three days.

اس کے وہ تین دن expire نہیں ہوئے تھے۔اس پر آپ نے کوئی وضاحت نہیں فرمائی ہے۔Because he had the right for three days to appeal

وہ 14 تاریخ کو recounting ہوتی ہے اور 15 تاریخ کو آپ oath لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ I have given the ruling regarding this matter straight away. I have acted under Rule 6 (4) and Rule 38 which is applicable to election dispute only and that comes when a proper due process of tribunal concludes. So, this is not that case so I have acted under Rule 6 (4)

یہ میں نے آپ کی اس convenience کے لئے that in any case, if it is a matter before the court of law this ruling could be scrutinized there and if

any right accrues the member elected today and the person who has been declared void Ab initio ان کا کوئی right infringe نہ ہو to secure the parallel level playing field I have given this ruling.

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Rule33(A) ہے کہ Annual calendar for the sessions of the Assembly۔ میری درخواست ہے کہ یہ calendar جاری فرمادیں تاکہ honorable members کو expected dates کا پتا ہو۔

MR SPEAKER: It is very important and I believe that it has been done. Can the Secretary Assembly approach the dice? کیا یہ calendar کو honorable members میں disseminate نہیں کیا؟ ممبران کو اس کی کاپی دیں۔

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اب سالانہ بجٹ 2024-2023 پر بحث کا آغاز کرتے ہیں اور آج اس بحث کا آخری دن ہے۔ آج میرے پاس معزز ممبران کی ایک لمبی فہرست ہے لہٰذا میری ممبرز سے استدعا ہے کہ اپنی بات مختصر وقت میں مکمل کرلیں۔ آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر بحث کو windup کریں گے۔ So, the list I have today from the government side is almost like 35 members and 30 or more from the opposition side لہٰذا میری درخواست ہے کہ please repetition avoid کریں۔ جو بھی بات آپ نے کرنی ہے اس کو مختصر رکھیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین بات کرسکیں۔ Now, I would invite محترمہ آمنہ حسن، وہ موجود نہیں ہیں، جناب محسن ایوب خان، جناب عمران الیاس چودھری، محترمہ سائرہ احمد، محترمہ حنا پرویز بٹ! جی please۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے مجھے بجٹ پہ بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے تو میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کا شکریہ ادا کرنا چاہتی جنہوں نے محترمہ مریم نواز شریف کو پنجاب کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ کے لئے نامزد کیا ہے۔ مجھے اور اس ایوان میں بیٹھی ہوئی ہر بیٹی کو پنجاب اور پاکستان کی ہر بیٹی کو مریم نواز شریف پر فخر ہے۔ میں ان کو Iron Lady of Pakistan کا خطاب دیتی ہوں۔ جس طرح انہوں نے bravery سے پارٹی کو مشکل ٹائم سے نکالا اور اپنے والد کے ساتھ کھڑی رہی ہیں۔ آج سے تین سال پہلے بھی میں نے بجٹ speech کے دوران یہ بات ایوان میں کی تھی کہ جادو ٹونے سے حکومتیں بنائی تو جا سکتی ہیں لیکن برقرار نہیں رکھی جا سکتی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسن)

جناب سپیکر! اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پنجاب دشمن حکومت ختم ہوئی اور اپنے وقت کا فرعون قانون کے مطابق اپنے جرائم کی سزا بھگت رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسن)

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! یہ غیر پارلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ ڈوگر صاحب آپ مجھ پر trust کریں اگر کوئی چیز un-parliamentary ہو گی I will expunge it یہ آپ جتنے میری left hand side پر ممبر ہیں یہ general discussion is your day جتنی آپ اس میں sanctity رکھیں گے۔ اتنی آپ کی بات موثر ہو گی۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! یہ لکھا ہوا پڑھ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے object کیا it allow me to look into it میں دیکھ لیتا ہوں۔ but no crosstalk عام بحث میں interruption اگر کوئی قیامت برپا ہو رہی ہو تو تب کوئی اس کو روکتا ہے۔

جناب حسن ذکا: جناب سپیکر! جب ہم بات کریں گے یہ بھی چپ کر کے سنیں گے۔

جناب سپیکر: حسن صاحب! Absolutely, I will ensure that. No cross talk. Don't worry at all.No cross talks. The honorable member has a right to speak and he should not be interrupted. And you جی حنا! don't have to read it

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! I am not آج عوامی جمہوری حکومت کے 30 دن مکمل ہو رہے ہیں۔ میں آج یہ announce کرنا چاہتی ہوں کہ آج 30 دنوں میں مریم نواز شریف صاحبہ نے 30 پراجیکٹس جن کو بجٹ کے اندر رکھا گیا ہے۔ اس کی کاپی بھی دے دوں گی یا 30 جو پوائنٹس دیکھ بھی لیں۔ جس رفتار سے مریم بی بی کام کر رہی ہیں مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے ان پانچ سالوں میں 10 سالوں کا کام کر دینا ہے۔ پانچ اپنے اور پانچ سال وہ جو ان کے وسیم اکرم پلس، فرخ گوگی اور پنکی پیرنی کے gang نے جو اس پنجاب کی عوام کو سزا دی تھی میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ مریم بی بی نے اپنے ان پانچ سالوں میں 10 سال کا کام کر کے دکھائے گی۔ میں جب پنجاب کا یہ بجٹ دیکھ رہی تھی تو سب سے پہلے "رمضان نگہبان پیکج" جس پر ان لوگوں نے بڑی تنقید کی ہے اس میں 60 لاکھ مستحق لوگوں کو ان کے گھر کی دہلیز پر راشن دیا گیا۔ اس کی تعریف ہمیں بھی کرنی چاہئے اور اپوزیشن کو بھی کرنی چاہئے۔ working women کے لئے جس طرح ہاسٹلز بنانے کا اقدام اس بجٹ میں ہے اور جس طرح بچوں کے لئے day care center کا کہا گیا ہے تو اس کے لئے ہم خواتین اور پنجاب بھر کی خواتین applaud کرتی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! طالب علم ہماری top priority ہیں جیسے ہم نے دیکھا تھا کہ شہباز شریف صاحب نے laptops دیئے اور اسی طرح محترمہ مریم نواز شریف نے طالب علموں کے لئے laptops، الیکٹرک بائیکس دینے کا پروگرام ہے تو میں یقین سے یہ کہہ سکتی ہوں کہ محترمہ مریم نواز شریف کے دور میں نوجوانوں کا مستقبل روشن ہے اور ہمارا وژن ہمارے قائد کا وژن ہے and sorry to say ہمارا وژن وہ نہیں ہے کہ "انڈے، کٹے، مرغیاں یا لنگر خانے" کھولیں۔

جناب سپیکر! ہمارے وژن میں نوجوانوں کو progressive Pakistan بنانے کے لئے IT skills دی جائیں گی۔ ہمارے اس بجٹ میں "ارفع کریم ٹاور" کے طرز پر پنجاب میں پانچ IT cities بنانے کے علاوہ طلباء کو laptop scholarships دیں گے جبکہ یہ اپنی youth کو سکھاتے ہیں کہ گالم گلوچ کریں، fake پر پیگنڈہ کریں، petrol bombs بنائیں، ریاست کے اداروں پر attack کریں اور سوشل میڈیا پر trolling کریں تو ہم نے اپنے نوجوانوں کو صرف پاکستان کے مستقبل کے لئے empower کرنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ان بچوں کو بھی خوشخبری اور مبارکباد دینا چاہتی ہوں جن کے لئے PEEF یعنی Punjab Education Endowment Fund کی بحالی محترمہ مریم نواز شریف نے start کی تو اس step سے وزیر اعلیٰ صاحبہ وہ محبت کرنے والی ماں نظر آتی ہیں جو پنجاب کے ہر بچے کو اپنے بچوں کی طرح پیار کرتی ہیں۔ میں ان کی تقریر کو دیکھ رہی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ اگر ہمارے بچے Ivy Leagues میں پڑھیں گے تو پنجاب کے بھی سب بچے Ivy Leagues میں پڑھیں گے۔ اس حوالے میں یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ محترمہ مریم نواز شریف پر محترمہ کلثوم نواز شریف (مرحومہ) کی دی گئی تربیت کا اثر ہے۔ جس طرح ہماری منتخب وزیر اعلیٰ چل کر اپوزیشن کے پاس گئیں اور کہا کہ اس بجٹ میں نہ صرف حکومتی بنچز کے پراجیکٹس ہوں گے بلکہ آپ لوگوں کے لئے میرے دفتر کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جیسے آپ کو پتا ہے کہ ہم نے health پر کبھی compromise نہیں کیا تو وزیر اعلیٰ صاحبہ نے اس بجٹ میں، مجھے جو سب سے اچھا لگا کہ لاہور کا کینسر ہسپتال، سرگودھا میں کارڈیالوجی ہسپتال، health کو بہتر کرنے کے لئے specially smog کے اوپر کنٹرول اور ستھرا پنجاب پراجیکٹ کے ساتھ ساتھ Solid Waste Management کو بھی start کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ ہمارے قائد کے وژن میں ہمیشہ infrastructure رہا ہے تو میں دیکھ رہی تھی کہ اس بجٹ میں محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے پہلے 6 مہینے میں تمام سڑکوں کو تعمیر کرنے کا plan دیا اور make sure کیا کہ سڑکوں کا ایک ایسا جال بچھے کہ جنوبی پنجاب کے سارے شہر آپس میں جُڑ جائیں۔ چونکہ وقت کم ہے تو میں آخر میں یہی عرض کروں گی کہ ان کی ساڑھے تین پونے چار سالہ ڈاک ٹائم حکومت نے جو تباہی کا وقت گزارا، ہم نے دیکھا کہ پنجاب میں کمیشن پر کام کیا گیا، جس طرح ہیروں کی انگوٹھیاں وصول کی گئیں اور جس طرح ٹرانسفر پوسٹنگ کے ذریعے کرپشن کی گئی تو ہماری وزیر اعلیٰ نے کہا کہ corruption is my red line تو ہم نے صرف کام کر کے دکھانا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران اگر مجھے بتا دیں کہ کوئی ایک سکول، کوئی ایک ہسپتال، کوئی ایک کالج، کوئی ایک منصوبہ اور کوئی ایک ایسی سکیم دکھا دیں جسے انہوں نے اپنے دور حکومت میں کیا ہو۔ میں آخر میں یہی عرض کروں گی کہ یہ والا بجٹ ایک

جھلک ہے اور انشاء اللہ 25-2024 میں آنے والا بجٹ میاں محمد نواز شریف کے وژن کے مطابق ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب رانا شہباز احمد!

جناب شہباز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد و ایاک نستعین o جناب سپیکر! شکریہ، پی ڈی ایم 2 نے 4480۔ ارب 70۔ کروڑ روپے کا بجٹ نہیں دیا بلکہ اعلانیہ ڈاکہ ڈالا ہے۔

جو آج صاحبِ مسند ہیں کل نہیں ہوں گے
کرائے دار ہیں ذاتی مکان تھوڑی ہے
سبھی کا خون شامل ہے یہاں کی مٹی میں
کسی کے باپ کا پاکستان تھوڑی ہے

جناب سپیکر! محترمہ ابھی فرما رہی تھیں اور پہلے بھی محترمہ عظمیٰ کاردار نے تقریر کی جو کہ پہلے عثمان بزدار صاحب کی بھی ایسی ہی تعریفیں کرتی تھیں بعد میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کی بھی ایسی ہی تعریفیں کرتی رہی ہیں اور آج کل وہ مریم نواز شریف صاحبہ کی تعریفیں کر رہی ہیں۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میری بہن نے کہا ہے کہ اس بجٹ میں 50 پروگرام رکھے گئے ہیں یا 100 پروگرام رکھے گئے ہیں تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ تو وہ بجٹ ہے جو نگران حکومت ضائع کر چکی ہے۔ یہ نیا بجٹ نہیں ہے بلکہ اگلے سال کا بجٹ بعد میں پیش ہو گا۔ اس بجٹ میں موٹر سائیکل فراڈ، کبوتر والے بابے کی جس طرح آٹا کے تھیلوں پر تصاویر لگائی گئی ہیں تو اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ میری بہن مریم نواز شریف کے کام بتا رہی تھیں تو میں انہیں اپنے کپتان کے کام بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے کپتان نے معاشی محاذ پر جو کام کئے ان کا پوری دنیا کو پتا ہے کہ COVID کے اندر پوری دنیا میں ٹیکسٹائل بند ہوئی لیکن پاکستان میں "سمارٹ لاک ڈاؤن" کے ذریعے اسے کُھلا رکھا کہ ہماری انڈسٹری بند نہیں ہونی چاہئے۔ یہ وہ انڈسٹری ہے جس نے

ساڑھے چار ارب ڈالر کی برآمدات کیں اور پاکستان میں سرمایہ آیا جس سے عوام کو نوکریاں ملیں جس کا فیصل آباد کی انڈسٹری نے خود اعتراف کیا۔

محترمہ عطیہ افتخار: جناب سپیکر! یہ "جھوٹ" بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! خاموشی اختیار کریں اور No cross talk please. No cross talk. This is unacceptable آپ کیوں interrupt کر رہی ہیں؟ معزز ممبران سے درخواست ہے کہ آپ کُھلے دل کے ساتھ اپنی تقریر مکمل کریں۔ آپ انہیں interrupt کر رہی ہیں جو کہ ٹھیک نہیں ہے۔ جی، شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! معاشی محاذ کی بات کروں تو COVID کے اندر ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں چار کروڑ لوگ اس بیماری کا شکار ہوئے جبکہ میرے کپتان کی بہترین حکمت عملی پر پاکستان میں صرف 15 لاکھ لوگ اس بیماری کا شکار ہوئے جن میں سے 98 فیصد لوگ بالکل صحت مند اور توانا ہو گئے۔ صحت کارڈ کی بات کریں تو میرے کپتان نے غریب اور امیر کا فرق ختم کر کے آٹھ کروڑ شناختی کارڈ کے حامل لوگوں کو صحت کارڈ جاری کیا گیا جس سے 25 کروڑ لوگوں نے استفادہ کیا۔ یہ وہی صحت کارڈ ہے جس سے ڈاکٹرز ہسپتال میں جہاں صرف امراء جا سکتے ہیں اور جہاں پر صرف بیوروکریٹس جا سکتے ہیں، وہاں پر ایک غریب آدمی کے بھی دل کے stent پڑے تو ڈاکٹرز ہسپتال سے پڑے اور اس کی وجہ صرف میرا کپتان تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر آپ دوسرے ہسپتالوں میں دیکھیں، Surgimed Hospital میں جائیں یا کسی اور ہسپتال جائیں تو میں نے وہاں پر دیکھا کہ ایک رکشے والا بھی dialysis کروا رہا ہے جہاں سے ایک امیر آدمی dialysis کرواتا ہے۔ یہ میرے کپتان کے کارنامے ہیں۔ اس کے بعد "احساس پروگرام" کی بات کی جائے تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ امریکہ، یورپ اور برطانیہ میں یہ پروگرام آئے ہیں لیکن 75 سال کی تاریخ میں پہلی دفعہ یہ پروگرام عمران خان صاحب ہی پاکستان میں لے کر آئے اور میرا کپتان ہی لے آیا۔ احساس پروگرام میں 115 منصوبے ایسے تھے جن میں پناہ گاہیں، بلاسود قرضے، ہنر سازی، شیلٹر ہوم، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا نام بدل کر انکم سپورٹ پروگرام رکھا جس سے تمام لوگوں کو فائدہ ہوا۔ راشن کارڈ، کسان کارڈ دیا جو لندن پلان

والوں سے برداشت نہ ہو سکا اور انہوں نے آکر یہ ختم کر دیا۔ جس کا اعتراف ہماری سابقہ ایم پی اے جگنو محسن نے کیا کہ انہوں نے ایک ایک ارب روپیہ ایم این ایز اور ایم پی ایز میں بانٹ دیا ہے اور اشتہاری کمپنیوں کو بانٹا گیا۔

جناب سپیکر! میں کپتان کا ایک اور کارنامہ بتاؤں جو لُوٹا ہوا مال واپس لایا وہ پاکستان میں اُس دور میں لُوٹا ہوا 519۔ارب روپیہ پاکستان میں واپس آیا۔ جس میں سے ساڑھے 4 سو ارب روپیہ صرف پنجاب کا واپس آیا۔

جناب سپیکر! امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ڈونلڈ لو نے تسلیم کیا کہ کوئی سائفر نہیں آیا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر سائفر آیا ہی نہیں تھا تو انہوں نے کپتان کو کس کیس میں بند رکھا ہوا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

امریکی کانگریس کے سامنے ڈونلڈ لو نے ایک سائفر۔2 اُسی وقت دوبارہ پیش کر دیا کہ پاکستان نے اگر ایران کے ساتھ معاملات آگے بڑھائے تو اس کا ذمہ دار پاکستان خود ہو گا۔ یہ ہمارے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔ ہماری حکومت کو اس پر stand لینا چاہئے کہ کسی ملک کے سیکرٹری یا وزیر کی کیا جرأت کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دے۔ یہ میرا کپتان ہی تھا جس نے اُن کے سامنے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر absolutely not کہا تھا۔

جناب سپیکر! عمران خان نے جو خارجہ پالیسیاں بنائیں میں اُن کے بارے میں بتاتا ہوں کہ اس نے تمام اُمت مسلمہ کو اکٹھا کیا اور پاکستان میں اسلامی کانفرنس بلائی۔ جس کی وجہ سے امریکہ اور دنیا اُس کی مخالف ہو گئی کہ یہ تو ایک Islamic State بنانے جا رہا ہے اور یہ ایک Islamic Block بنا دے گا۔ اگر آج وہ اُمہ اکٹھی ہوتی تو اسرائیل کو کبھی جرأت نہ ہوتی کہ وہ فلسطین پر حملہ کرتا۔

جناب سپیکر: راناصاحب! پلیز، wind up کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں تعلیم پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ تعلیم کے جو حالات ہو گئے ہیں۔ یہاں ایچیسن کالج کا واقعہ ہوا ہے اور وہاں کے پرنسپل نے استعفیٰ دیا ہے۔ یہ معاملہ بہت highlight ہوا ہے۔ یہ بیوروکریسی جب دو، دو سال جیل میں رہتی ہے، جب یہ بیوروکریسی

چھٹیوں پر چلی جاتی ہے تو یہ سال سال کی تنخواہیں ایڈوانس لے لیتی ہے اور اپنے بچوں کی فیسیں دیتے ہوئے انہیں موت پڑتی ہے۔ وہ فیسیں ان کو دینی چاہئیں۔ اس ملک کے قانون کے ساتھ ایسے نہیں کھیلنا چاہئے۔ احد چیمہ اگر اتنے ہی غریب آدمی ہیں، اُن کی 8,10 ۔ ارب روپے کی پراپرٹی تو صرف لاہور میں ہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر وہ فیسوں سے اتنے ہی تنگ ہیں تو یہ رمضان آٹے والی سکیم اُن کے لئے بھی جاری کرنی چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے سکولوں کے یہ حالات ہیں کہ پہلے 2008 میں پنجاب کے تمام سکول PEEF کو دے دیئے گئے۔ PEEF کے حالات یہ ہیں کہ وہ ایک بچے کو 500 روپے دے رہے ہیں اُس سکول کو جس کو ٹھیکے پر دیا ہوا ہے۔ دیکھیں، 40 بچوں کی کلاس ہے اگر 500 روپے ایک بچے کی فیس ہے تو سکول کو ایک کلاس کا 20 ہزار روپے جاتا ہے۔ اُس 20 ہزار روپے میں انہوں نے سکول کا کرایہ بھی دینا ہے، بجلی کا بل بھی دینا ہے، ٹیچر کو تنخواہ بھی دینی ہے پھر اس تعلیم کا کیا حال ہو گا جہاں 20 ہزار روپے میں 40 بچے ایک کلاس میں پڑھ رہے ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ سرکاری سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے۔ ہماری تحصیل میں جو سکول 1985 سے پرائمری تھے وہ آج بھی پرائمری ہیں، جو مڈل تھے وہ مڈل ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ جو ہائی سکول ہیں ان کو ہائر سیکنڈری کیا جائے اور PEF کو ختم کر کے تمام اساتذہ کو بھرتی کیا جائے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ wind up کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں ٹائم کی کمی کی وجہ سے ایک شعر آپ کو سنانا چاہتا ہوں:

چور تخت پہ قابض ہے
میرا کپتان قید میں ہے
تیرے حقوق کی ضمانت نہیں کوئی اب
غریب شہر تیرا خیر خواہ قید میں ہے

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بریگیڈیئر صاحب!

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں صرف ایک دو منٹ very small comments کے لئے لوں گا۔ یہاں پر رمضان پیکج کی بہت تعریف ہو رہی ہے آپ یقین کریں کہ اگر یہ اچھا ہوتا تو میں بھی ضرور اس کی تعریف کرتا۔

جناب سپیکر: آپ صرف اپنی ہی بات کریں۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقے کی ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے تقریر کر لی ہے؟

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں نے تقریر نہیں کرنی بس یہ کہنا ہے کہ میرا حلقہ پنڈ دادنخان ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بریگیڈئر صاحب! یہ بجٹ پر بحث ہے، آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟ جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ اس بجٹ کے حوالے سے اپنی رائے اور معروضات اس ہاؤس کے سامنے رکھ سکوں۔ یہ تقریباً 4500۔ ارب روپے کا بجٹ اس پر گزشتہ تین روز سے میرے خیال میں بہت اچھی debate ہو رہی ہے۔ اپوزیشن کی جانب سے بھی بہت سارے ممبران نے بجٹ کے حوالے سے بہت اچھے points raise کئے۔ انہوں نے بجٹ کے ساتھ ساتھ جو ملک کی سیاسی صورتحال ہے اور ہر سیاسی جماعت کا جو اس وقت پاکستان کی سیاست میں جو مؤقف ہے وہ بھی انہوں نے اس بجٹ کی تقریر کرتے ہوئے ساتھ ساتھ وہ points بھی raise کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے پاس بجٹ کے حوالے سے بھی کچھ چیزیں ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ میں نے اپوزیشن کے ممبران کی تمام تقاریر میں صرف ایک چیز observe کی ہے کہ انہوں نے تاثر کچھ اس طرح کا دیا ہے کہ جیسے اِن کا تعلق ایک ایسی جماعت سے ہے جو پاکستان میں کبھی اقتدار میں نہیں آئی۔ حالانکہ ان کو اس بات کا خیال ہونا چاہئے تھا کہ اِن کی جماعت پنجاب میں ساڑھے 4 سال حکومت کر چکی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان کو اس بات کا بھی احساس ہونا چاہئے تھا کہ مرکز میں ان کی جماعت تقریباً پونے چار سال حکومت کر چکی ہے اور اِن کی جماعت KPK میں دس سال حکومت کر چکی ہے۔ چلیں،

KPK چھوڑ دیں یہ پنجاب اسمبلی ہے ہم اس پر بحث نہیں کرتے لیکن گزشتہ ساڑھے چار سال جس میں سے تقریباً چار سال عثمان بزدار کے اور چھ ماہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب کے ہیں۔ اس صوبے میں یہ تقریباً ساڑھے چار سال حکمران رہے اور کسی ایک ممبر کے علاوہ کسی میں اتنی اخلاقی جرات نہیں تھی کہ وہ اس عرصہ اقتدار کو defend کرتا۔ ہم پر لاکھ تنقید کریں۔ ہمارا ممبر اگر KPK کی اسمبلی میں بیٹھا ہو گا، ہمارا ممبر سندھ اسمبلی میں بیٹھا ہو گا تو وہ پنجاب میں شہباز شریف کے دس سال کے عرصہ اقتدار کو نہ صرف own کرتا ہے بلکہ اس پر فخر بھی کرتا ہے۔ مجھے عثمان بزدار کے عرصہ اقتدار کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ان کی تین دن کی تقاریر نکلوالیں وہ شرمندگی سے بھرا ہوا ہے۔ یہاں کسی نے اس کا ذکر فخر سے نہیں کیا۔ میرے خیال میں انہوں نے درست کیا ہے۔ وہ پنجاب کی تاریخ کا ایک سیاہ باب تھا جو چار سال یہاں عثمان بزدار اور چھ ماہ پرویز الہی صاحب یہاں حکمران رہے۔ مجھے یہاں حیرت ہوئی کہ ایک فاضل ممبر نے یہ بھی کہا کہ پنجاب کا بجٹ چھوڑ کر وہ سیدھا امریکہ گئے اور کہا کہ بس امریکی الیکشن آنے والا ہے، وہاں ٹرمپ جیت جائے گا اور عمران خان باہر آجائے گا۔ یہ سفر ذرا دیکھیں، امریکہ سے آزادی کا سفر کہاں سے شروع ہوا اور کہاں آکر اس کا اختتام ہو رہا ہے۔ یہ وہ پارٹی ہے کہ اس کے لیڈر نے پونے چار سال ٹی وی پر بیٹھ کر اس قوم کو یہ بتایا کہ آرمی چیف جو ہوتا ہے وہ قوم کا باپ ہوتا ہے انہوں نے پاکستان کی تاریخ میں ایک نیا ابو تلاش کیا اور یہ ٹی وی پر چار سال same page اور same page کے فضائل بیان کرتے رہے۔ میں کسی مخصوص بندے کی بات نہیں کر رہا، کوئی ایک بندہ بتا دیں جس نے چار سال ٹی وی پر بیٹھ کر اور پرائم منسٹر ہاؤس میں بیٹھ کر same page کی فضلیت اور اس کے فضائل بیان نہ کئے ہوں لیکن جب لڑائی ہو گئی تو ابو کو جانور کہا گیا۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ وہ ابو جانور بن گیا اور میر جعفر بن گیا۔ اب مجھے حیرت ہے کہ انہوں نے ایک نیا ابو تلاش کیا، وہ پاکستان میں نہیں ملا اور وہ نیا ابو امریکی ٹرمپ ہے۔ اب ان کی ساری امیدیں ان سے وابستہ ہیں، وہ امریکی آزادی کا نعرہ تو پچھلے ماہ کا تھا ان کی امریکہ کے اندر صرف سیاسی سرگرمی دیکھ لیں تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ امریکہ سے آزادی کا جو کھوکھلا نعرہ تھا اور قوم کو دھوکہ دینے کا جو نعرہ تھا، اگر کوئی سمجھدار پاکستانی ان کی امریکہ کے اندر چھ ماہ کی سرگرمی کو دیکھ لے تو اس نعرہ کا پوسٹ مارٹم ہو جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر کہا گیا کہ پاکستان میں ہر لیڈر کی ایک قیمت رکھی ہے لیکن عمران خان کی قیمت نہیں ہے۔ میرے دوست شور نہ کریں عمران خان کی قیمت سعودی شہزادے کی صرف ایک گھڑی ہے۔ ایک گھڑی صرف اس کی قیمت ہے اور اگر بات کو تھوڑا آگے بڑھانا ہے تو عمران خان کی قیمت کیا ہے تو ابھی رانا شہباز احمد نے کہا کہ ہم لُوٹا ہوا پیسا پاکستان میں واپس لائے۔ پاکستان کے خزانہ میں اگر ریکارڈ پر کوئی رقم ہے تو آپ کو بھی پتا ہے کہ وہ 190 ملین پاؤنڈ کی رقم ہے جو پاکستان میں آئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب چونکہ بجٹ تقریر ہے کسی دن یہ رکھیں تو ایک ایک نکتہ پر بات کریں گے کہ وہ 190 ملین پاؤنڈ کس طرح سے پاکستان کے خزانے میں آیا تھا اور کس طرح سے ملک ریاض کے خزانہ میں گیا؟ اگر عمران خان کی قیمت پوچھنی ہے تو ملک ریاض سے پوچھیں جس کا 190 ملین پاؤنڈ UK میں پکڑا گیا اور وہ کس طرح adjustment کی صورت میں اس کے account میں واپس گیا۔ یہاں باتیں تو بہت ساری کرنے والی ہیں، یہاں یہ بڑے ڈرانے کے انداز میں کہتے ہیں کہ آج ہم یہاں بیٹھے ہیں اور آپ اُدھر بیٹھے ہیں کل ہم اُدھر ہوں گے اور آپ اِدھر ہوں گے یہ ڈراتے ہیں۔ حضور! ہم اُدھر بیٹھ کر اِدھر آئے ہیں۔ ہم وہ سارا کچھ بھگت کر اِدھر آئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چار سال کی جو فاشٹ حکومت تھی اس کی داستانیں میں نے صرف ایک دن رانا ثناء اللہ خان کی سنائی تھیں۔ آپ سے میرا وعدہ ہے کہ ہر سیشن میں آپ کے لیڈر کی سفاکیت اور آپ کی آمرانہ حکمت عملی تھی ہر بار ایک کہانی سنایا کروں گا پاکستان کے ایک لیڈر کی کہانی جس نے چار سال میں پاکستان کے سیاسی کلچر کو تباہ کیا۔ ہاں! ٹھیک ہے آج آپ مشکل میں ہیں اور میں ایک سیاسی ورکر ہوں کوئی سیاسی ورکر مشکل میں آئے تو میں قطعاً قطعاً اس پر تالیاں بجانے والا نہیں ہوں لیکن اپنے گریبان میں جھانکیں۔ آپ چار سال کیا کرتے رہے؟ اور کچھ نہیں تو کم از کم اپنی لیڈر شپ کی سطح پر عمران خان سے جیل سے ایک پیغام باہر دلوا دیں کہ جو چار سال میں منہ پر ہاتھ پھیرتا رہا اور امریکہ میں جا کر کہتا رہا فلاں کا AC اُتروا دوں گا تو میں وہ غلط کرتا رہا اور میں معافی مانگتا ہوں تو یقین مانو۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No cross talks. Please no cross talk, as a matter of fact آپ لوگ تشریف رکھیں۔Please no cross talk. As a matter of fact یہ ان کا ٹائم ہے بجٹ تقریر میں جو وہ بات کر رہے ہیں normally practice یہی ہے کہ بجٹ تقریر میں وہ اپنی مافی الضمیر بیان کرتے ہیں جو رانا صاحب نے تقریر کی اس کا 90 فیصد حصہ ان کا مافی الضمیر تھا اور بجٹ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اسی طرح میں نے ان کو نہیں روکا، ان کی بات آپ کے لئے کڑوی ہے لیکن دقت یہ ہے کہ سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ اگر نہیں ہو گا تو parliament is no parliament and assembly is no assembly. I will give you time sir. (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد آصف: جناب سپیکر! ان کی تقریر کا دورانیہ 15 منٹ سے اوپر جا رہا ہے پھر باقیوں کو بھی پندرہ منٹ دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو لسٹ دوں کہ کتنے معزز ممبران کو پندرہ پندرہ منٹ سے زیادہ ٹائم ملا ہے based upon the content of their speech, I have allowed it as a Speaker. Will you dictate me کہ میں نے کیا کرنا ہے؟ میں نے رانا آفتاب احمد خان صاحب کو ٹائم دیا اور میں نے جناب احمد خان بھچر کو ٹائم دیا honorable members spoke very well and I kept on listening to him for good eighteen minutes. It's upon the content of what you speak. Speak good the whole House will listen جناب سمیع اللہ خان صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں سیدھا بجٹ پر آجاتا ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ انہوں نے ابھی چار پانچ سال باتیں کرنی ہیں اور ہماری بھی سننی ہیں۔ بجٹ کا خلا میں کوئی comparison نہیں ہوتا اگر یہ کبھی اقتدار میں نہ آئے ہوتے تو یہ کہتے کہ ہم نے آج پنجاب کے بجٹ کا comparison نیویارک سٹی کے سالانہ بجٹ سے کرنا ہے تو ہم کہتے کہ جی بالکل ٹھیک ہے لیکن اس بجٹ کا comparison تو آپ کے پچھلے چار سال کے دور حکومت سے ہو گا۔ آپ کو فخر سے وہ comparison خود بھی کرنا چاہئے اور اس کو welcome بھی کرنا چاہئے حالانکہ حقیقت یہ

ہے کہ ہم نے پچھلے ساڑھے چار سال میں انہی benches پر بیٹھ کر دیکھا کہ پنجاب حکومت کو پانچ سال کون چلا رہے تھے، جناب عمران خان، جناب عثمان احمد بزدار، احسن جمیل گجر، فرح گوگی اور ایک بیوروکریٹ تھا جو بیوروکریسی کو بھی ٹیکے لگاتا اور اس کا نام بھی ٹی کے تھا۔ آپ کو پتا ہو گا کہ وہ ٹی کے صاحب کون تھے۔ یہ پانچ کا گینگ تھا جو پنجاب کے بجٹ سے لے کر ہر چیز کو اس پنجاب میں پچھلے پانچ سال چلاتا رہا۔ اب ان کو شاید یاد نہیں ہے اور میں یاد کروا رہا ہوں کہ انہوں نے چار بجٹ پیش کئے ہیں۔ انہوں نے پہلا بجٹ 16۔اکتوبر 2018 کو پیش کیا، دوسرا بجٹ 14۔جون 2019 کو پیش کیا، تیسرا بجٹ 15۔جون 2020 کو پیش کیا اور چوتھا بجٹ 14۔جون 2021 کو پیش کیا اور یہ سارے بجٹ مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب نے اس ایوان میں پیش کئے۔ اب ان کا مختصر سا جائزہ لے لیتے ہیں۔ ان کے چار سال میں جو ایجوکیشن پر رقم مختص کی وہ 1590۔ارب روپے تھی جو کہ اگر اس کی average نکالی جائے تو وہ 397۔ارب روپے بنتی ہے۔ ان کا ایجوکیشن کا بجٹ 397۔ارب روپے تھا۔ اب جو بجٹ آیا ہے اس میں ایجوکیشن شعبہ کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے وہ 397۔ارب روپے کے مقابلے میں 595۔ارب روپے ہے اور ہم یہاں کہیں کہ یہ بُرا بجٹ ہے۔ آپ جس state of mind میں ہیں آپ کہہ سکتے ہیں۔ مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! شعبہ ہیلتھ میں ان کے چار سال میں جو total budget رکھا گیا وہ 1190۔ارب روپے تھا ان کی average تقریباً 300۔ارب روپے بنتی ہے اور جو موجودہ بجٹ ہے اس میں 473۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اُس میں 473۔ارب روپے یعنی 300۔ارب روپے کے مقابلے میں ہیلتھ کے بجٹ میں رکھے گئے ہیں۔ agriculture کی بات ہوئی 4 سال میں انہوں نے ٹوٹل 163 billion rupees رکھے جو کہ average تقریباً 40,41 ارب بنتے ہیں اور 40 ارب روپے کے مقابلے میں ہماری حکومت نے agriculture کا بجٹ تقریباً 80 ارب روپے اس سال مختص کیا ہے۔ یہ میرے پاس سارے departments کا data اگر کوئی معزز ممبر لینا چاہے گا تو میں نے 4 سال کا break up۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب! آپ please wind up کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ یہ واقعی اتنی لمبی چوڑی detail ہے اور وقت کم ہے، میں صرف آخر میں یہی کہوں گا کہ آئندہ پانچ سال بھی آپ نے اُدھر ہی بیٹھنا ہے اور ہم نے پانچ سال اِدھر ہی بیٹھنا ہے اللہ کی مہربانی سے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے hooting کی گئی کہ اللہ کول نئیں جانا)

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب گل مکاؤ۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اللہ کول جان دیاں گلاں ٹھیک نیں۔ تو حضور بات یہ ہے کہ چار سال آپ کو آئینہ دکھاتے رہیں گے، بہت شکریہ۔

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ سید رفعت محمود ہیں؟

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! تشکل عباس وڑائچ ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اگر حسن ملک بھی نہیں ہیں تو میں آپ کو باری نہیں دے رہا مجھے floor ان دونوں ممبران کو دینا ہے ابھی آپ کی باری آئے گی۔ discussion میں Point of Order نہ لیں پھر ایک بُری رِیت پڑ جائے گی this will continue and it will be an unending story. I am speaking out of my experience. Please be seated. I will give you time. آپ ابھی بیٹھ جائیں۔ جی، سید رفعت محمود صاحب!

سید رفعت محمود: ایاک نعبد وایاک نستعین○ اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے خدا تعالیٰ ہم تیری ہی رحمت کے طلب گار ہیں۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلی بار اس صوبائی اسمبلی میں منتخب ہو کر آیا ہوں میرا تعلق سوہاوہ، دینہ، جہلم سے ہے اور میرا حلقہ منگلا ڈیم سے بالکل جُڑا ہوا ہے۔ منگلا ڈیم پنجاب کا دوسرا بڑا ڈیم ہے جو آدھے پنجاب کو سیراب کر رہا ہے اور میری جو تحصیل سوہاوہ ہے، تحصیل دینہ ہے اور ڈومیلی کا علاقہ ہے یہ بہت ہی پسماندہ علاقے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جو Upper Jhelum Canal اور Lower Jhelum Canal میری تحصیل ان نہروں کے ساتھ بالکل جڑی ہوئی ہے اور ان نہروں کے ساتھ ایک چھوٹی نہر ہماری تحصیل سوہاوہ اور دینہ کو بھی دی جائے۔

دوسرا میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری جو تحصیل دینہ ہے یہ تقریباً کافی عرصہ پہلے تحصیل بنی تھی اور وہاں پر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ابھی تک موجود نہیں ہے لوگ جب بیمار ہو جاتے ہیں یا کوئی accident ہو جاتا ہے تو اُن کو دوسرے شہروں میں لے جاتے ہوئے کئی افراد راستے میں ہی انتقال کر جاتے ہیں تو مہربانی کر کے تحصیل دینہ میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال قائم کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، Order in the House, please معزز ممبرات کر رہے ہیں۔ وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور جناب خلیل طاہر سندھو! آپ نے گفت و شنید کرنی ہے تو سائڈ پر lobbies ہیں. you are disturbing members

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! میرے حلقہ میں ڈومیلی کا علاقہ ہے جہاں 80 ہزار کی آبادی ہے اور وہاں پر ایک ہی کالج ہے اور اُس کالج کے اندر بالکل کوئی سٹاف موجود نہیں ہے اور وہ بہت پسماندہ علاقہ ہے وہاں جو طالب علم ہیں اُن کو دور دراز علاقوں میں بسوں کی چھتوں پر سفر کر کے اپنی تعلیم کا نظام مکمل کرنا پڑتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہاں پر اُس گورنمنٹ ڈگری کالج میں سٹاف کی کمی کو پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! سوہاوہ چکوال روڈ پر آئے دن accidents ہو رہے ہیں اور وہاں پر کوئی ٹریفک پولیس نہیں ہے کل بھی ایک accident ہوا ہے اُس accident کی وجہ سے دو نوجوان وفات پا گئے ہیں تو مہربانی کر کے وہاں پر ٹریفک پولیس کا سٹاف تعینات کیا جائے۔ میرے حلقے میں 80 فیصد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو مہربانی کر کے میرے حلقے کی جو سڑکیں ہیں وہاں پر مرمت کروائی جائے ہم نے تمام سڑکوں کی لسٹ ڈپٹی کمشنر آفس جہلم میں جمع کروادی ہے۔ سوہاوہ شہر میں پانی کی بہت قلت ہے اور جو Tehsil Municipal Administration ہے وہ لوگوں سے پورے بل وصول کر رہی ہے اور لوگوں کے گھروں میں بالکل پانی نہیں آ رہا اور لوگ بل دینے پر مجبور ہیں تو مہربانی کر کے اُس تحصیل سوہاوہ میں جو tub wells کی کمی ہے ان کو پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! جس طرح وزیر اعلیٰ صاحبہ نے کہا تھا کہ غریبوں کے ہر گھر کو 300 بجلی کے units فری دیئے جائیں گے اب لوگ ہم سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا اس بجٹ میں وہ 300 بجلی

کے units آپ دیں گے یا نہیں دیں گے ؟وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن بیٹھے ہیں اس بات کا بھی بتائیں کہ کیا لوگوں کو 300 بجلی کے units ابھی ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔

جناب سپیکر ! ہمارے جو پی ٹی آئی کے ورکرز ہیں میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں پچھلے دنوں دینہ شہر کے ایک محلے میں گیا تو میں جب واپس آیا تو رات کے آٹھ بجے کا ٹائم تھا تو مجھے ہمارے ایک آدمی نے کہا کہ ایک گھر میں بڑا ضروری جانا ہے تو میں نے کہا میں سارے دن کا تھکا ہوا ہوں میں آج نہیں جا سکتا تو کیا وجہ ہے آپ مجھے آج ہی کیوں لے کر جانا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا کہ الیکشن والے دن صبح ایک بزرگ نے اپنی بہو کو کہا کہ بیٹا آپ نے ایک ووٹ شیر کو ڈالنا ہے اور دوسرا ووٹ عقاب کو ڈالنا ہے تو اُس خاتون کے ساتھ اُس کا 4 سال کا بیٹا بھی پولنگ سٹیشن پر چلا گیا وہاں پولنگ سٹیشن پر بڑی لمبی لمبی لائنیں لگی ہوئی تھیں تو وہ بچہ اُونچا اُونچا رونے لگا کہ ماما دادا ابو کی بات نہیں ماننی ہم نے ووٹ عمران خان کو دینا ہے۔ میں اُس بچے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب اُس نے کہا ماما میں آپ کی پرچی خود ہاتھ میں پکڑوں گا اور میں آپ کو شیر کو ووٹ نہیں ڈالنے دوں گا ہم نے صرف عمران خان کو ووٹ ڈالنا ہے، لوگوں نے کہا کہ یہ بچہ جو رو رہا ہے پورا پولنگ سٹیشن دیکھ رہا ہے تو اس کی بات مان جائیں تو اُس بچے نے اپنی والدہ کو مجبور کر دیا تو اُس کی ماں نے عمران خان کے نمائندہ کو ووٹ ڈالا۔ میں اپنے تمام دوستوں کا، اپنی ماؤں کا، بہنوں کا، اپنے حلقے کی عوام کا اور اپنے voters کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے بھاری اکثریت سے منتخب کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا ضلع جہلم ترقی کرے اور جو میں نے تجاویز دی ہیں مجھے امید ہے کہ یہ ان شاءاللہ پوری کریں گے۔ بہت مہربانی، بہت نوازش، اللہ حافظ۔

جناب سپیکر: جی، محمد نعیم صفدر صاحب ! تشریف نہیں رکھتے۔ مجھے ابھی ایک request ملی ہے محترمہ صائمہ کنول she is not feeling well ایک اور معزز ممبر سردار محمد علی صاحب کی بھی کہیں engagement ہے تو پھر میں محترمہ صائمہ سے کہتا ہوں کہ آپ بات کر لیں۔ I am giving two speeches straight to the members who have requested and both are from the opposition side.

محترمہ صائمہ کنول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد وایاک نستعین o

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ایک منٹ۔ مجھے ابھی Chief Whip نے approach کیا تھا from Opposition benches اور اُن کا یہ خیال تھا کہ ہمارے ممبرز کی لسٹ زیادہ ہے اور دن تھوڑے ہیں اب ہم ان کی cut motions کے بھی دن رکھ چکے تھے تو ان کا خیال تھا کہ ہم cut motions ایک دن میں بھگتالیں گے تو آپ general discussion کا ایک دن بڑھادیں، تو ٹھیک ہے میں نے سیکرٹری اسمبلی سے کہہ دیا ہے کہ وہ آپ کے لئے general discussion ایک دن اور بڑھادیتے ہیں۔ آپ اپنی cut motions کا ایک دن چھوڑ رہے ہیں تو rightfully آپ ایک دن general discussion میں اور لے لیں۔ Treasury Benches سے almost 50 members کی لسٹ میرے پاس پڑی ہے that will be hardly exhausted اور جو اپوزیشن کے ممبرز بات کرنا چاہتے ہیں تو اُن کی لسٹ آج ہی دے دیں۔

ڈپٹی قائد حزب اختلاف (جناب محمد معین الدین ریاض): جناب سپیکر! It should not be altered اور اس کے اندر addition and subtraction نہ ہو، کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ جن کے نام آئے ہوئے ہیں اُن کے علاوہ نئے نام اور آجاتے ہیں اور یہ نام پیچھے چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: This will go in the same order as it is

ڈپٹی قائد حزب اختلاف (جناب محمد معین الدین ریاض): جناب سپیکر! It should be in the same order.

جناب سپیکر: صرف دو معزز ممبران کو میں allow کر رہا ہوں جیسے محترمہ صائمہ کنول کا اور سردار محمد علی خان کا ہے۔ تو they will speak straight in a row. جی، محترمہ! please آپ بات کریں۔

محترمہ صائمہ کنول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد وایاک نستعین o جناب سپیکر۔ میں اپنے حلقہ پی پی۔260 کی منتخب ایم پی اے ہوں۔ الحمد للہ، اللہ کے کرم سے، ماں باپ کی دعاؤں اور اپنے لیڈر عمران خان کے اعتماد اور مجھے بخشے ہوئے اعزاز کہ میں ایک مڈل کلاس فیملی سے ہوں مجھے انہوں نے ٹکٹ دے کر جو اعزاز بخشا جو عزت بخشی۔

میں اس پر ان کی اور اپنے حلقہ کی عوام کی بھی بہت مشکور ہوں کہ جنہوں نے عمران خان پر اعتماد کرتے ہوئے مجھے بھاری مینڈیٹ کے ساتھ کامیابی دلوائی۔ میں آپ سے request کروں گی کہ جس طرح سے آپ نے باقی ممبران کو ٹائم دیا ہے تو مجھے بھی آپ 15 منٹ کا وقت دیں گے تاکہ میں اپنے حلقہ کے issues پر بات کر سکوں۔ مجھے یہاں پر کسی کی خوشامد کا صفحہ پڑھ کر اپنی special seat نہیں لینی بلکہ مجھے صرف اپنے اہم issues پر بات کرنی ہے۔ میں اپنے رب سے عہد کر کے آئی ہوں کہ جہاں تک انسانی کوشش کام کر سکتی ہے تو میں اپنے حلقہ کی عوام کے مسائل کے حل تک ان شاءاللہ لڑوں گی۔ میرا حلقہ تو ویسے ہی مسائل کا مسائلستان ہے۔ مگر میں آج کچھ اہم issues پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! ایمان کے بعد سب سے اہم چیز صحت ہے مگر بدقسمتی سے صحت کے لئے فنڈز نہ ہونے کے برابر رکھے جاتے ہیں اور پھر وہ فنڈز لاہور سے ہوتے ہوئے میرے حلقہ تک پہنچنے میں انجانی سی یخ بستہ ٹھنڈ کا شکار ہو کر سکڑ جاتے ہیں کیونکہ یا تو وہ فنڈز Metro Busses کی نذر ہو جاتے ہیں یا پھر سینکڑوں ارب روپے کی اورنج ٹرین کی نذر ہو جاتے ہیں۔ کہاں وہ خان صاحب کی انسانیت سے محبت کا شاہکار صحت کارڈ اور کہاں تخت لاہور کے لولے لنگڑے پراجیکٹس جو میرے وسیب کے بنیادی حقوق بھی کھا جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اب اپنے حلقہ کی عوام کا پورا پورا حق لے کر جاؤں گی۔ میری پہلی گزارش ہے کہ میرے حلقہ پی پی-260 کے شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سنٹر کی تعمیر کے لئے فنڈز کی ترجیحی بنیادوں پر فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ وہاں کی آبادی کی صحت کے مسائل بھی حل ہوں ایسا نہ ہو کہ انہیں 60 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے رحیم یار خان جانا پڑے اور خدانہ کرے کہ کوئی مریض راستے میں ہی expire ہو جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کے بدقسمتی سے بے تحاشا ایسے سکولز ہیں جو تیس، چالیس سالوں سے اپ گریڈ نہیں ہوئے یا کروائے ہی نہیں گئے اور middle schools کو high

schools کا درجہ نہ دیا گیا، پھر یہ technical mistake کر دی گئی کہ جہاں ہائی سکولز ہی نہیں وہاں عوامی پریشر کی وجہ سے کالج بنا دیا گیا، مگر اس کالج میں بچے ہی نہیں ہیں تو بچے کہاں سے آئیں جب ہائی سکول ہی نہیں ہے تو کالج میں پڑھنے کے لئے بچے کہاں سے آئیں گے تو براہ مہربانی میرے حلقہ کے 20 مڈل سکولز کو اس بجٹ میں ہائی سکولز کا درجہ دے دیا جائے اور کم از کم 30 پرائمری سکولز کو مڈل سکولز کا درجہ دیا جائے؟ پھر جو سکولز موجود ہیں ان کا انفراسٹرکچر بالکل تباہ حالی کا شکار ہے۔ سکولز اور کالجز میں سٹاف اور سہولیات کا بے حد فقدان ہے۔ آپ کی خاص شفقت ہو گی اگر اس بجٹ میں ہمارے سکولوں کے دیگر تعلیمی مسائل کو بھی حل کروایا جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ سے شان و شوکت سے بھرپور دریائے سندھ گزرتا ہے جس کے ادر گرد وادی سندھ کی عظیم تہذیبوں نے ترقی پائی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کے ارد گرد کا پانی کھارا ہو؟ جب کچھ خاص لوگوں کی شوگر ملز کو ترقی دینے کے لئے خطرناک pesticides اور کھادوں کا استعمال ہو گا تو پھر زمین تو کڑواہٹ ہی دے گی اور وہاں سیوریج لائنیں نہیں ہیں اگر سیوریج کا پانی زمین میں جائے گا تو پھر پینے کا صاف پانی تو خود ہی گندہ ہو گا جس کی وجہ سے گھر گھر میں ہیپاٹائیٹس اور مختلف قسم کی مہلک بیماریاں مفت مشورے لینے کے لئے آجاتی ہیں۔ دل اور گردوں کے مریض ہسپتال نہ ہونے کی وجہ سے ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں کیونکہ میٹرو اور اورنج ٹرینیں تو جگر کا علاج کرنے سے رہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں سابقہ دور میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے جو کہ کرپشن کی نذر ہو گئے۔ متعدد فلٹر پلانٹس ایسے تھے جو کہ ایک دن بھی نہ چل سکے تو اب یہ حالت ہے کہ مشینری اور بجلی کے میٹر تک چوری ہو چکے ہیں تو گزارش ہے کہ اس معاملے پر خاص توجہ فرمائی جائے کیونکہ گندے پانی کی وجہ سے میرے حلقہ کی عوام کی صحت بہت متاثر ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! سنا ہے ہمارے وطن میں زراعت کو ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ ملک کی 70 فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے مگر کسان کے مسائل کوئی نہیں سنتا اور اگر سنتے بھی ہیں تو صرف نام نہاد کاغذی کارروائی تک۔ PDM کے imported دور حکومت میں کسانوں کا جو حشر ہوا وہ اگلے 10 سال تک ملکی معیشت پر اثر انداز رہے گا۔ کسان خوشحال نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی-260 دریا کے درمیان واقع ہونے کے باوجود نہری پانی سے محروم ہے۔ دریاؤں کے دریا تو ایسا لگتا ہے کہ صرف سندھ کے وڈیروں کو پالنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ محکمہ زراعت کا عملہ اور مقامی انتظامیہ صرف خانہ پوری تک محدود ہے۔ فصلوں کی پیداوار متاثر ہے جبکہ کھاد کے خود ساختہ بحران اور جعلی ادویات نے کسانوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ چھوٹے کسان کو direct relief دیا جائے تاکہ ہم اپنی معیشت میں بہتری لا سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! اگر آپ اُس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کو ٹائم دیتے ہیں تو مجھے بھی اپنے حلقہ کی عوام کے ریلیف کے لئے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ دیکھیں کہ ابھی آپ ہی کے colleagues نے بات کرنی ہے تو مہربانی کریں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! یہ عوام کے ریلیف کے لئے ہے اور یہ بجٹ نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس صرف آدھا منٹ کا وقت ہے۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! میں یہ چاہتی تھی کہ میں اپنے حلقہ کی عوام کے لئے یہاں پر demands کر سکوں کیونکہ یہ بجٹ ہے اور debates کرنے کے لئے آگے پانچ سال پڑے ہیں۔ دوسرے ممبران کو ٹائم دیا جاتا ہے لیکن جب ہماری باری آتی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ speech wind up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کو بات کرتے ہوئے چھ منٹ کا وقت گزر چکا ہے۔ آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! نگہبان راشن سکیم تصویر اور تضحیک کے ساتھ چلائی جا رہی ہے میرے حلقہ میں راشن دینے کے لئے گاڑیاں پھر رہی ہوتی ہیں لیکن وہاں راشن لینے والا کوئی نہیں ہے کیوں، کیونکہ وہاں پر جو مستحق لوگ ہیں ان کے نام ہی نااہلی میں آجاتے ہیں۔ میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات مکمل کروں گی:

یہ مکتب حلقے کب تک ہماری تقدیر لکھیں گے
یہ جب بھی لکھیں گے غلامی کی زنجیر لکھیں گے
سنا دو فیصلہ اپنا ان سب طاغوتی غلاموں کو
ہم اپنے خواب آزادی کی اصل تعبیر لکھیں گے

جناب سپیکر! میرا اگلا شعر اپنے لیڈر عمران خان کے نام ہے کہ:

وہ ایک میدان میں تنہا ہے مگر تنہا بھی لشکر ہے
گواہ رہنا اسے تاریخ میں حق کی تنویر لکھیں گے
یہ جان جاتی ہے تو جائے، وطن پر آنچ نہ آئے
نہیں سر کو جھکانا پھر رسم شبیر لکھیں گے
پاکستان زندہ باد۔ عمران خان زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب سردار محمد علی اپنی بات کریں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق ڈسٹرکٹ اٹک سے ہے اور میں جس حلقہ سے منتخب ہوا ہوں وہ غالباً دو تحصیلوں پر محیط ہے۔ میرے حلقہ کی 75 فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے، ان کا ذریعہ معاش ان کا روزگار ان کا اوڑھنا بچھونا زراعت سے وابستہ ہے اور میں بھی اسی طبقہ کا حصہ ہوں۔ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس کو موٹا موٹا پڑھا ہے تو مجھے بہت تکلیف ہوئی میں آپ کے توسط سے منسٹر فنانس کی توجہ چاہوں گا کہ ایک زرعی ملک اور زرعی صوبہ اور اس کے لئے بجٹ افسوسناک حد تک کم ہے کیونکہ ڈویلپمنٹ بجٹ اور نان ڈویلپمنٹ بجٹ غالباً 80۔ ارب روپے بنتے ہیں جیسا کہ ابھی سمیع اللہ خان صاحب نے فرمایا ہے۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ڈویلپمنٹ بجٹ 7۔ ارب روپے کے لگ بھگ ہے تو یہ شرم کا مقام ہے۔ ہم نے تو یہی سنا ہے کہ زراعت اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور میں حال ہی میں فنانس منسٹر صاحب جو آپ نے ابھی تازہ تازہ import کئے ہیں، ان کا ٹی وی پر ایک talk show دیکھ رہا تھا انہوں نے اس بات کو تسلیم ہے کہ یہ ملک معاشی طور پر خود کفیل اور۔۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ ایک سیکنڈ اپنی speech روک لیں۔ Order in the House دیکھیں ایک معزز ممبر یہاں پر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں اگر آپ میں کسی نے بھی گپ شپ کرنی ہے تو اس کے لئے lobbies موجود ہیں تو میری یہ request ہو گی کہ آپ خاموشی کے ساتھ معزز ممبر کی بات سنیں۔ شکریہ۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بتا رہا تھا کہ میں حال ہی میں ٹی وی پر ایک talk show دیکھ رہا تھا اور انہی کے امپورٹ کردہ فنانس منسٹر صاحب کی بات سن رہا تھا جن کے بارے میں یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کی معیشت کو بلندیوں پر لے جائیں گے تو انہوں نے خود دو چیزوں کو focus کرنے کو کہا ہے کہ اگر اس ملک کو خود کفیل بنانا چاہتے ہیں اور اس ملک کو آپ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہتے ہیں تو دو شعبوں میں آپ کو ہنگامی اور war efforts کرنا پڑیں گی۔ انہوں نے پہلی بات کی کہ آپ کو agriculture revolution لے کر آنا پڑے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا تعلق بھی زمیندار گھرانے سے ہے، مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ اس ایوان میں آدھی سے زیادہ نمائندگی زراعت پیشہ لوگوں کی ہے لیکن جب زراعت کو فروغ دینے اور کسان کو اٹھانے کی بات آتی ہے تو پھر زراعت پیشہ سے منسلک نمائندگی نظر نہیں آتی۔ یہ ملک اُس وقت ترقی کرے گا جب یہاں کا کسان، یہاں کا زمیندار، یہاں کا باری خود کفیل ہو گا۔ اگر آپ نے اس ملک کو اٹھانا ہے تو پھر آپ نے زرعی شعبے میں انقلابی اقدامات کرنے ہیں۔ زرعی شعبے اور پنجاب کے کسانوں کے منہ پر ایک بہت بڑا طمانچہ ہے کہ آپ نے زراعت کے لئے صرف 7۔ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے جو شاید اس زرعی شعبے کو اٹھانے کے لئے ہوا کا ایک جھونکا بھی نہیں ہے۔ آپ کے سامنے ہے کہ پچھلے کافی عرصے سے کھاد اور بیج کا طوفان آیا ہوا ہے، اگر زمیندار خود کفیل نہیں ہو گا، اگر زراعت نہیں اٹھے گی تو پھر پاکستان ترقی نہیں کر سکے گا۔

جناب سپیکر! آپ نے اسی بجٹ میں لاء اینڈ آرڈر پر پونے دو سو ارب روپے مختص کئے ہیں ۔ اس صوبے بلکہ پاکستان میں بھی لاء نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں، ہاں ہم یہ ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ یہ پونے دو سو ارب روپیہ اس آرڈر کی نذر ہو گا جس کی ایک جھلک آج ہمارے قائد حزب اختلاف نے ایوان میں پیش کی جو ان کے ساتھ Anti-Terrorist Court میں ایک ڈی ایس پی

اور ایس ایچ او کا رویہ تھا۔ یہ رویہ شدید قابل مذمت ہے اور یہ پونے دو سو ارب روپے اسی آرڈر کی نذر ہوں گے۔

جناب سپیکر! تعلیم کی بات کی جاتی ہے تو آپ کے قول و فعل میں تضاد ہے، کل جو ایچی سن کالج کا واقعہ پیش آیا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ پاکستان کا ایک ایسا prestigious ادارہ جس کو پوری دنیا میں admire کیا جاتا ہے اور آپ کے ایک سابق بیوروکریٹ جن پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے اربوں روپے کا خورد برد کیا ہے۔ مجھے بڑی شرم آئی کہ گورنر ہاؤس کو استعمال کیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! پلیز wind up کریں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! اس prestigious کالج کے پرنسپل کو pressurize کیا گیا تاکہ ان کے بچوں کی فیس معاف کی جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آدھے منٹ میں اپنی بات مکمل کریں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ احد چیمہ صاحب کا نام بیت المال میں لکھوا دیا جائے اور ان کے بچوں کی کفالت بیت المال کے ذمہ کر دی جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترم یوسف کسیلیا صاحب!

جناب محمد یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تیرا کرم ہے آقا
جھکنے نہیں دیتا مجھے تیرا سہارا یا رسول اللہ

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو بجٹ پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ آپ نے تمام محکمہ جات کا احاطہ کیا ہے اور بھرپور محنت کر رہے ہیں تاکہ صوبے میں اچھے طریقے سے ترقی کا دور شروع ہو سکے۔ میں اس بات پر بھی مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ پنجاب میں پہلی دفعہ ایئر ایمبولینس کا آغاز کیا ہے، صحت کے

شعبے میں بھرپور طریقے سے کام ہو رہا ہے اور اسے مزید بہتر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے یہ سب قابل ستائش ہے۔ میں چاہوں گا کہ میرے حلقے میں ایک RHC ہے جو کہ کافی دور دراز علاقے میں ہے وہاں facilities ناکافی ہیں۔میری گزارش ہے کہ اسے 100 بیڈ کا ہسپتال بنا کر سول ہسپتال کا درجہ دیا جائے تو لوگوں کو وہاں پر صحت کی سہولیات میسر ہوں گی۔اسی طرح سے میرے حلقہ پی پی۔229 میں BHUs کی حالت بہت خراب ہے میری گزارش ہے کہ ان کو revamp کیا جائے۔

جناب والا! میرا ایسے علاقے سے تعلق ہے جہاں پر لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت سے وابستہ ہے اور زراعت کے لئے حکومت کام کرنا چاہتی ہے کسان کو سہولیات دینا چاہتی ہے، فارمنگ، ٹیکنالوجی، مشینری، کھاد، بیج، زرعی مشینری اور کیڑے مار ادویات کے لئے سہولیات دینا چاہتی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ اگر ان میں یہ add کیا جائے کہ کسان کی فصل کے عوض اسے قرضہ مل سکے تاکہ وہ جب چاہے اپنی فصل بیچے اور اسے فصل کا پورا معاوضہ مل سکے۔ کھاد کو بلیک کرنے کی وجہ سے کسان کے لئے کنٹرول ریٹ پر کھاد لینا محال بنا ہوا ہے لہٰذا اس کے لئے اچھے اقدامات کئے جائیں اور خاص طور پر نومبر میں جو یوریا درآمد کیا گیا تھا جب اس کی ضرورت تھی تو اس وقت مارکیٹ میں نہیں دیا گیا اور جب اس کی ضرورت ختم ہو گئی تو اسے مارکیٹ میں بھجوا دیا گیا اس کی انکوائری ہونی چاہئے اور آئندہ کھاد کی بروقت دستیابی یقینی بنانی چاہئے تاکہ ہمارا کسان بھرپور طریقے سے اپنا کردار ادا کرے اور ملکی معیشت بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں میں ان سے مخاطب ہوں کہ اس دفعہ گندم کی بھرپور bumper crop ہے، کسان کو جب بھی incentive دیا ہے تو اس نے اس فیلڈ میں بھرپور طریقے سے کام کیا اور target achieve کر کے دیا ہے۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس دفعہ کسان سے گندم بھرپور طریقے سے خریدی جائے تاکہ اسے ادھر ادھر کے دھکے نہ کھانے پڑیں اور یہ کسان کی support کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسی طرح پبلک ہیلتھ کے حوالے سے میرے حلقہ کی گگو واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم جسے 2019 میں ADP بک سے delete کر دیا گیا تھا۔ میری گزارش ہے کہ اس سکیم کے لئے فنڈز جاری کر کے اسے دوبارہ شروع کروایا جائے تاکہ لوگ اس سہولت سے مستفید ہو سکیں۔اسی طرح میرے حلقے میں 2018 میں

43 کے قریب سکول upgrade ہوئے تھے اس وقت پی ٹی آئی کی حکومت تھی لیکن بد قسمتی سے آج تک ان کی SNE منظور نہیں ہو سکی۔ براہ مہربانی ان کی SNE منظور کی جائے تا کہ جو پیسا ضائع ہو رہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کسیلیا صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں wind up کرتا ہوں۔ روڈ انفراسٹرکچر میں کام شروع ہے میرے حلقے کے چکوک کے روڈز انتہائی خراب ہیں براہ مہربانی ان کے لئے فنڈز دیئے جائیں۔ قائد محترم اور وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف الیکشن سے پہلے جلسے کے لئے بورے والا تشریف لے گئے تھے۔ وہاں قائد محترم میاں محمد نواز شریف صاحب نے بورے والا کو ضلع اور گلو منڈی کو تحصیل بنانے کا وعدہ کیا تھا، میری گزارش ہے کہ اس کے لئے بھی مہربانی فرمائی جائے۔ میں آخر میں اپنے حلقے کی عوام کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا اور آج میں اپنے حلقے کی آواز یہاں پر بلند کر رہا ہوں۔ اب میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات مکمل کر کے اجازت چاہوں گا:

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب جناب حسن ملک صاحب بات کریں گے۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ میں جگر مراد آبادی کے شعر سے اپنی تقریر کا آغاز کرتا ہوں:

یہ عشق نہیں آسان بس اتنا سمجھ لیجئے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے

جناب سپیکر! میرے لئے، پاکستان تحریک انصاف کے لئے، میرے colleagues کے لئے، ہماری پارٹی کے لئے اور ہمارے کارکنوں کے لئے مشکلات کے انبار تھے۔ ہمارے لئے مشکلات کے پہاڑ تھے اور آگ کا دریا 9۔ مئی سے پہلے بھی تھا۔ میں آپ کو اپنے ضلع خوشاب کے

حوالے سے بتانا چاہوں گا۔ ہماری عوام، ہمارے کارکن اور ہم لوگ ایک پُرامن احتجاج کے لئے باہر نکلے تاکہ اپنے قائد عمران خان صاحب کی رہائی کو ممکن بنایا جاسکے اور ان کے ناحق قید کرنے کے خلاف آواز بلند کی جاسکے۔ یہ ریکارڈ پر ہے کہ خوشاب میں ایک گملا بھی نہیں ٹوٹا، پُرامن احتجاج تھا اور کسی املاک کو نقصان نہیں پہنچایا گیا مگر اس کے باوجود ہمیں ناحق ایک زبردست قسم کے ریاستی جبر، ظلم، تشدد اور ناانصافی کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ ایسے مقدمات بنائے گئے کہ جن کا نہ سر تھا نہ پیر۔ ہمارے لئے ضلع خوشاب میں entry ممنوع کر دی گئی۔ ہمارے گھروں کو seal کر دیا گیا اور ہمارے کاروبار بند کر دیئے گئے۔ ہمارے بچے سکول نہیں جاسکے بلکہ ہمارے جو بزرگ اور family ممبران لاہور میں تھے انہیں بھی نقل مکانی کرنی پڑی تھی۔ ہمیں ایسے ناکردہ گناہوں کی سزا دی گئی جو 9۔ مئی کو ہوئے ہی نہیں تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الیکشن ہمارے لئے ایک بہت ہی مشکل مرحلہ بنا دیا گیا۔ پہلے میں 17۔ جولائی 2022 کو منتخب ہو کر آیا تھا۔ اس الیکشن کے لئے میں نے اور میرے بڑے بھائی نے تین مہینے رات دن campaign کی تھی۔ اُس وقت ہماری پارٹی نے ہمارا ساتھ دیا تھا اور عمران خان صاحب نے وہاں ذاتی طور پر آکر جلسے کئے تھے۔ ہماری پارٹی کے بڑے leaders جن میں علی محمد خان، مراد سعید، قاسم سوری، شہریار آفریدی اور دوسرے سب ساتھیوں نے مل کر محنت کی اور میں اس الیکشن میں ایک بھاری اکثریت سے کامیاب ہوا تھا لیکن 8۔ فروری کے الیکشن میں ہمارے لئے نامزدگی فارم لینا بھی مشکل کر دیا گیا تھا۔ اپنے حلقے میں ہمارا داخلہ ممنوع کر دیا گیا تھا۔ مجھے اور میرے بھائی کو اپنے حلقے میں جانے کے لئے صرف آخری دو دن ملے تھے۔ غالب نے کہا ہے کہ:

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو لہو کیا

جناب سپیکر! ہم نے بھی یہ پختہ عزم کر لیا تھا کہ ہماری چاہے جان بھی چلی جائے لیکن ہم تحریک انصاف کے لئے حلقے میں جائیں گے۔ جب ہم آخری دو دن اپنے حلقے میں ریلی لے کر گئے تو وہاں پر پورا شہر اُمڈ آیا۔ وہاں پر عمران خان کے نمائندوں کے لئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ نکل آئے۔ پی ٹی آئی کے ایسے نمائندوں کے لئے ہزاروں لوگ باہر نکل آئے جو گزشتہ ایک سال

سے وہاں پر موجود ہی نہ تھے۔ ہم پر یہ سب ظلم و ستم کئے گئے لیکن اس کے بعد 8۔ فروری 2024 کا دن آیا۔ اس سے پہلے عوام کو بہت ڈرایا گیا، ہمارے کارکنوں کو اُٹھایا گیا، ان پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے، ان پر تشدد کیا گیا اور ان کو پابند سلاسل رکھا گیا۔ ہم لوگوں کی entry ممنوع کر دی گئی لیکن اس کے باوجود عوام نے 8 فروری کو تحریک انصاف کے امیدواروں کو ووٹ دیئے۔ یہ شعر اس صورتحال پر بالکل صادق آتا ہے:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑی اتنی کہ آساں ہو گئیں

جناب سپیکر! 8۔ فروری کو عوام نکلی، عوام خوشاب اور سرگودھا ڈویژن سے نکلی، عوام پورے پنجاب اور پاکستان سے نکلی اور انہوں نے عمران خان کے نمائندوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر، ان کے انتخابی نشانوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ووٹ دیئے۔ میں ایک دیہاتی علاقے سے elect ہو کر آیا ہوں۔ اوپر سے آرڈر آیا کہ مجھے Iron Stand کا انتخابی نشان دیا جائے۔ اس کے باوجود ہمارے ووٹرز نے مشکل نشانات کو ڈھونڈ کر ہمیں ووٹ دیئے اور عمران خان کے نمائندوں کو کامیاب کر کے ایوانوں میں بھیجا۔ اگر 9۔ فروری کو فارم 47 والا شب خون نہ مارا جاتا تو دو تہائی اکثریت سے عمران خان کی حکومت وفاق اور پنجاب میں قائم ہو چکی ہوتی۔ یہ اب بھی ہمارا mandate ہے ہم اس کے لئے لڑتے رہیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ ایک دن اس کا حصول ضرور ممکن کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اب آپ wind up کر لیں۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ مزید لوں گا۔ میرے بڑے بھائی 37 ہزار ووٹوں کی lead سے منتخب ہوئے۔ ہمارے پاس سو فیصد فارم 45 موجود ہیں لیکن وہاں پر ایک ضمیر فروش ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے سے عمران خان کا mandate چھین لیا گیا۔ ایک ایسے شخص کو ہم پر مسلط کر دیا گیا جو چار لوگوں میں بول بھی نہیں سکتا اور وہ قوت گویائی سے محروم ہو جاتا ہے۔ ایسا بندہ کبھی بھی عوام کا leader نہیں ہو سکتا۔ ہم پر جو leaders مسلط کئے گئے ہیں وہ عوام کے چُنے ہوئے نہیں ہیں۔ لیڈر ہمیشہ عوام چُنتی ہے اور جو مسلط کیا جائے وہ عذاب ہوتا ہے۔ یہ جو فارم 47 کا عذاب ہے آج پوری قوم اس کو بُھگت رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ مزید بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ ہیں۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! جب تک یہاں پر انصاف نہیں ہو گا تو ہم مطمئن نہیں ہوں گے اور اپنا حق حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ آج ایچی سن کالج کے باہر سارا لاہور اکٹھا ہو چکا ہے۔ آپ لوگوں نے عوام کا mandate چوری کیا ہے۔ Napoleon Bonaparte کی ایک کہاوت ہے کہ "Leaders are dealers in hope." لیڈر ایک امید ہوتی ہے۔ عوام نے 8۔ فروری کو عمران خان کی شکل میں ایک امید دیکھی تھی۔ ایسی امید جو انہیں غربت سے نکالے گی، ایسی امید جو ناانصافی دور کرے گی اور ایسی امید جو ان کے بچوں کا مستقبل بہتر کرے گی۔ آپ لوگوں نے وہ امید ان سے چھین لی ہے۔ جس ملک میں اُمید ختم ہو جائے تو پھر اس ملک میں تباہی آتی ہے۔ میری آپ سے یہی درخواست ہے کہ عمران خان کا mandate ان کو واپس کیا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن ملک صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! مجھے اپنا جملہ تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کا جملہ مکمل ہو گیا ہے۔ آپ نے بڑی تفصیلاً بات کی ہے۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ محترمہ یاسمین راشد، شاہ محمود قریشی صاحب اور ہمارے دوسرے قائدین اور کارکنوں کو ناحق پابند سلاسل رکھا گیا ہے انہیں رہا کیا جائے۔ آپ لوگ بہادر شاہ ظفر کے اس شعر کو یاد رکھیں۔ بہادر شاہ ظفر نے کہا تھا کہ:

ظفر آدمی اس کو نہ جانئیے گا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خُدا نہ رہی اور جسے طیش میں خوفِ خُدا نہ رہا

جناب سپیکر! آپ لوگوں کو بھی خوفِ خدا ہونا چاہئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترم جناب شیر علی خان!

جناب شیر علی خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ صاحبہ اور وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ ان مشکل مالی حالات میں بھی پنجاب کو ایک متوازن بجٹ دیا گیا ہے۔ میں اس موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے علاقے کی چند مشکلات وزیر خزانہ صاحب کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ کچھ دنوں سے خبروں میں Special Economic Zone کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ اس Special Economic Zone کو CPEL کے western route کے ساتھ تحصیل فتح جنگ میں بنانے کا ارادہ کیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی اس Special Economic Zone کا اُدھر ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ 22 ہزار ایکڑ رقبے کے اوپر یہ Special Economic Zone بنے گا۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ zone میرے حلقے میں بن رہا ہے جس کے بننے سے تقریباً 30 دیہات اور ایک لاکھ افراد متاثر ہوں گے جنہیں اپنی زمینیں اور گھر بار چھوڑنے پڑیں گے۔ ہمارے ضلع اور ہمارے علاقہ کی سب سے اچھی زرعی زمین کو اس economic zone کے لئے منتخب کیا گیا ہے حالانکہ اُس جگہ سے 20 minutes کی مسافت پر حکومت پنجاب کا ایک لاکھ 40 ہزار کنال غیر ممکن رقبہ پڑا ہے اور جب میاں شہباز شریف صاحب وہاں تشریف لائے تھے تو اسی سرکاری زمین پر اس economic zone بنانے کے حوالے سے ہمارا اتفاق ہوا تھا تو میری گزارش ہو گی کہ اس پر نظر ثانی کی جائے اور اُس economic zone کو further up north لے جایا جائے۔ یہاں پر بجٹ کے اندر باقی تمام چیزوں کے لئے ہم نے رقم مختص کی اور اُن کا احاطہ بھی کیا ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے پوٹھوہار کے علاقے میں پانی کی شدید قلت پائی جاتی ہے اور میں خود ایک بارانی زمیندار ہونے کے ناتے حکومت سے گزارش کروں گا کہ small dams کے اوپر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ ہمارے علاقے اور پورے Rawalpindi Division کے اندر جو اچھی sites ہیں اُن کے اوپر ہمیں small dams تعمیر کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے بجٹ کے اندر Agri Malls کا ذکر ہے تو میں گزارش کروں گا کہ زمیندار کو اُس Agri Mall کے اندر خریداری کرنے کے قابل بھی بنایا جائے اور اُس کے لئے ہماری inputs سستی کی جائیں اور اگر subsidy نہیں دی جا سکتی تو پھر میری گزارش ہو گی کہ market rate پر ہم سے گندم خریدی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس بات کا بھی ذکر کروں گا کہ بہت تنقید ہوتی ہے کہ پاکستان کے اندر 2013 سے 2018 کے درمیان بہت مہنگے power projects لگائے گئے اور اُس کی وجہ سے آج بجلی مہنگی ہے۔ میں میاں شہباز شریف صاحب کی اُس team کا حصہ تھا اور میں اس چیز کی ضرور وضاحت کرنا چاہوں گا کہ بجلی اس لئے مہنگی نہیں ہے کہ power projects مہنگے لگے بلکہ ہم نے پنجاب کے اندر دنیا کے بہترین power projects لگائے۔ ہماری بجلی اس لئے مہنگی ہے کہ جب 100 روپے کی بجلی produce کر کے فروخت کی جاتی ہے تو ہماری recovery 60 rupees ہوتی ہے اور یہ جس کو line losses کہتے ہیں اور اُس کے اندر بجلی چوری بھی شامل ہے اگر ہم اُس کو curtail کر سکیں اور ہمارے باقی صوبوں کے جو صارفین بجلی کے بل نہیں دیتے اُس کا خمیازہ پنجاب والوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ میری درخواست ہو گی کہ ہمیں بجلی کے bills کی recovery صوبوں کے حوالے کر دینی چاہئے کیونکہ صرف اسی صورت میں آپ مہنگی بجلی کو سستا کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم زراعت کے اوپر جتنا بھی emphasis کریں وہ کم ہے۔ جس طرح مجھ سے پہلے بھی فاضل ممبران نے کہا کہ پنجاب پورے پاکستان کا food basket ہے تو اگر ہم زراعت کے اوپر زیادہ توجہ دیں گے تو ان شاء اللہ ہماری معیشت بہتر ہو گی۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ زرناب طارق ساہی صاحبہ!

محترمہ زرناب شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب سپیکر! بجٹ پر بات کرنے سے پہلے میں انتہائی اہم دو نکات پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ جس میں پہلا نکتہ ملک کے عام انتخابات میں جو بدترین دھاندلی ہوئی جس پر تمام سیاسی جماعتیں پہلے ہی تحفظات کا اظہار کر چکی ہیں۔ میں مطالبہ کرتی ہوں کہ اُس کی تحقیقات کے لئے Supreme Court کا full bench تشکیل دیا جائے۔ میری گزارش ہو گی کہ Chief Justice of Pakistan اس bench سے اپنے آپ کو الگ رکھیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سارے election process میں اُن کا کردار ایک سوالیہ نشان رہا ہے۔ مجھے اور میری جماعت کو اُن پر شدید تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا نکتہ یہ ہے 9۔ مئی کی آڑ میں پنجاب سمیت ملک بھر میں پاکستان تحریک انصاف کے workers کو گرفتار کیا گیا جس کی آج تک صاف و شفاف inquiry نہیں کی جا سکی اس کے لئے بھی مطالبہ کرتی ہوں کہ Judicial Commission تشکیل دیا جائے اور جب تک اس کی صاف و شفاف inquiry مکمل نہیں کی جاتی تب تک تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے جن میں میرے قائد مسلم اُمہ کے leader جناب عمران خان ، وائس چیئرمین پاکستان تحریک انصاف مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب، پارٹی کے صدر بزرگ رہنما چودھری پرویز الہیٰ صاحب، جناب اعجاز چودھری صاحب، سابق گورنر پنجاب جناب عمر سرفراز چیمہ اور ہماری ناحق قید خواتین جن میں پنجاب کی صدر ڈاکٹر یاسمین راشد، عالیہ حمزہ، صنم جاوید، عائشہ بھٹہ اور سینکڑوں workers ہیں اس کے ساتھ ساتھ military courts میں civilians trial کا کیس Supreme Court میں چل رہا ہے میں اُس پر بات نہیں کرنا چاہتی مگر آئین کے Article 10 کے مطابق civilians کے military trial کی کوئی گنجائش نہیں اور یہ International Law کے ساتھ ساتھ بنیادی انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجھے 6 رُکنی بنچ پر بھی تحفظات ہیں کہ اسے senior bench judges پر مشتمل 9 رُکنی بنچ تشکیل دیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! ملک اور پنجاب مہنگائی کی چکی میں پِس چکا ہے جیسے کہ آج کی rate list کے مطابق اشیائے خوردونوش آسمانوں کو چُھو رہی ہیں جس کی وجہ سے یہ عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکی ہیں۔ مجھے حکومت یہ بتائے کہ ایک مزدور کی اُجرت 8 سو روپے سے ہزار روپے ہے وہ ایک خاندان کو دو وقت کا کھانا کیسے مہیا کر سکتا ہے جب کہ حکومت آج بھی اربوں روپے لگا کر Metro Projects شروع کرنے جا رہی ہے اور غریب آدمی کے منہ سے دو وقت کا نوالہ چھن چکا ہے۔ میرے پاس اس وقت ایک عام گھرانے کا بجلی کا بل موجود ہے جس میں 188 units استعمال کئے گئے ہیں اور وہ بل + 10,200 ہے۔ مجھے یہ مسلط شدہ حکومت کی وزیر اعلیٰ بتائے کہ 300 units فی گھر مفت بجلی دینے کا اپنا وعدہ کب پورا کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر! رمضان پیکج کے نام پر پنجاب کے خزانے کو اربوں روپے کا نقصان پہنچایا جارہا ہے۔ لیہ میں ایک ٹھیکیدار نے رمضان پیکج کے لئے 36 سو روپے کی quotation دی لیکن یہ ٹھیکہ 38 سو 10 روپے میں دیا گیا اس طرح سے ہماری عوام اور عوامی خزانہ کو 210 روپے فی پیکج ٹیکہ لگایا گیا۔ یہ پیکج ایک لاکھ 18 ہزار افراد کو دینا تھا جس کی کل رقم 2 کروڑ 96 لاکھ روپے سے زیادہ بن گئی ہے اور یہ پنجاب کے 41 اضلاع میں سے ایک ضلع کی کہانی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں زراعت پر بات کروں گی۔ ہمارے صوبہ کو زرعی پالیسی کی سخت ضرورت ہے تاکہ ہمیں سبزیاں اور فصلیں import نہ کرنا پڑیں۔ کھاد کی black marketing سرِعام ہو رہی ہے میرے ضلع میں اس کی روک تھام کے لئے ضلعی انتظامیہ مکمل طور پر نااہل اور ناکام دکھائی دیتی ہے جس کی وجہ سے کسان آئے روز سڑکوں پر سراپا احتجاج ہوتے ہیں۔ اگر subsidy دینی ہے تو چھوٹے کسانوں کو دیں۔ ٹریکٹر، زرعی مشینری، اچھا بیج اور کھاد رعایتی نرخ پر دیں۔ منڈیوں تک رسائی یقینی بنائیں، آڑھتی کا کردار ختم کریں اور خالی پڑی سرکاری زمینیں زرعی graduates کو دی جائیں۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گی جس کے لئے kindly مجھے صرف ایک minute دیجئے گا۔ ہمارے ضلع میں ہسپتالوں کی بہت بُری حالت ہے۔ DHQs, THQ and Children Hospital میں سہولیات کی بہت زیادہ کمی ہے اور ان تینوں ہسپتالوں کو صرف ایک MS, manage کر رہا ہے۔ محکمہ صحت سے میری تجویز ہے کہ ہمارے ہسپتالوں کے لئے الگ الگ انتظامیہ قائم کی جائے۔ ہمیں وہاں پر funds درکار ہیں۔ ہمیں اپنے ضلع میں سکولوں کے لئے funds درکار ہیں، roads کے لئے funds درکار ہیں، ہمارے پاس قبرستان کی صحیح جگہ نہیں ہے جس کی وجہ سے ہمارے پیاروں کی قبروں کی بے حرمتی کی جارہی ہے۔ ہمارے شہر کی آبادی 3 لاکھ سے زیادہ ہے وہاں پر ہمیں قبرستان کے لئے مناسب جگہ کی اشد ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! بہت شکریہ۔ آپ کا point آگیا ہے۔ جی، جناب محمد اجمل خان چانڈیو!

جناب محمد اجمل خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے آج یہاں نمائندگی کا موقع دیا۔ میری یہ نمائندگی میرے حلقہ پی پی۔268 مظفر گڑھ جو ہیڈ کوارٹر ہے صرف اس کی نہیں ہے بلکہ ان شاءاللہ پورے مظفر گڑھ کی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے ویژن کے مطابق جس طرح محترمہ مریم نواز صاحبہ نے اس ویژن کو اپنا مشن بنایا ہے۔ اس کے ساتھ بڑا progressive اور balanced budget پیش کیا گیا ہے۔ اس پر وزیر خزانہ صاحب بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں خاص چیزوں پر focus کیا گیا ہے۔ آپ IT Revolution, Green Revolution اور Youth Development دیکھیں۔ یہ تین core areas ہیں۔ یہ وقت کی ضرورت بھی ہے کہ ہم ان شعبوں کو ترقی دیں تاکہ ہمارا human resource اپنی development کرے اور ملک ترقی کی طرف جائے۔ جہاں تک IT Revolution کی بات ہے تو آپ دیکھیں کہ انڈیا IT Revolution میں ہم سے آگے نکل چکا ہے۔ انہوں نے اس کو خاصا بناتے ہوئے اس وقت دنیا میں اپنا نام پیدا کیا ہے۔ پاکستان بھی اس وقت free lancing world میں نمبر 3 پر آ رہا ہے اور ان شاءاللہ آنے والے دنوں میں مریم نواز صاحبہ کی قیادت میں پنجاب بھی IT Revolution میں پہلے نمبر پر ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ Green Revolution کی طرف بھی اس بجٹ میں توجہ دی جا رہی ہے۔ آپ دیکھیں کہ سب سے زیادہ سولر سسٹم اور جدید طریقہ کاشت پر توجہ دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری Youth directionless تھی لیکن اس بجٹ میں جس انداز سے ان کی ضروریات کو cater کیا گیا ہے۔ طلبہ و طالبات کے لئے وظائف رکھے گئے ہیں۔ یہاں IT universities کی بات ہو رہی ہے۔ اسی طرح IT cities کی بات ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ loans and scholarships کی بات ہو رہی ہے۔ ان شاءاللہ ہمارے دور اقتدار میں آنے والے جتنے بھی بجٹ ہوں گے ان میں آپ دیکھیں گے کہ اس میں youth کے حوالے سے بہت زیادہ بجٹ رکھا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اپنی youth کو direction نہیں دیں گے تو یہ unguided

missile بھی ہے اور آنے والے دنوں میں یہی youth کسی طرف بھی de-track ہو سکتی ہے۔ اس کو بھی ان شاءاللہ cater کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقہ کی طرف آتا ہوں۔ مظفر گڑھ 166 سال پرانا ضلع ہے۔ یہاں پر کئی ممبران کو یہ حقائق شاید معلوم نہ ہوں۔ یہ ضلع 34 سال بعد 2 صدیوں کا ہو جائے گا لیکن unfortunately ہمارے پاس اِس وقت ایک یونیورسٹی یا اس کا کیمپس تک نہیں ہے۔ میں یہاں اپنے ضلع کا مقدمہ لڑ رہا ہوں۔ میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ 50 لاکھ کی آبادی ہونے کے باوجود ہمارے پاس یہ سہولت نہیں ہے۔ مجھے امید ہے اور اس حوالے سے محترمہ وزیر اعلیٰ صاحبہ سے بات بھی ہوئی ہے۔ ان شاءاللہ بہت جلد آئی ٹی یونیورسٹی کے حوالے سے بھی اقدامات ہوں گے۔ اس کی land acquisition کا process بھی ہم نے شروع کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری درخواست ہے کہ ہمارے مظفر گڑھ میں پانچ سو بستروں کے دو ہسپتال ہیں۔ پانچ سو بستروں کے دو ہسپتال ہونے کے باوجود ہمارے پاس اِس وقت میڈیکل کالج کی سہولت نہیں ہے اور نہ ہی بی۔ ایس نرسنگ کی کلاسز properly وہاں پر ہو رہی ہیں۔ میری یہ درخواست ہے کہ اس کو cater کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر دوبارہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اجمل خان: جناب سپیکر! ہماری طرف ایک رنگپور نہر ہے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ رنگپور نہر ایک ایسا منصوبہ ہے اگر اس کی restoration ہو جائے تو بہت فائدہ ہو گا۔ میں آپ کو ایک fact بتاتا ہوں کہ دریائے چناب سے سب سے زیادہ متاثر ہمارا ضلع ہوتا ہے۔ جب بھی سیلاب آتا ہے تو مظفر گڑھ ہی سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ Unfortunately اسی دریائے چناب سے اس وقت مظفر گڑھ ایک بوند پانی بھی نہیں لے سکتا۔ میری درخواست ہے کہ رنگپور نہر کو بحال کیا جائے تاکہ لاکھوں ایکڑ اراضی سیراب ہو سکے اور ہمارے کاشتکار اس سے فائدہ اٹھائیں اور ملک کی معیشت بہتر ہو۔

جناب سپیکر! محترمہ مریم نواز صاحبہ نے Safe City Project میں مظفر گڑھ کو شامل کیا ہے تو میں اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح working women hostels کے حوالے سے بھی مظفر گڑھ کا نام آیا ہے تو خواتین کے لئے جتنی بھی سہولیات ہوں میں سمجھتا ہوں کہ کم ہیں کیونکہ اس وقت ہمارے ملک کا marginalize طبقہ خواتین ہیں۔ محترمہ وزیر اعلیٰ نے جس طرح کا وژن دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح موجودہ بجٹ میں working women hostels اور دیگر projects خواتین کے حوالے سے دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح آنے والے بجٹ میں بھی دیئے جائیں گے۔ اس سے بھی ایک زبردست قسم کی progress ہو گی۔

جناب سپیکر! farm to market roads کو accessible بنانے کے لئے اس بجٹ میں rehabilitate and reconstruct کیا جائے گا۔ یہ بھی ایک landmark achievement ہو گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک ہماری پیداوار منڈی تک نہیں پہنچے گی تو ہمارے کسان کو فائدہ نہیں ہو گا۔ آپ گندم یا کسی بھی فصل کا ریٹ جتنا چاہے بڑھالیں۔ اس کی جب تک accessibility نہیں ہو گی کسان کو فائدہ نہیں ہو گا۔ یہ نواز لیگ کی گورنمنٹ کا خاصا رہا ہے اور پچھلے ادوار میں بھی میاں شہباز شریف صاحب نے اور میاں نواز شریف صاحب نے ہمیشہ کسانوں کی بہتری کے لئے کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات خراج تحسین اور لائق تحسین ہے کہ 200۔ارب روپے ایجوکیشن کے بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ہمارے فاضل ممبر جناب سمیع اللہ خان نے بتایا ہے کہ 397۔ارب روپے کا ایک average budget تھا جو کہ پچھلی حکومت میں رکھا گیا اور اب 595۔ارب روپے اس میں شامل ہیں تو یہ بھی ایک landmark achievement ہے۔ ان شاء اللہ اس کے فوائد سامنے آئیں گے۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہو گی کہ مظفر گڑھ میں ہمارا جو ہیڈ کوارٹر کا حلقہ ہے اس میں سیوریج کا نظام بالکل درہم برہم ہو چکا ہے۔ ایشین ڈویلپمنٹ بنک کا ایک ماڈل سٹی پراجیکٹ منظور ہو چکا ہے۔ وہ 2017 میں منظور ہوا تھا۔ اس پر میں چاہوں گا کہ اس کو speed up کیا جائے تاکہ ہمارے ہاں سیوریج کے معاملات درست ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کہہ کر اجازت چاہوں گا کہ یہاں پر واویلہ کیا جا رہا ہے کہ آپ 8- فروری والے ہیں یا 9- فروری والے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے الیکشن میں کیا ہوا تھا۔ کیا یہ مجھے جواب دیں گے کہ یہ 25- جولائی والے ہیں یا 26- جولائی والے ہیں۔ میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں جس نے 2018 میں الیکشن جیتا تھا۔ یہاں پر مظفر گڑھ یا کوٹ ادو سے تعلق رکھنے والے اراکین اسمبلی بیٹھے ہیں وہ ذرا جواب دیں۔

جناب سپیکر: آپ personal comments نہ دیں۔ چانڈیو صاحب! آپ wind up کریں۔

جناب محمد اجمل خان: جناب سپیکر! تین دن بعد جس کا نتیجہ تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ ذرا تحمل سے اسمبلی میں بیٹھ کر progressive گفتگو کریں تاکہ آپ کی پارٹی کو بھی فائدہ ہو، پنجاب کو بھی فائدہ ہو اور ہمارا صوبہ ایک progressive صوبہ کہلائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب! آپ کی دو تین دفعہ یہ request آئی ہے کہ you need to speak on some pertinent issue جی، شاہ صاحب!

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ موجود نہیں تھے تو میں نے ایک دن پہلے بجٹ کے اوپر کچھ اظہار خیال کیا تھا۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں نے یہاں جو گفتگو کی وہ positive sense میں کی تھی لیکن اس کو بڑی بُری طرح مسخ کیا گیا۔ میں انہیں کیا کہوں، سمجھیں کہ بہت سے گدھ تھے کہ جنہوں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ یہ مردار ہے یا زندہ ہے اور اس قسم کی commentary کی گئی کہ جس کا میں مجاز نہیں تھا۔ میرے الفاظ کو توڑ مروڑ کر بیان کیا گیا۔ یہ گفتگو کی گئی کہ پارٹی میں بغاوت ہو گئی ہے، لوگ پھٹ پڑے اور عجیب و غریب باتیں کی گئیں جن کا میری بات سے کوئی تعلق بھی نہیں تھا۔ اس وقت جو حالات ہیں ان پر افسوس ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان سیدھی بات بھی کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا۔ یہاں کل قرآن پاک کی تلاوت ہوئی تھی اس آیت مبارکہ میں ایمان والوں کے لئے یہ حکم تھا کہ سیدھی بات کیا کرو۔ اگر کوئی سیدھی بات بھی کرتا ہے تو اس کو بھی عجیب و غریب طریقے سے مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ ہمارے بجٹ میں ہماری Worthy Chief Minister صاحبہ

کےvision کی عکاسی ہے۔ ہم ان کے ساتھ سو فیصد اتفاق کرتے ہیں، کسی کو کچھ ملے نہ ملے، کم ملے زیادہ ملے لیکن جہاں پر کوئیvision or direction ہو تو اس کوappreciate کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر ہمارے وزیز خزانہ صاحب کا بھی بہت کم لینا دینا تھا۔ وہ بھی ہمارے ساتھ ہی اسمبلی میں آئے ہیں اور بجٹ کی تیاری تو چھ ماہ پہلے شروع ہو جاتی ہے۔ اس سارے بجٹ میں جو allocations ہوتی ہیں ان کا صرف محکمہ خزانہ کے ٹیکنیکل لوگوں کو پتا ہوتا ہے۔ میرا سوال یہی تھا کہ ہمیں بھی موقع دیا جاتا کہ ہم اس کو دیکھ سکتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو بھی تھوڑی سی مہربانی کرنی چاہئے تھی کہ کوئی pre budget meeting یاcommitteeبنائی جاتی کہ جہاں کوئی گفتگو کی جا سکتی اور ہم اپنے خیالات کا وہاں اظہار کرتے اور ہمیں بھی کچھ معلومات مل جاتیں۔

جناب سپیکر! میں یہی مختصر گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد میں ایک request کرنا چاہتا ہوں۔ میرے ساتھ یہاں پر بہت سے بھائی بیٹھے ہیں۔ ایچی سن کالج کا ایک matter ہے۔ آپ نے بھی وہاں سے تعلیم حاصل کی آج کل ایک بڑا ہی عجیب و غریب معاملہ چل رہا ہے۔ اس سلسلے میں یہrequest کرنا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے پرنسپل صاحب تھے ٹھیک ہے وہ تنخواہ دار ملازم ضرور تھے لیکن اگر کوئی شخص غلطی سے ہمارے ملک میں آ ہی گیا تھا تو ان کی ملازمت کا تھوڑا سا عرصہ رہ گیا تھا۔ ان کو عزت کے ساتھ یہاں سے روانہ کیا جانا چاہئے تھا۔ میں یہrequest کرتا ہوں کہ آپ کا جو بھیrole ہو سکتا ہے جس جگہ پر بھی آپintervene کر سکتے ہیں کوشش کر کے کوئی مصالحت کی صورت پیدا کریں مجھے زیادہ باریکی میں معاملات کا پتا نہیں ہے۔ کئی دفعہ ہوتا ہے اچھیintention ہوتی ہیں لیکن یہاں پرvested interest آ جاتا ہے وہاں پر پھر اچھی intention ختم ہو جاتی ہیں۔ میںrequest کرتا ہوں کہ آپ جسforum پر بات کر سکتے ہیں اس جگہ پر آپ بات کیجئے اور اس معاملے کو اچھے طریقے سےresolve کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شاہ صاحب! کل سے اس معاملہ کی میڈیا میں بہت بڑی بازگشت ہے اور اس کو لے کرconcern بھی ہے۔ In some different reason from government authorityاور politically influence کر کے وہاں پر کچھadmission کے لئے seats reserve کرنے کی بات پر یہ issue ہوا اور وہاں پر پرنسپل صاحب کے اپنے دو خطوط ہیں

Board of اور وہ To Honorable Governor and he is the dual head Governors کو chair بھی کرتے ہیں۔ بطور گورنر میں ان کے کسی act کو اسمبلی میں under discussion نہیں لا سکتا لیکن as a chair of Board of Governors کسی بھی institute کسی بھی corporate governance کی structuring میں Board of Governors کی بڑی اہمیت ہوتی ہے in this case جو facts ہیں وہ سب کے سامنے ہونے چاہئیں اس میں ایک government servant جن کے بچے probably اس سکول میں پڑھتے ہیں یا پڑھتے تھے for that reason she was transferred along with her husband's engagements. He happens to be the government party today اور وہ آج federal minister ہیں تو انہوں نے پرنسپل سے ایک request کی جو انہوں نے rightfully decline کر دی تھی اور وہ request کیا تھی؟ ان کی request یہ تھی کہ میں اور میری wife دونوں یہاں نہیں ہیں۔ For the reason of her career اور میری so, we are in Islamabad and ہیں as a political person engagements we can't leave our children unattended تو ان کو ہم یہاں پر چھوڑ نہیں سکتے پتا نہیں ہماری وہاں پر اس تعیناتی کی مدت کتنی ہو گی تو ہماری seats reserve رکھی جائیں جس کے precedents بھی موجود ہیں لیکن کیوں کہ ہم government officials ہیں تو اس میں policy طے کر دی جائے کہ جب seat reserved ہو اور وہ سکول سے اگر education نہیں لے رہے اور ان کی seats reserved ہیں تو ان کو آپ without fee کر دیں اب بحث یہ تھی کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے principal has his own prerogative and rightfully so, he declined that request انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا in case کہ اگر آپ یہ seats retain کرنا چاہتے ہیں with this apprehension کہ دو یا تین سال بعد آپ واپس آ جائیں you have to pay the full fee۔ اب پرنسپل کے کسی بھی ایسے فیصلے کے خلاف یا اس سے راضی نہ ہوتے ہوئے اگر آپ کے پاس دوسرا forum available ہے تو وہ Board of Governors کا ہے So, the concerned person went to the Board of Governors اور انہوں نے وہاں پر جا کر Board of Governors کے

سامنے یہ معاملہ رکھ دیا اور Board of Governors نے اس پر اپنا فیصلہ دیا کہ ٹھیک ہے کہ اگر یہ seats retain کرنی ہیں تو as a policy matter not for one person کے ایک person کے لئے نہیں ہو گا. اگر کسی کے لئے بھی ہو وہ 3 ہزار students کا alma mater ہے وہاں پر total strength of students around three thousand ہے۔اس میں اگر 15-20 سیٹوں پر یہ فیصلہ ہو جائے تو اس کی financial impact نہیں ہو گی تو اگر کچھ لوگوں کی سہولت کے لئے کیا جا سکتا ہے تو Board of Governors نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے اور انہوں نے کہا کہ ایسا کر لیا جائے۔Now, in this respect تین باتیں زیادہ شدت کے ساتھ سامنے آئی ہیں۔ایک جو Mr Thomson, he is very eminent educationist انہوں نے اپنی services render کی ہیں۔وہ Australian National ہیں وہ جہاں پر آئے اور چھ سات سال اس سکول کے ساتھ وابستہ رہے ہیں he had for his reasons better known to him ان کی اپنی صوابدید تھی۔ آج سے کچھ ماہ قبل انہوں نے اپنا resignation due to some personal reasons and engagements or have served enough, not stated in the letter but he has requested the Board of Governors to accept his resignation before even this application was made. Secondly, a Search Committee was constituted that was also prior in time and that Search Committee was head hunting. Also some consultants were engaged to have another principal. Board of Governors had made a payment which I have been told was around $40000. The Search Committee was functioning there تین چیزوں کو اکٹھا کر دیا گیا اور جو genuine concerns میں آئی report media تھے and then a letter written by the principal تو یہ میں facts آپ کے سامنے رکھ دوں جیسے آپ نے یہ raise کئے ہیں اب اس پر I have been informed probably yesterday اس میں Board of Governors کے کچھ members اور senior members کے کچھ Aitchison College Old Boys Association

are playing their role and hopefully it will be settled for good. رانا Thank you very much and because members were concerned شہباز صاحب نے بھی بات کی اور بھی ممبران نے اس پر بات کی تو میرا یہ خیال تھا کہ اس کی ایک تو political angling ہے۔ ان کی the person in question ان کی tax return میں ان کی wealth کی details ہیں۔ اگر وہ فیس کی معافی نہ بھی دیتے تو اس کی ایک political angling ہے۔ وہ آپ سب کا صوابدید اور حق ہے۔ اس پر بات کریں لیکن میں نے کہا یہ facts ہیں آپ کے سامنے رکھ دیئے جائیں Now, I would request, the last member who was speaking from government side or opposition side? Dr Faisal Jamil have you spoken sir?

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد و ایاک نستعین o میرا نام ڈاکٹر فیصل جمیل ہے۔ I am a professional doctor اور فرسٹ ٹائم میں الیکشن لڑ کے عمران خان صاحب کی مہربانی سے اس ایوان میں elect ہو کر آیا ہوں اپنی professional life چھوڑ کے being a member of this parliament مجھے ایک آپ سے request کرنی تھی کہ جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہیں۔ پرویز الہیٰ صاحب یہاں پہ سپیکر بھی رہے ہیں اور لیڈر آف دی ہاؤس بھی رہے ہیں۔ تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میں نے ان کی میڈیکل رپورٹ پڑھی ہے۔ ان کے washroom میں گرنے کی وجہ سے چار پسلیاں fracture ہوئی ہیں۔ At this stage, 80 years of age میں تو ان کی recovery اس طرح نہیں ہو سکتی ہے۔ ان کی recovery زیادہ ٹائم لے گی میرا آپ سے اور اس ایوان سے یہ مطالبہ ہے کہ ان کو on human grounds پنجاب میں ہمارے سروسز ہسپتال میں شفٹ کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر خزانہ کی طرف سے ایک بڑی خوب صورت سی بجٹ کتاب پرنٹ ہوئی ہے تو being a medical doctor اس پر میڈیکل سٹی کی جو تصویر پرنٹ کی گئی ہے تو معذرت کے ساتھ یہ اگر پاکستان کے کسی ہسپتال کی تصویر پرنٹ کرتے تو ہمیں health sector کا پتا چل جاتا۔ اگر پاکستان میں حکومت کے پاس کوئی ایسا ہسپتال نہیں ہے تو شوکت خانم ہسپتال

کی تصویر پرنٹ کر دیتے اور ہم اپنے پنجاب اور پاکستان کے بجٹ میں at least Pakistani Hospital کی تصویر پرنٹ کرتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Being a doctor میں صرف health تک concise رہوں گا کہ ہمارا health بجٹ 115۔ ارب روپے کا ہے جو کل بجٹ کا اڑھائی فیصد ہے جو کہ per capita تقریباً 958 روپے بنتا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ 958 روپے پنجاب کی 12 کروڑ آبادی کے per head کے لئے ہے۔ آج کل تو ایک بچے کو "Cerelac" یا ڈبے والا دودھ پلانے پر ہی ٹیکس calculate کریں تو ایک مہینے میں نومولود بچے پر ہی ایک ہزار روپے سے اوپر سیلز ٹیکس کی مد میں pay کیا جاتا ہے تو اتنا کم بجٹ صحت کے لئے رکھنا انتہائی مذاق ہے۔

جناب سپیکر! گذشتہ ایک سال کا بجٹ ہم سے آپ pass کروا رہے ہیں جو ہمارے صوبہ کے نگران وزیر اعلیٰ جناب محسن نقوی نے کارنامہ انجام دیا ہے کہ ایک ایسے sector میں پیسے رکھے گئے تھے، ایک ایسا head یعنی صحت کارڈ جس سے غریبوں کا مفت علاج ہو رہا تھا، غریبوں کے مفت stent ڈالے جا رہے تھے، دل کے مریض غریب لوگوں کے بائی پاس ہو رہے تھے کہ اس head میں سے 96۔ ارب روپے نکال کر صرف اور صرف یہ show کرنے کے لئے ہم ہسپتالوں کو renovate کر رہے ہیں اور ہسپتالوں کی renovation پر یہ پیسا لگا دیا گیا جبکہ ہسپتالوں میں صرف ٹائلیں لگائی گئی ہیں۔ آپ اگر ان ٹائلوں کی کوالٹی جا کر چیک کریں تو پتا چل جائے گا۔ میں نے چلڈرن ہسپتال لاہور سے پوسٹ گریجوایشن کی ہے جہاں پر نئی ٹائلیں لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن اچھی ٹائلیں اُکھاڑ کر دوبارہ low quality کی ٹائلیں لگائی گئیں۔ اگر اس کا آڈٹ کروائیں تو ایک ہی کمپنی سے وہ ٹائلیں لی گئی ہیں اور اس کے لئے بجٹ صحت کارڈ سے نکالا گیا ہے۔ میں اس ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ اس معاملے کی بھی انکوائری کروائیں کہ صحت کارڈ کے بجٹ سے یہ پیسے کیوں نکالے گئے؟

جناب سپیکر! اس بجٹ میں دعوے تو بہت کئے گئے ہیں کہ ہم صحت کارڈ شروع کریں گے لیکن اس کے لئے بجٹ صرف 45۔ ارب روپے رکھا گیا ہے۔ اگر اس 45۔ ارب روپے کو پنجاب کی آبادی پر تقسیم کریں تو ساڑھے تین سو روپے فی کس بنتا ہے تو کیا یہ صرف مذاق نہیں ہے کہ آپ پنجاب کے عوام کو صحت کارڈ بھی دینا چاہتے ہیں جس کے لئے ساڑھے تین سو روپے سالانہ

کے حساب سے رکھا ہے۔ میں request کروں گا کہ غریبوں کے لئے صحت کارڈ کے سسٹم کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہاں سے چند کلومیٹر دور پی آئی سی ہسپتال ہے وہاں چلے جائیں اور ان سے پوچھیں کہ کیا کسی دل کے مریض کو بائی پاس کے لئے تین سال سے کم وقت دے رہے ہیں؟ چلڈرن ہسپتال میں چلے جائیں تو بچوں کے دل کے آپریشن کے لئے پانچ چھ سال سے کم کا وقت نہیں مل رہا۔ صحت کارڈ پر کم از کم یہ تو تھا کہ فوری آپریشن ہو جاتا تھا۔ کیا آپ نہیں سمجھتے کہ پچھلے ایک سال میں پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف کے اس پراجیکٹ کی کتنی تحقیقات ہوئی ہوں گی۔ میں خود دعوے سے کہتا ہوں کہ ایک روپے کی کرپشن بھی صحت کارڈ پراجیکٹس میں ثابت ہوئی نہ انکوائری ہوئی اور نہ آئندہ ہو سکے گی کیونکہ یہ انتہائی transparent سسٹم تھا۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ چلے گئے ہیں تو بجٹ کی پوری کتاب میں کہیں tourism کے اوپر ایک روپیہ نہیں رکھا گیا اور نہ ہی اس پر بات کی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پنجاب میں کسی قسم کے tourism کے اوپر صرف ایک SIC tourism کے اوپر بات کی گئی ہے otherwise باقی tourism جس سے اکثر دنیا foreign revenue generate کرتی ہے یا دنیا سے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمارے پاس foreign remittances آتی ہیں تو اس کے لئے اس بجٹ میں ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! Ongoing schemes کے لئے بجٹ cap کیا خصوصاً ایجوکیشن کے اوپر بات کی گئی ہے اور بجٹ کتاب کی پہلی پہلی تصویر سے بھی لگتا ہے کہ بچوں کی تعلیم پر بات کی ہو گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے سید علی حیدر گیلانی صاحب یہاں بیٹھے ہیں تو کم از کم میں انہیں ہی کہوں گا کہ ماضی میں ملتان میں بچوں کے کیڈٹ کالج بنانے کا اعلان کیا گیا لیکن اس کی زمین acquire کرنے کے لئے بھی ایک روپیہ نہیں رکھا گیا۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! اس کے لئے land acquired ہے۔

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! لیکن land acquired کے لئے بھی ایک روپیہ نہیں رکھا گیا تو اس سے بجٹ کی seriousness کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ دانش سکول بنانے کی بات

کرتے ہیں لیکن جو existing cadet colleges خصوصاً سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے بطور وزیر اعظم 2008 میں تحصیل خان پور میں چولستان کیڈٹ کالج بنانے کا کہا تھا مگر وہ کیڈٹ کالج functional نہیں ہو پایا جبکہ اس بجٹ میں بھی اس کیڈٹ کالج کو functional کرنے کے لئے ایک روپیہ نہیں رکھا گیا حالانکہ اس کیڈٹ کالج کی بلڈنگ بن کر بالکل تیار ہو کر دوبارہ خرابی کی طرف جا چکی ہے لیکن اس کے لئے ایک روپیہ بھی بجٹ نہیں رکھا گیا۔ میں request کروں گا کہ آنے والے بجٹ میں جو انسٹی ٹیوٹس ہمارے تیار کھڑے ہیں کم از کم ان کو دوبارہ renovate کرنے کے لئے بجٹ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! THQ خان پور کے لئے ایک request کروں گا کہ وہاں پر dialysis center اپنی مدد آپ کے تحت بنایا گیا اور گذشتہ چھ سالوں سے THQ ہسپتال خان پور میں dialysis کے لئے حکومت کی طرف سے not a single penny ایک روپیہ نہیں رکھا گیا جہاں وہ اپنی مدد آپ کے تحت لوگوں کا dialysis کر رہے ہیں۔ میری request ہے کہ dialysis کے لئے خصوصاً چھوٹے شہروں میں اس کے لئے بجٹ دیں۔

جناب سپیکر! ہمارے ہسپتال میں کارڈیالوجی وارڈ ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ کارڈیالوجی کے اندر کارڈیالوجسٹ کی پوسٹ ہی نہیں دی گئی۔ خان پور تحصیل میں "الطاف آئی ہسپتال" 1980 سے develop ہے لیکن تا حال اس ہسپتال میں کسی ایک آئی سرجن یا آئی سپیشلسٹ کی پوسٹ ہی نہیں ہے اور نام کا وہ "الطاف آئی ہسپتال" ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر سمیع اللہ خان صاحب بیٹھے ہیں جنہوں نے ہمارے لیڈر عمران خان صاحب کی قیمت کی بات کی۔ عمران خان صاحب کی قیمت انہوں نے بتائی تو میں اس کے جواب میں صرف یہی کہوں گا کہ میری پیدائش 1986 کی ہے اور میاں نواز شریف صاحب 1985 میں وزیر خزانہ تھے تو ہم 1985 سے اب تک آپ کے لیڈر کی قیمت برداشت کر رہے ہیں تو مہربانی کریں آپکے لیڈر کی ہم نے بڑی قیمت برداشت کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، ڈاکٹر صاحب! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے تشریف رکھیں۔

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! صرف 30 سیکنڈ میں مکمل کر لیتا ہوں۔ جناب سپیکر! کینسر ہسپتال لاہور میں بالکل بنائیں لیکن میں یہ بھی مطالبہ کروں گا کہ ایک ایسا ہسپتال بھی بنائیں جہاں پر شریف فیملی کا علاج بھی ہو سکے اور ان کے باہر جا کر علاج کروانے پر ہماری قوم کو مزید خرچہ نہ برداشت کرنا پڑے۔ آخر میں ایک سرائیکی شعر سے جنوبی پنجاب کی محرومیوں پر روشنی ڈالوں گا کہ:

کجھ کس انہاں دی کھا گئی
کجھ اپنڑیں دی آلس کھا گئی
پنج سال دا بجٹ سرائیکیاں دا
ہک شہر دی میٹرو بس کھا گئی
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ، ڈاکٹر صاحب! اب یہ بھی ایک بڑی procedural بات ہے کہ during your speech, if you take the name of a member while addressing the Chair آپ خود سپیکر کے طور پر as a speaking member کے طور پر کسی ممبر کا نام لے کر کوئی بات کرتے ہیں then he has a right for personal explanation . So, for rules کے لئے سب observe کر لیں۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! شکریہ، اپوزیشن بنچز سے ہمارے معزز ممبر کا ایک بڑا genuine concern تھا جو انہوں نے raise کیا ہے کہ کیڈٹ کالج ملتان کی زمین سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے بطور وزیر اعظم 2009 میں وہ زمین acquire کی لیکن ہمیں بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ہم ہر دفعہ اسمبلی میں بجٹ کی تقریر میں یہ بات کرتے ہیں۔ میں نے بھی اپنی بجٹ تقریر کے لئے یہ پوائنٹ لکھا ہوا ہے کہ کتنے سال ہو گئے لیکن ابھی تک کیڈٹ کالج کا وہ وعدہ وفا نہیں ہو سکا۔ انہوں نے درست فرمایا جب پنجاب کے وزیر اعلیٰ حمزہ شہباز شریف صاحب کے دور کے بجٹ کی proceeding چل رہی تھی اور ہم ان کی کابینہ کا حصہ بھی تھے تب بھی ہم نے یہ request کی and he was kind enough کہ ملتان میں وہ زمین موجود ہے اس کی چار دیواری کے لئے فنڈز دو سال پرانے fiscal year میں دیئے تھے اور ان شاء اللہ اس بجٹ تقریر

میں ہم بات کریں گے اور وزیر خزانہ سے بھی request کریں گے لیکن انہوں نے درست فرمایا ہے کہ ہم اپنے خطے کے بارے میں جب بھی کوئی بات کرتے ہیں تو ہمیں یہی جواب ملتا ہے کہ:

ہزار ساغر پوچ گئے ہن
ہزار مٹکے وٹیج گئے ہن
اساں جو منگے تے ساکوں آدھے ہن
ونڈ یچ گئے ہن ونڈ یچ گئے ہن

شکریہ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سیہڑ صاحب! کم چلد اچلد اچلد اودھ دار ہے گا سپیکر رُکے رہن گے۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! personal explanation ہے۔

جناب سپیکر: کسی ممبر نے آپ کا نام نہیں لیا تو personal explanation کس چیز کی ہے۔ General discussion میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر کیا ہے؟

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ایک وضاحت کرنی ہے۔

جناب سپیکر: سیہڑ صاحب! تُساں فیر ایویں دھکہ کرنا اے؟

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وزیر خزانہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: Rightly pointed out. The Finance Minister was here since morning وہ تقریباً جب سے کارروائی چل رہی ہے، بیٹھے تھے۔ Chair سے اجازت لے کر اور سمیع اللہ خان صاحب کو point note کرنے کا کہہ کر گئے ہیں and he will be

back in a few minutes سمیع اللہ خان صاحب ان کے behalf پر notes لے رہے ہیں۔ جی، محترمہ سارہ احمد!

محترمہ سارہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you for giving an opportunity to speak میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کروں گی کہ پچھلے سیشن میں آپ نے میرے ایوارڈ کو acknowledge کیا تھا جس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ سب سے پہلے میں نئی منتخب حکومت کو مبارکباد پیش کروں گی کہ بہت comprehensive بجٹ present کیا۔

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! میں چائلڈ پروٹیکشن ویلفیئر بیورو جو پنجاب حکومت کا ایک ادارہ ہے، کی گزشتہ پانچ سالوں سے چیئرپرسن ہوں۔ میری بجٹ speech کا focus بچوں کے لئے حکومت جو بجٹ دیتی ہے یعنی چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے بارے میں اور اس کے مسائل کے اوپر ہو گا۔ چائلڈ پروٹیکشن ویلفیئر بیورو پورے پاکستان میں حکومت کا واحد ادارہ ہے جو ایک سال میں 20 ہزار سے زائد بچوں کو rescue کرتا ہے، rehabilitate کرتا ہے، educate کرتا ہے اور empower کرتا ہے۔ اس میں ہزاروں بچے orphans, destitute and addicted بچے آئے، ان کو jobs بھی دلوائی ہیں۔ یہ ادارہ ابھی پنجاب کے 11 اضلاع میں موجود ہے جن میں سے 9 اضلاع میں Child Protection Institute اور 2 اضلاع میں Child Protection Units ہیں۔ پنجاب یہ دونوں Child Protection Units ہم نے حکومت کی funding کے بغیر انٹرنیشنل ڈونرز ایجنسی اور philanthropists کے تعاون سے start کئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس ادارے کا main مقصد ہے child beggary کا خاتمہ child abuse and torture کے cases کا خاتمہ infant babies جنہیں لوگ کچرے کے ڈھیر میں پھینک دیتے ہیں، roads پر چھوڑ دیتے ہیں تو ان بچوں کو ہم suitable families میں adopt کرواتے ہیں اور اس کے علاوہ گم شدہ بچوں کو ان کے لواحقین سے ملواتے ہیں۔ This was briefly about Child Protection Bureau اب بجٹ کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی کہ 2022-23 میں 770 ملین کا بجٹ ادارے کو دیا گیا پچھلے سال 2023-24 میں ہم نے 1500 ملین کا بجٹ propose کیا تھا کیونکہ ہماری 9 بلڈنگز مکمل ہو گئی ہیں اور deplete ہو

رہی ہیں لیکن چونکہ فنڈز کی کمی ہے اور recruitment پر ban تھا اس لئے ہم نئے سنٹرز شروع نہیں کر سکے۔ میں آپ کے توسط سے فنانس منسٹر صاحب اور چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ سے request کروں کہ 1500 ملین جو proposed budget ہے وہ مختص کر دیں۔ اس کے علاوہ ہمارے گوجرانوالہ میں purpose built building بہت اچھا بیورو چل رہا تھا لیکن Caretaker گورنمنٹ میں وہاں پر چلڈرن ہسپتال کا ایک Paeds ward بنا دیا گیا جبکہ ہمارے بیورو کے بچوں کو rented premises میں شفٹ کر دیا گیا جہاں پر وہ suffer کر رہے ہیں اور اُن کو ہم proper facilities نہیں دے پا رہے کیونکہ ہمارے ہر سنٹر میں ایک ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ، ہاسٹل اور سپورٹس گراؤنڈ کی تمام facilities مہیا ہوتی ہیں لیکن چونکہ rented premises چھوٹی ہے اس لئے بچوں کو facilities نہیں مل رہیں۔ ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ 40 کنال زمین اس کے بدلے میں دی جائے گی جو آج تک نہیں ملی لہٰذا میں آپ کے توسط سے request کروں گی کہ کمشنر گوجرانوالہ کو direction دی جائے کہ as per the promise done by the Government وہ زمین ہمیں الاٹ کر دیں۔

جناب سپیکر! میں آخر پر یہ کہوں گی کہ پنجاب میں کوئی چائلڈ پروٹیکشن پالیسی نہیں ہے in fact پاکستان کے کسی بھی صوبے میں نہیں ہے so I want to be the first کہ پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن پالیسی لائی جائے۔ ہم نے اس پر دو سال بڑی محنت کی تھی۔ چونکہ اب نئی گورنمنٹ آئی ہے تو اس کا دوبارہ سے process start ہو گا۔ So, I request you kindly آپ اس میں interest لیں تاکہ next SCC کی میٹنگ میں رکھا جائے تاکہ یہ approve ہو جائے۔ اس کے علاوہ کمیٹی بھی بنائیں تاکہ وہ اس کام کو expedite کروائے اور جلدی اس کی approval ہو جائے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج تین بجے تک ٹائم ہے .and I think it's a long day معزز ممبر اورنگزیب کا serious concern ہے he has to leave back ہم صرف پانچ منٹ کے لئے وقت بڑھا دیتے ہیں کیونکہ اورنگزیب صاحب کی طرف سے بڑی alarming چٹ میرے پاس آئی ہے اس لئے میں اُن کی بات سننا چاہتا ہوں۔ In this case ہم پانچ منٹ کے لئے ہاؤس کا وقت بڑھا دیتے ہیں اور کل کے لئے general discussion کا ٹائم رکھا ہوا۔ I would

request all the honorable members especially the Finance Minister and the Government کل ہم بجٹ اجلاس 10 بجے ٹائم پر شروع کریں کیونکہ فنانس منسٹر صاحب کو wind up speech بھی کرنی ہے and in this case ہمیں ensure کرنا ہے کہ تین بجے تک the list is exhausted. Now, Rana Aurangzeb Sahib! I give you the floor and I couldn't make it out of your chit which is alarming. Please allow him to speak.

(اس مرحلہ پر ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا گیا)

رانا اورنگ زیب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گا اور ان کا شکر بجالاؤں گا کہ اللہ نے ہمیں موقع دیا کہ ہم اس ایوان میں آئے۔ ساتھ ہی میں اپنے حلقے کی عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے ہمارا انتخاب کیا۔ آپ کے پاس جو چٹ آئی ہے وہ میرے متعلقہ ہے لیکن آج میں اس پر بات نہیں کروں گا۔ میں اس وقت اپوزیشن میں ہوں اور مجھ پر 302 کی FIR درج کروائی گئی ہے اُس پر بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اپنی speech کو بجٹ کی حد تک رکھیں پلیز بجٹ پر بات کریں۔

رانا اورنگ زیب: جناب سپیکر! ہر سال بجٹ آتا ہے اور اس پر بحث بھی ہوتی ہے لیکن در حقیقت یہ بجٹ ہمیں بتاتا ہے کہ اس سال جرائم کی شرح کیا رہے گی۔ یہ بجٹ ہمیں بتاتا ہے کہ اس سال خودکشی کی شرح کیا رہے گی۔ جو بجٹ بھی پیش ہوتا ہے وہ ہمیشہ لاہور اور اس کے گردونواح میں لگ جاتا ہے۔ جنوبی پنجاب ہمیشہ سے محروم رہا ہے۔ اب بھی جو بجٹ مختص کیا گیا ہے یہ لاہور اور اس کے گردونواح میں ہی ہو گا۔ الیکشن result میں ہمارے ڈسٹرکٹ کوٹ ادو نے تحریک انصاف کی طرف سے clean sweep کیا ہے۔ میں اس بات سے زیادہ پریشان ہوں کہ جب ہمارے حکمران یہ دیکھیں گے کہ یہاں سے کوئی بھی مسلم لیگ (ن) یا دوسری پارٹی سے کوئی ممبر نہیں جیتا تو میرا پورا ضلع محروم رہ جائے گا۔ اگر میرے حلقے تحصیل سرور شہید کی بات کی جائے تو یہ تحصیل سرور شہید تو ہے لیکن تحصیل کمپلیکس بالکل نہیں ہے۔ ہمارے ضلع میں DC صاحب جبکہ ہماری تحصیل میں

AC اور DSP بھی تعینات ہیں لیکن ان کے دفاتر نہیں ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو وہاں پر عدالت تو آ گئی ہے لیکن جوڈیشل کمپلیکس بالکل بھی نہیں ہے۔ اگر آپ ہماری عدالتوں کا visit کروائیں تو 1970 میں جو ہسپتال کو دو سے تین کمروں کی بلڈنگ دی گئی تھی وہاں پر آج عدالتیں لگ رہی ہیں اور جو سائلین وہاں جاتے ہیں وہ جج صاحبان کا فیصلہ نہیں سنتے بلکہ وہ اُس بلڈنگ کو دیکھ کر خوفزدہ ہو رہے ہوتے ہیں لہٰذا میری آپ سے اپیل ہے کہ buildings بنوائی جائیں۔ جب وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی صاحب تھے تو وہ بلڈنگ کے لئے فنڈز مختص کرنا چاہ رہے تھے لیکن بد قسمتی سے حکومت ختم ہو گئی اور سارا plan ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر! میری سرور شہید تحصیل کا بہت بُرا حال ہے اس لئے میں آپ سے اپیل کروں گا کہ وہاں پر سیوریج کے ماسٹر پلان بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی وجہ سے صاف پانی کو بھی گندا کر رہا ہے۔ وہاں پر ایم ایم روڈ کے لئے عمران خان نے بہت بڑا بجٹ دیا تھا لیکن بد قسمتی سے ہمیں بائی پاس نہیں دیا جا رہا۔ چوک اعظم اور فتح پور کو بائی پاس ملا ہے لیکن ہماری تحصیل سرور شہید روڈ سے یہ ایم ایم روڈ گزر رہا ہے جس کے لئے بائی پاس روڈ کا دیا جانا ضروری ہے لہٰذا ہمیں ایک بائی پاس روڈ دیا جائے تا کہ ٹریفک کے مسائل ختم ہوں اور ٹریفک کی روانی قائم ہو جائے۔

جناب سپیکر! میری تحصیل سرور شہید بن چکی ہے لیکن تحصیل سرور شہید میں مالکانہ حقوق نہیں ہیں۔ اگر وہاں کی عوام کو مالکانہ حقوق مل جاتے ہیں تو وہاں پر لڑائی جھگڑے کم ہوں گے اور جیسے حکومت بھی چاہتی ہے کہ ہمارے پاس ریونیو اکٹھا ہو تو یہ بھی ان شاء اللہ ہو جائے گا۔ اب دو کروڑ روپے کی دکان ہے لیکن صرف ایک سو روپے کے اسٹامپ پر sale ہوتی ہے۔ جس کا وہاں پر میٹر لگا ہوا وہ اُس کی دکان ہے لہٰذا میں آپ سے اپیل کروں گا کہ چوک سرور شہید میں مالکانہ حقوق کے حوالے سے میاں شبیر علی قریشی صاحب نے بھی بات کی تھی اور میں بھی آپ سے عرض کروں گا کہ وہاں پر مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت پانچ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا گیا)

رانا اور نگزیب: جناب سپیکر! جس طرح حکومت کی پالیسی ہے کہ سکول upgrade کروائے جا رہے ہیں لہٰذا یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ حلقہ کس کا ہے بلکہ ہم وہاں پر (ن) لیگ کے سابقہ ایم پی اے اور ایم این اے کی تصاویر لگا دیں گے لیکن حلقے کو محروم نہ کیا جائے۔ میرے حلقے کی حالت بہت بُری ہے۔ وہاں پر 70 فیصد roads قابل مرمت ہیں اور سکول بھی upgrade کئے جائیں کیونکہ چھوٹے بچے پڑھنے والے ہیں یعنی ایک چک کی آبادی دس ہزار ہے لیکن اس کے پاس سکول نہیں ہے جس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے بچے چار / پانچ کلومیٹر سفر کر کے دوسرے سکولوں میں جا رہے ہیں۔ میرے حلقے کا سب سے بڑا مسئلہ وارہ بندی ہے۔ میرے دوست یہاں پر آئے ہوئے ہیں جو کہتے ہیں کہ گندم تیار ہے لیکن ایک مرتبہ بھی نہر کا پانی اُن کو نہیں دے سکے لہٰذا یہ وارہ بندی ختم کی جائے کیونکہ تین دن وارہ بندی ملتی ہے اور تین دن نہیں ملتی اور سات دن نہر نہیں چلتی۔ میں آپ سے اپیل کروں گا کہ سات ہزار کیوسک پانی دیا جاتا ہے جسے بڑھا کر 9 ہزار کیوسک کر دیا جائے۔ اس کا دوسرا حل یہ بھی ہے کہ وہاں پر نہر کافی جگہ سے پختہ ہو چکی ہے، اگر آپ مکمل طور پر پختہ کروا دیں تو ان شاءاللہ وارہ بندی کا issue اور کسانوں کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کروں گا کہ عمران خان کے حوالے سے پہلے صرف پاکستان میں بات ہو رہی تھی لیکن اب پوری دنیا یہاں تک کہ امریکہ میں بھی اُن کے حق میں آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ سب کو پتا ہے کہ وہ بے گناہ قید ہیں اور میں آپ سے request کروں گا کہ وہ مجرم نہیں ہے بلکہ سیاسی قیدی ہے۔ آپ ان کو باعزت بُری کروائیں اور ان کے cases ختم کروائیں یا ہم جتنے بھی بیٹھے ہیں ہمیں بھی اڈیالہ جیل بھیج دیں کیونکہ ہم بھی ان کے چاہنے والے ہیں۔ میرا دل کہتا ہے کہ جب آپ کا نام سپیکر کے لئے آیا تھا تو واللہ ہمیں خوشی ہوئی تھی۔ مجھے بھی امید ہے کہ آپ بھی ان کے fan ہوں گے اور آپ بولیں گے کہ میں کرکٹ دور کا fan ہوں یا سیاسی دور کا fan ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No cross talk.

رانا اور نگزیب: اب بھی ہمارے پاس عمران خان سے اچھا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ خدارا اس کی قدر کریں۔۔۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ wind up کریں۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! میں اپنی بات 30 سکینڈ میں ختم کرتا ہوں۔ مجھے پتا تھا کہ جب عمران خان کا نام آئے گا تو آپ میری بات کاٹ دیں گے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Please no cross talk. Allow him to complete ٹائم ختم ہو رہا ہے ورنہ پھر بڑھانا پڑے گا۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! ایک issue یہ ہے کہ یہاں [**********] ہوتی ہیں ہم کس کا جواب دیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ الفاظ بڑے derogatory ہیں ان الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔ راناصاحب! آپ please wind up کریں۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! ہماری آپ سے یہی اپیل ہے کہ عمران خان کو اُن کی شرائط پر ریلیز کیا جائے کیونکہ جس پر پاکستان نہیں بلکہ پوری دنیا فخر کر رہی ہے تو ان شاءاللہ یہ پاکستان۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! Thank you. آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 27-مارچ 2024 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Construction of TB road in Multan city 42
-Demand for controlling theft of water and increase the quota of canal water in district Layyah 45
-Demand of establishment of dispensary in Kacha Bungi Khel and Tabisar in Mianwali 41
-Illegal occupation by land mafia on land of overseas pakistani in Khanpur district Rahim Yar Khan 39
-Provision of medical facilities in DHQ Hospital Toba Tek Singh 43

AFTAB AHMAD KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 271
POINT OF ORDER regarding-
-Insulting behaviour of DSP and SHO with PTI leaders in Anti Terrorist Court Lahore 357
-Misuse of powers by Election Commission 10

AHMAD KHAN, MR. (*Leader of Opposition)*
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 117
POINT OF ORDER regarding-
-Insulting behaviour of DSP and SHO with PTI leaders in Anti Terrorist Court Lahore 353

AHMED AKBAR, QAZI
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 194

AHSAN RAZA, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 310

ALI IMTIAZ, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 292

AMIR ALI SHAH, SYED
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 198

AMJAD ALI JAVED, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Provision of medical facilities in DHQ Hospital Toba Tek Singh 43
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 284

PAGE NO.

AOURANG ZAIB, RANA
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 413
ASHIFA RIAZ ,MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 146
AYAZ AHMED, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 200

B

BASHARAT ALI, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 249
BUDGET
-Annual Budget Statement for the Year 2023-24 *(Presented in the House)* 102
-Supplementary Budget Statement for the Year 2022-23 *(Presented in the House)* 102

C

CABINET-
-Of the Punjab 5, 71
CONSTITUTION OF COMMITTEE-
-Special Committee No. 1 50

D

DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 111,191, 271,366

E

EMMANUEL ATHER, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 256
EXTENSION IN PERIOD OF VALIDITY of-
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (XIX of 2023) 56

PAGE NO.

F

FAHAD MASOOD, MALIK
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 238
FAISAL JAMIL, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 405
Falbous Christopher, Mr.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 173
FARHAT ABBAS, HAFIZ
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 318
FARZANA ABBAS, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 331
FATEHA ***(Pray for Forgiveness)-***
-Shohda-e-Waziristan and father of Mr Arif Mehmood Gill (MPA) 76
FUNCTIONARIES-
-OF THE HOUSE 5, 71

H

HASSAN MALIK, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 390
HINA PARVEZ BUTT, MS
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 368

I

IMTIAZ MEHMOOD, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 175
ISHRAT ASHRAF, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 148

J

JUNAID AFZAL SAHI, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 287

PAGE NO.

K

KANWAL NAUMAN, MS.
-Oath of office 271
KANWAL PERVEZ CHAUDHRY, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 210
KHALID JAVED, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 244
KHALID MAHMOOD BABAR, MALIK
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 223
KHALIL TAHIR, MR. *(Minister for Human Rights & Parliamentary Affairs)*
CONSTITUTION OF COMMITTEE-
-Special Committee No. 1 50
EXTENSION IN PERIOD OF VALIDITY of-
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (XIX of 2023) 56
MOTION regarding-
-Grant of leave for extension of the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (XIX of 2023) 56
ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Police Order (Amendment) Ordinance 2023 53
-The Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 54
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 50, 53
-The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 54
KHAN BAHADAR, MR.
-Oath of office 22
KHURRAM IJAZ, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 316

L

LAYING of-
-Fiscal risk statement for the year 2023-24 103
-Notifications under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 103
LEADER OF OPPOSITION
-See under Ahmad Khan, Mr.
LIST OF BUSINESS FOR THE SITTINGS HELD ON-
-March 15, 2024 3
-March 18, 2024 69

PAGE NO.

-March 21, 2024 107
-March 22, 2024 185
-March 25, 2024 267
-March 26, 2024 349

M

MEHWISH SULTANA, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 153
MINISTER FOR FINANCE
-*See under Mujtaba Shuja Ur Rehman, Mr.*
MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-*See under Khalil Tahir, Mr.*
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-*See under Shafay Hussain, Mr.*
MOHAMMAD ALI KHAN, SARDAR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 386
MOHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 340
MOTIONS regarding-
-Grant of leave for extension of the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (XIX of 2023) 56
-Suspension of rules for presentation of a resolution 60
MUHAMMAD ADNAN DOGAR, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 327
MUHAMMAD AHSAN ALI, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 232
MUHAMMAD AHSAN IHSAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 208
MUHAMMAD AJMAL KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 398
MUHAMMAD ARQAM KHAN, MR.
-Oath of office 76
MUHAMMAD ATHAR MAQBOOL, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 344

PAGE NO.

MUHAMMAD EJAZ SHAFI, CHAUDHRY
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Illegal occupation by land mafia on land of overseas pakistani in Khanpur district Rahim Yar Khan 39
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 150
MUHAMMAD GHULAM SARWAR, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 161
MUHAMMAD ILYAS, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 191
MUHAMMAD IQBAL, MR. (PP-85)
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand of establishment of dispensary in Kacha Bungi Khel and Tabisar in Mianwali 41
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 333
MUHAMMAD ISMAEL, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 297
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Construction of TB road in Multan city 42
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 212
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Crackdown against kite flyers 26
MUHAMMAD YOUSAF, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 388
MUHAMMAD ZAHID ISMAIL, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 305
MUJTABA SHUJA UR REHMAN, MR. *(Minister for Finance)*
BUDGET
-The Annual Budget Statement for the Year 2023-24 *(Presented in the House)* 102
-The Supplementary Budget Statement for the Year 2022-23 *(Presented in the House)* 102

PAGE NO.

LAYING of-
-Fiscal risk statement for the year 2023-24 103
-Notifications under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 103
SPEECH-
-Budget speech for the year 2023-24 78
MUMTAZ AHMAD, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 338
MUSHTAQ AHMED, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 165
MUHAMMAD TAHIR, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 171

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SITTINGS HELD ON-
-March 15, 2024 8
-March 18, 2024 74
-March 21, 2024 110
-March 22, 2024 188
-March 25, 2024 270
-March 26, 2024 352
NADEEM SADIQ DOGAR, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 258
NADIA KHAR, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 311
NOTIFICATIONS of-
-Presentation of Annual Budget Statement 2023-24 67
-Presentation of Supplementary Budget Statement 2022-23 67
-Prorogation of 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 61
-Summoning of 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 1
-Summoning of 5th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 18, 2024 65

PAGE NO.

O

OATH OF OFFICE by-
-Kanwal Nauman, Ms. (W-362) 271
-Khan Bahadar, Mr. (PP-100) 22
-Muhammad Arqam Khan, Mr. (PP-68) 76
-Saima Zahid, Ms. (W363) 271
OFFICERS-
-Of the House 6, 72
ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Police Order (Amendment) Ordinance 2023 53
-The Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 54
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 52, 53
-The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 54
-The Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 55

P

PANEL OF CHAIRPERSONS-
-Announcement regarding Panel of Chairpersons for 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 9
-Announcement regarding Panel of Chairpersons for 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 18, 2024 78
POINTS OF ORDER regarding-
-Insulting behaviour of DSP and SHO with PTI leaders in Anti Terrorist Court Lahore 353
-Misuse of powers by Election Commission 10
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Not laying annual report of Principles of Policy by the Government in the House 34
PROROGATION-
-notification of prorogation of 4th session of 18th provincial assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 61

R

RAHILA KHADIM HUSSAIN, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 294
RAIS NABEEL AHMAD, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 247

PAGE NO.

RAZI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 227
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SITTINGS HELD ON -
-March 15, 2024 7
-March 18, 2024 73
-March 21, 2024 109
-March 22, 2024 187
-March 25, 2024 269
-March 26, 2024 351
RIFFAT MEHMOOD, SYED
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 379
RULING BY THE CHAIR regarding-
-Point of order raised by Rana Aftab Ahmad Khan during sitting held on March 15, 2024 359
RUSHDA LODHI, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 204

S

SADIA MUZAFFAR, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 170
SAIMA KANWAL, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 382
SAIMA ZAHID, MS.
-Oath of office 271
SAFIA SAEED, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 230
SAJJAD AHMAD, MR. 178
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24
SAMI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 374
SANIA ASHIQ JABEEN, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 308

PAGE NO.

SARAH AHMAD, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 411
SHAFAY HUSSAIN, MR. (*Minister for Industries, Commerce & Investment)* 55
ORDINANCE *(Laid in the House)*-
-The Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023
SHAHAB UD DIN KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 141
SHAHBAZ AHMAD, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 370
SHAHBAZ ALI KHOKHAR, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 325
SHAUKAT RAJA, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 136
SHAZIA ABID, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 303
SHER ALI KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 394
SHUAIB AMEER, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for controlling theft of water and increase the quota of canal water in district Layyah 45
SOMIA ATTA, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 336
SONIA ASHIR, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 314
SPEECH-
-Budget speech for the year 2023-24 78
SUMMONING-
-Notification of summoning of 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 1
-Notification of summoning of 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 18, 2024 65

PAGE NO.

T

TAYYAB RASHID, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 299
TARIQ MASIH, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 241

W

WAQAS MAHMOOD MAAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 156
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 60
WASIF MAZHAR, MALIK
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 159

Z

ZAKIA KHAN, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 216
ZARNAB SHER, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 395
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Crackdown against kite flyers 26
ZULFIQAR ALI SHAH, MR.
DISCUSSION on- 163
-Annual Budget for the year 2023-24
PRIVILLEGE MOTION regarding-
-Not laying annual report of Principles of Policy by the Government in the House 34

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

(بدھ 27، جمعرات 28، جمعتہ المبارک 29، ہفتہ 30-مارچ،
سوموار یکم اپریل، منگل 16-اپریل 2024)
(یوم الاربعاء 16، یوم الخمیس 17، یوم الجمعہ 18، یوم السبت 19،
یوم الاثنین 21-رمضان المبارک، یوم الثلاثہ 7-شوال 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں، چھٹا، ساتواں اجلاس

جلد 5 (حصہ دوم): شمارہ جات : 6 تا 9

جلد 6: شمارہ : 1

جلد 7: شمارہ : 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پانچواں، چھٹا، ساتواں اجلاس

بدھ، 27-مارچ 2024

جلد 5: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	فہرست کارروائی	419
2-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	421
3-	نعت رسول مقبول ﷺ	422
	پوائنٹ آف آرڈر	
4-	اجلاس کی کارروائی بروقت شروع کرنے کا مطالبہ	423
5-	معزز اراکین حزب اختلاف کے ایوان میں داخلے کا مطالبہ	424

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بحث	
6۔	سالانہ بجٹ برائے مالی سال 24-2023 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	426
	جمعرات، 28۔مارچ 2024	
	جلد 5: شمارہ 7	
7۔	فہرست کارروائی	527
8۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	539
9۔	نعت رسول مقبول ﷺ	540
	حلف	
10۔	نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف	541
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
11۔	مطالبات زر برائے سال 24-2023 پر بحث اور رائے شماری	542
12۔	منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 24-2023 کا ایوان میں پیش کیا جانا	619
	جمعۃ المبارک، 29۔مارچ 2024	
	جلد 5: شمارہ 8	
13۔	فہرست کارروائی	623
14۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	625
15۔	نعت رسول مقبول ﷺ	626
	بحث	
16۔	ضمنی بجٹ برائے مالی سال 23-2022 پر عام بحث	627

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	ہفتہ، 30-مارچ 2024	
	جلد 5: شمارہ 9	
17-	فہرست کارروائی	669
18-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	679
19-	نعت رسول مقبول ﷺ	680
	تحاریک التوائے کار	
20-	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹراما سنٹر کے قیام کا مطالبہ	683
21-	چیچہ وطنی سے لیہ براستہ کمالیہ، پیر محل ایکسپریس ہائی وے کی تعمیر کا مطالبہ	684
22-	ضلع اٹک تحصیل فتح جنگ کے دیہات کی ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی کو سپیشل اکنامک زون میں تبدیل نہ کرنے کا مطالبہ	686
	بحث	
23-	ضمنی بجٹ برائے سال 23-2022 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	688
24-	ضمنی مطالبات زر برائے سال 23-2022 پر بحث اور رائے شماری	690
25-	کورم کی نشاندہی	737
26-	ضمنی مطالبات زر برائے سال 23-2022 پر بحث اور رائے شماری (۔۔۔جاری)	737
27-	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 23-2022 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	744
28-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	744

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، یکم اپریل2024	
	جلد 6: شمارہ1	
29-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	747
30-	فہرست کارروائی	749
31-	ایوان کے عہدے دار	753
32-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	755
33-	نعت رسول مقبول ﷺ	756
34-	پینل آف چیئرپرسنز	757
	سوالات (محکمہ مواصلات وتعمیرات)	
35-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	757
	توجہ دلاؤ نوٹس	
36-	شیخوپورہ: مرید کے میں سعودیہ پلٹ شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	773
37-	ضلع اٹک تحصیل حضرو کے علاقہ مانسر میں پندرہ سالہ بچے کے اغواء سے متعلقہ تفصیلات	777
	تحاریک التوائے کار	
38-	خانپور ضلع رحیم یار خان کے رہائشی اوورسیز پاکستانی عمر فاروق کے پلاٹوں پر قبضہ مافیا کا قبضہ (---جاری)	780
39-	فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال کی مشینیں خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	784
40-	صوبہ بھر میں غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیوں کی بھرمار	786

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
41-	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک ----------	793
42-	قاعدہ a(2) 128 کے تحت آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرار دادیں پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ----------	793
	آرڈیننسز (میعاد میں توسیع)	
43-	آئین کے آرٹیکل a(2) 128 کے تحت قرار دادیں ----------	794
44-	آرڈیننس (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2023 ----------	795
45-	آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2023 ----------	796
46-	آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2023----------	797
	بحث	
47-	امن وامان، قیمتوں پر قابو پانے اور موجودہ سیاسی صورتحال پر عام بحث----------	798
48-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------	857

منگل، 16- اپریل 2024

جلد 7: شمارہ 1

49-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ----------	861
50-	فہرست کارروائی ----------	863
51-	ایوان کے عہدے دار ----------	867
52-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	869
53-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	870
54-	پینل آف چیئرپرسنز ----------	871

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	دعائے مغفرت	
55-	سانحہ نوشکی (بلوچستان) میں شہید کئے جانے والے افراد کے لئے فاتحہ خوانی۔۔۔۔۔۔۔۔	871
	زیرو آور نوٹس	
56-	صوبہ بھر کی مویشی منڈیوں میں ٹھیکیداروں سے قواعد وضوابط عملدر آمد کروانے کا مطالبہ ----------	875
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
57-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	879
	تحاریک التوائے کار	
58-	پی پی-85 میانوالی میں گرلز سکول نہ ہونے کی وجہ سے بچیاں تعلیم سے محروم (۔۔۔جاری) ----------	904
59-	منڈی بہاؤالدین کی ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں سہولیات کی عدم فراہمی ----------	907
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحریک	
60-	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ----------	908
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
61-	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین صوبائی اسمبلی پنجاب 2024 ----------	909
62-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	909
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
63-	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین صوبائی اسمبلی پنجاب 2024 ----------	910
	قاعدہ A-244 کے تحت تحریک	
64-	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترمیم پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ----------	912

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مجوزہ ترمیم (جو زیر غور لائی گئی)	
65-	مجوزہ ترمیم قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 ----------	913
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
66-	پاکپتن میں بابا فرید یونیورسٹی بنانے کا مطالبہ ----------	915
67-	منڈی بہاؤالدین کے گاؤں ڈھوک نواں لوک میں دانش سکول بنانے کا مطالبہ ------	916
	بحث	
68-	گندم کی قیمت خرید اور امن وامان پر عام بحث ----------	917
69-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------	969
70-	انڈیکس	

419

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

بدھ، 27۔مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے مالی سال 24-2023 پر عام بحث"

421

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

بدھ، 27-مارچ 2024

(یوم الاربعاء، 16-رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 11 بج کر 39 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سورۃ البقرہ (آیت نمبر 286)

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کا ذمہ دار نہیں بناتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا بوجھ ہم پر نہ رکھیو۔ اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگزر کر۔ اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مددگار ہے۔ سو ہم کو کافروں پر غالب کر (286)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا
جو کرم مجھ پر میرے نبی ﷺ کر دیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں
مجھ کو ہر غم سے رب نے بری کر دیا
لمحہ لمحہ ہے مجھ پر نبی ﷺ کی عطا
دوستو اور مانگوں میں مولا سے کیا
کیا یہ کم ہے کہ میرے خدا نے مجھے
اپنے محبوب کا امتی کر دیا
وہ جو بھی زینت بنا ان کے دربار کی
جو بھی بیٹھا ہے محفل میں سرکار کی
کوئی صدیق فاروق عثمان ہوا
اور کسی کو نبی ﷺ نے علی کر دیا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج سالانہ بجٹ 24-2023 پر بحث کا آخری دن ہے۔ آج کے لئے میرے پاس معزز اراکین کی لمبی فہرست موجود ہے۔ معزز اراکین سے استدعا ہے کہ مختصر وقت میں اپنی بات مکمل کر لیں اور آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر بحث کو wind up کریں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!

اجلاس کی کارروائی بروقت شروع کرنے کا مطالبہ

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ ایک روایت بن گئی ہے کہ اجلاس ہر روز دو گھنٹے late start ہوتا ہے اور آپ اجلاس کو ختم کرنے میں بڑے punctual ہوتے ہیں۔ اگر وزیر خزانہ بہت مصروف ہوتے ہیں اور تشریف نہیں لاتے تو ہمیں بھی بتا دیا کریں کہ فلاں ٹائم اجلاس شروع ہونا ہے۔ آج بحث کا آخری روز ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ you have the power to extend the time. آج جتنے بھی ممبران یہاں موجود ہوں ان کو آپ ٹائم دیں تاکہ وہ اپنی بات کر سکیں۔ اس میں یہ نہ ہو کہ آپ 3 بجے قدغن لگا کر اجلاس ختم کریں اور پھر یہ رہ جائیں۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ آج آپ ٹائم ضرور extend کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب! ان شاءاللہ تعالیٰ جیسے آپ نے یہاں پر کہا ہے تو ہم تو روزانہ معزز ممبران کو ٹائم دیتے ہیں۔ آج بھی آپ کی طرف سے جتنے بھی معزز ممبران کی لسٹ مجھے دی گئی ہے ان شاءاللہ تعالیٰ سب کو ٹائم دیا جائے گا۔ اب دعوت دیتا ہوں کہ جناب کرنل شعیب امیر صاحب بات کریں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

معزز اراکین حزب اختلاف کے ایوان میں داخلے کا مطالبہ

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آج ضرور آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلاؤں گا جو کہ کافی دنوں سے pending آرہا ہے ہمارے دو ارکان ابھی تک ایوان میں نہیں آئے ایک جناب احمر بھٹی ہیں، اُن کا ہمیں بھی پتا ہے کہ وہ پولیس کی custody میں ہیں اور دوسرے میاں محمد اسلم اقبال ہیں۔

جناب سپیکر! یہ آپ کا حق ہے کہ آپ اُن کو اِدھر لے کر آئیں ایک تو آپ نے Production Order جاری کرنے ہیں اور دوسرا ان کی security یقینی بنانی ہے۔ تین دن کے لئے میاں محمد اسلم اقبال کا پتا چلا کہ وہ یہاں آرہے ہیں تو پنجاب اسمبلی کے گرد اتنی پولیس لگائی کہ پنجاب اسمبلی کو cordon off کر دیا گیا، اُن دنوں یہ لگتا تھا کہ ہم کوئی دہشت گرد ہیں، ہم ایوان کے اندر جا رہے ہیں، سب کی تلاشیاں لی جا رہی تھیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ چند لوگ اندر آتے ہوں گے، across the board یہ بات کر رہا ہوں پتا نہیں کتنی دور گاڑیاں کھڑی ہوتی تھیں، ہم وہاں سے پیدل آتے، jammers لگے ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! آپ کے جو ممبرز جنہوں نے ابھی تک حلف نہیں لیا اُن کا حلف آپ یقینی بنائیں، آپ Custodian of the House ہیں۔ آپ جب یہ یقینی بنائیں گے آپ کا تاریخ میں نام لکھا جائے گا نہیں تو routine میں یہ چلتا رہے گا، کل اُنہیں پارلیمانی لیڈر بنایا گیا ہے اس وقت وہ ہمارے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ آپ اس بات کو یقینی بنائیں نہیں تو ممبرز کے اندر یہ frustration آرہی ہے کہ ہمارے دو ممبرز ہیں جن کے بارے میں کوئی پوچھ ہی نہیں رہا کہ کیا ہو رہا ہے اور یہ دونوں notified members ہیں الیکشن کمیشن نے اُن کو notify کر دیا ہے، وہ آنا چاہتے ہیں اور وہ bail پر ہیں۔ آپ نے آئی جی پنجاب بھی نئے لگا دیئے ہیں، ہم میاں محمد اسلم اقبال اور احمر بھٹی کے معاملے پر کوئی سمجھوتا نہیں کریں گے، کوئی compromise نہیں کریں گے ان کے بارے میں ہمیں یقین دلایا جائے کہ ہمارے ان دونوں ممبران کو ہاؤس میں لایا جائے گا۔ ایک ممبر کو Production Order پر لایا جائے گا اور دوسرے ممبر کی ہر court سے ضمانتیں ہیں جو اس وقت ہمارے

پارلیمانی لیڈر ہیں تو ہمارے لئے یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ ہم سب ادھر بیٹھے ہوں اور پارلیمانی لیڈر ہمارے نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میری ایک اور request ہے کل ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کی طبیعت کافی خراب ہے۔ گورنمنٹ سائڈ کی طرف سے اُن کے متعلق ایک الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے کسی کو اینٹیں ماری ہیں ۔ آپ لوگ خدا کا خوف کریں کہ وہ ایک senior politician ہیں، former Deputy Prime Minister ہیں، چیف منسٹر رہ چکے ہیں۔ ویسے بھی چودھری پرویز الٰہی کے متعلق ہر بندہ جانتا ہے کہ وہ کس قسم کے انسان ہیں۔ آپ کی توجہ چاہوں گا پھر بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جو چودھری پرویز الٰہی کی recommendation ہیں، جو ڈاکٹر وہ recommend کرتے ہیں اُنہیں اُن ڈاکٹرز کی اجازت دی جائے۔ حمزہ شہباز جس وقت اپوزیشن لیڈر تھے اسی چودھری پرویز الٰہی نے اُن کے Production Order جاری کئے تھے۔ 2002 میں مجھے ذاتی طور پر پتا ہے کہ یہ لوگ جب پرویز مشرف سے سمجھوتہ کر کے باہر گئے تھے تو حمزہ شہباز کو ادھر جتنی سہولتیں تھیں وہ چودھری پرویز الٰہی کے دور میں ملی تھیں کم از کم آپ اُن کے احسان کا بدلہ دے نہیں سکتے تو اُن کے ساتھ merit تو کریں۔ اس طرح نہیں ہوتا وہ ہمارے ایک 82 سالہ بزرگ ہیں ہمارے سینئر سیاستدان ہیں، وہ جس ڈاکٹر کو recommend کرتے ہیں کم از کم اُن ڈاکٹرز کو اُن کے پاس جانے دیا جائے بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر یہ ہے کہ میاں اسلم اقبال کو تو کسی نے نہیں روکا ہے، جب دل کرے، جب چاہیں وہ اس ایوان میں آسکتے ہیں۔ دوسرا جو آپ نے Production Order کی بات کی ہے تو سپیکر صاحب یہاں موجود ہیں وہ out of country نہیں ہیں اگر out of country ہوتے تو میں اس پر ضرور کوئی ruling دیتا اب کیونکہ سپیکر صاحب موجود ہیں تو اس کا decision وہ خود کریں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ آپ نے بالکل کہا ہے کہ جو میاں محمد اسلم اقبال ہیں اُن پر کوئی معاملہ نہیں ہے۔ انہوں نے reported جتنے کیسز کا اُنہیں پتا چلا ہے اُن کیسز میں انہوں نے ضمانت کروائی ہوئی ہے۔ اب یہ نہ ہو کہ وہ یہاں پر آئیں تو کوئی نہ کوئی کیس ڈال کر اُنہیں لے جائیں گے، آپ اس حوالے سے کوئی assurance دیتے ہیں کہ وہ یہاں ایوان میں آتے ہیں تو اُن کے جتنے بھی کیسز ہیں اُن کے بارے میں آپ ہمیں لسٹ دے دیں، ہمیں یہ بتا دیا جائے کہ اُن کے خلاف کتنے کیسز ہیں اگر کوئی کیس رہ گیا ہو تو وہ اُس کی بھی bail کروالیں۔

جناب سپیکر! اگر وہ سب کیسز کی bail کروا کر یہاں پر اپنا oath لینے آجاتے ہیں تو یہاں سے باہر جانے پر اُن کو abduct کر لیا جاتا ہے تو اُس کا کون ذمہ دار ہو گا اس پر ذرا وضاحت کر دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر لسٹ منگوا لیتے ہیں، اس کو انشاء اللہ دیکھتے ہیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمیں abduction کا ڈر ہے کہ میاں اسلم اقبال یہاں پہنچ تو جائیں گے لیکن جب وہ یہاں سے نکلیں گے تو اُن کو abduct کیا جائے گا۔ یہ بڑا serious concern ہے، ہمارے جو ممبرز ہیں ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ جس طرح ہمارے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے اس طرح تو آگے سے یہ ہاؤس چلنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ آپ ضرور اس concern کو address کریں، آپ اس کو دیکھیں اس معاملہ کو اس طرح سے light نہ لیں. Thank you very much.

بحث

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2023-24 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں دعوت دیتا ہوں کرنل شعیب امیر ملک صاحب کو وہ اپنی تقریر شروع کریں۔

جناب شعیب امیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعینO جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اس ایوان کی وساطت سے اپنے ضلع لیہ کی عوام کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ پورا ضلع لیہ جو ہے وہ عمران خان کے نظریہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور الحمد للہ دو ایم این ایز اور پانچ ایم پی ایز کی سیٹیں انہوں نے عمران خان کے نظریے کو جتوائیں۔

جناب سپیکر! بجٹ میں ساؤتھ پنجاب اور specially جو ہمارا پسماندہ ضلع لیہ ہے اس کے لئے کوئی خاطر خواہ فنڈز نہیں رکھے گئے، ہمیں یہ لگتا ہے کہ ہمارا استحصال ایسے ہی ہوتا رہے گا جب تک ہم جنوبی پنجاب کو ایک صوبہ نہیں بناتے کیونکہ جس طرح تخت لاہور فنڈز کی بندر بانٹ upper Punjab کے اضلاع کے لئے کرتا ہے ویسے تو مجھے بجٹ کی اس پوری کتاب کے اندر ڈسٹرکٹ لیہ اور خاص کر ساؤتھ پنجاب کا، آپ بھی ساؤتھ پنجاب سے ہی ہیں تو مجھے تو اس میں خاطر خواہ کوئی ایسا project نظر نہیں آیا کہ جس کے لئے فنڈز بھی رکھے گئے ہوں، صرف اُن projects کے لئے اس دفعہ فنڈز رکھے گئے ہیں جن سے cosmetic affect آتا ہو اور آپ کو پتا ہے ہمارے صوبے کے لئے cosmetics کتنی ضروری ہے اسی لئے زیادہ فنڈز اُن projects کے لئے رکھے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح پنجاب کو چلایا جا رہا ہے اور اوپر سے ہماری وفاقی گورنمنٹ IMF کی شرائط تلے جیسے دبی جا چکی ہے اس سے لگتا ہے کہ جو مہنگائی کا موجودہ طوفان چل رہا ہے اس میں بہت جلد اور اضافہ ہونے جا رہا ہے جیسے گیس، بجلی، تیل اور روز مرہ کی چیزوں کی قیمتیں بڑھائی جا رہی ہیں تو لگتا ہے کہ ہماری پنجاب کی بیچاری غریب عوام کو وہ راشن بیگ جن کے اوپر rejected اور کبوتر والے بابے کی تصویر لگی ہوئی ہے اُسی پر گزارا کرنا پڑے گا۔ انہیں اگر اتنا ہی عوام کا جذبہ ہے تو میرا ضلع لیہ بہت پسماندہ ہے اُدھر industrial zone بنایا جائے، اُدھر بہت ساری سرکاری زمینیں خالی پڑی ہیں، میرے حلقے کے دو موضع جات ہیں نواں کوٹ اور خیرے والا اُن کا اشتعمال نہیں ہوا ہوا، اگر گورنمنٹ وہاں اشتمال کروالے تو آپ کو اُدھر اتنی زمینیں ملیں گی کہ آپ وہاں ایک بہت بڑا industrial zone plan کر سکتے ہیں اُس پر ذرا سوچا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میرے حلقے کے کسانوں میں بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے جو یہاں پرانے نمائندے تھے انہوں نے شوشہ چھوڑا ہوا تھا کہ اُدھر کوئی solar project یا

کوئی solar park بنایا جارہا ہے۔ میری اس میں گزارش ہے کہ اگر حکومت نے solar park بنانا ہی ہے تو وہاں جو اتنی زیادہ سرکاری زمینیں خالی پڑی ہیں اُن پر بنایا جائے نہ کہ پرائیویٹ بندوں کی مالکی زمینوں پر بنایا جائے اگر اس طرح کیا گیا تو اُدھر کافی لوگ agitate کریں گے جس کی وجہ سے وہ project کھٹائی میں جا سکتا ہے۔ میرے پسماندہ حلقے چوک اعظم اور چوبارہ میں دانش سکول اور Barani University کی بہت زیادہ ضرورت ہے اس پر میں وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی توجہ چاہوں گا کہ میرے حلقے میں چوک اعظم، چوبارہ میں دانش سکول اور Barani University کو plan کیا جائے تاکہ اُدھر لوگوں کی ایجوکیشن اچھی ہو سکے۔

اس کے علاوہ آپ کلچ پلیٹوں والی سرکار کے لئے ائیر ایمبولینس ضرور چلائیں لیکن میری یہ گزارش ہوگی کہ کم از کم اس سے پہلے میرے حلقہ کے BHUs and RHCs کی ambulances اور دوائیاں پوری کر دی جائیں۔ THQ چوک اعظم اور THQ چوبارہ کی revamping کے لئے فنڈز کی approval ہو چکی ہے لیکن ابھی کچھ فنڈز اس کے بقایا ہیں وہ بقیہ فنڈز ہمیں دے دیئے جائیں۔ اسی طرح THQ چوک اعظم کا ٹراما سنٹر کی approval ہو چکی ہے اس کے لئے بھی فنڈز دے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح گرلز کالج نواں کوٹ اور گرلز کالج شاہ جمال near to completion ہیں، اب وہاں پر صرف کلاسز شروع ہونا باقی ہیں اور اس کے لئے بہت تھوڑے سے فنڈز درکار ہیں لہٰذا وہ فنڈز ہمیں دیئے جائیں تاکہ وہاں پر باقاعدہ کلاسز شروع ہو سکیں۔ اسی طرح چوک اعظم کی ایک سیوریج سکیم کا صرف پانچ یا دس فیصد کام باقی ہے لیکن صرف فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے وہیں پر کام رُکا ہوا ہے تو اس کو بھی priority basis پر مکمل کروائیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کے علاقہ تھل میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے، تھل کینال فیز-2 بڑے عرصے سے pending چلی آرہی ہے اور اس سے پہلے جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں انہوں نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی ہے لہٰذا تھل کینال فیز-2 کو plan کیا جائے اور اس کے لئے جو بھی فنڈز درکار ہیں انہیں release کیا جائے تاکہ یہ کام ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کرنل صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! سب سے آخر میں، میں یہی کہوں گا کہ میرے حلقہ میں دو موضع جات ایسے ہیں جن میں آئے روز لڑائیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور قبضے ہو رہے ہوتے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب ہو رہی ہوتی ہے تو میری اس گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ اس کو استعمال میں لایا جائے تاکہ ایک تو آپ کو وافر area مل جائے کیونکہ وہاں پر گورنمنٹ کی زمینیں پڑی ہوئی ہیں اور دوسرا وہاں کے مقامی سرداروں کی وجہ سے جو exploitation ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ سب سے آخر میں، میں یہی کہوں گا کہ:

عمران خان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ کرنل صاحب! جی، اب محترم احسن رضا خان اپنی بات کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ مجھے آج تیسرے دن بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ تین دن سے بجٹ پر کافی گفتگو ہو چکی ہے۔ میرے خیال میں ابھی تو صرف تین ماہ کا بجٹ پیش کیا گیا ہے اور اس پر ہی اتنی طویل گفتگو ہو رہی ہے۔ ہمیں حکومت میں آئے ابھی ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے لیکن اس بحث میں اُن پانچ سالوں کا ذکر نہیں ہوا تو ان پانچ سالوں میں مہنگائی کا طوفان ہم نہیں لے کر آئے، اُن پانچ سالوں میں محکموں اور شعبہ جات کو ہم نے خراب نہیں کیا، اُن پانچ سالوں میں کرپشن کو ہم نے عام نہیں کیا تو آج یہ ہم میں سے کس کو مخاطب کر کے یہ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! ہم تو 2018 میں ایک پرامن اور ترقی کرتا ہوا پاکستان میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں چھوڑ کر گئے تھے ہم تو ایک ایسا پنجاب دے کر گئے تھے جہاں پر میرٹ کی رٹ قائم تھی، جہاں پر ایک دور تھا کہ کانسٹیبل سے لے کر اوپر تک تمام بھرتیاں میرٹ پر ہو رہی تھیں۔ DPOs and DCOs میرٹ پر قابلیت کی بنیاد پر لگ رہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ SHO's بھی سفارش پر نہیں لگ رہے تھے۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی کنٹرول تھی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف کی پوری دنیا تعریفیں کر رہی تھی لیکن پھر ایک ایسا دور آیا کہ وہی سسٹم جو ہم ایک صحیح ڈگر پر لے کر آگئے تھے اس سارے سسٹم کو دوبارہ سے خراب کر دیا گیا۔ ایک چلتی ہوئی جمہوریت کو پھر disturb کیا گیا اور ایک ترقی کرتے ہوئے پنجاب اور پاکستان

کو پھر بدحالی کی طرف دھکیل دیا گیا اور ہم پر ایک ایسا لیڈر مسلط ہوا کہ جس نے پاکستان کے اداروں کو ہی نہیں بلکہ پاکستان کی جمہوریت کو بھی بہت بڑا نقصان پہنچایا۔ ریاست مدینہ کا نعرہ لگانے والوں نے پاکستان کا وہ حشر کیا جو کوئی دشمن بھی نہ کر سکا۔ آج میاں محمد نواز شریف کو چور کہنے والے یہ سن لیں کہ میاں نواز شریف صبر کا پہاڑ ہے وہ پاکستان کے لئے خوشحالی کی امید ہے۔ وہ ایک بہادر، دلیر، وضع دار اور صبر کرنے والا لیڈر ہے وہ جذباتی ہونے والا لیڈر نہیں ہے۔ ہم نے تو انہیں کچھ نہیں کہا ہم نے تو جیلیں کاٹی ہیں اور ہم نے تشدد بھی برداشت کیا ہے۔ ہمارے گھروں کو بھی مسمار کیا گیا تھا۔ ہماری لیڈر شپ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں اور ان کو ذہنی اور جسمانی torture بھی کیا گیا لیکن ہم تو نہیں بولے اور نہ ہی ہم نے انہیں کچھ کہا۔ وہ پنجابی کی ایک مثال ہے کہ ڈگی کھوتے توں تے غصہ کمہار تے

جناب سپیکر! ان کو لے کر آنے والے جنرل فیض اور باجوہ صاحب اور ان کو نکالنے والے بھی باجوہ صاحب ہی ہیں تو پھر اس میں نواز شریف کا اور ہمارا کیا گناہ ہے؟ پھر آپ نواز شریف کو چور کہتے ہیں جبکہ نواز شریف نے پاکستان کو ایٹم بم بنا کر دیا، نواز شریف نے پاکستان کو موٹرویز دیں۔ نواز شریف نے پاکستان کی سیاست میں ایک وضع داری اور برداشت کا عنصر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے بجٹ پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، ایک ممبر کے لئے پانچ منٹ کا وقت ہے، آج general discussion کا آخری دن ہے اور ایک لمبی فہرست معزز ممبران کی میرے پاس موجود ہے تو میں نے سب کو ٹائم دینا ہے تاکہ ہر معزز رکن اپنے حلقہ کی بات کر سکے۔ Please آپ اپنی speech wind up کریں، آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں اب اپنے حلقہ کی طرف آتا ہوں۔ میرا حلقہ پی پی-180 ہے اور میری constituency میں ابھی تک Degree College for Boys موجود نہ ہے تو

میں آپ کے توسط سے فنانس منسٹر صاحب سے humble request کروں گا کہ میرے حلقہ کے بچے 50 کلومیٹر کا سفر طے کر کے کالج میں پڑھنے جاتے ہیں لہٰذا وہاں ڈگری کالج کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میرا وہاں پر قصبہ ایم سی الہ آباد ہے، وہ ایک لاکھ سے زائد آبادی پر مشتمل ہے تو میری humble request ہے کہ وہاں پر ایک سول ہسپتال کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میں نے اپنے 2008 سے لے کر 2013 تک کے tenure میں وہاں پر ایک ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ بنوایا تھا تو میں یہ request کروں گا کہ اس کو ٹیکنالوجی کالج میں convert کرتے ہوئے اپ گریڈ کیا جائے۔ ان کے پانچ سالہ دور میں ہمارے حلقہ میں تمام سڑکیں تباہ ہو گئی تھیں لیکن جب حمزہ شہباز شریف کی تین ماہ کے لئے گورنمنٹ آئی تو اس وقت ADP میں ہماری roads کی rehabilitation کے لئے فنڈز رکھے گئے تھے۔ ضلع قصور میں چونیاں سے کنگن پور تک کی سڑک پر کھڈے بن چکے ہیں جس کی وجہ سے وہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں تو میں وزیر موصوف سے humble request کروں گا کہ اس سڑک کی ہنگامی بنیادوں پر rehabilitation کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احسن صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، جناب خیال کاستر وصاحب!

جناب خیال احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت رحم اور کرم کرنے والا ہے۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے ٹائم دیا۔ میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ پر رحمت کی، مجھ پر کرم کیا جس کی وجہ سے میں آج اسمبلی میں ہوں۔ میرے حلقے کی عوام نے میرا ساتھ دیا، میں آج یہاں پر اپنی بات نہیں کروں گا کہ الیکشن سے پہلے میرے ساتھ کیا ہوا؟ مجھے کتنے دن کس کس جگہ پر رکھا گیا اور کس کس طرح سے مجھے اُٹھایا گیا؟ لیکن میں ایک بات ضرور کہوں گا کہ کل یہاں پر حکومتی بنچوں سے ایک خاتون ممبر نے ایسی باتیں کہی ہیں جن کا جواب دینا میرے لئے ضروری ہے۔ ہم بہت آرام اور بہت عزت سے ہاؤس چلانا چاہتے ہیں لیکن انہوں نے ایسی باتیں کیں جن کا جواب دینا بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاستر وصاحب! آپ بجٹ پر آئیں۔

جناب خیال احمد: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ جادو سے حکومت چلتی رہی۔ نہیں، یہ حکومت جادو سے نہیں بلکہ اپنے کاموں سے چلتی رہی تھی۔ (معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ لوگ جو انڈسٹری بند کر کے گئے تھے ہماری حکومت میں وہ انڈسٹری چلتی رہی، اتنی انڈسٹری چل رہی تھی کہ ایک ایسا وقت آیا کہ میرے فیصل آباد میں مزدور نہیں ملتے تھے لیکن جب ان کی دوبارہ حکومت آئی تو وہی انڈسٹری دوبارہ بند ہو گئی جس سے بہت زیادہ بے روز گاری ہوئی اور غربت میں اضافہ ہوا۔ میں کہوں گا کہ میرے لیڈر نے کسی میڈیکل کالج میں جعلی طریقوں سے داخلہ لینے کی کوشش نہیں کی تھی۔ میرے لیڈر نے کسی طرح بھی بیماری کا بہانہ لگا کر ملک سے باہر جانے کی کوشش نہیں کی بلکہ میرے لیڈر نے ادھر رہ کر مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا لیڈر حکومت میں ہو تو ملک میں لیکن جب حکومت میں نہ ہو تو باہر لندن میں سیریں کریں لیکن یہ میرا لیڈر نہیں کرتا بلکہ میرا لیڈر حکومت میں ہو گا تب بھی پاکستان میں ہو گا اور جب حکومت نہیں ہو گی تو انشاء اللہ پھر بھی پاکستان اور اپنی عوام میں ہو گا۔ اگر آج کے بعد کسی نے ہماری خاتون کے بارے میں باتیں کیں تو پھر ہمارے منہ میں بھی زبان ہے اور ہم اس سے زیادہ اور بہت پر زور طریقے سے جواب دیں گے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ الحمد للہ ہمارے دور میں قبضہ مافیا سے دو لاکھ ایکڑ زمین چھڑوائی گئی تھی جو پاکستان کی تاریخ میں آج تک نہیں ہوا، ہماری حکومت نے سب سے زیادہ اس پر کام کیا تھا۔ مجھے اب پتا چل رہا ہے کہ اس زمین میں سے تقریباً ایک لاکھ ایکڑ پر دوبارہ قبضے ہو گئے ہیں۔ اسے دیکھیں اور جو حکومت کی زمینیں ہیں انہیں بچا کر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کریں ان زمینوں پر ہسپتال اور یونیورسٹیز بنیں، بدقسمتی سے پچھلے بیس سالوں سے کوئی نیا ہسپتال نہیں بنا تھا لیکن ہمارے دور میں 21 یونیورسٹیز اور 20 ہسپتال بنے تھے۔ آپ نے ہمارا ہیلتھ کارڈ بھی بند کر دیا حالانکہ اس کارڈ کا عام لوگوں کو فائدہ تھا اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا تھا کہ وہ کارڈ تحریک انصاف کے بندے کو مل رہا ہے، (ن) لیگ کے بندے کو مل رہا ہے یا پیپلز پارٹی کے بندے کو مل رہا ہے بلکہ پورے پنجاب کی 12 کروڑ کی آبادی کو مل رہا تھا۔ میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ بیماری

میں ماں باپ کا علاج کراتے ہوئے لوگوں نے اپنے گھر بار بیچے ہیں لیکن عمران خان نے تو ہر گھر میں، ہر خاندان کی جیب میں دس لاکھ روپے کا ہیلتھ کارڈ ڈال دیا تھا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیکن آپ نے اس ہیلتھ کارڈ کے ساتھ کیا کیا؟ چونکہ وہ عمران خان کا اچھا کام تھا جو (ن) لیگ والوں کو پسند نہیں آیا تو انہوں نے ہیلتھ کارڈ کا مقابلے کرنے کے لئے آٹے کے تھیلوں پر تصویریں لگا دی ہیں۔ کوئی ایسا کام کریں جس سے آپ کے لیڈر کی عزت میں اضافہ ہو لیکن ان کو فکر ہی نہیں ہے بلکہ ان کو تو صرف اپنے آپ کی فکر ہے کہ ہماری بڑی بڑی تصویریں لگ جائیں اور لوگ دیکھیں لیکن لوگوں نے تب دیکھنا ہے جب یہ ملک چلے گا، جب یہ انڈسٹری چلے گی، جب غربت ختم ہو گی تب یہ لوگ آپ کو appreciate کریں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاستر وصاحب! Please wind up کریں آپ کے پاس آخری تیس سیکنڈ ہیں۔

جناب خیال احمد: میرے خان نے فیصل آباد میں کہا تھا کہ فیصل آباد والو کسی لوٹے کو جیتنے نہیں دینا، اللہ کے فضل سے فیصل آباد میں لوٹے کو کیا کسی چور کو بھی نہیں جیتنے دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

جناب خیال احمد: جناب سپیکر! ہمارے ہاں واٹر سپلائی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کریں۔

جناب خیال احمد: جناب سپیکر! میں اپنی بات wind up کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں واٹر سپلائی اور سیوریج کے بلوں میں تقریباً ایک مرلے پر 130 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے اگر پہلے ان کے پانی کا بل 300 روپے آتا تھا تو اب 700 روپے آئے گا۔ جن کا سیوریج کا بل 1000 روپے آتا تھا اب ان کا بل 2500 روپے آئے گا۔ لوگوں کا بل دینا بہت مشکل ہے آپ پانچ یا حد دس فیصد بڑھا لیں لیکن اتنی زیادتی نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاستر و صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے، بہت شکریہ۔ محترم جناب محمد نعیم صفدر! ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ سلمیٰ بٹ!

محترمہ سلمیٰ بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سب کو السلام علیکم ! جناب سپیکر ! شکریہ ، کل یہاں اپوزیشن سے ہمارے ایک بھائی ڈاکٹر صاحب نے ایک بات کی اور گنتی کر کے سنائی تھی کہ ہیلتھ کی مد میں فی کس کتنے روپے آتے ہیں اور وہ ناکافی ہیں ۔ میں یاد دلانا چاہتی ہوں اور مجھے ترقیاتی بجٹ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ اس بجٹ میں ترقیاتی بجٹ 655۔ ارب روپے ہے ۔ ہم 18-2017 کا ترقیاتی بجٹ 635۔ ارب روپے چھوڑ کر گئے تھے جس کے بعد 2019 میں جب ان کی حکومت نے ترقیاتی بجٹ دیا وہ 350۔ ارب روپے تھا جس میں ہر شعبے میں ترقیاتی بجٹ پر پچاس فیصد slash کر دیا گیا تھا ۔ تب سیکنڈری اور پرائمری ہیلتھ کا سالانہ بجٹ 23.50۔ ارب روپے تھا ۔ میں ڈاکٹر صاحب سے کہوں گی کہ وہ مطالعہ کر لیں کہ ان کے چار پانچ سالہ دور حکومت میں ہیلتھ کے شعبے میں فی کس کتنے پیسے خرچ ہو رہے تھے ۔ (مداخلت) بھائی ایک منٹ cross talk نہ کریں ۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. جی، محترمہ !

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر ! انہوں نے بار بار بہت ذکر کیا کہ جنوبی پنجاب کو صوبہ بنایا جائے ۔ یہ ساڑھے چار سال رہے اس وقت بھی صوبہ بنانے کی بات کر سکتے تھے لیکن ایک دن بھی کسی ایک شخص کے منہ سے بھی on the floor of the House ہم نے جنوبی پنجاب صوبہ بنانے کی بات نہیں سنی بلکہ انہوں نے کروڑوں روپے لٹا کر جنوبی پنجاب میں ایک سیکرٹریٹ بنایا اور اڑھائی سال تک وہ سیکرٹریٹ بند پڑا رہا اور اس سیکرٹریٹ کے ذریعے جنوبی پنجاب کا ایک issue بھی resolve نہیں کر سکے ان کی اپنی resort یہ ہے ۔ (معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ! معزز ممبران اپوزیشن بار بار بہت زیادہ ذکر کر رہے ہیں کہ ہسپتال نہیں ہیں ، گلیاں نہیں ہیں ، سڑکیں نہیں ہیں ، نالیاں نہیں ہیں ، واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں ہیں اور میں گزشتہ تین چار روز سے معزز قابل اراکین سے بہت باتیں سن رہی ہوں اس کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ اقرار کر رہے ہیں کہ گزشتہ ساڑھے چار پانچ سال کے ان کے دور حکومت میں انہوں نے ایک بھی ترقیاتی منصوبہ کسی بھی حلقے میں نہیں چلایا ۔ یہ تو اپنی ناکامی اور کارکردگی کا خود اقرار کر رہے ہیں ۔ (معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں موجودہ بجٹ کی طرف آنا چاہوں گی کہ یہ جو 350-ارب روپے پر ترقیاتی بجٹ لے گئے تھے اگر درمیان میں ساڑھے چار سال کی حکومت نہ ہوتی تو میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ آج ہم ترقیاتی بجٹ کو 1000-ارب روپے سے اوپر لے جا چکے ہوتے۔ میں آج کے بجٹ کی بحث میں اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ موجودہ وزیر اعلیٰ وہ ہیں جنہوں نے ایک ماہ کی مدت میں 28 سے زیادہ ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کیا۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس صوبے کو مبارک ہو کہ اس صوبے کی خاتون وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف ہیں جس سے اس صوبے کی ترقی اور خوشحالی کی گزشتہ پانچ سال کی کھوئی ہوئی وراثت واپس لوٹ آئی ہے۔ ہم جو 28 منصوبے گنواتے ہیں ان منصوبوں کا آغاز اس صوبہ پنجاب کی دھرتی پر ہوا اس کی عوام کے مفاد میں ہوا، ان کا آغاز سوشل میڈیا پر نہیں ہوا اور نہ ہی یہ منصوبے دوسرے لوگوں کے منصوبوں کی تختیاں بدل کر لگائے گئے ہیں۔ مریم نواز نے بطور وزیر اعلیٰ اپنی پہلی تقریر میں اس صوبے کی ترقی کا roadmap دیا اور وہ roadmap کیوں دے سکیں جس میں انہوں نے تعلیم کی بات کی، صحت کی بات کی، ڈیجیٹل پنجاب کی بات کی، اپنی چھت اپنا گھر کی بات کی، ستھرا پنجاب کی بات کی۔ یہاں سڑکوں کی مرمت کی بات ہوئی، یہاں سولڈ ویسٹ مینجمنٹ کی بات کہی گئی، یہاں پر محفوظ پنجاب کے لئے Safe City کا دائرہ کار 18 اضلاع تک بڑھانے کا ذکر کیا گیا اور یہاں پر انہوں نے اپنے پروگرام میں بتایا کہ وہ عورتوں کے تحفظ کے لئے محفوظ پنجاب بنائیں گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کے لئے کام کیسے ہو گا اور یہاں پر صحافیوں کے لئے funds مختص کرنے کی بات کی گئی ہے۔ ہماری وزیر اعلیٰ نے اقتدار میں آنے کے بعد یہ ایک roadmap دیا ہے۔ انہوں نے اقتدار میں آ کر یہ نہیں کہا کہ جیلوں میں میرے جو مخالفین قید میں پڑے ہیں مجھے ان کی videos بنا کر دکھاؤ۔ ہماری وزیر اعلیٰ ترقی کا roadmap اس لئے دے سکی ہیں کیونکہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ جیلوں میں جو میرے مخالفین قید میں ہیں ان کے ایئر کنڈیشنرز، ٹیلیویژن اُتروا دو اور ان کا گھر سے آنے والا کھانا بند کروا دو۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please no cross talk. محترمہ کی تقریر کے دوران مداخلت نہ کی جائے۔ Order in the House.

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! اپنے اپنے vision کی بات ہوتی ہے۔ میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے کہوں گی کہ حوصلہ رکھیں۔ میں آپ کی کارکردگی کا جائزہ پیش کر رہی ہوں۔ ہماری وزیر اعلیٰ کا vision یہ ہے کہ 10۔ ارب روپے کی لاگت سے IT-City بنایا جائے گا۔ اس IT City میں IT Graduates کے لئے internship کا پروگرام شروع کیا جائے گا۔ اس میں Global IT Certification کا پروگرام شروع کیا جا رہا ہے اور پورے پنجاب کو free Wi-Fi کی سہولت دینے کی بات کی جا رہی ہے۔ ہمارے دور حکومت میں نوجوانوں کو سوشل میڈیا پر گالیاں دینے کی ٹریننگ نہیں دی جائے گی۔ ان نوجوانوں کو پٹرول بم بنانے کا شعور نہیں دیا جائے گا۔ ہمارے اور ان کے visions اور projects میں یہ فرق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! میں صرف تین چیزیں mention کرنا چاہتی ہوں۔ میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کروں گی۔ ہم زرعی اشیاء کے لئے Agriculture Model Malls or Centers قائم کریں گے۔ ان مالز میں ایک چھت کے نیچے، one window operation کے تحت کسانوں کے لئے کھاد اور certified seeds کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ ان agriculture centers میں کسانوں کو زرعی قرضے ملیں گے، زرعی مشینری اور کسانوں کو دوسری تمام سہولتیں ایک چھت کے نیچے میسر ہوں گی۔ اس کے برعکس تحریک انصاف کے دور حکومت میں certified seeds کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہماری وہ اجناس جو نوے فیصد پیداوار دیتی تھیں ان کی پیداوار کم ہو کر 30 فیصد رہ گئی اور صوبہ پنجاب جس کو food basket کہا جاتا تھا وہ اپنی روزمرہ استعمال کی food items import کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اپوزیشن کے ایک رکن نے کل بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے دور حکومت میں ٹیکسٹائل انڈسٹریز کو عروج حاصل ہوا تھا۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتی ہوں کہ ان کے دور میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا تھا جس کی وجہ سے جنوبی پنجاب میں کپاس کی تمام فصل تباہ ہو گئی تھی۔ اس کا Aerial-spray کرنے کے بجائے ان سکے وزیر اعلیٰ نے ہیلی کاپٹر پر اس تباہ شُدہ کپاس کی فصل کا aerial view کیا تھا۔ اپنے اپنے vision کی بات ہے۔ وہی ہیلی کاپٹر جس پر یہ تنقید کرتے ہیں ہماری

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے اس ہیلی کاپٹر کو ایمر جنسی میں ایمولینس کے طور استعمال کرنے کے لئے دے دیا ہے۔

جناب سپیکر!"اپنی چھت اپنا گھر" کے منصوبے کے تحت ہم ایک لاکھ گھر بنا کر دینا چاہتے ہیں۔اس کے لئے 5۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ان گھروں کی ہر ضلع میں equal distribution کی جائے گی۔تحریک انصاف کی حکومت نے 50لاکھ گھر بنا کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔سال 2018سے 2023تک کی Statistics Growth کی کتاب میں لکھا گیا تھا کہ سالانہ پنجاب کو ساڑھے چھ لاکھ گھر بنا کر دیں گے جبکہ آج یہ مجھے ساڑھے چھ سو گھر بھی نہیں دکھا سکتے۔

جناب سپیکر!میں وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں کہ جس نے PKLI کے لئے 10۔ارب روپے مختص کئے ہیں۔یہ PKLI ایک state of the art منصوبہ ہے۔دنیا بھر سے بہترین اور قابل ڈاکٹروں کو اس ہسپتال میں لایا گیا اور یہاں پر liver and kidney کا transplant ہوتا ہے۔ان کے دور حکومت میں باہر کے ممالک سے آئے ہوئے قابل ڈاکٹروں کو litigation میں پھنسایا گیا اور پھر ان کو مجبور کیا گیا کہ وہ ملک چھوڑ کر چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!اب آپ تشریف رکھیں۔آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر!اس کے علاوہ 30۔ارب روپے کی لاگت سے کینسر ہسپتال بنایا جائے گا اور 10۔ارب روپے کی لاگت سے کارڈیالوجی ہسپتال بنایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!آپ بیس سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر!میں آخری بات عرض کرتی ہوں۔یہاں پر بار بار فارم 45اور 47کا ذکر کیا گیا ہے۔میں ان سے کہنا چاہتی ہوں کہ یہ فارم 45اور فارم 47ان کے لئے سال 2018کا آئینہ ہے جس میں یہ اپنی شکل دیکھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!بہت شکریہ۔آپ نے بہت وقت لے لیا۔آپ کو بات کرتے ہوئے آٹھ منٹ ہو چکے ہیں۔اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! یہ ہماری کارکردگی کی کتاب ہے جس سے حزب اختلاف کے لوگ خوف زدہ ہیں۔ (اس مرحلہ پر معزز خاتون رکن نے بجٹ تقریر کی کتاب لہرا کر دکھائی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب خالد زبیر نثار بات کریں گے۔

جناب خالد زبیر نثار: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہاں پر بیٹھے ہوئے ان فارم 45 والوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ واقعی الیکشن جیت کر آئے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ فارم 47 والوں اور ان کو لانے والوں پر اللہ کا عذاب آئے گا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ پر تقریر کرنے آیا ہوں لیکن اس سے پہلے میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ کل محترمہ حنا پرویز بٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہماری وزیر اعلیٰ نے بہت بڑے دل کا مظاہرہ کیا اور اپوزیشن لیڈر کے پاس آئیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے اراکین کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ مہربانی کر کے اپنی جماعت کے ایم پی اے صاحبان کو ہی مل لیں تو یہی کافی ہے۔ آپ تو اپنے ایم پی اے صاحبان کو وقت نہیں دے رہیں۔ عظمیٰ کاردار کے ساتھ جو سلوک ہوا ہے وہ پورے پاکستان نے دیکھا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ باقی چھ ممبران جو پی ٹی آئی کے ساتھ منافقت کر کے اُدھر گئے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہو گا۔

جناب سپیکر! سمیع اللہ خان انتہائی نفیس انسان لیکن ان کی تقریر سُن کر میں حیران ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے سیاسی ابّو فلانے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ میاں نواز شریف کی تقریر سُن لیں۔ انہوں نے ضیاء الحق کو خود اپنا سیاسی ابّو تسلیم کیا ہے۔ ہماری وزیر اعلیٰ کی آج بھی یوٹیوب پر تقریر پڑی ہوئی ہے جس میں وہ کہہ رہی ہیں کہ حکومت میں آنے کا بہت آسان راستہ بوٹ پالش کرنے کا ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کس کے بوٹ پالش کر کے یہاں پر آئے ہیں؟

جناب سپیکر! ابھی میرے ایک بھائی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بڑی جیلیں کاٹی ہیں۔ ان کو شاید یہ یاد نہیں کہ پہلی فلائٹ میں ان کا لیڈر لندن بھاگ گیا تھا۔ الحمد للہ یہاں حزب اختلاف کے بنچوں پر 106 اراکین آئے ہوئے ہیں۔ اصل میں ہماری تعداد 206 تھی جو

کہ انہوں نے فارم 47 میں تبدیلیاں کر کے ہماری تعداد 106 تک رکھی ہے۔ ہمارے قائدین اور کارکنوں پر یہ جو مشکل وقت آیا ہوا ہے اگر ان پر ایسا وقت آجائے تو یہ ایک دن میں بھاگ جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بہت ہی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ دن پہلے میں یوٹیوب پر دیکھ رہا تھا کہ ہمارے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ DHA کی 3400 کینال زمین پر ایک روپیہ ٹیکس نہیں دیا گیا۔ آپ یہ یوٹیوب اور فیس بک پر online دیکھ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ ریکارڈنگ اب بھی وہاں پر پڑی ہو گی۔ ان کے وکیل کہہ رہے تھے کہ اس کا کوئی سرکاری آڈٹ نہیں ہوتا بلکہ ہم اس کا internal audit کرتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ کون سے ملک میں ایسا ہوتا؟ یہاں پر ایک ریڑھی والا، رکشے والا اور کھوکھے والا بھی ٹیکس دے رہا ہے لیکن ہماری اشرافیہ ٹیکس نہیں دے رہی۔ اس طرح تو ہمارا ملک ترقی نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! آپ نے اس بجٹ میں پولیس کے لئے 30 ارب روپے مختص کئے ہیں۔ ابھی کچھ دن پہلے ندیم قریشی پتنگ بازی پر تقریر کر کے گئے ہیں لیکن ان کی باتوں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ تین دن پہلے فیصل آباد میں ایک 22 سالہ نوجوان جس کی چند دن بعد شادی ہونے والی تھی وہ گلے میں ڈور پھرنے سے فوت ہو گیا ہے۔ اس کا کون ذمہ دار ہے اور کیا ہم یہاں پر صرف تقریریں کرنے آتے ہیں؟ آپ بے شک پولیس کی تنخواہیں بڑھا دیں۔ ہم اس کے خلاف نہیں ہیں۔ ان کی تنخواہیں کم ہیں تو obviously یہ کرپشن کریں گے۔ آج آپ کوئی بھی FIR پیسے دیئے بغیر درج نہیں کروا سکتے۔ جب یہ کرپشن کریں گے تو پھر ایمانداری سے کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ان پولیس والوں کی تنخواہیں بڑھائیں اور اگر پھر بھی یہ کرپشن کریں تو پھر آپ ان کو سزا دیں۔ بے شک ان کو پھانسی دیں۔

جناب سپیکر! ایک بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ فلسطین کے بھائیوں، بچوں اور عورتوں پر بہت ظلم ہو رہے ہیں۔ ہم نے صوبہ پنجاب کے بجٹ میں تو ان کے لئے کچھ نہیں رکھا۔ میں KPK کی حکومت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے فلسطین کی مدد کے لئے ایک سو ارب روپے مختص کئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ پاکستان میں جتنی بھی اسرائیل کی products فروخت ہو رہی ہیں ہمیں ان کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ پاکستان کے لوگ سچے مسلمان ہیں اور زیادہ تر لوگوں نے

اسرائیل کی products کا پہلے ہی بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اسرائیل کی تمام products کا سرکاری سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے کچھ دوست بھی یہاں پر بیٹھے ہیں اور بلاول بھٹو زرداری ان کا leader ہے تو ان کے لئے ایک چھوٹا سا شعر ہے کیونکہ انہوں نے ہمیں 70 سال سے روٹی، کپڑا اور مکان دینا تھا جو آج تک تو دے نہیں سکے:

یہ وطن پر اپنی جان کیا دیں گے
وقت آنے پر امتحان کیا دیں گے
یہ تو خود غلام ہیں امریکا کے
ہمیں روٹی، کپڑا اور مکان کیا دیں گے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل یہاں پر ہمارے گگو منڈی کے MPA نے بھی اپنی بجٹ تقریر میں گزارش کی تھی کہ بوریوالا کو ضلع اور گگو منڈی کو تحصیل بنایا جائے کیونکہ میاں محمد نواز شریف اور محترمہ مریم نواز شریف بورے والا میں اپنی تقریر میں یہ وعدہ بھی کر کے گئے ہیں تو میری بھی گزارش ہو گی کہ kindly اُس پر کام شروع کروائیں۔

جناب سپیکر! تحصیل بوریوالا اور تحصیل چشتیاں کو ملانے کے لئے کوئی زمینی راستہ نہیں ہے صرف ایک دریا ہے اور آج کے دور میں وہاں پر لوگ کشتیوں میں سفر کر رہے ہیں تو اس مسئلے کو ضرور بجٹ میں شامل کریں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ تحسین فواد!

محترمہ تحسین فواد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علی و سلم و بارک محمد و علی آل محمد۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہمارا ماضی، حال اور مستقبل ہے۔ بے شک جسے چاہے وہ عزت بخشے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے قائد اور ہر دلعزیز عوامی leader میاں محمد نواز شریف اور صوبہ پنجاب کا فخر اپنی وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کی نہایت مشکور ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں دوسری مرتبہ ممبر صوبائی اسمبلی بن کر یہاں پر پہنچی۔

جناب سپیکر! میں اس معزز اسمبلی کے Floor پر کھڑے ہو کر عہد کرتی ہوں کہ میں اپنے قائدین کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی۔ میری زندگی کا مقصد اپنے قائدین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فقط عوام کی خدمت اور ملک کی ترقی میں اپنا احسن کردار ادا کرنا ہے۔ میں اپنے پروردگار کی شکر گزار ہوں جس نے میرے قائد میاں محمد نواز شریف کو پاکستان سمیت اقوام عالم کے رُوبرُو سُرخرُو کیا، باطل کی ہار ہوئی اور حق جیت گیا۔

جناب سپیکر! میں دل کی گہرائیوں سے اپنی ہر دلعزیز محترمہ مریم نواز شریف کو پاکستان کی تاریخ میں کسی بھی صوبے کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اُن کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ ہماری وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف مجھ سمیت ملک بھر کی خواتین اور ہر پاکستانی کے لئے بہن اور بیٹی کے رُوپ میں ایک مسیحا ہیں جو ہمارے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ جو لوگ خواتین کے استحصال کی بات کرتے ہیں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ جب بھی میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا دور آیا، خواتین پر ڈھائے گئے ہر ظلم کا سدباب کیا گیا اور اب سب دیکھ لیں گے کہ محترمہ مریم نواز شریف کی قیادت میں صوبہ بھر کے عوام کے لئے ایک نئے درخشاں باب کا آغاز ہو گا، انشاءاللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر! الحمدللہ 8۔ فروری 2024ء کے عام انتخابات میں عوام نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو اپنا واضح mandate دیا۔ محترمہ مریم نواز شریف نے 26۔ فروری 2024 کو پہلی خاتون وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف اُٹھا کر پاکستان اور پنجاب کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔

جناب سپیکر! یہ تاریخ میں پہلی بار ہوا کہ اتنے مختصر ترین وقت میں اتنے بڑے منصوبوں کے لئے اتنی تیزی سے بجٹ فراہم کیا گیا۔ تین ماہ کا یہ بجٹ پچھلے چار پانچ سال محروم رہنے والے صوبے اور اس کے عوام کی ترقی کا بجٹ ہے۔ یہ محروم نوجوانوں کے روشن مستقبل، کسان کی ترقی، سرمایہ کاری کی سہولت، طالب علم اور اُستاد کی ترقی کا بجٹ ہے۔ نظامِ صحت، مریضوں کی دعا، علاج اور خدمت کا بجٹ ہے۔ اپنی چھت، اپنا گھر اور digital انقلاب کا بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کو سب سے زیادہ فکر، احساس اور پریشانی عوام کو مہنگائی کے عذاب سے جلد نجات دلانے اور زیادہ سے زیادہ relief دینے کی ہے اس لئے حکومت نے price control کے نظام کو نہ صرف بحال اور سخت کیا ہے بلکہ اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں supply and quality کی سخت نگرانی جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہماری قائد کا عہد ہے کہ پنجاب میں حکومتی اقدامات کے نتیجے میں انشاءاللہ قیمتوں پر قابو پایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کے حوالے سے ایک بات کہنا چاہوں گی کہ راولپنڈی میں میٹرو بس ماشاءاللہ بڑی کامیابی سے چل رہی ہے لیکن جب کوئی ambulance road پر جاتی ہے تو اُس کو میٹرو بس کے route کی وجہ سے بڑی رکاوٹیں آتی ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر میٹرو بس کے route سے ہم ambulance کو راستہ دے دیں تو یہ راولپنڈی کے عوام کے لئے بہت اچھا ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب اُسامہ اصغر علی گجر!

جناب اُسامہ اصغر علی گجر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ میں سب سے پہلے اپنے ضلع لیہ کی عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جیسے میرے فیصل آباد کے بھائی نے کہا عمران خان نے جو کہا تھا کہ یہاں سے نہ کوئی چور اور نہ کوئی لوٹا جیتے گا ویسے ہی لیہ نے عمران خان کے کہنے پر وہاں سے پانچ MPA's اور دو MNA's کو clean sweep کرا کے عمران خان کے ساتھ وفا کی جس پر میں انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر مریضوں کے حوالے سے air ambulance چلانے کی بات ہو رہی تھی۔ یقین جانیے ہمارے DHQ, Layyah میں کوئی emergency ہو جائے تو ملتان جانے کے لئے دو سے تین گھنٹے تک کے لئے سادہ ambulance کا انتظار کرنا پڑتا ہے تو میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ DHQ, Layyah میں پہلے کم از کم سادہ ambulance کا بندوبست کریں تاکہ عملی طور پر کام ہو سکے اور خالی نعرے نہ لگ سکیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں عمران خان کے دور میں Mother and Child Hospital تعمیر کیا گیا وہ تقریباً مکمل ہے۔ پچھلے نگران setup نے اُس ہسپتال کو جنرل ہسپتال میں منتقل کیا ہے میں کہتا ہوں اگر وہ ہسپتال جنرل ہسپتال میں منتقل ہو چکا ہے تو اب میرے ضلع لیہ کے لئے ایک Medical College کا قیام بہت ضروری ہو چکا ہے کیونکہ وہاں کے کچھ طلباء لاہور آ جاتے ہیں اور کچھ طلباء afford نہ کرنے کی وجہ سے بڑے شہروں میں جا کر اپنی medical کی تعلیم مکمل نہیں کر سکتے اس لئے میں کہوں گا کہ لیہ میں ایک Medical College کا قیام بھی ضروری ہے۔ میرا علاقہ کچا میں ایک BHU جھگھڑ یونین کونسل میں upgrade ہو چکا ہے جس کا کام 50٪ سے زیادہ ہو چکا ہے اب اُس کے funds روک دیئے گئے ہیں میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ اُس کی طرف بھی توجہ دیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر تعلیم کی بھی بات ہوئی تو میرا حلقہ پی پی-282 لیہ شہر میں teachers کی سینکڑوں اسامیاں خالی ہیں تو جب سکولوں میں teachers ہی نہیں ہوں گے تو تعلیم کیسے عام ہو گی؟ اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے سکولوں میں teachers کو بھرتی کرنے کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں زراعت کے حوالے سے بات کروں گا کہ آنے والا مہینہ گندم کی کٹائی کا مہینہ ہے۔ گندم کی قیمت کیا رکھی جائے گی۔ اس کی طرف ابھی تک خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ کسانوں نے black میں کھاد خرید کر، مہنگے داموں ڈیزل خرید کر اپنی گندم کو پالا ہے۔ مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ اب کسانوں کا کوئی والی وارث نہیں ہو گا۔ میں یہ کہوں گا کہ حکومت کو چاہئے کہ تمام گندم خریدنے کا بندوبست کیا جائے تا کہ کسانوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جا سکیں۔

جناب سپیکر! یہاں پولیس کے لئے بہت باتیں کی گئیں۔ میرے حلقہ city میں آئے دن موٹر سائیکل چوری کی وارداتیں اور ڈکیتی کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ پچھلے دنوں ہماری ہیڈ نرس کے گھر ایک ڈکیتی ہوئی اور ان کے ساتھ گینگ ریپ کیا گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں خاتون وزیر اعلیٰ ہیں اور وہ وہاں جا کر ان کی تیمارداری بھی نہ کر سکیں۔ ان کے لئے لیہ دو تین دن صفائیاں کر کے انتظار میں رہا لیکن وہ وہاں نہ آ سکیں۔ میں ان کو کہوں گا کہ وہ ہیڈ نرس کے پاس خود نہیں جا سکتیں تو اپنا نمائندہ ضرور بھیجیں تا کہ ان کی تکلیف کا کچھ نہ کچھ مداوا ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہ ٹیکس کی بات کرتے ہیں تو لاہور اور لیہ کا ٹیکس ایک جیسا ہے لیکن سہولیات ایک جیسی نہیں ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے پسماندہ علاقے سے لاہور کے برابر ٹیکس لینا ہے تو سہولیات بھی برابر کریں نہیں تو لیہ کا ٹیکس بھی کم کریں۔

جناب سپیکر! میرا ضلع لیہ ہے۔ اب اس کے ساتھ ایک ضلع کوٹ ادو بن چکا ہے۔ تونسہ پل تعمیر ہو چکا ہے لیکن اس کو ابھی تک فعال نہیں کیا جا سکا۔ وہاں کچے کے لوگ پانی کی وجہ سے بڑے مسائل کا شکار ہیں۔ میں کہوں گا کہ اب پانی کو اس پل کے نیچے سے گزاریں اور تونسہ کو لیہ سے ملا کر اور لیہ کو ڈویژن بنا کر اس خطے کی محرومیوں کا ازالہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گجر صاحب! Wind up کریں۔

جناب اسامہ اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر اپنے رب کا شکر گزار ہوں اور اس کے ساتھ عمران خان کا بھی شکر گزار ہوں کہ اس نے ہم نوجوانوں کو یہ موقع دیا کہ ہم یہاں آ کر اپنے نوجوانوں کی بات کر سکیں۔ وآخر دعواھم ان **الحمد للہ رب** العالمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ آمنہ حسن!

محترمہ آمنہ حسن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں اور اس کے بعد اپنی پارٹی قیادت کا کہ جنہوں نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں آج یہاں اس ایوان میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر! میرا law background سے ہے۔ میں سب سے پہلے اس چیز سے شروع کروں گی کہ ہم پانچ دن سے یہاں پر تقاریر سن رہے ہیں۔ مجھے افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ میرے فاضل ساتھی جو اپوزیشن میں ہیں وہ جب بات کرتے ہیں تو بطور وکیل ہمیں یہ سکھایا جاتا ہے کہ کسی بھی bill or law پر جب بات ہوتی ہے تو legislature کی intent بہت اہم ہوتی ہے۔ ہم نے یہاں پر جب بجٹ تقاریر سنیں خاص طور پر اپوزیشن کے ممبران کی سنیں تو ہم نے صرف یہ دیکھا کہ یہاں پر صرف عمران خان صاحب کو خوش کرنے کے لئے باتیں کی جا رہی ہیں۔ ان باتوں سے highlight کیا جا سکے کہ عمران خان کا کون کتنا شیر دل سپاہی ہے۔ یہاں پر یہ نہیں دیکھا جا رہا کہ money bill اور بجٹ کا مقصد کیا ہے۔ کیا یہ money bill اور بجٹ ہمارے

اور آپ کے فائدے کے لئے ہے یا اس عوام کے فائدے کے لئے ہے جن سے یہ ووٹ لے کر آئے ہیں۔ اس چیز پر focus کرنا نہایت ضروری ہے۔ ہم جب عوام سے ووٹ لیتے ہیں اور ان کے mandate سے آتے ہیں تو عوام کی بھلائی کے لئے آتے ہیں۔ ہم جو مراعات لے رہے ہیں وہ اس لئے نہیں لے رہے کہ ہم کسی پارٹی لیڈر کو خوش کریں اور یہاں پر آکر نعرے لگائیں۔ اس کے علاوہ دوسری پارٹی کے لیڈران کی character assassination کریں جو آج تک تمام تقاریر میں ان کا focus رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں نے ان کی طرف سے positive input ذرا بھی نہیں سنی اور نہ دیکھی ہے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے ایک بھی چیز پر کوئی positive input دی ہو۔ انہوں نے شاید بجٹ پڑھنے کی زحمت بھی نہیں کی۔ انہوں نے نہیں سوچا کہ ہم کس چیز کو کس طرح سے بہتر کر سکتے ہیں۔ یہ جتنی چیزیں عمران خان کی گنواتے ہیں تو ہیلتھ کارڈ پاکستان مسلم لیگ(ن) نے 2015 میں شروع کیا تھا۔ انہوں نے لنگر خانے کھولے۔ انہوں نے youth کو empower کرنے کے بجائے انہیں مفت روٹی کھلانے کا انتظام شروع کیا۔ یہ یہاں پر آتے ہیں، تقریر کرتے ہیں، نعرے لگاتے ہیں، شور مچاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ وہی پارٹی ہے جس نے youth empowerment کا نعرہ لگایا تھا۔ انہوں نے جب اپنی کابینہ بنائی تھی اور صوبے میں حکومت بنائی تھی تو اس میں کہیں بھی youth نظر نہیں آتی تھی۔

جناب سپیکر! مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ جب ہم محترمہ مریم نواز کی کابینہ کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں نوجوان وزراء کی ماشاء اللہ ایک لائن نظر آتی ہے۔ آپ (جناب ڈپٹی سپیکر) خود youth کی نمائندگی کر رہے ہیں اور میں بھی یہاں پر youth کی نمائندگی کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم چیز کی طرف توجہ دلانا چاہوں گی کہ ایجوکیشن اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اگر آج ملک کے حالات ٹھیک نہیں ہو رہے، غربت ہے اور دیگر مشکلات ہیں تو اس میں سب سے بڑا issue یہ ہے کہ ہمارے پاس ایجوکیشن نہیں ہے۔ اس بجٹ میں جس طرح وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ نے ایجوکیشن پر focus کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اپوزیشن کو کہوں گی کہ ایجوکیشن صرف پاکستان مسلم لیگ(ن) کا کارڈ دیکھ کر نہیں دی جائے گی۔

اگر یہ ایجوکیشن ہمارے بچوں کے لئے ہے تو ان کے بچوں کے لئے بھی ہے یعنی پاکستان کے بچوں کے لئے ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں آکر تقریر کرنا اور اس money bill کو صرف اس لئے oppose کرنا کہ شاید ان کے لیڈر نے جیل سے instructions بھیج دی ہیں۔ انہوں نے جس طرح پہلے instructions دی تھیں جن کی وجہ سے پاکستان میں destruction کا ایک ماحول پیدا کیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ یہ بالکل اچھی بات نہیں ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ یہاں پر مفت کتابوں کے لئے 11۔ بلین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ یہاں پر international scholarships کے لئے ایک بلین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے جو کہ اس وقت پاکستان کی ضرورت ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہمارے بچے باہر جائیں اور وہاں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے پاکستان آئیں اور پاکستان کی خدمت کریں۔ میں خود امریکہ سے تعلیم حاصل کر کے آئی ہوں اور صرف اس لئے واپس آئی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ میں اپنے ملک کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کروں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ وزیر خزانہ کی دو چیزوں کی طرف توجہ دلانا چاہوں گی۔ میرا علاقہ ڈیری حسن آباد ہے جہاں پر میرے بزرگ 1904 میں آکر آباد ہوئے تھے۔ وہاں پر دو چیزوں کی بہت کمی ہے۔ وہاں صرف ایک گرلز سکول ہے، اس میں اساتذہ کی کمی ہے اور فنڈز کم ہونے کی وجہ سے وہاں پر اساتذہ کو تنخواہیں وقت پر نہیں ملتیں جس کی وجہ سے خواتین کی تعلیم بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے علاقہ ڈیری حسن آباد میں ڈسپنسری functional نہیں ہے۔ وہاں ادویات تو دور کی بات وہاں پر ڈاکٹرز بھی موجود نہیں ہیں۔ ہمارے مقامی لوگوں کو cater کرنے کے لئے وہ واحد جگہ ہے جہاں ہم انہیں فوراً first aid دے سکتے ہیں۔ میں اپنی حکومت سے التجاء کروں گی کہ اس بجٹ میں اس کو ضرور شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں دوبارہ اپوزیشن سے یہ درخواست کروں گی کہ یہ بجٹ، پیسے، یہ تعلیمی پالیسیاں، زرعی پالیسیاں وغیرہ ہمارے لئے نہیں ہیں بلکہ پورے پاکستان کے لئے ہیں۔ آپ محض اپنے لیڈر کو خوش کرنے کے لئے اس bill کو oppose نہ کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، محترم سردار سرفراز ڈوگر!

جناب محمد سرفراز ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب سپیکر! میں شیخوپورہ سے پی پی۔ 144 سے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد اپنی عوام کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس ایوان میں بھیجا ہے۔ انہوں نے مجھے اس لئے یہاں بھیجا ہے کہ میں اپنے حلقہ کے لوگوں اور پنجاب کے عوام کے مسائل کو حل کرا سکوں۔ یہاں پر چار پانچ دن سے بجٹ تقاریر ہو رہی ہیں۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ جس طرح یہ محترمہ بار بار اپوزیشن کو کہہ رہی تھیں ان کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ جو بات یہ اپوزیشن کو کہہ رہی ہیں۔ اس حوالے سے اپنے بنچوں کو بھی دیکھیں کہ ان کے جتنے بھی ممبران ہیں انہوں نے صرف اور صرف مریم نواز شریف کو خوش کرنے کے لئے اور نواز شریف کو خوش کرنے کے لئے باتیں کی ہیں۔ انہوں نے بجٹ پر کوئی بات نہیں کی جو ہمارا اصل مقصد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ بجٹ پر بات کر لیں۔

جناب محمد سرفراز ڈوگر: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے زراعت پر بات کروں گا کہ پاکستان میں 62 فیصد آبادی کا تعلق زراعت سے ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے 62 فیصد لوگوں کا تعلق زراعت سے ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ جتنے بھی سابق حکمران جنہوں نے حکومتیں بنائیں انہوں نے زراعت کے لئے آج تک کوئی کام نہیں کیا۔ اس وجہ سے زراعت جسے ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے وہاں پر آج تک عملی طور پر کوئی کام نہیں کیا گیا اور نہ اصلاحات کی گئی ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ چھوٹے زمیندار جو چار پانچ ایکڑ کے مالک ہیں ان کے لئے اچھے منصوبے لائے جائیں جس سے وہ خوشحال ہو سکیں۔

جناب سپیکر! جس طرح میرے علم میں ہے کہ پاکستان میں دو ریسرچ سنٹر ہیں ایک اسلام آباد ہے اور دوسرا ریسرچ سنٹر فیصل آباد میں ہے۔ وہاں پر سنٹر تو موجود ہیں وہاں لاکھوں کروڑوں کی مد میں تنخواہیں تو ملازمین کو جاتی ہیں لیکن وہاں پر ریسرچ کا کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ آج زمیندار پریشان ہے وہ سبزی، گندم اور چاول کے بیج لینے کے لئے زیادہ تر China اور ہمارے ہمسایہ ملک انڈیا سے جو import ہوتے ہیں وہ لینے پر مجبور ہیں۔ میں جناب وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ جو ہمارے research centers موجود ہیں وہاں پر لوگ بھی تعینات ہیں۔ اس وقت توجہ دی جائے اور

آج جو ہمارا غریب کسان پس رہا ہے۔ اس کی خوشحالی کے لئے کوئی نہ کوئی اقدامات کئے جائیں۔ دوسرا میں اپنے حلقے کے دو تین مسائل یہاں پر وزیر خزانہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر Air Ambulance کی بات ہو رہی ہے۔ میری تحصیل صفدر آباد ہے یہاں کی ساڑھے تین لاکھ کی آبادی ہے۔ وہاں پر ایک THQ ہے اور اس میں نہ کوئی ڈاکٹر ہے نہ دوائی اور نہ ہی کوئی ambulance ہے۔ میرے علاقے میں social media پر ایک trend چلا ہوا ہے کہ وہاں پہ ڈاکٹروں نے remote رکھا ہوا ہے جب مریض ہسپتال میں داخل ہوتا ہے تو اس کو کہا جاتا ہے اس کو شیخوپورہ یا فیصل آباد refer کر دیا گیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ Air Ambulance خریدنے کی بجائے پہلے ہمارے THQ,BHU جو ہیں وہاں پر ambulance اور دوائیوں کا بندوبست کیا جائے۔ دوسری بات میں یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ میری تحصیل صفدر آباد جو 1990 میں قائم ہوئی یہاں کی آبادی ساڑھے تین لاکھ ہے۔ جب تحصیل صفدر آباد سے ننکانہ ڈسٹرکٹ بنا تو اس سے دو تحصیلیں بنائی گئی ایک تحصیل شاہکوٹ اور دوسری تحصیل سانگلہ ہل بنی وہاں پر judicial complex بھی بن گیا اور وہاں پر عدالت کام بھی کر رہی ہیں لیکن ہماری بد قسمتی ہے جو میرے حلقے سے تین دفعہ MPA اور MNA جیت کر آئے انہوں نے ان لوگوں کو تکلیف اور سزا دینے کے لئے وہاں پر آج تک judicial complex نہیں بنانے دیا میری آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ وہاں پر judicial complex بنایا جائے۔ آج 34 سال ہو گئے ہیں لوگ وہاں پر اس سے محروم ہیں ان کے انصاف کے حصول کے لئے 70 کلو میٹر دور شیخوپورہ head quarter جانا پڑتا ہے۔ ان کے انصاف کے حصول کے لئے تحصیل صفدر آباد میں judicial complex بنایا جائے۔ ہمارا ایک major issue ہے شیخوپورہ سے سرگودھا road ہے۔ وہاں سے ایک روڈ فاروق آباد اور خانقاہ ڈوگراں سے ہوتا ہوا سرگودھا جاتا ہے۔ آپ کو پتا ہے سرگودھا سے ہزاروں کی تعداد میں dumper پورے پنجاب میں سفر کرتے ہیں۔ ہمارے اس روڈ پر ہر روز ہزاروں کی تعداد میں dumper کی وجہ سے accidents ہوتے ہیں میرے لوگ وہاں پر جنازے اٹھا اٹھا کر تھک گئے ہیں۔ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ غازی مینارہ سے لے کر خانقاہ ڈوگراں تک one-way road کا بندوبست کیا جائے اور ایک اس میں اور آپ کی اجازت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر تین پولیس سٹیشن ہیں۔ پولیس سٹیشن صدر فاروق آباد، پولیس سٹیشن سٹی فاروق آباد اور خانقاہ ڈوگراں سے آپ record نکلوا کر دیکھیں کہ ایک

سال میں وہاں سینکڑوں کی تعداد میں accidents کے پرچے درج ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ مر چکے ہیں یہ ہمارے district کا major issue ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔ سردار صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے جی محترم جناب محمد عبداللہ!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں وزیر خزانہ پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں انہوں نے اتنا ترقیاتی اور متوازن بجٹ پیش کیا ہمیں امید ہے کہ ان کے دور میں صوبہ اور ترقی کرے گا۔ اپنے حلقے PP-30 گجرات کے متعلق کچھ suggestion دوں گا کہ میرے حلقے میں جلالپور جٹاں روڈ جو دو تین سال سے بن رہی ہے 4/3 وہ بن بھی چکی ہے اس کا چوتھا حصہ نامکمل ہے اس کی وجہ سے بے شمار حادثات ہو رہے ہیں اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور ایک سڑک جلالپور جٹاں میں شہباز پور روڈ اس کو Highway Authority نے بنایا ہے لیکن اس کی دونوں طرف جو drain ہے پانی کی نکاسی کے لئے اس کی construction بہت عجیب سی کی ہے آدھا کلومیٹر construct کی اور ایک کلومیٹر چھوڑ دی ہے پھر آدھا کلومیٹر بنا کر پھر اس کو چھوڑ دیا ہے۔ وزیر خزانہ اور وزیر مواصلات سے درخواست کروں گا کہ اس پر خصوصی توجہ دیں انہوں نے جو اس کا neglect کیا اس پر inquiry بھی ہونی چاہئے۔ کھاریاں سیالکوٹ موٹروے بھی میرے حلقے سے گزر رہی ہے۔ اس کا route divert کیا گیا ہے اور ایسے دیہات اس کی زد میں آ گئے ہیں لالا چک گاؤں میں موٹروے گھس گئی ہے۔ وہاں لوگوں کے گھر مسمار ہو جائیں گے اور اس روٹ میں ان کی زمینیں بھی آ رہی ہیں۔ اس روٹ پر نظر ثانی کی جائے۔ جلالپور جٹاں میں ایک ہائی سکول کی بڑی ضرورت ہے جتنے بھی سکول وہاں پر موجود ہیں وہ سب pre-partition ہیں۔ اس کے بعد کوئی ہائی سکول نہیں بنا اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ بہتس important جو چیز ہے وہ up gradation of schools and hospitals ہیں۔ ہمارے جو BHU ہیں وہاں ڈاکٹروں کی کوئی تعیناتی نہیں ہے۔ ہسپتال خالی پڑے ہوئے ہیں اس پر خصوصی توجہ دی جائے میں ایک دفعہ پھر آپ کا اور وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔ جناب شاہد جاوید صاحب!

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ میں اپنے رب کا مشکور ہوں شکر گزار ہوں۔ میرا نہ کوئی نام تھا اور نہ ہی کوئی نشان تھا آج میرے اللہ کی رحمت سے اور میرے لیڈر عمران خان نے مجھے ٹکٹ دے کر مجھے ایک نام دیا اور میرے حلقے کی عوام نے مجھے اکثریت سے کامیاب کیا یہ صرف میرے لیڈر کی وجہ سے ہوا۔ میں اپنے حقیقی عوام کا بھی بہت مشکور ہوں۔ یہاں پر میں ایک شعر عرض کرنا چاہوں گا۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اُتر جائے ترے دِل میں میری بات

جناب سپیکر! میں جاننا چاہتا ہوں کہ لوگوں کا مینڈیٹ چوری کر کے اور اس پر جُھوٹا حلف لے کر کیا آپ کو دن میں چین آتا ہے اور کیا رات کو نیند آتی ہے؟ میں اپنے بائیں طرف بیٹھے ہوئے دوستوں کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک دن مرنا ہے اور اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا حلف لے کر آنے پر کیا منہ دکھائیں گے اور اس دن 12 کروڑ عوام کے ہاتھ ہوں گے اور ان کے گریبان ہوں گے۔ میں ابھی بھی انہیں کہتا ہوں کہ توبہ کر لیں کیونکہ میرے اللہ نے توبہ کے راستے کھولے ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جُھوٹے حلف دے رہے ہیں جو Form 47 اور 9۔ فروری کی پیداوار ہیں۔ میرے لیڈر عمران خان کے بارے میں باتیں کرتے ہیں اور اپنے لیڈر کے ساتھ میرے لیڈر کا موازنہ کرتے ہیں تو کیا "پِدی اور کیا پِدی کا شوربہ"۔ میرا لیڈر سلاخوں کے پیچھے چٹان کی طرح کھڑا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
بانی پی ٹی آئی کے خلاف نعرہ بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز خواتین سے گزارش ہے کہ خاموشی سے تشریف رکھیں اور اپنی اپنی باری پر بات کیجئے گا کیونکہ آپ کو بھی پورا پورا موقع ملے گا اور جب آپ کی باری آئے گی تو آپ کو بات کرنے کا پورا موقع ملے گا۔ جی، شاہد جاوید صاحب! جاری رکھیں۔

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! یہ اس لیڈر کی بات کرتے ہیں:

جس کی کمر درد نہ بخاروہ قیدی نمبر 804
جس کے نہ platelets کم نہ بخار وہ قیدی نمبر 804
جو نہ جدہ نہ لندن فرار وہ قیدی نمبر 804
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ اِس لیڈر سے اپنے لیڈر کا موازنہ کرتے ہیں۔ ابھی تو اور بہت کچھ کہنے کو ہے لیکن میں اس شعر کے ساتھ بجٹ پر اپنی بات کو آگے بڑھاؤں گا کہ:

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

جناب سپیکر! میرا تعلق فیصل آباد سے ہے جو ایک انڈسٹریل سٹی ہے جس کی backbone اور پہچان ٹیکسٹائل ہے۔ میں حیران ہوں بجٹ کی کتاب دیکھ کر اور مجھے نہیں لگتا کہ یہ کسی وزیر خزانہ نے لکھی ہو گی کیونکہ اس کتاب میں انڈسٹری کے لئے just ایک peanut کے برابر صرف 25۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں لیکن یہ نہیں پتا کہ یہ پیسے کون سی انڈسٹری کے لئے ہیں۔ تقریباً ساڑھے 13۔ ارب روپے غیر ترقیاتی بجٹ اور 11۔ ارب روپے ترقیاتی بجٹ کے لئے ہیں لیکن میں وزیر خزانہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ پاکستان کی کل ایکسپورٹ کا 70 فیصد حصہ ٹیکسٹائل کا تھا لیکن آج کم ہوتا ہوا 40 فیصد سے بھی نیچے آ گیا ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ کو پتا ہی نہیں ہے کہ ٹیکسٹائل اِس مُلک کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری کیوں اتنی پیچھے چلی گئی۔ اس وقت 80 فیصد انڈسٹری بند ہے اور 20 فیصد انڈسٹری میں لیبر کم ہے اور ڈاؤن سائزنگ کی ہوئی ہے۔ اگر ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری کو دیکھا جائے تو اس کی بنیاد کپاس ہے۔ ہمارا cotton growing area جنوبی پنجاب اور سندھ سے ملحقہ ایک وسیع area تھا۔ اس cotton سے پانچ طرح کی industries چلتی تھیں لیکن کسی کا کوئی خیال نہیں۔ میں جناب عمران خان اور ان کی اقتصادی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ پچھلے دور میں ہماری انڈسٹری 100 فیصد capacity پر چلی اور

ہمیں فیصل آباد میں skilled labor کی shortage ہو گئی۔ میں آج یہ بھی ثابت کر سکتا ہوں کہ میرے قائد نے ایک کروڑ عوام کو نوکریاں دینے کا کہا تھا تو وہ دی گئیں اور میں یہ ثابت کروں گا کہ ہمارے دور میں جب cotton grow کی گئی تو ریکارڈ پیداوار ہوئی۔ سب سے پہلے ginning industry میں cotton کو صاف کیا جاتا ہے جس سے لاکھوں لوگوں کو روزگار ملا۔ اس کے بعد spinning industry آتی ہے جس میں لاکھوں کو روزگار ملا اور یہ انڈسٹری 100 percent capacity پر چلی۔ پھر sizing industry آتی ہے وہاں لوگوں کو روزگار ملا۔ پھر اس کے بعد looms آتی ہیں اور اس وقت فیصل آباد میں صرف ایک ماہ کے مختصر عرصہ کے دوران لاکھوں looms لگ گئی ہیں لیکن خان صاحب کے دور میں لوگوں نے کئی کئی کارخانے لگائے۔ اس کے بعد ہماری processing industry آتی ہے۔ وہ cotton جو ہم پہلے ایکسپورٹ کیا کرتے تھے just cotton تو وہ ایک ڈالر میں ہوتی تھی جسے ہم مال تیار کر کے یعنی سرخی پاؤڈر لگا کر ایکسپورٹ کرتے ہیں وہ 20 ڈالر میں جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے بے شمار لوگوں کو روزگار ملتا ہے اور ساتھ ساتھ ٹیکس بھی generate ہوتا ہے۔ میں وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے لمبا چوڑا بجٹ تو دے دیا اور یہ نہیں بتایا کہ یہ پیسے کہاں سے generate کریں گے۔ انڈسٹری چلے گی تو پیسے generate ہوں گے۔ ہماری ایکسپورٹ ہو گی تو ہمیں زرمبادلہ آئے گا کیونکہ انڈسٹری تو بند پڑی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہد جاوید صاحب! جلدی سے windup کریں۔

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! پچھلے دور میں ہمیں گیس اور بجلی پر سبسڈی ملتی تھی اور اس حکومت نے نہ صرف ہماری subsidies گیس اور بجلی بند کی بلکہ ایک ماہ کے دوران ان کی دو دو دفعہ قیمتیں بڑھا دی گئیں جس سے ہماری cost of manufacturing کئی گنا بڑھ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہد صاحب! آخری 30 سیکنڈ ہیں جلدی سے windup کریں۔

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! یہ ہمارے ملک کی انڈسٹری کی بات کی ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں سے اپنی cost of manufacturing meet نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے ہمارے ایکسپورٹرز بھی اس وقت پریشان ہیں اور ہمارے صنعتکار بھی پریشان ہیں لہٰذا ہمیں فی الفور سوچنا ہو گا کہ کس

طرح سے ہم اپنی انڈسٹری کو چلائیں گے۔ ہمارا جی ڈی پی ریٹ 8.5 فیصد ہے جسے بڑھانا ہو گا اور سب سے بڑا ظلم انہوں نے interest rate بڑھا کر کیا ہے جو کہ اس وقت 22 فیصد ہے۔ ایک ایکسپورٹر کا 22 فیصد تو profit نہیں ہے تو وہ اتنا interest بنکوں کو کیسے دے گا لہٰذا اس پر بھی غور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہد صاحب! باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے اس لئے جلدی سے windup کیجئے۔

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! حکومتی بنچز کے ممبران بار بار بات کرتے ہیں کہ یہ تین ماہ کا بجٹ ہے۔ یہ تین ماہ کا بجٹ نہیں ہے بلکہ یہ پچھلے 9 ماہ کی غیر قانونی حکومت کے بجٹ کو بھی legal cover دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہد صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترمہ رخسانہ کوثر!

محترمہ رخسانہ کوثر: الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ السلام علیٰ سید المرسلین0 اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم0 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم0 السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بعد اپنی قیادت کی جنہوں نے مجھے دوبارہ سے منتخب کر کے اسمبلی میں آنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ انہیں یہ بتا دیں کہ جب یہ بولتے ہیں تو ہم خاموشی سے سُنتے ہیں اور جب ہمارے کوئی ممبر بات کرتے ہیں تو یہ شور مچاتے ہیں لہٰذا اس طرح نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر! ہمارے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان نے جتنی ان لوگوں کو عزت دی ہے تو یہ اس عزت کو سنبھالیں۔ ان لوگوں نے جتنا واویلا اور شور یہاں مچایا ہوا ہے تو یہ شکر گزار ہوں مسلم لیگ (ن) کے جنہوں نے ان لوگوں کو اتنی عزت دی ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہیں ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار suspend کیا گیا۔ ہمارے ممبران کو اسمبلی سے باہر نکالا گیا اور میں خود بھی ان میں شامل تھی جو بار بار suspend ہوئی اور sitting 15 اجلاس کے لئے پنجاب کی تاریخ میں کبھی کسی کو ایسے suspend نہیں کیا گیا لیکن مجھے، رانا مشہود احمد خان، مرزا جاوید،

پیر اشرف رسول اور میاں عبدالرؤف کو 15 sittings اجلاس کے لئے انہوں نے suspend کیا جسے ہم لوگوں نے برداشت کیا، ان سے جا کر request نہیں کی اور التجاء انہیں کی کہ ہمیں بحال کریں۔ انہوں نے اسمبلی کے اندر ہمارے عزیز یا ہمارے ملنے والے یا مسلم لیگ (ن) کو چاہنے والے ملازمین کو بھی عبرت کا نشانہ بناتے ہوئے ایک ایک چھٹی پر دو دفعہ انکوائریاں لگائیں۔ انہوں نے ہمارے ساتھ وہ کیا جو کبھی ہم سوچ نہیں سکتے تھے لیکن ان کے ساتھ مسلم لیگ (ن) وہ نہیں کرے گی کیونکہ میرے قائد نے یہ نہیں سکھایا اور نہ میرے والدین نے یہ سکھایا۔ یہ اپنے لیڈر کی بات کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے لیڈر کو یہ بار بار علاج کا طعنہ دیتے ہیں تو انہوں نے محترمہ کلثوم نواز شریف کی بیماری کا مذاق اڑایا۔ بستر مرگ پر پڑی ہوئی اپنی بیوی کو اس وقت میاں نواز شریف چھوڑ کر پاکستان آئے جب ان کی حالت بہت خطرناک تھی۔ اگر وہ جیلوں سے ڈرتے تو اُس وقت مریم نواز شریف کی انگلی پکڑ کر یہاں نہ آتے۔ انہوں نے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑا اور یہاں آ گئے حالانکہ انہیں پتا تھا کہ جیل میں جانا ہے۔ جیل میں بھی ان کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ ان لوگوں نے بار بار اس چیز کو دیکھا کہ جیل کے اندر اے سی تو نہیں ہے۔ یہ لوگ تو پنکھا دینے والے بھی نہیں ہیں۔ انہوں نے ہمارے قائدین کو انتقام کا ایسا نشانہ بنایا کہ میاں شہباز شریف کو chair تک نہیں دی کیونکہ انہیں کمر کی تکلیف تھی۔ ان لوگوں نے بار بار یہ کوشش کی کہ انہیں chair نہ دی جائے اور وہ نیچے بیٹھیں۔ ایک بات یاد رکھیں کہ جو کچھ انہوں نے ہمارے ساتھ کیا ہے اگر ہم نے ان سے بدلہ لینا ہوتا یا کچھ کرنا ہوتا تو محترمہ مریم نواز شریف چل کر اپوزیشن بنچز کی طرف نہ جاتیں۔ وہ خود ان کے پاس چل کر گئی ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحبہ کی عظمت کو سلام۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب یہ اقتدار میں تھے تو بطور اپوزیشن لیڈر حمزہ شہباز شریف کا نوٹیفکیشن کرنے کے لئے تیار نہیں تھے اور اپوزیشن کو اپوزیشن کے role میں دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ یہ تو چاہتے تھے کہ ہم اکیلے ہی دھمالیں ڈالیں۔ انہوں نے جو پودے لگائے تھے وہ خلائی مخلوق نے ہی دیکھے کیونکہ ہمیں تو کہیں نظر نہیں آئے۔ وہ پودے کہاں تھے؟ کروڑوں پودوں کی بات کرتے ہیں، ہمیں کہیں نیٹ پر ہی یہ پودے دکھا دیں کیونکہ سوشل میڈیا کے علاوہ ہم نے ان پودوں کی campaign کہیں نہیں دیکھی۔ ان کے لیڈر کبھی بھی آ کر کسی سے ملے، کسی سے بات کی یا کسی

کے دکھ سکھ میں شریک ہوئے ہوں تو پتا چلے؟ ان لوگوں کے قائد نے تو اپنی پارٹی کے اراکین کے جنازوں میں شرکت نہیں کی اور یہ کیا کریں گے اور کس کا دُکھ بانٹیں گے؟

جناب سپیکر! مریم نواز شریف نے الحمدللہ جس دن سے وزیر اعلیٰ کا حلف اٹھایا ہے تو دن رات محنت کر رہی ہیں۔ ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہو رہی ہیں۔ جہاں کہیں کوئی حادثہ خدانخواستہ پیش آتا ہے تو وہاں پر وہ پہنچتی ہیں۔ یہ بتائیں کہ یہ کہاں پہنچے؟ میرا لیڈر الحمدللہ ایک بہادر لیڈر ہے، نڈر لیڈر ہے اور دلیر لیڈر ہے۔ میرا لیڈر جیل میں کس لئے گیا اس کا سب کو پتا ہے کہ ایک "اقامہ" کی بنیاد پر جیل بھیجا گیا اور ان کا لیڈر منہ پر بالٹیاں پہن کر پھر رہا ہے۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ مریم نواز شریف نے بالٹی نہیں پہنی، حمزہ شہباز شریف نے سر پر بالٹی نہیں لی تھی اور نواز شریف نے بھی نہیں لی تھی اور میاں شہباز شریف نے بھی نہیں لی تھی لیکن یہ بالٹیاں ان لوگوں کے ہی نصیب میں ہیں کیونکہ موت ایک دن آنی ہے جس کا وقت مقرر ہے۔ اس طرح سر پر بالٹیاں پہننے سے موت سے نہیں ڈرا جاتا۔ پنجابی میں ایک شعر کہنا چاہوں گی اور یہ کہاوت بھی ہے کہ:

چنگے بندے دی صُحبت یارو جیویں دُکان عطاراں
سودا بھانویں مُل نہ لیئے بُلھے آن ہزاراں
تے مندے بندے دی صُحبت یارو جیویں دُکان لوہاراں
کپڑے پانویں کُنج کُنج بہئے چنگا پین ہزاراں
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس لئے ہم تو اچھے لوگوں کی صحبت میں الحمدللہ بیٹھتے ہیں، اچھا ہی سنتے ہیں اور اچھا ہی سیکھتے ہیں۔ میرے بھائیوں نے اس دن سے میک اپ پر بھی شور مچایا ہوا ہے۔ بھائی عورت سنگھار کرتی ہے اس کا حق ہے جتنا اس کے پاس ہو گا وہ کرلے گی آپ لوگوں کو کیا مسئلہ ہے؟ آپ لوگوں کی جیبوں سے تو نہیں کر رہی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ please wind up کریں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: آپ لوگ اٹھتے ہو خواتین پر باتیں کرتے ہو۔ میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں وزیر خزانہ کو جنہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔ ان کی دھمالیں تب بھی بند نہیں ہوتی، یہ ناچ گانے سے پاکستان نہیں بنا، یہ قربانیوں سے بنا ہے اور شہادتوں سے بنا ہے۔ یہ ابھی پیپلز پارٹی کے بارے میں بات کر رہے تھے تو پیپلز پارٹی نے بھی لاشیں اٹھائیں ان لوگوں کو بات کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جس لیڈر کا یہ بار بار نام لے رہے ہیں یہ ہمیں اس کے کام اور کارنامے بتائیں۔ میرے جس بھائی یا بہن کی speech ہوتی ہے وہ اٹھ کر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ ہمارے حلقے میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ ارے بھائی جب آپ کی گورنمنٹ تھی تو آپ نے کیا کیا وہ تو بتائیں؟ کرپشن کے علاوہ کچھ کیا؟ کرپشن کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا۔ انہوں نے جناب عثمان احمد بزدار کو آگے شیشہ بنا کر رکھا ہوا تھا۔ باقی کام جو پیچھے کر رہے تھے وہ آپ لوگوں کو پتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! بہت شکریہ۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر! Please مجھے وقت دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ please windup کریں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر! آپ کا وقت دینے کا شکریہ۔ ان کو شکر گزار ہونا چاہئے ملک محمد احمد خان کا بھی اور آپ کا بھی کیونکہ آپ ہماری حق تلفی کر لیتے ہیں لیکن ان کے ساتھ بہت اچھا کرتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ بار بار آپ کو بھی سکھاتے ہیں۔ نہ تو اسمبلی میں آپ نئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! دیکھیں ہم نے پرانی روایات کو برقرار نہیں رکھنا۔ ہم نے اس کو دفن کرنا ہے اور نئی شروعات کا آغاز کرنا ہے۔ محترم جناب حسن ذکاء!

جناب حسن ذکاء: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے اللہ تیری عبادت کرتا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ پر مہربانی کی اور میں یہاں اسمبلی میں آیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ اپنے لیڈر عمران خان کا بھی کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے ٹکٹ دی۔ میں اپنی عوام کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے خان کے نظریئے پر، گھٹن اور مشکلات کے ساتھ خان کے نظریے اور خان کے امیدوار کو

جتوایا۔ میں نے جب اس کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کیا جب دوسری لائن پڑھی تو مجھے بڑا افسوس ہوا کہ ابتدا ہی میں مجھے جھوٹ نظر آیا یعنی شروع ہی میں اس کام میں نحوست پڑ گئی۔ اس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی کہ پنجاب کے عوام کا ووٹ لے کر، عوام نے ان کو ووٹ نہیں دیا۔ عوام نے 8 فروری کو ان کو بہت بری طرح ہرایا ہے۔ ان کو شکریہ ادا کرنا چاہئے ان RO's کا جنہوں نے فارم 47 بنا کر ان کو جتوایا۔ ان کو شکریہ ان لوگوں کا ادا کرنا چاہئے جنہوں نے recounting میں ٹھپے لگا کر ہمارے candidate کو ہرایا۔ عوام نے ان کو ووٹ نہیں دیا۔ یہ لائن اگر منسٹر صاحب لکھوا دیتے یا شاید ان کو بھی کوئی چٹ آئی ہو گی اور انہوں نے پڑھ دی ہو گی تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ اس کی correction کر لیں کیونکہ ان کے لئے فائدہ ہو گا کیونکہ انہوں نے دوبارہ بھی الیکشن لڑنا ہے اور انہی RO's کے through لڑنا ہے تو وہ بیچارے بہت دکھی ہیں کہ ہم نے اتنی تکلیف اٹھائی، اتنا جھوٹ بولا اور قوم کے ساتھ غداری کی تو وہ دوبارہ ان کا ساتھ نہیں دیں گے۔ جب میں آگے بڑھا تو انہوں نے مزدور کے روزگار کی بات کی لیکن انہوں نے فیصل آباد میں PHA سے 1100 ملازمین کو نکال دیا۔ وہ کون سے مزدور ہیں کن مزدوروں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا؟ مزدور تو پھر بھی پس رہا ہے۔ waste management میں 1100 سے 1200 لیبر والوں کو ابھی تک تنخواہیں نہیں ملیں۔ آپ اس بجٹ میں جن ڈیپارٹمنٹ کی تنخواہیں رکی ہوئی ہیں ان کو کم از کم جاری کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد مجتبیٰ صاحب! آپ video نہ بنائیں۔

جناب حسن ذکاء: جناب سپیکر! یہ video اصلی ہے دوسری video نہیں ہے جو آپ کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں video allow نہیں ہے۔ آپ کو یہاں سے video مل جائے گی۔

جناب حسن ذکاء: میں جب مزید آگے ہیلتھ کی طرف گیا تو وہاں پر میں نے نواز شریف کا نام پڑھا، میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے صفحہ پر گیا تو وہاں پر بھی نواز شریف کا نام آیا، اور جب میں رمضان پیکج کی طرف آیا تو تب بھی نواز شریف کی تصویر آئی۔ مجھے حیرانی اس بات کی ہے کہ ان کو کس قسم کی احساس کمتری ہے؟ کس چیز کی محرومی ہے؟ پیسا عوام کا ہے اور تصویریں نواز شریف کی لگ رہی ہیں۔ میاں نواز شریف نے کون سا ایسا کارنامہ کر دیا ہے کہ جو میاں نواز شریف کی تختیاں لگائی جا رہی ہیں۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حسن ذکاء صاحب!

جناب حسن ذکاء: جناب سپیکر! میں نے ایک request کرنی تھی کہ جو بھی ہسپتال بنیں لازمی بنائیں۔ کم از کم جو ہیلتھ کارڈ تھا اس ہیلتھ کارڈ کا فائدہ پاکستان کی ہر عوام کو تھا جس کے پاس شناختی کارڈ تھا چاہے وہ جس جماعت کا بھی ہو وہ اس کا فائدہ اٹھاتا تھا تو ہیلتھ کارڈ ختم ہو گیا ہے۔ آپ بیشک اس پر نواز شریف کا نام لکھیں لیکن کم از کم ہیلتھ کارڈ شروع کر دیں تاکہ عوام کا فائدہ ہو۔ اور ہسپتالوں میں ایسے ڈاکٹرز لے کر آئیں جس میں میاں نواز شریف کا علاج بھی پاکستان میں ہو۔ میرا خیال ہے کہ یہاں پر بڑے بڑے علاج ہوتے ہیں اور بڑے بڑے آپریشن ہوتے ہیں کوئی اتنی گھناؤنی قسم کی یا کوئی ایسی بیماری نہیں ہے کہ جو آپ کہیں کہ میاں نواز شریف کا علاج پاکستان نہیں ہو سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں رمضان پیکج کی بات کر رہا ہوں تو آپ نے 30۔ارب روپے رمضان پیکج میں لگائے ہیں تو یہاں پر آپ نے لکھا ہے کہ 6479000 لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔ اس میں کون سا پیرامیٹر ان کے پاس ہے جس سے پتا لگے کہ یہ genuine لوگوں کو مل رہا ہے ؟ یہ صرف پسند اور ناپسند لوگوں کو مل رہا ہے اگر ایک محلے میں پچاس گھروں کو دے رہے ہیں تو پچاس گھروں کو نہیں مل رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نفرت کی فضا اور پھیل رہی ہے۔ میں آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ سناتا ہوں کہ میرے علاقے میں محلہ عثمان غنی ہے وہاں پر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ please wind up کریں۔

جناب حسن ذکاء: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں windup کرتا ہوں۔ اس محلے میں ڈی سی کے پاس اُس راشن کی لسٹ تھی، میں یہ آپ کے فائدہ کے لئے بتا رہا ہوں، میں راشن کی تقسیم کی بات کر رہا ہوں اور کم از کم 100 سے 150 خاندانوں کی لائن لگی ہوئی تھی جناب چودھری صاحب کہہ رہے ہیں کہ تجھے دینا ہے، تجھے نہیں دینا، تجھے دینا ہے اور جن کو دے رہے تھے وہ خواتین بول پڑیں کہ آپ ان کو کیوں روک رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے ہمیں ووٹ نہیں دیئے۔

انہوں نے کہا کہ آپ لوگ ایک غریب آدمی کی تذلیل کر رہے ہیں اور آپ غربت کا مذاق اڑا رہے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk.

جناب حسن ذکاء:وہ 100 سے100 گھرانے وہاں سے واپس چلے گئے اور آپ کو فائدہ کیا ہوا؟ آپ کا وہاں جو سارا لسٹ کا ڈرامہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ کے یہ 30 ارب روپے ضائع ہیں بیشک وہ ایجوکیشن پر لگائیں، بیشک ہیلتھ کارڈ بنائیں اور ہیلتھ پر لگائیں یا جو مرضی کر لیں لیکن عوام نے اب مسلم لیگ (ن) کو ووٹ نہیں دینا۔ چار چار باریاں لینے کے باوجود بھی 8 فروری کو عوام نے ان کو بتا یا کہ یہ لوگ کہاں کھڑے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن ذکاء صاحب! آپ کا point آگیا آپ کی بات مکمل ہو گئی ہے بہت شکریہ۔جی، محترم جناب محمد سبطین رضا!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترم جناب محمد کاشف!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترم جناب خالد محمود رانجھا!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترم جناب احمد مجتبیٰ!

جناب احمد مجتبیٰ چودھری:اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا نام احمد مجتبیٰ چودھری ہے میں پی پی۔99 فیصل آباد سے رکن پنجاب اسمبلی elect ہوا ہوں اور میں اپنے قائد عمران خان کی ISF کا بھی رکن ہوں اور اُن کے ranks میں سے آیا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں سیاست اور معیشت ایک ہی سکے کے دو رُخ ہوتے ہیں۔ اہم اس ایوان میں موجود ہیں، mandate کے ساتھ موجود ہیں، sacred ایوان میں موجود ہیں، عوام کی طاقت کے through یہاں پر جو bill پاس ہوتے ہیں جو قانون سازی ہوتی ہے، جو بجٹ پاس ہوتے ہیں وہ اس لئے پاس ہوتے ہیں کہ ہمیں عوام کی طاقت یہاں تک پہنچاتی ہے اور اُن کے اظہار رائے کے through یہاں پر جو بھی کارروائی ہوتی ہے وہ چلتی ہے۔ یہ ایوان صرف اس لئے مقدس نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے سائے تلے اس اجلاس کی کارروائی کرتے ہیں یہ اس لئے بھی مقدس ہے کیونکہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہوتی ہے اور یہاں پر عوام کی جو رائے ہوتی ہے اُس کا اظہار ہوتا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو treasury کی seats کو occupied کر رہے ہیں یہ ناجائز طریقے سے یہاں تک پہنچے ہیں۔ یہ لوگ جو ہمارا بوسیدہ سیاسی نظام ہے اُس کی

ناجائز پیداوار ہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب تک سیاسی نظام کے اندر transparency اور legitimacy نہیں آتی تب تک وہ نظام ترقی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک کا جو سب سے بڑا مسئلہ غربت ہے جب تک ہم لوگ غربت کو اس ملک سے ختم نہیں کریں گے، جب تک یہاں پر کسان اور مزدور کی حالت بہتر نہیں ہو گی تب تک یہ ملک ترقی نہیں کر پائے گا اور ترقی کرنے کے لئے یہ لازم ہے کہ ہمارا جو سیاسی جمہوری نظام ہے اُس کے اندر legitimacy آئے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق ایک دیہاتی حلقے سے ہے میں 56 ہزار ووٹ لے کر اس ایوان کا رکن بنا ہوں، میرے ضلع سے خیال احمد کاستر و 80 ہزار ووٹ لے کر اس ایوان کے رکن بنتے ہیں محترمہ مریم نواز شریف لاہور شہر سے 23 ہزار ووٹ لے کر اس ایوان کی رکن بن جاتی ہیں یہ عوام کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ اس صوبے کی جو شخصیت، جو محترمہ اس ایوان کی رکن بننے کے لائق بھی نہیں تھی اُن کو ہم لوگوں نے پورے صوبے کی سربراہی سونپ دی ہے۔ وہ ووٹ کو عزت دو کا نعرہ کہاں پر گیا، وہ ووٹ کو عزت دو کا بیانیہ کہاں پر گیا؟ آپ نے اُس کو تو جوتوں تلے روند دیا ہے اور وہ بھی محترمہ کے Gucci and Louis Vuitton کے جوتوں کے تلے نہیں، آپ نے اُسے بھاری بھر کم بوٹوں تلے روند دیا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن یہاں موجود نہیں ہیں۔ میرے اُن سے کچھ سوال ہیں میں چاہوں گا کہ یہ ریکارڈ پر آئیں اور ان کے جوابات بھی وزارت خزانہ اور وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن خود ہمیں مہیا کریں۔ میں بجٹ کے estimate کو study کرتا ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ nominal value میں social sector کی جو government spending ہیں وہ increase ہو رہی ہیں مگر ہمیں بتایا جائے کہ as a percentage of GDP per capita اور adjusted inflation کیا یہ increase ہو رہی ہیں یا decrease ہو رہی ہیں؟ ہمارا جو government expenditure, social sector میں ہے وہ decrease ہو رہا ہے، وہ چاہے ہیلتھ میں ہو، ایجوکیشن میں ہو یا water and sanitation کے اندر ہو۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری جو اس وقت کی حکومت یہ ناجائز حکومت ہے انہوں نے ہمارے ہیلتھ کے بجٹ پر adjusted inflation بجٹ decrease کیا ہے جو پاکستان

تحریک انصاف کا انصاف ہیلتھ پروگرام تھا اُس کے اندر cuts لے آئے ہیں۔ہم لوگوں نے اس ایک پروگرام کے through جو گورنمنٹ کی 50 thousand beds کی capacity تھی اُس کو private sector کی 50 thousand beds سے double کر دیا تھا یہ ایک پاکستان کی تاریخ کا social sector development کے اندر ایک نہایت ہی منفرد اور بہت ہی innovative پروگرام تھا جس کو ان لوگوں نے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احمد صاحب! please windup کریں۔

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! جس کو انہوں نے completely dismantle کر دیا ہے۔میں یہ بتانا چاہوں گا اگر چین کے اندر 1978 میں 90 فیصد لوگ سطح غربت کے اندر رہ رہے تھے 2014 تک سطح غربت کے اندر صرف 1 فیصد لوگ رہ جاتے ہیں تو ہم لوگ بھی اچھی economic policy کے through غربت سے اپنی عوام کو باہر نکال سکتے ہیں اور یہ صرف تب ہی ممکن ہے کہ جب ہم لوگ اپنے ملک میں حقیقی جمہوریت لے کر آئیں گے۔ آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب تک عمران خان کے سپاہی، عمران کے tiger میرے جیسے اور کروڑوں سیاسی کارکن ان شاءاللہ تعالیٰ یہاں پر زندہ ہیں اس ملک میں حقیقی آزادی آئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد مجتبیٰ صاحب! بہت شکریہ۔جی، جناب اُسامہ فضل!

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! آخر میں ایک شعر نذر کرنا چاہتا ہوں:۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شعر سنا دیں۔

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

اسیں کیکر تے کنڈیاں دی راکھی نئیں کیتی
مالی وی رے آں تے باغاں دے رے آں
اسیں کتیاں تے سوراں دا شکار نئیں کیتا
شکاری وی رے آں، تے شیراں دے رے آں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اُسامہ فضل صاحب!

جناب اُسامہ فضل: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے شکر گزار ہوں اپنی پارٹی قیادت کا کہ جنہوں نے مجھ پر اعتبار کرتے ہوئے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں آج اس ایوان کا حصہ ہوں اور آپ سب کے سامنے کھڑا ہوں۔ اُس کے بعد میں اپنے حلقہ پی پی۔206 ضلع خانیوال کی عوام کا شکر گزار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House please

جناب اُسامہ فضل: جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ پی پی۔206 ضلع خانیوال کی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھ ادنیٰ کارکن پر، ایک سیاسی ورکر پر، ایک student of law پر اعتبار کرتے ہوئے اپنی نمائندگی کا موقع دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House جی، آغا علی حیدر صاحب! kindly خاموشی اختیار کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! Sorry

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک معزز ممبر یہاں پر بات کر رہے ہیں تو دونوں اطراف سے خاموشی سے سنیں۔

جناب اُسامہ فضل: جناب سپیکر! میرے فاضل colleague اپوزیشن بنچز سے جناب احمد مجتبیٰ نے جیسے اس ایوان کی sacredness اور holiness کی بات کی تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جو ایک sacred ایوان ہے، اس صوبے کا سب سے اعلیٰ ایوان ہے کیا کسی بھی مجرم کو، کسی بھی چور کو، کسی بھی توشہ خانہ کے چور کو، گھڑی چور کو اور کسی بھی قومی خزانہ کے چور کا نام یا اُس کی تصویر لانے کی اجازت اس اعلیٰ ایوان میں دی جا سکتی ہے؟ کیا ہم یہ allow کر سکتے ہیں کہ یہ جو ایک sacred ایوان ہے اس کی sanctity ruin کی جائے؟ میں یہ سمجھتا ہوں اور میں اپنے فاضل دوستوں سے بھی اور اپنے اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے دوستوں سے بھی یہ request کروں گا اور آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ یہ چوروں کی تصویریں اس ایوان میں لانا ban کیا جائے۔ یہ ملک کے خزانے کو چوری کیا گیا ہے، یہ جو ہمارے اس ہنستے کھیلتے صوبے کو پنکی پیرنی اور گوگی کے حوالے کیا گیا ہے، وسیم اکرم پلس بزدار کی شکل میں اُن نالائقوں کے حوالے کیا گیا ہے اُن کا نام لینا

اور اس چوروں کے سربراہ، سرغنہ کا نام لینا اور اُس کی تصویروں کو اس ایوان میں لے کر آنا اس ایوان کا استحصال کرنے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ان کو ban کیا جائے نہ ان چوروں کی تصویروں کو، نہ ان کے ناموں کو یہاں پر لے کر آئیں، نہ اس ایوان کا حصہ بنائیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ معزز ممبران جب جب اُس چور کا نام لیں، اُس گھڑی چور کا نام لیں جس نے معاشرے میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہمارا استحصال کروایا ہے تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اُس کو ریکارڈ کا حصہ نہ بننے دیا جائے اُس کو ریکارڈ سے حذف کیا جائے۔ اب میں گزارش کروں گا کہ میرا تعلق۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ معزز ممبران سننے کا حوصلہ رکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز ممبران سننے کا حوصلہ پیدا کریں آپ یوں نہ کریں۔ آپ میری بات سنیں۔Order in the House please آپ اپوزیشن کے ممبران خاموشی اختیار کریں۔ دیکھیں میری بات سنیں جب آپ بات کر رہے تھے تو حکومتی بنچز پر بیٹھے ممبران نے حوصلے کے ساتھ آپ کی بات سنی ہے تو آپ بھی سننے کا حوصلہ رکھیں۔ آپ اس طرح نہ کریں بلکہ ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں۔ جی، بیرسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میں نے آپ کی بات کو second کرتے ہوئے اپنی بات کی ہے لہٰذا ان سے کہیں کہ براہ مہربانی یہ بھی سننے کا حوصلہ رکھیں۔ دیکھیں میرا تعلق اس سیاسی جماعت سے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، آپ اِس طرف سے کسی بھی معزز ممبر کو interrupt نہیں کریں گے۔ آپ اب خاموشی اختیار کریں گے۔ آپ اپنی باری پر جو مرضی بات کریں۔ معزز ممبر کو بات کرنے دیں اس طرح نہ کریں۔

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میں ان سے گزارش کروں گا کہ اب سننے کا حوصلہ بھی پیدا کریں۔ یہ ایوان کی sanctity اور ایوان کی بالادستی کی بات میرے فاضل دوست نے ہی کی ہے میں تو صرف یہ بتا رہا ہوں، میں ایک لاء کا سٹوڈنٹ ہوں کہ کس طرح سے ہم اس ایوان کی بالادستی

کو یقینی بنا سکتے ہیں؟ دیکھیں میرا جس جماعت سے تعلق ہے اس جماعت کے قائد نے الحمدللہ، الحمدللہ مجھے اس قابل سمجھا ہے تو میں آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔ میرا قائد وہ قائد ہے جس پر جب جب جتنے بھی مظالم ڈھائے گئے اس نے اپنا فیصلہ اللہ پر چھوڑا ہے۔ اللہ پر اپنا فیصلہ چھوڑنے کا آج یہ نتیجہ ہے کہ ہم سب آپ کے سامنے حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ اُن پر خدا کا عذاب نازل ہے تو یہ اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ جو انہوں نے اس قوم کے ساتھ پچھلے پانچ سالوں میں کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کوئی اپنا ایک ہی اچھا کام دکھا دیں۔ یہ ہماری Budget Book پر بات کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ اتنا comprehensive and detailed budget ہے کہ اس میں ہر چیز پر بات کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف اور فنانس منسٹر صاحب ایسا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میں اپنے ایوان اور آپ کے توسط سے اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا اور ہمیں اتنا detailed budget دیا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Please order in the House.

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے۔ جنوبی پنجاب ہمیشہ سے پسماندگی کی شکل اختیار کرتا آیا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ میں ایجوکیشن کے لئے 595-ارب، 8 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو میں یہ درخواست کروں گا کہ میرے حلقہ میں گورنمنٹ گرلز کالج، مخدوم پور approve ہو چکا ہے اس کی SNE and funds pending ہیں تو میں فنانس منسٹر سے یہ request کروں گا کہ اس کے لئے فنڈز کو جلد از جلد ADP میں شامل کیا جائے اور اس کے لئے funds allocation کی جائے تاکہ ہم اپنی بچیوں کی تعلیم پر focus کر سکیں کیونکہ اگر آج ہم اپنی بچیوں کو تعلیم دیں گے تو کل کو وہ ایک اچھا گھر بنائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیرسٹر صاحب! Please آپ اپنی speech windup کریں، آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نواز شریف ایگریکلچر یونیورسٹی کی feasibility approve ہو چکی ہے تو میں منسٹر فنانس سے گزارش کروں گا کہ اس کو جلد از جلد ضلع خانیوال کے ADP سکیم میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ہیلتھ کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں ہیلتھ کے لئے 473 ارب، 62 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو میری یہ درخواست ہو گی کہ میرے حلقہ کے قریب موٹر وے پر جب بھی کوئی ایکسیڈنٹ ہوتا ہے تو وہاں قریب کوئی بھی ایمرجنسی سروسز موجود نہ ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ عبدالحکیم روڈ پر واقع RHC کو THQ میں اپ گریڈ کیا جائے اور وہاں ٹراما سنٹر اور emergency services دی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیرسٹر صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، اب جناب جام امان اللہ اپنی بات کریں۔

جناب حسن ذکاء: جناب سپیکر! آپ نے ہمارے ممبران کو کم وقت دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن صاحب! آپ کو بھی پورا وقت اور موقع دیا گیا ہے۔ جی، جام صاحب!

جناب جام امان اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جس طرح ابھی میرے بھائی بیرسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ ان کو عمران خان کی تصویر دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ تو میرے بھائی آپ کے بیگوں پر جو تصویر چھپی ہوئی ہے اس کو دیکھ کر پورے پاکستان کو تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کے جو پاناما میں چور ہیں اور جو لندن میں چور ہیں اور جو ہر جگہ چور ہیں، جو مینڈیٹ چور ہیں تو ان کو ہم فارم 45 والوں کو ایوان میں دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ہم یہاں پر اپنے لئے بجٹ مانگنے نہیں آئے بلکہ ہم ان فارم 47 مینڈیٹ چوروں کو یہاں سے نکالنے آئے ہیں۔ ہم یہاں پر عمران خان کا مقدمہ لڑنے آئے ہیں۔ ہم یہاں لاہور کی بتیاں یا ان کی شکلیں دیکھنے نہیں آئے اور 12 کروڑ عوام نے اس اسمبلی کو جو مینڈیٹ دیا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس کا تحفظ کریں گے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع رحیم یار خان سے ہے۔ رحیم یار خان کے لوگ تخت لاہور کے بارے میں بہت عجیب جذبات رکھتے ہیں لیکن مجھے بہت عجیب لگتا تھا کیونکہ میری بیشتر زندگی لاہور میں گزری ہے لیکن جب 23۔ فروری کو میں اس دروازے سے دُرود شریف پڑھتا ہوا اندر

آرہا تھا تو میں نے lobbies میں گوالمنڈی اور قصور کے لوگ دیکھے تو میرا ماتھا ٹھنکا کہ میرے شہر کے لوگ تخت لاہور کے بارے میں ٹھیک ہی جذبات رکھتے ہیں کہ ہمارے 600 کلومیٹر دُور سے آئے ہوئے لوگ یہاں سے 600 میٹر دُور کھڑے تھے اور یہاں lobbies میں پورا گوالمنڈی بھرا ہوا تھا اور رہی سہی کسر جب میں نے 9 کلو گرام کا وزنی بجٹ دیکھا تو اس میں ہمارے علاقے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا سب کچھ لاہور اور اس کے گرد و نواح کے لئے تھا۔

جناب سپیکر! ہمارا شہر آبادی کے لحاظ سے آپ کے شہر بہاولپور سے بڑا ہے لیکن ہمارا شہر میگا سٹی نہیں ہے اور آپ کا شہر میگا سٹی ہے۔ ہمارا شہر آبادی کے لحاظ سے سکھر سے بڑا ہے لیکن ہمارا شہر میگا سٹی نہیں ہے اور سکھر میگا سٹی ہے تو یہی تخت لاہور کے لئے نفرت کا سبب ہے کہ آج اس خوبصورت ایوان میں ہمارے ضلع سے صرف ایک نمائندہ آپ کی جماعت کا جیت کر آیا ہے۔ اگر یہی حال رہا اور اسی طرح کا انشاء اللہ تعالیٰ 9 کلو گرام کا ایک اور ایسا بجٹ جب ہمارے حلقہ کی عوام نے اپنے لئے دیکھ لیا تو اگلے الیکشن میں ہمارے ضلع سے آپ کی پارٹی کا کوئی ٹکٹ لینے والا نہیں ہو گا کیونکہ اگلے الیکشن میں آپ کی یہ بات بھی نہیں چلنی کہ ساڈی گل ہو گئی اے۔ ان کو بھی سمجھ آگئی ہے کہ ان کی کوئی بات نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں تعلیم پر بات کروں تو ہمارے علاقے میں پنشن کے 611 کیسز pending ہیں جن کی مالیت 39 کروڑ 12 لاکھ 8 سو 64 روپے بنتی ہے اور ان میں سے 17 کیسز ایسے ہیں جو لوگ وفات پا گئے ہیں ان کی مالیت 3 کروڑ 64 لاکھ روپے بنتی ہے لیکن دیکھیں کہ بجٹ میں ان کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! ہمارے حلقہ میں 52 ایسے سکولز ہیں جو اپ گریڈ نہیں ہوئے۔ میرا حلقہ پی پی۔261 جو ایکس وزیر خزانہ کا حلقہ بھی ہے۔ وہاں پر صرف 14 ہائی سکولز ہیں اور کوئی بھی سکول پچھلے پچاس سالوں سے اپ گریڈ نہیں ہوا۔ میرے حلقہ کی سڑکوں کی یہ حالت ہے کہ وہ سڑکیں شوگر مل تک تو ٹھیک ہیں لیکن جو عوام کی روز مرہ استعمال کے لئے ہیں وہ بالکل خراب ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کا یہ عجیب الیکشن ہے کہ میرے حلقہ کی عوام نے کبھی بھی اس چیز کی ڈیمانڈ نہیں کی کہ ہمیں سڑکیں، بجلی یا گیس چاہئے انہوں نے ہم سے ڈیمانڈ کی تو صرف ایک

ڈیمانڈ کی کہ قیدی نمبر 804 سے وفا تو ہم سب قیدی نمبر 804 سے وفا کر کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم تاحیات ان سے وفا کریں گے۔ حقیقی تبدیلی یہ تھی کہ یہ جو الیکشن تھا یہ حسب نسب سے علیٰحدہ تھا، میرے حلقہ کے زیادہ تر لوگ پنجابی ہیں لیکن انہوں نے مجھے ووٹ دیا۔ میرے لیڈر نے حسب نسب، مذہبی تفریق کے ساتھ ساتھ برادری ازم بھی ختم کر دیا۔ حقیقی تبدیلی یہ بھی ہے کہ جہاں پاکستان کے سب سے امیر نواز شریف کی بیٹی اور میری colleague جو امریکہ سے پڑھ کر آئی ہیں اور ابھی بول رہی تھیں وہ ممبر ہیں تو یہاں ہماری بہن صائمہ کنول جیسی بھی ممبر موجود ہیں جن کی لاہور تو کیا رحیم یار خان میں بھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جام صاحب! wind up کریں۔

جناب جام امان اللہ: جناب سپیکر! کل ڈپٹی وزیر اعلیٰ ثانیہ عاشق پندرہ منٹ کے لئے ایوان میں تشریف لائیں اور بارہ منٹ میں ہمیں دو offers دے کر گئیں۔ ایک کا مطلب یہ تھا کہ ہم ان کی باتوں میں آجائیں اور ان کے ساتھ مل جائیں دوسرا مطلب یہ تھا کہ وہ ہمیں دھمکی دے کر گئیں۔ آج ہم بھی ان کو دو راستے دیتے ہیں ایک راستہ لندن کا ہے اور دوسرا سعودی عرب کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ بہت شکریہ، جی، محترم جناب ملک لال محمد جوئیہ!

ملک لال محمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے ایک دور علاقے تحصیل جلال پور پیر والا جو کہ ضلع ملتان کی تحصیل ہے سے ہے۔ پوری تحصیل کے تقریباً آدھے حصے میں کڑوا پانی ہے خاص طور پر جلال پور پیر والا شہر میٹھے پانی کی سہولت سے محروم ہے۔ لہٰذا میٹھے پانی اور سیوریج کی سہولت مہیا کی جائے۔ میٹھے پانی کے لئے پلانٹ لگائے جائیں، ملتان سے دور دراز ہونے کے ناتے جلال پور پیر والا کے THQ ہسپتال میں ٹراما سنٹر کی اشد ضرورت ہے یہ بھی مہیا کیا جائے۔ میرے علاقے میں پختہ سڑکوں کی بہت ضرورت ہے جو کہ باغات کا علاقہ ہے، باغات بھی ایک سبزی میں آتے ہیں اگر بارش ہو جائے تو آم لوڈ کر لے جانے والے ٹرک پھنس جاتے ہیں لہٰذا خصوصی طور پر ہمیں پختہ سڑکوں سے نوازا جائے۔ جلال پور پیر والا شہر میں کافی فنڈز کی ضرورت

ہے، ہمارے شہر کا منصوبہ ورلڈ بنک کی سکیم میں شامل کیا جائے۔ باقی میں مطمئن ہوں کہ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ ایک خاتون ہونے کے ناتے دن رات محنت کر رہی ہیں اور اس کے دور رس ثمرات ہوں گے اور انشاءاللہ یہ ملک ترقی کرے گا۔ اللہ حافظ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم جناب چودھری طارق!

چودھری محمد طارق: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو گوجرانوالہ کی اپنی عوام اور اپنے قائد عمران خان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جس ظلم اور جبر کے ماحول میں جنگ لڑتے ہوئے پاکستان تحریک انصاف کے امیدواروں کو ضلع گوجرانوالہ میں بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ گوجرانوالہ کی عوام صرف اور صرف اپنے لیڈر عمران خان سے محبت کرتی ہے۔ کاغذات نامزدگی سے لے کر، پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کے گھروں پر چھاپوں سے لے کر، تائید اور تجویز کنندہ کے اغواء سے لے کر، انہیں پیش ہونے سے روکنے سے لے کر، پاکستان تحریک انصاف کے امیدواروں کو ریٹرننگ افسر کے سامنے پیش ہونے سے روکنے سے لے کر کون سی زیادتی کون سا ظلم اور کونسا جبر پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز اور اس کے نمائندوں پر نہیں کیا گیا۔ میں گوجرانوالہ اور پاکستان کی عوام کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ظلم اور جبر کے ماحول میں جنگ لڑتے ہوئے اپنا جمہوری حق استعمال کیا اور ظلم کا بدلہ ووٹ سے لے کر آج اس ایوان میں فارم 45 والوں کو پہنچایا اور ثابت کیا کہ چاہے جیسے بھی حالات ہوں ہم عمران خان کے ساتھ ہیں جتنا مرضی ظلم کر لیں، جبر کر لیں ہم اپنی ووٹ کی طاقت سے ظلم کا بدلہ لے کر رہیں گے۔

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

جناب سپیکر! میرے قائد عمران خان نے کوئی این آر او نہیں لیا۔ آج یہ اپنے لیڈر میاں نواز شریف اور شہباز شریف کی بات کرتے ہیں لیکن تاریخ کے جھروکوں میں جھانکتے ہوئے تاریخ پر تو نظر دوڑالیں۔ ان کا لیڈر تو وہ ہے کہ جب مسلم لیگ کے لوگ سڑکوں پر تحریک نجات

منارہے تھے اس وقت ان کے لیڈر ایک آمر سے این آر او لے کر سعودی عرب کے طیارے میں سوار ہو کر پاکستان سے جارہے تھے۔ میرا لیڈر تو وہ ہے جس نے اتنے ظلم اور جبر کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ وہ ایک مرد قلندر ہے۔اس کے بارے میں ہی شاعر نے کہا ہے کہ:

حالات کے قدموں پہ قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے بھی جو تارا تو زمین پر نہیں گرتا
گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا
لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

جناب سپیکر! میرا لیڈر وہ عمران خان ہے، پنجاب اور پاکستان کی عوام نے ایسے ہی نہیں جمہوری حق استعمال کرتے ہوئے میرے قائد عمران خان کی طرف داری کی۔ اسی لئے شاعر نے کہا ہے کہ:

ہم نے ایسے ہی نہیں تیری طرف داری کی
عمران خان توں علامت ہے میرے دیس میں خودداری کی

(معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بجٹ پر بات کرتے ہوئے میں اپنے شہر گوجرانوالہ جو کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اس کے مسائل کے بارے میں بھی وزیر خزانہ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ گوجرانوالہ جو کہ ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے 35 سال سے اسے نظر انداز کیا گیا ہے۔ ہمیشہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی لیکن ڈویژنل ہیڈ کوارٹر گوجرانوالہ جو کہ پاکستان کا پانچواں بڑا صنعتی شہر ہے اس کو اس کے حقوق سے محروم رکھا گیا۔ آج حافظ آباد میں یونیورسٹی ہے جو کہ گوجرانوالہ ڈویژن کا حصہ تھا، نارووال میں دو دو یونیورسٹیاں ہیں، سیالکوٹ میں یونیورسٹیاں ہیں۔ گوجرانوالہ شہر سے تین تین طاقتور منسٹر تھے جن کا سریا اب عوام نے ووٹ کی طاقت سے نکالا ہے لیکن وہ میرے شہر میں میرے بچوں اور میری بیٹیوں کی تعلیم کے لئے یونیورسٹی آف گوجرانوالہ کا کبھی قیام عمل میں نہیں لائے جو کہ بنیادی ضرورت تھی۔ میں نے پاکستان تحریک انصاف کے دور حکومت میں کوشش کی اور مجھے فخر ہے کہ میرے قائد عمران خان نے گوجرانوالہ کے لئے

یونیورسٹی آف گوجرانوالہ کو منظور کیا اس کے لئے فنڈز رکھے لیکن ایک جعلی وزیر اعلیٰ حمزہ شہباز شریف نے یونیورسٹی آف گوجرانوالہ کے پراجیکٹ کو drop کر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Please windup کریں۔

چودھری محمد طارق: جناب سپیکر! اس بجٹ کے حوالے سے میرے شہر گوجرانوالہ کی دو چار گزارشات ہیں لہٰذا مہربانی فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آج بجٹ پر عام بحث کا آخری دن ہے اور آپ کے کافی colleagues نے بات کرنی ہے۔ آپ تیس سیکنڈ میں اپنی بات conclude کر لیں۔

چودھری محمد طارق: جناب سپیکر! یونیورسٹی آف گوجرانوالہ کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں۔ چلڈرن ہسپتال گوجرانوالہ کا پراجیکٹ تھا اسے بھی پی ٹی آئی کی حکومت نے ADP سکیم میں منظور کیا اور اس کے لئے فنڈز رکھے لیکن حمزہ شہباز شریف کا دور آیا تو چلڈرن ہسپتال گوجرانوالہ کا پراجیکٹ drop کر دیا گیا۔ یہ بڑی اہمیت کا معاملہ ہے جب ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بیمار ہوتے ہیں تو ان کو لاہور کے ہسپتال میں refer کیا جاتا ہے جہاں پر ایک ایک بیڈ پر چار چار بچے پڑے ہوتے ہیں۔ لہٰذا گوجرانوالہ میں چلڈرن ہسپتال بہت ضروری ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، چودھری صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ میرے پاس تقریر کرنے والوں کی کافی طویل فہرست ہے اور میں نے سب کو بات کرنے کا موقع دینا ہے۔ جی، چودھری نعیم اعجاز!

چودھری نعیم اعجاز: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے وقت دیا ہے۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌO میں اس کا ترجمہ اس لئے کر دیتا ہوں کہ ہم سب کو بخوبی پتا ہے کہ ان کے leader کو نہ نماز، نہ فاتحہ خوانی اور نہ ہی درود آتا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے سب خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ پر بات کرتا ہوں۔ ان کو ابھی یہ پتا نہیں چلا کہ تین مہینوں کا بجٹ کیا ہے؟ محکمہ تعلیم کے بارے میں میڈم مریم نواز شریف کا initiative "پڑھا لکھا

پنجاب" ہے۔ ہماری حکومت بچوں کو مفت کتابیں مہیا کر رہی ہے، تعلیمی اداروں کی عمارتوں کی مرمت کروائی جائے گی، فرنیچر مہیا کیا جائے گا اور اساتذہ کی کمی پوری کی جائے گی۔ جب یہ تمام چیزیں مہیا ہو جائیں گی اور پنجاب پڑھا لکھا ہو جائے گا تو اس کے بعد لوگ دھرنا دینا بند کر دیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں شعبہ صحت کے بارے میں بات کروں گا۔ ہماری وزیر اعلیٰ نے ایمرجنسی کے لئے Air-ambulance services مہیا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اپوزیشن کے میرے ایک محترم ساتھی کچھ دیر پہلے یہ فرما رہے تھے کہ ہمارے فلاں گاؤں میں ایمبولینس نہیں ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ ساڑھے چار سال آپ کیا کرتے رہے ہیں؟ بہر حال ہم آپ کو ایمبولینس دیں گے، ادویات اور علاج کی سہولتیں بھی دیں گے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ صوبہ پنجاب کے اندر psycho patients کم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! ابھی اپوزیشن کے ایک ساتھی نے ہمارے قائد پر تنقید کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ آٹے کے تھیلے پر "کبوتر والے بابے کی تصویر لگائی گئی ہے تو ہم کبوتر والے بابے کے bag کا کیا کریں؟" میں بتاتا ہوں، یہ سامنے دیکھیں "The Mummy" کی ایک تصویر لٹکی ہوئی ہے۔ (حزب اختلاف کے معزز ممبران نے اپنے فرنٹ بنچوں پر عمران خان کی تصویر کے پوسٹرز لگائے ہوئے تھے) اس کو یہ چار چار گھنٹے میک اَپ کرنے کے بعد باہر لے کر آتے تھے۔ میاں صاحب تو ready ہو کر نہیں آتے تھے۔ اس The Mummy کا جو شوکت خانم ہسپتال ہے اس کا پلاٹ اسی بیگ والے بابے نے دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please order in the House. معزز ممبر کی خاموشی سے بات سُنیں۔

چودھری نعیم اعجاز: جناب سپیکر! ان کے لیڈر کے آج گھر کے تمام اخراجات اس شوکت خانم کینسر ہسپتال سے چل رہے ہیں اور اس کا ہسپتال کا پلاٹ اور اس کی تعمیر کے لئے کچھ funds بھی میاں نواز شریف صاحب نے دیئے تھے۔ کیا آپ کو اس بات کا علم ہے؟ ابھی کہا گیا کہ آٹے کے تھیلے کوڑے کے ڈھیروں پر پڑے ہیں۔ ایسا بالکل نہیں ہے۔ پی ٹی آئی کے لوگ ہمارے حلقوں سے یہ تھیلے لے کر جا رہے ہیں اور ان کو فروخت کر کے "The Mummy" کے اخراجات پورے کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تحریک انصاف کے لوگ ہمیں غدار کہتے ہیں۔ یہ محافظ دیکھیں۔ انہوں نے GHQ جا کر توڑ پھوڑ کی ہے۔ انہوں نے پاکستان کی حفاظت کرنے والوں کے دفاتر اور گھروں کی توڑ پھوڑ کی ہے اور اس بات کا پورا پاکستان گواہ ہے۔ ہمارے سپہ سالار، ہمارے محافظ اور اس ملک کی حفاظت کرنے والے لوگوں کے گھروں میں جا کر انہوں نے بے دردی سے توڑ پھوڑ کی ہے۔ انہوں نے کور کمانڈر لاہور کے گھر کو بے دردی کے ساتھ توڑا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ میاں صاحب اور اس ملک کے سپہ سالار نے ان کو اس ایوان میں بیٹھنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ غدار ہیں۔ ان غداروں کو تو یہاں پر بیٹھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ یہ اب بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. رانا صاحب! ابھی تو پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے۔

چودھری نعیم اعجاز: جناب سپیکر! میں اپنے اپوزیشن کے ممبران سے کہوں گا کہ وہ تھوڑا برداشت کریں اور بات سُننے کا حوصلہ رکھیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ لوگوں کو میری باتوں سے بہت مرچیں لگ رہی ہیں لیکن تھوڑا برداشت کریں۔ یہ خواتین کے احترام کی بات کرتے ہیں۔ میں ان کو یاد دلاتا چلوں کہ جب مریم اورنگ زیب سعودیہ گئی تھیں تو وہاں پر پی ٹی آئی کے لوگوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ سعودی عرب میں جا کر ہم حج اور عمرہ کرتے ہیں۔ حرم پاک میں پیغمبروں کو بھی اونچی آواز میں بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ آپ نے حرم پاک میں جا کر اس "Mummy" کے نعرے لگائے ہیں۔ سعودی حکومت نے اس کے reaction میں آپ کے ساتھ جو کچھ کیا تھا وہ شاید آپ بُھول گئے ہیں۔ آپ میاں صاحب کو دعائیں دیں کہ انہوں نے سعودیہ کے حکمرانوں سے کہا کہ ان کو چھوڑ دیا جائے۔

جناب سپیکر! ہم محترمہ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کے initiative کے تحت رمضان المبارک میں مستحقین لوگوں میں خوراک کے تھیلے تقسیم کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس خوراک کے تھیلے لینے والوں میں پی ٹی آئی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی اکثریت ہے۔ مجھے بتائیں گے تحریک انصاف نے اپنے ساڑھے چار سال کے دور حکومت میں نعرے لگانے اور دھرنا دینے کے علاوہ کیا کیا ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ فارم 47 والوں کو اللہ پوچھے گا۔ الیکشن کے اصل results کیا ہیں وہ ساری

عوام کو پتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو کیوں نہ پوچھے؟ آپ نے تو حرم پاک کا احترام بھی نہیں کیا۔ آپ نے اس ملک اور اس ملک کے سپہ سالار کا احترام نہیں کیا۔ آپ تو غدار ہیں۔ آپ کو تو یہاں پر بیٹھنا نہیں چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیم اعجاز صاحب! windup کر لیں۔ آپ آخری 30 سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

چودھری نعیم اعجاز: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ ان کے قیدی نمبر 804 کا نمبر تبدیل کر 420 کر دیں۔ یہ قیدی نمبر 420 ہونا چاہئے۔ اس کو 804 نمبر غلط الاٹ ہوا ہے۔ اصل میں اس کا نمبر 420 ہے۔ (قطع کلامیاں، شور و غوغا)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please order in the House. نعیم اعجاز! اب آپ تشریف رکھیں۔ مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔ اب جناب کیپٹن عزت جاوید بات کریں گے۔ میرے خیال میں کیپٹن صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب انصر اقبال!

جناب محمد انصر اقبال: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جس ترتیب سے فہرست دی گئی تھی اس میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے اور میرے colleague کو اس پر اعتراض تھا اس لئے وہ چلے گئے ہیں۔ میں بہت ہی مختصر time لوں گا۔ میں over speed بجٹ پر بات کرنے سے پہلے جمہوریت کی definition بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جمہوریت اس کو کہتے ہیں کہ جو "عوام کی حکومت، عوام کے لئے اور عوام کے ذریعے سے معرض وجود میں آئے" اسی جمہوریت کے طفیل آج ہم لوگ یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن یہاں اب جمہوریت کے معنی بدل دیئے گئے ہیں۔ پچھلے دو سالوں سے جو کچھ ہو رہا ہے اس سے جمہوریت کے معنی بدل چکے ہیں۔ اب اس جمہوریت کے معنی "چوروں کی حکومت چوری کے لئے فارم 47 کے ذریعے سے" ہو گئے ہیں۔ جب ایسے حالات ہو جائیں تو پھر یقیناً یہی ماحول رہے گا۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع سرگودھا سے ہے اور میرے حلقے میں دو مختلف قسم کے علاقے ہیں۔ ایک علاقے کو ہم ترقی یافتہ اور دوسرے کو پسماندہ کہتے ہیں۔ ہمارا ترقی یافتہ علاقہ وہ ہے جہاں پر سکولز تو بنے ہیں لیکن وہاں ٹیچرز نہیں ہیں۔ اس علاقے میں ہسپتال کی عمارت تو بن چکی ہے

لیکن ڈاکٹرز اور نرسیں نہیں ہیں۔ وہاں سڑکیں تو بنی ہیں لیکن ان پر سفر نہیں کیا جا سکتا۔ میرے حلقے کے کچھ علاقے کو ہم پسماندہ علاقہ کہتے ہیں۔ آپ یقین جانیئے آج کے اس دور میں جہاں پر air ambulances کی باتیں ہو رہی ہیں، جہاں پر E-Buses کی باتیں کی جا رہی ہیں وہاں ہمارا علاقہ ایسا ہے جہاں پر بجلی ہے، نہ پانی ہے، نہ roads ہیں، کوئی infrastructure نہیں ہے۔ لوگوں کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی ہے لیکن وہ اپنی اجناس منڈیوں تک نہیں لے کر جا سکتے۔ آج بھی وہاں پر لوگ اس حال میں رہ رہے ہیں اور بجٹ میں تو بڑی بڑی باتیں کی جا رہی ہیں لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ یہاں پر مساوات رکھی جائے گی، ہر شہری کو برابر حصہ دیا جائے گا اور برابر سمجھا جائے گا۔ لوگوں کو آج بجلی اور پانی تک کی بنیادی سہولت میسر نہیں ہے اور میں اس میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں کر رہا۔ میں آپ کو پورے وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ ایک ایسا علاقہ وہاں پر موجود ہے جو تھوڑی سی بارش ہونے کے بعد دوسرے ایسے علاقے سے منقطع ہو جاتا ہے جس علاقے کو ہم ترقی یافتہ علاقہ کہتے ہیں تو وزیر خزانہ سے میری یہ گزارش ہے کہ اس بجٹ میں سے ایک تھوڑا سا portion اُس علاقے کے لوگوں کو بھی دے دیں تو وہ لوگ جو زندگی کی کوئی آسائش تو حاصل نہیں کر سکتے لیکن زندگی گزارنے کے لئے انہیں اس بجٹ میں سے تھوڑا سا حصہ مل جائے تاکہ وہ بھی بہتر زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر! میرے colleagues جو میرے ساتھ ناراض ہو گئے تھے میں اپنا باقی ٹائم بھی اُنہیں دینا چاہتا ہوں لہٰذا آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد نعیم صفدر!

جناب محمد نعیم صفدر: اعوذ باللہ سمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ انتہائی قابل احترام جناب ڈپٹی سپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کل بھی میرا نام یہاں پر announce ہوا تھا لیکن میں اُس وقت نماز کے لئے مسجد میں تھا تو آپ نے مہربانی کر کے دوبارہ میرا نام بجٹ تقاریر کی list میں شامل کیا۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے میں آج ایک دفعہ پھر اور چوتھی دفعہ الحمدللہ اس ایوان کا ممبر بنا ہوں۔ میں آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کا اور ہمارا جدوجہد کا سفر جاری و ساری رہا اور اُس کا ثمر آج خدمت کی شکل

میں یہاں موجود ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ و یقین ہے اور اپنی leadership پر اعتماد بھی ہے کہ ہم اپنی legacy کو آگے بڑھاتے ہوئے جیسے پہلے ادوار میں صوبے کی عوام کی خدمت کرتے رہے ہیں انشاء اللہ اُسی جذبے کے ساتھ آگے بڑھائیں گے اور پہلے سے زیادہ بھرپور طریقے سے خدمت کریں گے۔ میں اس حوالے سے محترمہ مریم نواز شریف اور وزیر خزانہ کو appreciate کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ان مشکل اور نامساعد حالات میں بجٹ پیش کیا۔ پچھلے دور میں نہ صرف مسائل کو ignore کیا گیا بلکہ point out کر لیا گیا کہ یہ فلاں حکومت کے منصوبے ہیں تو ان پر کام کرنا تو دُور کی بات بلکہ اُن منصوبوں کا بیڑا غرق کیا گیا۔ آپ نے بجٹ پر تقریر کے حوالے سے بڑا مختصر ٹائم رکھا ہے تو میں اپنی بات کو point to point کرنا چاہوں گا۔ جس طریقے سے ابھی وزیر اعلیٰ صاحبہ نے رمضان پیکج کے حوالے سے initiatives لئے ہیں، سرسبز پنجاب کے حوالے سے plantation drive چلی اور دیگر ایسے منصوبے جن کے بارے میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اتنے مختصر وقت میں شاید یہ منصوبے اعلانات تک محدود رہ جائیں گے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے وہ منصوبے نہ صرف تکمیل تک پہنچ رہے ہیں بلکہ اُن کے اصل ثمرات عام آدمی تک بھی پہنچ رہے ہیں۔ میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہاں پر education کے حوالے سے ضرور بات کرنا چاہوں گا۔ پہلے ادوار میں ہم نے colleges بنائے، colleges کے اندر academic blocks بنے، school up-gradation پر کام کیا گیا لیکن بدقسمتی سے پچھلے دَور میں اُن پر کام تو دُور کی بات بلکہ جو چیزیں بنی تھیں اُن کا بھی حشر نشر کر دیا گیا تو میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی جو تعلیم دوست پالیسی ہے اُس کو آگے بھی بڑھائیں لیکن اُس کے ساتھ political input بھی لیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ایک ایک ممبر کو تعلیم، صحت اور بنیادی ضروریات پر concern ہیں اور ہر کوئی اس کام کو اپنا کام سمجھ کر کرنا چاہتا ہے تو ہمیں ان کی صلاحیتوں سے بھی فائدہ لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق چونکہ ضلع قصور سے ہے تو ایک وقت تھا جب وہاں کے سکول اور کالج میرے ضلع کی ضروریات کو پورا کرتے تھے لیکن آج آبادی کی جو ratio ہے اور آج کی نوجوان نسل جس طریقے سے آگے جانا چاہتی ہے تو ضلع قصور میں ہمیں ایک IT University کی ضرورت ہے اور وزیر اعلیٰ صاحبہ نے ابھی خود announce کیا کہ ہم نے پنجاب میں پانچ اضلاع کو

IT City بنانا ہے تو وزیر خزانہ سے میری گزارش ہو گی کہ ہمارے ضلع قصور کو IT City میں شامل کیا جائے اس سے یہ محرومی بھی ختم ہو گی اور ہمارا initiative بھی آگے بڑھے گا۔

جناب سپیکر! DHQ Hospital, Kasur پورے ضلع کا ایک ہسپتال ہے جہاں پر مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن بد قسمتی سے وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں تو میری گزارش ہو گی کہ جہاں ہم اُس ہسپتال کو وسائل تو دیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر اُس کو Teaching Hospital declare کر دیا جائے تو ہمارا HR کا issue بھی حل ہو جائے گا، funds کا issue بھی حل ہو جائے گا اور دیگر مسائل پر بھی ہم بڑے اچھے طریقے سے focus کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! فیروز پور روڈ پر ٹریفک کے بڑے serious مسائل ہیں جب یہ سڑک بنی تھی اُس وقت آبادی بہت کم تھی اور ٹریفک بھی کم تھی۔ میری گزارش ہو گی کہ فیروز پور روڈ پر public transport نہ ہونے کے برابر ہے اور گجومتہ تک ہماری میٹرو بس کا project ہے۔ ابھی election campaign میں میاں شہباز شریف نے announce کیا تھا کہ ہم میٹرو بس کے اس project کو قصور تک بڑھائیں گے تو وزیر خزانہ صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ اُسی منصوبے کو آگے بڑھائیں اور میٹرو بس کے اس project کو قصور تک لے کر جائیں تا کہ ہمارے road and traffic کے مسائل حل ہو سکیں۔

جناب سپیکر! 2015 تک قصور کے بلدیہ کے معاملات functional تھے اور چیزیں بہتر بھی تھیں لیکن پھر funds کی کمی کہہ لیں یا HR کی کمی کہہ لیں دونوں لحاظ سے پیچھے چلی گئی۔ قصور کی بلدیہ پنجاب کی سب سے بڑی بلدیہ ہے لیکن funds and manpower نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا "سُتھرا پنجاب" کا project بہت متاثر ہے تو میری گزارش ہو گی کہ ہمیں funds جاری کئے جائیں تا کہ وہاں پر مسائل کو حل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ابھی پنجاب کے Boards میں بچوں کے exams ہو رہے ہیں آپ یقین مانیں کہ یہ exams اتنے transparent ہوتے تھے کہ لائق بچے آگے آتے تھے۔ میں یہاں کسی کی دلآزاری نہیں کرنا چاہتا لیکن آپ یقین مانیے حالات اتنے خراب ہیں آپ جس طریقے سے چاہیں papers دیں، جہاں چاہیں بیٹھ کر دیں، کوئی check and balance نہیں ہے لہٰذا اس پر وزیر تعلیم کو بہت زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب علی آصف بگا صاحب!

جناب علی آصف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۔ آمین۔ میں نے پوری سورۃ پڑھ کر اپنے معزز ساتھیوں کی خواہش پوری کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز مسئلہ فلسطین کی طرف آپ کی توجہ دلانے سے کروں گا۔ آج تقریباً 170 سے زائد دن ہو گئے ہیں۔ ظلم اور بربریت کی بدترین داستانیں رقم کی جا رہی ہیں۔ اب تک ایک لاکھ سے زائد بچے، جوان، بوڑھے اور خواتین زخمی ہو چکے ہیں یا شہید ہو چکے ہیں۔ سات ہزار سے زیادہ انسان reportedly ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ وہ جو international community, human rights and democracy کے champion ہیں نا صرف اس پر خاموش ہیں بلکہ تمام بڑی طاقتیں اسرائیل کی آلہ کار بنی ہوئی ہیں۔ ان کو کھلے عام ہر طرح کی عسکری، logistic اور معاشی support مہیا کی جا رہی ہے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ پوری اُمت مسلمہ اس پر مجرمانہ غفلت اور خاموشی کا شکار ہے سوائے برائے نام ایک قرارداد مذمت کے کوئی عملی action اس پر نہیں لیا جا رہا۔ حتیٰ کہ کوئی diplomatic effort بھی نہیں کی جا رہی۔ میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ فلسطین وہ آخری ریاست نہیں ہے جو یہود و نصاریٰ کا target ہے۔ اس کے بعد سب کی باری آئے گی۔ وہ فراز نے کیا خوب کہا ہے کہ:

میں آج زد پہ اگر ہوں تو خوش گمان نہ ہو
چراغ سب کے بجھیں گے ہوا کسی کی نہیں

جناب سپیکر! بڑی عجیب بات ہے کہ اندرونی زبوں حالی اور پاکستان کی اس صورتحال کے باوجود جب بھی کسی مسلمان ملک پر ایسا وقت آتا ہے جیسا کہ فلسطین پر آیا ہوا ہے تو ان کی نظریں پاکستان کی طرف ضرور ہوتی ہیں۔ یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں ایک تو یہ ہے کہ مسلم ممالک میں یہ واحد ملک ہے جو کہ Nuclear Power ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ 2018 میں اس ملک کو ایک ایسا لیڈر نصیب ہوا جس نے بین الاقوامی سطح پر تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدمہ پیش کیا۔ اسلاموفوبیا کے خلاف اپنا کیس پیش کیا اور اتنے مؤثر طریقے

سے پیش کیا کہ پوری امت مسلمہ کو یہ یقین ہو گیا کہ پاکستان ہی وہ واحد ملک ہے جس کے پاس نا صرف Nuclear capacity ہے بلکہ اب ایک غیرت مند لیڈر بھی ان کو میسر آ گیا ہے۔ انہیں یہ لگا کہ شاید پوری دنیا کے مسلمان جو مظلوم مسلمان ہیں ان کی اشک شوئی ہو گی لیکن ان بے چاروں کو نہیں معلوم کہ اس ملک میں وہ واحد غیرت مند لیڈر جو تھا اس کو جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس غیرت مند لیڈر کی جگہ پر مختلف قسم کے لوگوں نے نہایت مختلف قسم کے لوگوں کو مسند اقتدار پر بٹھا دیا ہے۔ یہ جو نہایت مختلف قسم کے لوگ ہیں ان کے ذمہ صرف امریکہ، اسرائیل اور بیرونی قوتوں کی boot polishing کے علاوہ اور کوئی کام نہیں۔

جناب سپیکر! میں اس فورم پر اس ہاؤس کے توسط سے نا صرف ہاؤس کو بلکہ میں قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بیٹھے ہوئے حکومتی بنچوں کے نمائندوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اب اگر یہ بھرم بن ہی گیا ہے تو شیر کی کھال ہی اوڑھ لیں اور کچھ نہ کچھ ایسا کریں کہ دنیا میں ہمارا یہ بھرم قائم رہ سکے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایوان کی کارروائی میں مجھے لگتا ہے کہ there is something wrong پچھلے دنوں عالمی یوم خواتین کے موقع پر ایک قرارداد حکومتی بنچوں کی طرف سے پیش کی گئی۔ میری اطلاع کے مطابق ہمارے ریکارڈ میں یہ mention ہے کہ اس کو unanimously adopt کیا گیا ہے۔ I object کیونکہ اس قرارداد کے متن میں جو پہلا half تھا اس میں تو خواتین کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا تھا we accept and we consent لیکن اس کے دوسرے حصہ میں ایک ایسی کرپٹ اور نااہل خاتون کی مثال دی گئی تھی کہ جس کا نام سن کر تمام دنیا کی اور ہمارے ملک کی خواتین کے سر شرم سے جھک گئے تھے۔ یہ وہ خاتون ہے جو چوری شدہ mandate کے بل پر اس ایوان کی لیڈر بن کر بیٹھی ہوئی ہے[**********] اور اس ملک سے باہر اپنی industrial states قائم کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب علی آصف: جناب سپیکر! ان کے ملک سے باہر بہت بڑے business tycoon ہیں۔ یہ سارا چوری کا پیسا ہے۔ اگر آپ calculate کریں تو پاکستان کے ذمہ جو قرضہ ہے that is directly proportional to the assets which they are holding in London and UK.

جناب سپیکر! اس بدترین مثال کو اس قرارداد میں سے amend کیا جائے اور اس کو دوبارہ پیش کیا جائے تاکہ ہم اس کو اس کی صحیح شکل میں ریکارڈ کا حصہ بنا سکیں۔

جناب سپیکر! 165-ارب روپیہ پولیس کی reforms کے لئے رکھا گیا ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن ایک ایسی فاشسٹ حکومت جو اپنے حریفوں کو پولیس سٹیٹ بنا کر پولیس کے ذریعے crush کرنا چاہتی ہے۔ ایسی گھٹیا سوچ کے مطابق اتنا بجٹ بہت مناسب ہے۔ I appreciate لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ kindly اس میں چار پانچ ارب روپے کا مزید اضافہ کر دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے حلقہ میں ایک پولیس سٹیشن کے لئے پندرہ سولہ کروڑ روپے کی گرانٹ مختص کی گئی۔ DPO نے ایک پبلک پارک جو 20 سال سے پبلک پارک ہے جو غریبوں کی بستی میں بنا ہوا ہے جہاں ہر سال عید کی نماز ادا ہوتی ہے۔ انہوں نے پورے ضلع کی پولیس اکٹھی کر کے اس پارک پر دھاوا بولا اور excavate کر کے زمین کھود ڈالی اور وہاں تھانے کی بنیاد رکھ دی۔ اس پر جب علاقہ مکینوں نے احتجاج کیا تو انہوں نے ان کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ یہ جو چار پانچ ارب روپے ہیں ان کے لئے کہہ دیا جائے کہ غریبوں کے حق پر ڈاکا مت ڈالو۔ پاکستان تحریک انصاف کے لوگوں پر محنت کر لو اور ان پر torture کر لو۔ اگر اس علاقہ کے مکینوں کو آکسیجن مل رہی ہے تو کم از کم اس کو تو مت روکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! Wind up کریں۔

جناب علی آصف: جناب سپیکر! میرے حلقہ کے بہت مسائل ہیں صرف ایک کا ذکر کروں گا۔ جیسا کہ بہت سے علاقوں میں ہے کہ ہمارے ہاں جو پینے کا پانی ہے اور اس کا جتنا بھی network ہے وہ اپنی 50 سالہ میعاد پوری کر چکا ہے۔ اب گٹروں کا گندا پانی صاف پانی میں شامل ہو کر لوگوں کی خوراک کا حصہ بن رہا ہے۔ براہ مہربانی اس کو emergent declare کیا جائے اور اس پر

ہنگامی اقدامات کئے جائیں تاکہ لوگ مختلف بیماریوں کا شکار نہ ہوں۔ انہیں پینے کا صاف پانی میسر آسکے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترم جناب طارق سبحانی!

جناب طارق سبحانی: **نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔** جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ میں وزیر خزانہ اور محترمہ مریم نواز شریف کا بھی مشکور ہوں کہ جنہوں نے اتنے مشکل ترین حالات میں اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔ آپ یقین کیجئے کہ کچھ باتیں جو مریم نواز شریف نے کیں اور جو initiatives لئے وہ ایک لیڈر ہی لے سکتا ہے۔ ہمارے علاقہ میں دیہاتیوں کے جو دیرینہ مسائل تھے۔ ہم جب دیہاتوں میں جاتے ہیں جیسے ایک معزز ممبر بھی ابھی بات کر رہے تھے کہ ہمیں صاف پانی کا بہت بڑا issue ہے۔ یقیناً صاف پانی مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ سیوریج کا مسئلہ بھی بنیادی مسئلہ ہے۔ یہ ہر دیہات کا مسئلہ ہے کہ وہاں پر سیوریج کا نظام ختم ہو چکا ہے۔ سیوریج کا پانی پینے کے پانی میں شامل ہوتا ہے اور ہمارے دیہات کے لوگ وہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ لوگوں کو ہیپاٹائٹس ہو رہا ہے۔ یہ ایسی بیماریاں ہیں کہ لوگ اپنا علاج بھی نہیں کروا سکتے کیونکہ علاج بہت مہنگا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر محترمہ مریم نواز شریف نے یہ initiative لیا ہے کہ ہم انشاء اللہ کوئی گلی اور نالی کچی نہیں چھوڑیں گے۔ ہم دیہاتوں میں سیوریج کا نظام دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دیہات کے لوگوں کے لئے بہت بڑا تحفہ ہے۔ اگر سیوریج کا نظام بہتر ہو گیا تو یقیناً ہماری صحت بھی بہتر ہو گی۔ آج کل دیہاتوں کے حوالے سے ہم سب ممبران کے لئے پریشانی کا مسئلہ یہی ہے کہ وہاں پر سیوریج کا نظام نہیں ہے اور پینے کا صاف پانی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں رمضان پیکج کے حوالے سے بات کروں گا کہ یہ میڈم نے initiative لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے اور ہر مستحق کو ان کے گھر کی دہلیز پر راشن دیا جا رہا ہے۔ اگر ہمارے مسلم لیگی ورکر کا بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی فہرست میں نام نہیں ہے تو ان کو بھی وہ راشن نہیں ملا۔ میں چاہتا ہوں کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے data میں صحیح طریقے سے جو حقدار لوگ ہیں ان کو بھی شامل کیا جائے۔ اس data کو

دوبارہ verify کیا جائے اور جو مستحق ہیں ان کے نام رہنے دیئے جائیں اور جو حقدار نہیں ہیں ان کے نام ان فہرستوں سے نکالے جائیں۔ وہ عوام کا پیسا ان لوگوں تک بھی جاتا ہے جو حقدار نہیں ہیں۔ میری کوشش ہے کہ اس پر اس ایوان کی طرف سے کوئی کمیٹی بنائی جائے اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کو verify کر کے data ٹھیک کیا جائے۔ اس حوالے سے جو deserving لوگ ہیں across the board ان کا کس پارٹی سے تعلق ہے سب سے پہلے وہ پاکستانی ہیں۔ وہ پاکستانی ہیں تو ان کا حق ہے کہ ان کو یہ چیزیں ملنی چاہئیں۔ میں چاہوں گا کہ اس data کو بھی ٹھیک کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن کے حوالے سے اگر بات کروں تو میں چاہوں گا کہ میرا علاقہ بارڈر کی side پر ہے وہاں پر ایک دو colleges کی ضرورت ہے۔ میں وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ اس بجٹ میں اس کو بھی add up کریں۔ دوسرا میں سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ سیالکوٹ ہمارا export hub ہے۔ ہماری بہت ساری industries وہاں پر ہیں تو وہاں پر skill university کوئی نہیں ہے تو میں چاہوں گا کہ وہاں پر skill university کا ہونا بہت ضروری ہے۔ آج کل ہمارے بچے جو basic تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ I.COM,B.COM ایسی ڈگریوں سے اب کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ اگر وہ وہاں skill university سے ڈگری لیں گے تو وہاں پر ان کے لئے پہلے ہی انڈسٹری موجود ہے۔ ہمارے سیالکوٹ کے لوگوں میں اتنا talent ہے کہ جن چیزوں کے ان کو samples دیئے جاتے ہیں وہ ان samples کو کاپی کر کے وہ اپنا لوہا منواتے ہیں۔ اگر ان کے پاس یہ ہنر اور یہ ڈگری بھی ہو گی تو ان کو باہر بھی ان شاء اللہ تعالیٰ jobs مل سکیں گی۔ اور پاکستان اور سیالکوٹ میں بھی ان کو jobs ملیں گی۔ تو میں چاہوں گا کہ یہ technical university یا skill university جو بھی اس کو نام دینا چاہیں وہ سیالکوٹ میں ضرور ہونی چاہئے۔ دوسرا میڈم نے جو incentive لیا IT کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں اگر کوئی deserve کرتا ہے تو وہ صرف ڈسٹرکٹ سیالکوٹ ہے۔ IT sector میں اس کو بھی حصہ ملنا چاہئے۔ میڈم کا health کے حوالے سے بھی ایک اچھا incentive ہے کہ وہ health sector کو بہتر کر رہی ہیں۔ میں نگران set up کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے districts میں جو DHQ ہسپتال تھے ان کو take up کیا اس میں میرے شہر سیالکوٹ کا DHQ کو بھی انہوں نے بہتر کیا میں ان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے

بہت اچھا incentive لیا تھا۔ میں چاہوں گا کہ BHU تقریباً ہر یو سی لیول پر ہونے چاہئیں۔ تاکہ ہمارے جو غریب لوگ ہیں جیسے میری مائیں، بہنیں جب delivery case ہوتا ہے۔ تو وہ private hospital میں جاتی ہیں تو چھوٹے سے چھوٹا private hospital بھی ان سے 30 40 ہزار روپیہ لے لیتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب کی ہر یو سی میں کم از کم ایک BHU 24 hours ہونا چاہئے تاکہ یہ جو ماؤں بہنوں کا issue ہے یہ تو خوشی کا موقع ہوتا ہے اور ساتھ میں پریشانی بن جاتی ہے کہ پیسوں کا arrange کہاں سے کریں۔ کم از کم BHU میں لے جا کر اپنی ماؤں بہنوں کو اس خوشی کے موقع پر اچھے طریقے سے delivery کروا کر اپنے بچوں کو گھر لے کر آسکتے ہیں۔ تو میں چاہوں گا کہ یہ بہت بڑا incentive ہو گا اگر میڈم اس کو take up کریں۔ میں آخر میں اپنے فنانس منسٹر کا اور محترمہ مریم نواز شریف کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ جس جوش و جذبے کے ساتھ وہ محنت کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اسی جوش و جذبے کے ساتھ ہمت دے توفیق دے تاکہ ملک پاکستان اور پنجاب کی دھرتی پر یہ پہلی خاتون ہے جو وزیر اعلیٰ منتخب ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کامیابیوں سے نوازے آمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔ جی جناب میاں عاطف تیانہ!

جناب محمد عاطف اورنگزیب: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں بجٹ 2023-24 کے حوالے سے کچھ گزارشات کروں گا 4480 ارب 70 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا گیا جس میں 655۔ ارب روپے ترقیاتی پروگرام صوبہ پنجاب کے لئے رکھے گئے اور 627۔ ارب روپے مقامی حکومت کے لئے رکھے گئے۔ اس کے علاوہ کئی مدات میں block allocation بھی کی گئی جس کی وضاحت اس اسمبلی میں نہیں کی ہمیں نہیں بتایا گیا کہ وہ رقم کس مد میں رکھی گئی ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا منسٹر صاحب سے کہ اگر block allocation رکھ کر یہ بجٹ پاس کروانا تھا تو کم از کم ہمیں یہ باتیں واضح کر دیتے کہ اس بجٹ کے اندر ہمارے ضلع کا کیا حق ہے یا باقی جنوبی پنجاب اور دیہی علاقوں کے ضلعوں کو کیا حق دیا گیا اس کی وضاحت کر دیں تاکہ ہمیں پتا چل جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہاں پر وسائل کی منصفانہ تقسیم کی جا رہی ہے مجھے لگ رہا ہے کہ

ہمارے حق پہ ڈاکا مارا جارہا ہے اور ان شاءاللہ ہم یہ ڈاکا نہیں مارنے دیں گے اور ہم اپنے ضلع کا اور اپنے حلقوں کا حق یہاں سے لے جائیں گے۔

جناب سپیکر! 627۔ارب روپے مقامی حکومتوں کے لئے مختص کئے گئے یہ بھی نہیں بتایا جارہا کہ یہ فنڈ استعمال کیسے ہوں گے کیونکہ مقامی حکومتوں کا کوئی وجود نہیں ہے اور موجودہ عوامی رد عمل دیکھتے ہوئے میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ حکومت عوام میں جا کر بلدیاتی الیکشن نہیں کروا سکتی اور مجھے پورا یقین ہے کہ بلدیاتی الیکشن نہیں ہو گا اور ان فنڈز کا صحیح استعمال بھی نہیں کیا جائے گا۔ اس بجٹ میں بیوروکریسی کی بہت تعریفیں کی گئی یہ وہی بیوروکریسی ہے جنہوں نے پچھلے تین مہینے میں پورا زور لگا کے اس حکومت کو بنوایا اور بہت سے یہاں پر میرے ساتھی امیدوار بیٹھے ہیں جن کو جتوایا گیا۔ مجھے نہیں سمجھ آرہی کہ یہ بیوروکریسی سے اب یہ حکومت کس طرح کام لے گی۔ جو بیوروکریسی ہمارے غریب کو پتنگ کی ڈور سے نہیں بچا سکتی، جو کچے کے ڈاکوؤں سے ہمیں نہیں بچا سکتی، جو ہماری غریب عوام کو ان ڈکیتوں سے لٹیروں سے نہیں بچا سکتی ان سے کس طرح کل کو کام لیا جائے گا اور کس طرح معاملات چلائے جائیں گے۔ میں صحت کے بارے بات کروں گا میرا علاقہ حلقہ پی پی۔239 بہاولنگر کا سب سے پسماندہ ترین علاقہ ہے پچھلے 15 سال سے وہاں کی عوام اپوزیشن کو فیس کر رہی ہے۔ پچھلے 15 سال سے دو تین دفعہ وہاں سے ن لیگ کے ممبرز جیت کے آئے لیکن حلقے کی صحت اور تعلیم کی صورتحال بہت خراب ہے۔ پورے حلقے کے اندر تین رورل ہیلتھ سنٹر ہیں اور ساڑھے چار لاکھ اس کی آبادی ہے۔ اس کے علاوہ پورے حلقے کے اندر ایک بھی ڈگری کالج موجود نہیں ہے۔ لڑکیوں کی پڑھائی کے لئے ہائی سکولز موجود نہیں ہیں۔ بے شمار مسائل کا انبار بنا ہوا ہے پورے حلقے کے اندر سینکڑوں کلومیٹر روڈ repair کے انتظار میں بیٹھی ہے کوئی سڑکوں کے لئے فنڈز نہیں رکھے گئے کوئی وہاں پر development نہیں کرائی جارہی میں چاہوں گا کہ میرے حلقے کو بھی برابر اس کے فنڈز دیئے جائیں اس کا حق دیا جائے تاکہ لوگوں کے معاملات حل ہو سکیں۔ میں 9۔مئی کے حوالے سے گزارش کروں گا 9۔مئی کی آڑ میں یہ دھاندلی زدہ الیکشن کرایا گیا اور اس نو مئی کی آڑ میں میری جماعت کے میرے بہت سارے leaders اور بہت سارے ہمارے امیدواران کو زبردستی دوسری جماعتوں میں شامل کیا گیا۔ ہمارے گھروں پر raid کیا گیا ہم آٹھ نو مہینے اپنے حلقوں میں

نہیں جا سکے ،ہم الیکشن campaign کے دوران جلسے جلوس نہیں کر سکے اپنی پارٹی کا نام نہیں استعمال کر سکے، اپنی پارٹی کا جھنڈا نہیں استعمال کر سکے، نشان نہیں استعمال کر سکے اور یہاں تک کہ ہم اپنی پارٹی کے لیڈر کا نام بھی استعمال نہیں کر سکے۔ اس کے باوجود عوام نے ہم پر اعتماد کیا ہمیں الیکشن میں بھرپور vote دے کر ہمیں کامیاب کیا۔ الیکشن جیتنے کے بعد آٹھ فروری سے لے کر اگلے دو دن تک ہم RO Office میں بھوکے پیاسے بیٹھے رہے ہیں۔ اپنا حق لینے کے لئے اپنا رزلٹ لینے کے لئے ہزاروں لوگوں کے ساتھ وہاں پر بیٹھے رہے ہیں۔ اب ہم اللہ تعالیٰ کی مدد اور عوام کے ووٹوں سے جیت کر اس ایوان میں آ گئے ہیں اور جمہوریت کو چلانے کے لئے ہم بہت اچھا کردار ادا کر رہے ہیں اس سے بہتر کردار نہیں ادا کر سکتے جو آج یہاں بیٹھ کے ہم اپنا کردار ادا کر رہے ہیں میرے لیڈر عمران خان ان کی اہلیہ، شاہ محمود قریشی دیگر تمام لیڈران اور بہت زیادہ تعداد میں میری پارٹی کے ورکرز، خواتین، نوجوان جو اس وقت جیلوں میں ہیں۔ ان کی آزادی کے لئے ان کو انصاف دلانے کے لئے ہم اپنی آواز اٹھا رہے ہیں۔ میں آپ سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس میں ہمارا ساتھ دیں اور ہمارے ورکرز کو ہمارے لیڈران کو انصاف دلوائیں اور ان شاءاللہ اگر ہمیں یہاں سے انصاف نہ ملا تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم یہ تحریک سڑکوں پر لے کے جائیں گے اور اس کو جلوس اور احتجاجوں کی شکل میں لے کے جائیں گے اور ان شاءاللہ اپنے لیڈران اور اپنے ورکرز کے لئے انصاف حاصل کریں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی محترم جناب شہریار ملک صاحب!

جناب شہریار ملک: جناب سپیکر! اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ کا بہت شکریہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ اس بجٹ کے حوالے سے چند گزارشات پیش کرنے کے لئے میں سب سے پہلے تو honorable Chief Minister کا اور فنانس منسٹر یہاں پر موجود ہیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں کہ جو بجٹ انہوں نے مشکل حالات میں پیش کیا یقیناً ان مشکل حالات میں وزیر اعلیٰ صاحبہ نے جو inititative لیا اور ان 30 دنوں میں نہ صرف اپنی تقریر میں جامع پروگرام پیش کیا بلکہ عملی طور پر آج on ground ان پر مکمل طور پر کام شروع ہے اس بات پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی ضرور ذکر کرنا چاہوں گا کہ اس سے پچھلے دور میں میاں شہباز شریف نے اس ملک کی بگڑتی ہوئی معیشت کو سنبھالا اور جو مشکل فیصلے کئے اور at political cost وہاں اس ایوان میں بیٹھے ہمارے ساتھی بھی یہ بات کرتے تھے کہ اگر آپ عمران خان کو اپنا دور مکمل کرنے دیتے تو شاید الیکشن میں عمران خان سے پی ٹی آئی کا ٹکٹ لینے والا کوئی بھی نہ ہوتا لیکن ہم نے میاں شہباز شریف کی قیادت میں اور میاں نواز شریف کے وژن کو سامنے رکھتے ہوئے مشکل فیصلے کئے جس کے نتیجے میں اس ملک کو ڈیفالٹ سے بچایا۔ آج الحمدللہ ہم اس stage پر ہیں کہ ہمیں اِس مُلک میں ایک ایسا بجٹ پیش کر سکتے ہیں جو عوام دوست اور انہیں ریلیف دینے والا بجٹ ہو۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کا زیادہ وقت نہیں لُوں گا بلکہ مختصراً اپنے حلقے کے حوالے سے چند گزارشات پیش کروں گا کہ میرا تعلق ضلع تلہ گنگ سے ہے جو اُن چار اضلاع میں شامل ہے جو نئے بنے تھے۔ حلقے کے عوام کی پُر زور demand ہے کہ ضلع کو مکمل طور پر فعال کیا جائے، وہاں پر افسران کی تعیناتیاں جن میں ڈپٹی کمشنر، ڈی پی او اور دیگر محکمہ جات کے افسران کو تعینات کیا جائے اور اس ضلع کو فوری طور پر مکمل فعال کیا جائے۔ اس کے علاوہ آنے والے بجٹ میں ADP میں ڈسٹرکٹ کمپلیکس کے حوالے سے بھی بجٹ ضرور رکھا جائے کیونکہ اضلاع اسی لئے بنائے جاتے ہیں کہ عوام کو انتظامی سہولیات میسر آسکیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بڑا اہم issue ہمارے حلقہ پوٹھوہار میں بہت سے ڈیموں کی sites ہیں۔ میرے حلقے میں بھی میاں شہباز شریف کے دور میں گھبیر ڈیم اور ٹمن ڈیم کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی sites تھیں جہاں پر کام ہو رہا تھا۔ میں صرف گھبیر ڈیم کی مثال دیتا ہوں کہ یہ تقریباً پونے پانچ ارب روپے کا منصوبہ تھا جس پر کام کا آغاز ہو گیا، مشینری وہاں پر پہنچ گئی اور جب حکومت تبدیل ہوئی تو اس منصوبے کو دوبارہ revision کے لئے P&D میں redesign میں ڈال کر اس کی ownership نہیں لی گئی۔ میں اس ایوان کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مجرمانہ غفلت کی وجہ سے پونے پانچ ارب روپے کا منصوبہ آج 18۔ ارب روپے تک پہنچ چکا ہے۔ اگر پچھلے چار پانچ سالوں میں اس منصوبے پر کام جاری رہتا تو ضلع تلہ گنگ اور ضلع میانوالی کی تقریباً 15 ہزار ایکڑ زمین سیراب ہو رہی ہوتی، وہاں سے نہریں نکل چکی ہوتیں

کیونکہ آج بارانی علاقوں میں ہم سال میں صرف ایک فصل اٹھاتے ہیں اور اگر یہ منصوبہ مکمل ہوتا تو پورے علاقے میں ہم لوگ کم از کم دو سے تین فصلیں اٹھا رہے ہوتے۔ صوبہ پنجاب کے وسیم اکرم پلس وزیر اعلیٰ رہ کر گئے ہیں جن کی پہلے دس دن کی کارکردگی کی پریس کانفرنس مجھے یاد ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ابھی تو ہم "سیکھ" رہے ہیں۔ یہی کچھ انہوں نے سیکھا اور ہمارے صوبے اور ہمارے حلقے کا جو نقصان کیا ہے تو میں چاہوں گا کہ مزید نقصان سے بچنے کے لئے ایسے منصوبوں کو مکمل کرنا چاہئے۔ ٹمن ڈیم ایک ongoing منصوبہ ہے جسے مکمل کرنے کے لئے تقریباً ڈیڑھ سے پونے دو ارب روپے درکار ہیں جس کے لئے وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ اس ڈیم کے لئے رقم ضرور رکھی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! Wind up کریں۔

جناب شہریار ملک: جناب سپیکر! میں آخر میں یہی بات کرنا چاہوں گا کہ ہمارا پوٹھوہار کا علاقہ بشمول ضلع تلہ گنگ، چکوال، اٹک اور جہلم کے اضلاع کا علاقہ بہت ہی پسماندہ ہے۔ ہمارے جنوبی پنجاب کے بھائی یہاں پر موجود ہیں تو ان کی پسماندگی کو سامنے رکھتے ہوئے ہر سال جنوبی پنجاب کے لئے خصوصی بجٹ رکھا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا علاقہ تھوڑا neglect ہوتا آ رہا ہے اس لئے میری وزیر اعلیٰ صاحبہ اور وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ ہمارے بارانی علاقوں میں ڈیموں، سڑکات کی تعمیر اور دیگر مسائل کے لئے ضرور بجٹ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اور میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارا علاقہ شہیدوں اور غازیوں کی دھرتی ہے۔ ابھی حال ہی میں جو واقعہ پیش آیا اس میں ایک شہید کیپٹن احمد بدر کا تعلق ٹمن ضلع تلہ گنگ کے ایک قصبہ سے جہاں پر وزیر اعلیٰ صاحبہ کے علاوہ وزیر اعظم بھی تشریف لائے۔ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے سامنے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شہداء کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے اس شہید کے نام ایک بوائز کیڈٹ کالج ٹمن ضلع تلہ گنگ میں بنایا جائے تاکہ ہم ان کی قربانیوں کو یاد رکھیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ۔ جی محترم جناب سلمان شاہد مہدی۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترم امین اللہ خان!

جناب امین اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ بجٹ پر بات کرنے سے پہلے میں ایک دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ جب (ن) لیگ کی حکومت بنی ہے تو آتے ہی انہوں نے لوگوں پر ظلم و زیادتی شروع کر دی ہے۔ ابھی ضلع میانوالی میں 200 بیڈز کا DHQ ہسپتال پہلے سے run کر رہا تھا اور اس کے ساتھ Mother and Child Hospital جو صرف اور صرف زچہ بچہ کے لئے مخصوص ہے، کام کر رہا تھا۔ انہوں نے کیا کیا کہ DHQ ہسپتال کو بند کر کے سارا سٹاف و عملہ اور پورے DHQ ہسپتال کو زچہ بچہ ہسپتال میں shift کر دیا ہے جو کہ ہمارے چار اضلاع کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے جس کی میں پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس بات پر آپ اپنے طور پر ضرور کوئی ruling دیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارے دوست یہاں پر باتیں تو بہت کر رہے ہیں کہ اس طرح کے بجٹ لائیں گے کہ دودھ اور شہد کی نہریں بہہ جائیں گی لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے 40 سالوں سے اس پنجاب کی حالت آپ سب کے سامنے ہے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: ان 40 سالوں میں پرویز مشرف اور آپ کے وسیم اکرم پلس کا دور بھی شامل ہے جب ملک اور صوبے کا بیڑہ غرق ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! خاموشی سے ان کی بات سنیں۔ جی، امین اللہ خان صاحب!

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات کرنے دیں کیونکہ محترمہ درمیان میں بولے جا رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House محترمہ خاموشی سے بات سنیں۔ جی، امین اللہ خان صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! اس بے چارے صوبے پر رحم کیا جائے کیونکہ جس طریقے سے کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ پچھلے دو سال میں جو معاشی بدحالی اس صوبے میں لائی گئی ہے اور اس صوبے کی تعلیم، صحت اور جتنے بھی محکمہ جات خاص طور پر محکموں کو تباہ کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ پولیس کو پونے دو ارب روپے دیئے گئے ہیں تو پولیس نے پچھلے دو سالوں میں کیا کیا ہے اور کون

ساکارنامہ سرانجام دیا ہے جس کی وجہ سے پولیس کے آئی جی کو ایوارڈ سے نوازا گیا ہے؟ صرف یہ کہ وہ چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرتے رہے ہیں اور جس کے گھر میں چاہیں گُھس جائیں ان کے پاس کوئی order نہیں ہے اور کچھ بھی نہیں ہے لیکن انہوں نے ہمیشہ زیادتی اور ہر قسم کا ظلم ہماری عوام کے ساتھ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ وقت سدا ایک طرح کا نہیں رہتا کیونکہ ساڑھے تین سال ہم اُس طرف تھے اور اب اِدھر ہیں اور انشاء اللہ پانچ چھ مہینے بعد آپ اِدھر ہوں گے اور ہم اُدھر ہوں گے۔ جن لوگوں نے پاکستان تحریک انصاف پر جس طریقے سے ظلم کئے ہیں تو قانون اور قاعدے کے مطابق اِن سے حساب لیا جائے گا۔ جس طریقے سے اِنہوں نے غیر آئینی اور غیر قانونی کام کئے ہیں۔ ضلع میانوالی کے کچھ ایسے پہاڑی علاقے ہیں جہاں پر پانی کے شدید مسائل ہیں۔ ہماری حکومت کے دور میں پانچ ارب روپے کے منصوبے مکمل ہوئے جِس میں water supplies کی سکیمیں بھی تھیں لیکن اس ماہ رمضان میں خاص طور پر رِکھی اور کلری گاؤں کی آبادی 8 ہزار نفوس ہے اور دوسرے گاؤں کی آبادی تقریباً 5 ہزار لوگوں پر مشتمل ہے تو ان دونوں گاؤں کی واٹر سپلائی پچھلے 15 دنوں سے بند ہے یعنی جب سے رمضان کا مہینہ شروع ہوا ہے تو واٹر سپلائی بند کر دی گئی ہے۔ لوگ ماہ رمضان میں صاف پانی پینے سے محروم ہیں۔ اسی طرح ہمارا خٹک بیلٹ کا area ہے جہاں پر ٹیوب ویل سے لوگوں کو پانی سپلائی ہو رہا تھا تو ان ٹیوب ویلوں کی بجلی کے کنکشن کاٹ دیئے گئے۔ میری گزارش یہ ہے (ن) لیگ والے لوگ بھی انہی ٹیوب ویل اور واٹر سپلائی سے پانی پیتے ہیں جن سے پی ٹی آئی والے پیتے ہیں تو kindly حکومت سے کہا جائے کہ اس مسئلہ کو priority سے حل کیا جائے۔

جناب سپیکر! صحت کے محکمہ پر پیسے خرچ کرنے کی ضرورت ہے لیکن جو بجٹ رکھا گیا ہے وہ ناکافی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے دور میں عمران خان نے ہر ایک بندے کے لئے دس لاکھ روپے کا ہیلتھ کارڈ دیا جسے وہ اپنی جیب میں لے کر پھرتا تھا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت نے آتے ہی صحت کارڈ کو بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے عام آدمی suffer کر رہا ہے اور میں نے کتنے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو اپنا علاج afford نہیں کر سکتے تھے لیکن انہوں نے مشکل سے

مشکل اور مہنگی سے مہنگی سرجری صحت کارڈ کے ذریعے کروائی۔ انہوں نے بات کو appreciate کیا کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کا اور خاص طور پر قیدی نمبر 804 عمران خان کا بہت احسن اقدام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ please windup کریں۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! آخر میں میری یہی گزارش ہے کہ خاص طور پر ہیلتھ کارڈ کو دوبارہ بحال کیا جائے اور یہ کسی ایک پارٹی کے لوگوں کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کے لئے ہے تاکہ عام لوگوں کو سہولت ملے اور وہ اپنا بہتر علاج کرا سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم جناب جعفر علی ہوچہ صاحب!

جناب جعفر علی ہوچہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس ایوان میں بولنے کا موقع دیا۔ میں بجٹ پر بات کروں گا کہ بجٹ میں سولر پینل پر بات کی گئی ہے یہ اچھا پروگرام ہے لیکن میں ایک تجویز دوں گا کہ جس طرح آپ سولر پینل فری لگا رہے ہیں یا قرعہ اندازی کے ذریعے دے رہے ہیں تو اس کو اس طرح کر دیا جائے کہ بنک میں جو لون دیا جا رہا ہے اس کے ذریعے کر دیا جائے اور اس کی شرائط آسان بنا دی جائیں یعنی وقت کی ضرورت یہ ہے کہ بجلی جتنی مہنگی ہو چکی ہے ہر آدمی سولر پینل آسانی کے ساتھ لگا سکے جیسے ہماری میڈم مریم نواز شریف کا ایجنڈا ہے۔ فنانس منسٹر بنک سے مل کر یہ شرائط طے کریں اور یہ آسان شرائط پر لوگوں کو مہیا کریں۔

جناب سپیکر! اب میں محکمہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں کیونکہ ہم ہمیشہ پنجاب میں تعلیم کے لئے بجٹ بھی رکھتے ہیں اور کام بھی کرتے ہیں جس طرح وزیر اعظم میاں شہباز شریف نے Daanish Schools and Centers of Excellence بنائے تو میں چاہتا ہوں کہ پنجاب کی ہر تحصیل میں دو، دو اور چار، چار مڈل سکولز یا ہائی سکولز کو ماڈل سکول بنا دیا جائے، وہ ماڈل سکولز ہوں اور پوری تحصیل میں اچھا سٹاف ہو، اچھے ٹیچرز ہوں اور اچھے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل ہوں تاکہ ان ماڈل سکولوں کو نمونے کے طور پیش کیا جائے تاکہ پوری تحصیل کے بچے وہاں آ کر تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! حکومت نے پروگرام بنایا ہے کہ ہم 1 لاکھ گھر بنائیں گے تو یہ ٹھیک ہے اور یہ بڑے بڑے شہروں میں بن جائیں گے لیکن جو تحصیلیں ہیں یا ہر علاقے میں تو نہیں بنا سکیں گے۔ یہاں بیٹھے تمام معزز ممبران صاحبان بھی ووٹ لے کر آئے ہیں اور میں یہی کہوں گا کہ ہم ان غریب لوگوں کے ووٹوں سے کامیاب ہوئے ہیں اور ان ووٹوں میں سب سے زیادہ ہاتھ ایک مزدور اور ایک غریب آدمی کا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اس پر چاہے میٹنگ لے لیں، چاہے فنانس منسٹر سے بات کریں، چاہے چیف منسٹر صاحبہ سے بات کریں، جو آج ہر تحصیل سطح پر مختلف چکوک میں چراگاہ کے ٹینڈر پڑے ہوئے ہیں جس پر کسی نہ کسی بااثر آدمی کا قبضہ ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت پنجاب چراگاہ ٹینڈر واپس لے کر ہر گاؤں میں مستحق اور غریب لوگوں کو دے دیئے جائیں۔ آپ 1 لاکھ گھر کی بات کرتے ہیں تو یہ چند ضلعوں میں مکمل ہو جائیں گے اوران ضلعوں میں 200 یا 400 یا 1000 ہزار گھر بنے گا تو اس سے کیا بنے گا؟ ہر گاؤں کی سطح پر یہ کام ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! محکمہ ہیلتھ کے حوالے سے بات کروں گا کہ اب جس طرح ہسپتالوں کو بہت اچھا بنایا جارہا ہے یعنی ضلع لیول پر بنایا جارہا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہماری ہر تحصیل کی THQ's میں اچھی labs بنا دی جائیں اور اچھے ڈاکٹرز لگا دیئے جائیں۔ ہر THQ میں heart specialist بیٹھا دیا جائے اور ہر تحصیل لیول پر dialysis machines ہونی چاہئیں۔ ایک ضلع میں 10 یا 20 dialysis machines لگی ہوتی ہیں اور وہاں اتنی gathering ہوتی ہے کہ پورے ضلع کا وہاں لوڈ ہوتا ہے۔ اگر ہر ضلع میں تین یا چار تحصیلیں ہیں تو ہر تحصیل کے THQ میں dialysis machines ہونی چاہئیں تاکہ ہر مریض کے لئے آسانی ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ جو میونسپل کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں جس طرح 2002 میں تاندلیانوالہ میں ٹاؤن کمیٹی بن گئی اس کی آبادی 2002 میں کتنی تھی اور آج 2024 میں کتنی آبادی ہو گی؟ لیکن ہر ٹاؤن کمیٹی میں سینٹری ورکرز تعداد وہی ہے لہٰذا آبادی کے حساب سے سینٹری ورکرز کی تعداد بڑھا دی جانی چاہئے تاکہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہوچہ صاحب! آپ please wind up کریں۔

جناب جعفر علی ہوچہ: تاکہ ہر میونسپل کمیٹی میں صفائی کا جو کام ہے وہ اچھے طریقے سے چلا دیا جائے اور میں آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا اور میں اپنے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صوبائی اسمبلی کے ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ ہماری حکومت پنجاب جناب نواز شریف سے لے کر جناب شہباز شریف اور محترمہ مریم نواز شریف تک اپنے کاموں پر اور اپنی development پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں نہ کہ ہم جھوٹ اور پراپیگنڈا پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں۔ اپنے دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ آج ہم ان لوگوں سے بحث مباحثہ کرتے ہیں جو مسجد نبوی کی بے حرمتی سے پیچھے نہیں ہٹے اور جو تو تکرار کرتے ہیں جن کے ایک ایک ایم پی اے اور ایم این اے کا یہ منشور ہے کہ ہم جتنی باتیں کریں گے ہم اپنی پارٹی کے لئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ کا point آ گیا۔ محترم جناب اویس ورک!

جناب محمد اویس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہمارے ایک معزز ممبر نے مسجد نبوی کے حوالے سے بات کی ہے تو میں نبی کریم محمد ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ آپ کو سنانا چاہوں گا کہ نبی کریم محمد ﷺ خانہ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اور آپ محمد ﷺ طواف فرماتے ہوئے جب کعبہ شریف کی تعریف بھی کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں محمد ﷺ قسم کھاتا ہوں اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ کے نزدیک انسان کی جان اور مال کی حرمت کعبہ کی حرمت سے زیادہ ہے۔ مجھے بڑی تکلیف ہوئی ہے کہ آج ہمارے معاشرے کے اندر ظلم، جبر، زیادتی کی جا رہی ہے اور نہ کسی انسان کا مال محفوظ ہے اور نہ کسی انسان کی جان محفوظ ہے میں اپنی بات کا آغاز ان اشعار سے کروں گا کہ:

نثار میں تری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چرا کے چلے جسم و جاں بچا کے چلے

جناب سپیکر! آج میں بجٹ کی جن موضوعات پہ بات کرنا چاہوں گا اس میں سب سے پہلے law and order کی صورتحال ہے پولیس کا بجٹ اور law and order کی صورتحال یہ ہے کہ law ایک side پر جارہا ہے اور order ایک side پر جارہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ پونے 200 ارب روپے کا بجٹ دے دیا ہے، اس میں تھوڑا سا اضافہ اور کر دیا جائے اور کوشش کی جائے کہ ہمارے پولیس کے محکمے کے جو افسران ہیں ان کی از سر نو training کی جائے تاکہ ان کو یہ یاد دلایا جاسکے کہ ان کا کام عوام کے جان و مال کا تحفظ کرنا ہے۔ چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرنا نہیں ہے بلکہ میری ایک اور گزارش ہے کہ اگر کہتے ہیں کچھ پیسے اور اپوزیشن کی طرف سے بھی دے دیئے جاتے ہیں، ہم اپنی تنخواہوں سے دے دیں گے لیکن ان افسران کو فکر آخرت کی کتابیں پڑھائی جائیں یا آپ نے بھی شاید فلم دیکھی ہو "قبر کا عذاب" ایک فلم آئی تھی ان کو وہ دکھائی جائے شاید ان کے دل میں بھی خوف خدا آجائے۔

جناب سپیکر! 400 دن تک اس صوبے پہ مسلط رہنے والی ناجائز نگران حکومت نے اپنی آخری رات یہ دعوی کیا کہ 25 فیصد تک جرائم کی شرح میں کمی آئی ہے۔ یہ کتنا ظلم ہے اُس جرائم کا، اُس ظلم اور زیادتی کا ذکر نہیں کیا گیا جو اس نگران حکومت نے عام نہتے شہریوں پر برپا کیا، اُس میں کتنے ہزار فیصد اضافہ ہوا اُس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! انتہائی تکلیف، دکھ درد کے ساتھ ایک بات بتانا چاہتا ہوں میں اور میرے کچھ ساتھی ایم پی ایز چند روز پہلے گرفتار بھی ہوئے ہمارے خلاف ATA-7 کی ایف آئی آر درج کی گئی، میرے اوپر الزام لگا کہ میں نے چوکی انچارج کو اغواء کیا ہے، میں نے پولیس پر فائرنگ کی ہے یہ ظلم ہے۔ ہم پر جو پرچہ درج کیا گیا وہ معزز عدالت کے اندر آدھا گھنٹہ نہیں ٹک سکا، آدھے گھنٹے میں عدالت نے اُس پرچہ کو خارج کر دیا۔ یہ ATA-7 کا مذاق اُڑایا جارہا ہے۔ دہشت گردوں کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ دفعات بنائی گئی یہ ظلم اور زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! جب گرفتار کر کے تھانے لے جایا گیا تو پہلی نظر شہید زاہد گوندل اور شہید کیپٹن مبین کی تصاویر پر پڑی بہت تکلیف ہوئی اور اُن افسران کی یاد آئی، میرے خود کے گھر پہ بھی دہشت گردوں کے دھماکے ہو چکے ہیں۔ ایک عرصہ دراز تک میں ٹی ٹی پی اور القاعدہ کی ہٹ لسٹ پہ رہ چکا ہوں، اس ملک کے اندر دہشت گردی خلاف بہت ساری تکالیف برداشت کی ہیں۔

گزارش ہے کہ جو پولیس کی ٹریننگ کی بات کر رہے تھے اس میں ان شہداء اور غازیوں کی تعلیمات کا ذکر لازمی کیا ہے تا کہ شاید ان پولیس افسران کو اپنی وردی کے وزن کا احساس ہو سکے، اپنی ذمہ داری کا احساس ہو سکے، اُن کی تعلیمات بھی لازمی ان کی training میں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں بات کروں گا اپنے ان لوگوں کی کہ جن کی بدولت میں اس مقدس ایوان کا حصہ ہوں اور وہ لوگ مجھے میری جان سے زیادہ عزیز تر ہیں جن کو میں دنیا اور آخرت دونوں میں جواب دہ ہوں کیونکہ انہوں نے مجھے فارم 45 کے تحت اسمبلی میں بھیجا ہے تو میں دنیا اور آخرت دونوں میں اُن کا جواب دہ ہوں اور جو لوگ دوسرے حلقوں کے حق پہ ڈاکا ڈال کے آئے ہیں وہ بھی دونوں جہانوں میں انشاء اللہ جواب دہ ہوں گے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ تحصیل شرقپور اور تحصیل شیخوپورہ پر مشتمل ہے جس کے ساتھ ہر حکومت نے سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا 70 فیصد آبادی دیہاتی ہے، نہ پینے کا صاف پانی میسر ہے، نہ صحت کا کوئی نظام ہے، نہ تعلیم کا نظام ہے۔ سرکاری ہسپتال صرف اس لئے بنائے گئے ہیں کہ کروڑوں روپے کا بجٹ لے رہے ہیں اور جب مریض جاتا ہے تو کروڑوں روپیہ صرف اس چیز کا لے رہے ہیں کہ مریض کو کہتے ہیں کہ اس کو لاہور لے جاؤ۔ یہ الفاظ دہرانے کا کروڑوں روپیہ لیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کا ایک بڑا اہم project ہے اس کے ذریعہ سے میرے حلقہ پی پی۔140 کو ملتان روڈ سے جوڑا جانا تھا اُس کا افتتاح بھی کیا جا چکا ہے لیکن کام روک دیا گیا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ windup کریں۔

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! بس ایک منٹ لوں گا SL-3 تک کام ہو گیا ہے میری گزارش ہے کہ SL-4 پر بھی کام شروع کیا جائے کیونکہ آپ نے windup کرنے کا کہہ دیا ہے تو پھر میری تقریر قیدی نمبر 804 کے ذکر کے بغیر نامکمل ہے۔

جناب سپیکر! اپنے محبوب لیڈر، اپنے مقبول لیڈر، امت مسلمہ کے لیڈر عمران خان پر بنائے گئے ناجائز پرچوں کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ میں فارم 47 کے بیٹھے ہوئے جعلی نمائندوں کی یہاں بیٹھنے کی بھی مذمت کرتا ہوں۔ تاریخ لکھی جائے گی کیونکہ تاریخ میں حق پر چلنے والوں کا

ذکر لازمی ہوتا ہے تاریخ نے ہر ظالم کی مذمت کی ہے تاریخ نے ہر مظلوم کو مظلوم لکھا ہے آج سے 10 سال بعد 20 سال بعد، میرا یہ ملک تا قیامت رہے لیکن اس ملک کی تاریخ کے اندر لکھا جائے گا کہ کون حق پر تھا کون باطل پہ تھا۔ آخر میں ایک شعر جب تاریخ لکھی جائے گی اُس کے حوالے سے کیونکہ تاریخ نے لکھا ہے:

گھوڑے تو دوڑے لاشہِ شبیر پر مگر
گھوڑے تو دوڑے لاشہِ حسین پر مگر
تاریخ کی یلغار میں کُچلا یزید گیا

جناب سپیکر! ہر دور کا یزید ان شاءاللہ کُچلا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی محترم جناب رانا سلیم افضل!

رانا محمد سلیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یارسول۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی قائد وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے مختصر وقت میں، محدود وسائل میں بہت بڑے صوبہ پنجاب کے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بجٹ دیا۔ میں جناب وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بجٹ جب پیش کیا تو اس ایوان میں بہت ہلڑ بازی شور شرابہ کیا گیا لیکن انہوں نے صبر کا مظاہر کرتے ہوئے بجٹ پیش کیا کیوں کہ رمضان شریف میں، روزے میں صبر کا سبق دیا جاتا ہے انہوں نے بہت اچھا کیا اور ہمارے حزب اقتدار کے ممبران نے بھی بہت اچھا کیا کہ صبر سے تمام معاملات سنے۔

جناب سپیکر! میں جناب وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے کہوں گا کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں کے جو مسائل ہیں انہوں نے اپنے علاقہ کی ترجمانی کی ہے اور اپنے لیڈر کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اُن کی ثناخوانی بھی کی ہے اس کو محسوس نہ کیا جائے، صبر سے، حسن اخلاق سے، پیار سے ان کی بات سن کر ان کے مسئلے کو حل کیا جائے تاکہ ہم امید رکھیں کہ حسن اخلاق سے پیار سے صبر سے ہم اُن کو دوبارہ قومی دھارے میں لے کر آجائیں کیوں کہ وہ بھٹکے ہوئے ہیں قومی دھارے میں آجائیں گے۔ آپ یہ ساری توجہ کریں میرے حلقے کا بجٹ بھی

اُنہی کی طرف دیا جائے تا کہ وہ ملک کے لئے اچھے پاکستانی کہلائیں۔ سب معزز ممبران نے مسائل کی آگاہی کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! اپوزیشن کے دوستوں نے بھی مسائل کی آگاہی کی اور مسائل کے حل کے بارے میں کچھ ذکر نہ ہو اجب کہ کچھ دوستوں نے اُدھر سے بھی اور میرے سائڈ سے بھی یہ بتایا کہ زراعت سے ان مسائل کا حل ہو گا جب بھی آئندہ آنے والا بجٹ بنے گا وہ بھی اگر وسائل ہوں گے تو صوبے کے مسائل ختم ہوں گے کیوں کہ وسائل تو پچھلے ساڑھے چار پانچ سال میں عثمان بزدار کے ذریعے، مونس الٰہی کے ذریعے ختم کر دیئے گئے تھے کیوں کہ کرپشن کی طرف توجہ تھی۔ وسائل حاصل کرنے کے لئے توجہ نہیں تھی صوبہ پنجاب میں وسائل ایک ہی صورت میں مکمل ہو سکتے ہیں وہ زراعت ہے جن دوستوں نے اپوزیشن side سے زراعت کا ذکر کیا میں اُن کو بھی سلام پیش کرتا ہوں اور جن دوستوں نے حزب اقتدار کی طرف سے زراعت کا ذکر کیا اُن کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ میں کسان ہوں۔ یہاں زراعت کی بات ہو رہی ہے اور میرے صوبے کی ترقی زراعت کے ذریعے سے ہو گی، ہر جگہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ہم زراعت میں بہت نیچے چلے گئے ہیں کہ پچھلے دو سال میں ہم ڈیڑھ کروڑ bale سے 56 لاکھ bales پر آ گئے ہیں۔ آج میرے دوستوں نے فیصل آباد کے ایم پی اے حضرات نے کہا کہ industry بند ہے ان کو یہ پتا ہونا چاہئے یہ textile کی industry کیوں بند ہے کہ raw material نہیں ہے جو پچھلے ادوار میں textile کو سہولت دی گئی تھی وہ raw material باہر سے آیا تھا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا، جب ہم 20 ہزار کی item، 25 ہزار کی item باہر سے import کر کے industry چلائیں گے اس سے ملک کی ترقی نہیں ہو گی، وسائل نہیں بڑھیں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت زراعت کے ساتھ بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے آج سے 10 سال بعد یا 15 سال بعد یہاں پانی پر debate ہو رہی ہو گی اور کہا جائے گا کہ ہمارا زمینی پانی ختم ہو گیا کیونکہ میرے ساؤتھ پنجاب میں بھی ہائبرڈ چاول اور مکئی کی تشہیر کی جا رہی ہے یہ دونوں فصلیں

پانی سے تیار ہوتی ہیں جتنا پانی دیا جاتا ہے اتنی پیداوار بڑھ جاتی ہے اور اُن پانچ سالوں میں کپاس کے بیج کے لئے ریسرچ سنٹر بنانے کی طرف کوئی توجہ نہ دی گئی جس کی وجہ سے کپاس کی فصل کی پیداوار کم ہوئی حالانکہ کپاس کی فصل کم پانی سے بھی تیار ہو جاتی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ خدارا آئندہ آنے والے بجٹ میں جتنا بھی ہو سکے اس چیز کو focus کیا جائے کیونکہ جب زراعت ترقی کرے گی تو ملک ترقی کرے گا۔ کپاس کے حوالے سے کوئی جامع پلاننگ کی جائے، جب اس ملک میں کپاس کی پیداوار 2 کروڑ گانٹھ ہو جائے تو انشاءاللہ کشکول بھی ٹوٹ جائے گا اور یہ مسائل بھی نہیں رہیں گے۔ اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ جتنے بھی ریسرچ سنٹرز بند ہیں ان کو فعال کیا جائے اور ان میں کپاس کے بیج کے حوالے سے کام کیا جائے کیونکہ کپاس کی فصل میں پانی اور کھاد کا استعمال بھی کم ہوتا ہے اس طرح ہمارے ملک میں کھاد کا بحران بھی ختم ہو جائے گا۔ جنوبی پنجاب میں ہائبرڈ چاول اور مکئی کی فصل کے لئے 40HP کی موٹرز استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہماری آنے والی نسلوں کے لئے زیر زمین پانی ختم ہو جائے گا، پھر ہمیں بھی شاید 15 سال بعد چولستان کی طرح ٹوبوں سے پانی بھرنا پڑے۔ خانیوال، ملتان، بہاولپور، ڈی جی خان اور رحیم یار خان میں کپاس کی فصل کی پیداوار بڑھانے کے لئے ریسرچ سنٹرز کو فنڈز دیئے جائیں تاکہ ٹیکسٹائل انڈسٹریز بھی چل سکیں، جیسا کہ ابھی میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ فیصل آباد، قصور، بھائی پھیرو، حیدر آباد اور کراچی میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کا بحران ہے تو وہ بحران بھی ختم ہو جائے گا۔ آپ بھی اسی علاقے سے ہیں آپ کو بھی یہ علم ہو گا کہ جو کپاس کا ایک بیج لگاتا ہے وہاں سے ہی غریب کے لئے روزی شروع ہو جاتی ہے اس کی بوائی اور پھر چھدرائی سے دیہات کے غریب لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے اس کے بعد جب یہ کپاس تیار ہوتی ہے تو اس کو spinning اور ginning کیا جاتا ہے، وہاں پر غریب کو روزی ملتی ہے اور پھر مزدور کو غلہ منڈیوں میں فائدہ ہوتا ہے۔ کپاس کی فصل کو دو حصوں میں تقسیم کر کے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب! بہت شکریہ۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ کا وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کے پاس صرف 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! کپاس کی فصل کی پیداوار بڑھنے سے ٹیکسٹائل انڈسٹری چلے گی، ٹیکس بھی ملیں گے جس کی وجہ سے صحت اور ایجوکیشن کی مد میں وافر بجٹ میسر ہو گا اور اس ملک پاکستان کے مسائل بھی ختم ہو جائیں گے۔ میں یہ چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے جو ساتھی باغی ہیں اور ریاست کو نہیں مانتے وہ دوبارہ قومی دھارے میں آئیں گے تو آپ اپنی پوری توجہ کپاس کی فصل پر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ہاؤس کا وقت 3 بجے تک کا تھا لہٰذا اب ہاؤس کا ٹائم آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ اب میں جناب حسن علی کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے کل تربت میں ہونے والے بزدلانہ دہشت گرد حملے کی مذمت کرتا ہوں جو پی این ایس۔ صدیق پر ہوا ہے اور اس حملے میں ہمارا ایک سپاہی نعمان شہید ہوا تو میں اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں ایک بڑے نقصان سے بچایا۔ ہم اس کے ساتھ ساتھ تمام شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو بھی ہیں۔ میرا نام حسن علی اور میرا حلقہ پی پی-65 ہے اور میرا تعلق گوجرانوالہ سے ہے۔ مجھے بدقسمتی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ میں اس حلقہ کا نمائندہ ہوں جس کی ایک یونین کونسل نڈالہ سندھو جس میں 21 گاؤں ہیں۔ ان 21 گاؤں میں ایک بھی بچوں کے لئے ہائی سکول موجود نہیں ہے۔ میرا وہی علاقہ گوجرانوالہ ہے جس کے دو گاؤں اسی والا اور پمبووالی ایسے ہیں جو آج تک گیس کی سہولت سے محروم ہیں جبکہ 2031 تک تو گیس ویسے ہی ختم ہو جائے گی۔ آج بھی میرا حلقہ ایسا ہے جس میں کوئی ایک 100 میٹر کا روڈ بھی مکمل نہیں ہے۔ میں دالبدین، چاغی یا بلوچستان کے کسی علاقے کی بات نہیں کر رہا میں اپنے حلقہ گوجرانوالہ کی بات کر رہا ہوں آج بھی زچہ بچہ اموات سب سے زیادہ میرے حلقہ میں ہو رہی ہیں۔ میں گوجرانوالہ کی بات کروں تو میرا شہر اشیاء کا پانچواں بڑا شہر ہے مگر اس پانچویں بڑے شہر میں ایک بھی یونیورسٹی موجود نہیں ہے، ایک پنجاب یونیورسٹی تھی جو کہ 2014 تک چلی مگر اس کے بعد اس کو بھی ختم کر دیا گیا۔ آج بھی کئی لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ بتائیں کہ ہم کہاں جا کر پڑھیں؟ میرے DHQ ہسپتال کی دو سال سے بلڈنگ بھی موجود نہیں ہے اور اب اس کو میڈیکل ہسپتال میں shift کیا گیا ہے اور وہاں ایک بیڈ پر تین تین مریض پڑے ذلیل ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے شہر کی بات کرتا ہوں کہ آج بھی میرا شہر وہ شہر ہے جس کے جی ٹی روڈ پر ٹریفک کے سب سے زیادہ مسائل موجود ہیں۔ میں اپنی بات کو وقت کی کمی کے باعث مختصر کروں گا۔ سب سے پہلے میں اس بات کی correction کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے کل کہا کہ ایجوکیشن کا بجٹ ہمارے گورنمنٹ میں زیادہ تھا تو اس وقت ڈالر کی قیمت 160 روپے تھی جبکہ آج ڈالر کی قیمت 284 روپے ہے تو Internationally ہم جب بھی اس کو دیکھیں تو اس کا comparison ڈالر کی قیمت کے ساتھ کریں گے اس comparison کے بعد ہمارے دور میں ایجوکیشن کے لئے بجٹ زیادہ تھا۔

جناب سپیکر! ایگریکلچر کے حوالے سے بات ہو رہی تھی تو میں water scarcity کی بات کروں گا میں اپنے colleague کو بتانا چاہوں گا کہ we are among fine nations which are facing the severe water scarcity issue ابھی کچھ دن پہلے پانی کا عالمی دن بھی گزرا ہے مگر پورے بجٹ میں مجھے water scarcity یا water saving plans کہیں بھی نظر نہیں آئے۔ ہمارے پاس ideas ہیں کیونکہ اگر آپ seats کو چرانے کی بجائے ideas کو چرانے کی طرف یا ملک کی بہتری کے لئے ہم سے کچھ پوچھیں تو ہم آپ کو بتانے کے لئے تیار ہیں۔ ایگریکلچر کی بات کروں گا تو انڈین جی ڈی پی میں پنجاب کا 40 فیصد شیئر ہے اور ہمارے پورے ملک کا شیئر صرف 18 فیصد زراعت پر مشتمل ہے۔ میں نے سنا ہے کہ گندم کی فی من قیمت 2800 روپے کی جا رہی ہے اگر آپ نے اسی قیمت پر گندم ہم سے لینی ہے تو ہمیں بھی وہ سہولیات دیں جیسا کہ انڈیا میں بجلی 7 روپے فی یونٹ مل رہی ہے اور آپ ہمیں یہاں پر 57 روپے فی یونٹ دے رہے ہیں۔ ہمارے ہاں DAP کھاد کی بوری 14 ہزار روپے میں مل رہی ہے جبکہ انڈیا میں 3 ہزار روپے کی ہے۔ یوریا کھاد ہمیں ساڑھے سات ہزار روپے میں بوری مل رہی ہے جبکہ انڈیا میں 700 روپے میں مل رہی ہے، آپ canals کی لائننگ کریں آپ Water Irrigation System کو بہتر کریں تو چیزیں خود ہی بہتر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! اب میں ہیلتھ پالیسی کی بات کروں گا ہمارے پاس ہیلتھ پالیسی موجود ہی نہیں ہے۔ سری لنکا جیسا پسماندہ ملک اس میں ہر 35 ہزار کی آبادی کے لئے ایک ڈاکٹر موجود ہوتا ہے جس کا کام صرف یہ ہے کہ اس نے دیکھنا ہے کہ میرے علاقے میں جو بیماریاں پھیل رہی ہیں

ان کی root cause کیا ہے اور ان کی eradication کیسے ہو سکتی ہے مگر ہمارے ہاں کوئی بھی ہیلتھ پالیسی میسر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب ہم irrigation policy کی بات کرتے ہیں۔2008 سے نئے موگا جات پر ban impose ہے۔ جو چھوٹا زمیندار ہے جس کی دو یا چار ایکڑ زمین ہے وہ نیا موگا نہیں لے سکتا اس کے برعکس اگر کوئی بڑی مچھلی آتی ہے تو وہ اپنا CM Directives لاتی ہے اور اپنا موگا لگوا لیتی ہے اور اس کے بعد دوبارہ ban impose ہو جاتا ہے تو اگر ہم واقعی ہی ملک کی بہتری چاہتے ہیں تو اس طرح کی استحصالی بند ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میرا شہر گوجرانوالہ ایسا شہر ہے جس میں ہر 8منٹ کے بعد ایک ڈکیتی ہو رہی ہے مگر وہاں پر کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ مجھے بعد میں یہی کہا جائے گا کہ وہاں شہر میں آپ کی نمائندگی تھی تو آپ نے کیا کیا ہے تو میں بتاتا چلوں کہ وہاں ہمارے شہر میں اللہ کے فضل سے 35 سال تک دوسری جماعت کا راج رہا ہے اور آج تک میرے حلقہ یا میرے شہر کے کسی بھی مسئلہ پر ہمارا کوئی representative اِدھر ہاؤس میں نہیں بولا تو ہم یہ بیڑا اُٹھا کر آئے ہیں اور ہم یہاں پر اپنی بات کرتے رہیں گے؟ آخر میں، میں ایک شعر پڑھنے کی اجازت چاہوں گا کہ:

کتاب خالی رہے گی کب تک
کبھی تو آغاز باب ہو گا
جنہوں نے بستی اُجاڑ چھوڑی
کبھی تو ان کا حساب ہو گا

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ حسن صاحب! اب محترم جناب عبدالعزیز خان دریشک اپنی بات کریں۔

جناب عبدالعزیز خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے جناب وزیر خزانہ کو ان نامساعد حالات میں ایک بہترین بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے ان مختصر ایام میں 28 اہم منصوبوں کا آغاز کر دیا ہے تو میں ان کو بھی اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج بحث کا آخری دن ہے اور میرے کافی معزز ارکین نے

ابھی بات کرنی ہے تو میرے پاس وقت بہت مختصر ہے۔ میں اس بجٹ پر دو چار ایشوز پر بات کروں گا جو کہ میرے ضلع سے متعلقہ ہیں۔ میرے ضلع راجن پور کی 25 لاکھ آبادی ہے لیکن وہاں کوئی بھی یونیورسٹی نہ ہے۔ ہمارا ضلع راجن پور flooded area ہے ہماری نوجوان نسل کو پڑھنے کے لئے درودراز کا سفر طے کرنا پڑتا ہے اور پسماندگی کی وجہ سے ہمارے لوگ اس طرح سفر طے کر کے اپنی پڑھائی کا خرچہ afford نہیں کر سکتے تو میری وزیر خزانہ صاحب اور وزیر تعلیم جو کہ یہاں پر موجود ہیں ان سے request ہو گی کہ میرا یہ point note کیا جائے اور اس بجٹ میں یونیورسٹی کے لئے کوئی خاطر خواہ رقم رکھی جائے تاکہ اس پر initial work start ہو جائے اور اگلے بجٹ تک ہماری حکومت کی طرف سے، ہماری پارٹی کی طرف سے اور چیف منسٹر صاحبہ کی طرف سے راجن پور کی عوام کو یونیورسٹی کا تحفہ مل سکے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں اس بجٹ میں ہیلتھ کے حوالے سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ میاں شہباز شریف صاحب کے دور میں ہمارے راجن پور میں ایک ہیلتھ کارڈیک وارڈ بنا تھا جو کہ مکمل ہو گیا تھا لیکن اس میں کچھ facilities آج کے دن تک نہیں دی گئی ہیں جیسا کہ آج کے دن تک نہ ڈاکٹر، نہ پیرامیڈیکل سٹاف موجود ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی آلات موجود ہیں تو میری ہیلتھ منسٹر اور وزیر خزانہ سے یہ request ہو گی اگر وہ یہاں پر موجود ہیں تو اس پر تھوڑی سی توجہ دیں۔

جناب سپیکر! آپ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے رپورٹ منگوا کر دیکھ لیں کہ وہاں پر cardiac facilities نہ ہونے کی وجہ سے مریض دوسرے شہروں کو refer ہو جاتے ہیں جن کی شرح اموات کافی خطرناک حد تک ہے، چونکہ کارڈیک مریض کو کارڈیک سنٹر میں رکھنے کے لئے چوبیس سے چھتیس گھنٹے بہت اہم ہوتے ہیں لہٰذا اگر فنانس منسٹر اس بجٹ میں تھوڑے سے فنڈز رکھ دیں گے تو ضلع راجن پور کی عوام کو بہت بڑا relief مل جائے گا۔ وہاں پر ٹراما سنٹر کے لئے بجٹ allocate ہوا تھا، چاردیواری مکمل ہو گئی تھی لیکن اس پر مزید کام نہیں ہوا۔ فنانس منسٹر سے گزارش ہے کہ ٹراما سنٹر کے لئے اس بجٹ میں رقم رکھ لیں تاکہ وہ مکمل ہو سکے۔ راجن پور ایک بہت دور دراز علاقے میں ہے اس لئے وہاں کے لئے ٹراما سنٹر کا functional ہونا بہت ہی ضروری ہے تاکہ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے جو initiatives لئے ہیں ان سے وہاں کی عوام بھی مستفید ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں زراعت کے حوالے سے بات ہو رہی ہے میرا تعلق بھی ایک زرعی ایریا سے ہے میں اس حوالے سے کہوں گا کہ ایک ٹائم تھا کہ ہمارے ملک کی ایک کروڑ 40 لاکھ کاٹن کی bales ہوا کرتی تھیں اور ہمارا ہمسایہ ملک اس کے قریب قریب تقریباً ڈیڑھ کروڑ bales پر تھا لیکن climate change کی وجہ سے ہم 70 سے 80 لاکھ bales پر پہنچ گئے ہیں اور ہمارا ہمسایہ ملک ہم سے کہیں آگے نکل چکا ہے۔ اگر وزیر زراعت موجود ہیں تو میری ان سے استدعا ہے کہ ایک ایسی کانفرنس کا انعقاد کرائیں جس میں چاول، کاٹن، شوگر کین اور باقی تمام فصلات کے کاشتکار شامل ہوں۔ ہماری حکومت نے جو initiative لیا ہے کہ ایک ہی چھت کے نیچے اور ایک ہی window کے نیچے ہر چیز میسر آئے گی چاہے سیڈ ہو، کھاد ہو یا زرعی ادویات ہوں۔ اس کانفرنس میں تمام فصلیں پیدا کرنے والے کاشتکار ہوں، کھاد والے بھی وہاں موجود ہوں، زرعی ادویات والے بھی اس کانفرنس میں موجود ہوں تاکہ اگلے پانچ سال کے لئے ایک ایسی منصوبہ بندی ہو سکے کہ ہمارے ملک کو کس چیز کی ضرورت ہے اور کتنی پیداوار کرنی ہے۔ اگر ہم نے باہر ایکسپورٹ کرنی ہے تو ہمیں کیا کیا چاہئے تاکہ ہمارے ملک کے زرمبادلہ میں اضافہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! میرے ضلع میں زراعت کے لئے پانی کی شدید کمی ہے، ہمیں ششماہی پانی دیا جاتا ہے، کافی ایسے علاقے ہیں جہاں off season میں صرف پینے کے لئے پانی ملتا ہے۔ اگر کوئی ایسی منصوبہ بندی ہو جائے کہ ہمیں گندم کے سیزن میں تین مہینے پانی مل جائے تو ہمارے علاقے میں لوگوں کی گندم کی فصل بہتر ہو سکتی ہے۔ اگر آپ پچھلے پانچ سے آٹھ سال کی طرف نگاہ ڈالیں تو ہمارے فلڈڈ ایریاز میں میں کافی تباہی آئی ہے۔ اس کے علاوہ جو proper routs and channel ہیں یا میاں شہباز شریف کے دور میں جو ڈرینز بنی تھیں وہ مکمل نہیں ہوئیں ان پر مزید کام نہیں ہوا۔ ہم چاہتے ہیں کہ انہیں مکمل کیا جائے تاکہ آئندہ آنے والے فلڈ کی تباہی سے بچا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب عبدالعزیز خان: جناب سپیکر! میں نے صرف یہی request کرنی تھی کہ جو منصوبے درمیان میں پڑے ہوئے ہیں اگر انہیں مکمل کر لیں تو جو فلڈ لوگوں کی تباہی کرتا ہے، مکانات تباہ ہو جاتے ہیں وہ محفوظ رہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

جناب عبدالعزیز خان: جناب سپیکر! میری ایک مرتبہ پھر یہی request ہو گی کہ وزیر خزانہ ہماری یونیورسٹی کے لئے اسی بجٹ میں تھوڑی سی رقم رکھ لیں تاکہ ہمارے بچے بھی وزیر اعلیٰ صاحبہ کے initiatives سے مستفید ہو سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ جی محترم جناب میاں نعیم شفیق صاحب!

جناب محمد نعیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے بجٹ پر بحث کے موقع پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں جناب کی وساطت سے پورے ہاؤس اور خصوصاً وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ آپ نے جو تعلیم کا بجٹ رکھا ہے۔ میں اپنے ضلع رحیم یار خان کی مثال دینا چاہوں گا کہ آپ نے تعلیم کا بجٹ تو رکھ دیا ہے لیکن یہ دیکھیں کہ ایجوکیشن میں ہماری already جو سکیمیں چل رہی تھیں کالج بن رہے تھے، ہمارے سکول upgrade ہوئے ہیں ان on-going سکیموں کے لئے پیسے دے کر انہیں مکمل کرنے کی بجائے ہم نے ADP میں اپنی مرضی کی سکیمیں ڈالی ہیں۔ پہلے تو ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اگر پیسے آئے ہیں تو ایجوکیشن سیکٹر میں جو سکیمیں already چل رہی ہیں ہمیں پہلے انہیں مکمل کرنا چاہئے تاکہ ہم لوگوں کو facilitate کر سکیں۔ میں اپنے حلقے کی مثال اس لئے بتا رہا ہوں کہ پچھلے tenure میں دو کالج منظور ہوئے، مکمل بھی ہوئے لیکن آج تک ان کا نہ تو عملہ تعینات ہو سکا اور نہ ہی proper کلاسز لگ سکیں۔ اسی طرح پرائمری سکول، مڈل اور ہائی سکول upgrade ہوئے لیکن آج تک ان کی عمارات ویسے ہی کھڑی ہیں on-going سکیموں میں بھی ان کے لئے amount نہیں گئی اور نہ ہی وہ مکمل ہوئے ہیں۔ میں تعلیم کے سیکٹر میں صرف ایک مثال دے رہا ہوں کہ یہ حالات ہیں۔ ہم ادھر کاغذوں میں بجٹ پیش کر کے صرف ہیر پھیر کر رہے ہیں لیکن ground reality اس کے برعکس ہے، سکیمیں ہمارے ہی لوگوں کے ٹیکس کے

پیسوں کی ہیں، ہماری پنجاب کے عوام کی ہیں ہم انہیں priorities کریں میں نے صرف ایک حلقے کی بتائی ہیں اگر آپ پورے پنجاب میں دیکھیں گے تو منسٹر صاحب کو پتا لگے کہ ہماری کتنی سکیمیں رُکی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! اب ہیلتھ سیکٹر کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ پاکستان بننے کے بعد رحیم یار خان کا صرف DHQ ہسپتال ہی تھا جسے پچھلے دور میں demolish کیا گیا اس کی نئی بلڈنگ کا ٹینڈر ہوا لیکن آج آپ کی حکومت کو دو اڑھائی سال ہو گئے ہیں۔اس ہسپتال کی opening 2019 میں ہوئی تھی لیکن آج تک ہمارا DHQ ہسپتال اسی حالت میں کھڑا ہے۔رحیم یار خان 50 لاکھ آبادی کا ضلع ہے اس کا ایک DHQ ہسپتال تھا جس کی پرانی بلڈنگ demolish کر کے نیا ٹینڈر لگایا گیا اور آج اللہ کے فضل و کرم سے وہ ہسپتال ادھر ہی کھڑا ہے۔یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیلتھ میں یہ تبدیلی کر رہے ہیں وہ تبدیلی کر رہے ہیں ہم باتیں نہ کریں بلکہ practically دیکھیں کہ جس جس ضلع میں، جس جس تحصیل میں ہمارے THQ، BHU، RHC ہیں؟ جو سکیمیں process میں تھیں on-going تھیں بجائے ہم انہیں مکمل کرتے ہم نئے منصوبے کر رہے ہیں۔ ہمیں priorities کر کے سب سے پہلے پرانی سکیموں کو مکمل کرنا چاہئے تا کہ ہمارے لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔وہ سکیمیں ہماری ذاتی نہیں ہیں بلکہ ہمارے شہر کا اثاثہ ہیں ، ہمارے ضلع کی عوام نے اس سے مستفید ہونا ہے ۔ اسی طرح پورے پنجاب میں یہ سسٹم چل رہا ہے جہاں جہاں سکیمیں ہیں چاہے وہ BHU کی ہیں، RHC کی ہیں ادھر ادویات موجود نہیں ہیں، ڈاکٹر اور دوسرا عملہ بھی پورا نہیں ہے۔ ہم بجائے نئی سکیموں پر پیسا لگانے کے جو سکیمیں already چل رہی ہیں priorities کر کے پہلے انہیں مکمل کریں تا کہ ہمارے لوگ زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں ریسکیو 1122 کا بڑا issue ہے ہمارا ایک قصبہ شہر سے پچاس ساٹھ کلو میٹر دور ہے پچھلے دور سے کوشش چلتی آ رہی ہے کہ ریسکیو 1122 کی facility دی جائے چونکہ وہ شہر سے کوئی ساٹھ ستر کلو میٹر دور ہے۔ میری درخواست ہے ہنگامی بنیادوں پر منٹھار میں ریسکیو 1122 کا مسئلہ حل کیا جائے۔ آج کل ائیر ایمبولینس کا بڑا چرچا ہو رہا ہے میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جتنے BHU اور RHC میں ایمبولنسیں تھیں وہ بھی ریسکیو 1122 کو دے دی گئیں۔ میری درخواست ہے کہ ہیلتھ منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ ہمارے BHU اور

RHC کی ایمبولینسیں واپس کروائیں کیونکہ ہمارے لوگ جو دور دراز علاقے سے ہیں انہیں اپنے main ہسپتال میں پہنچنے میں بہت مشکلات ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیم صاحب! پلیز windup کریں۔ آخری تیس سیکنڈ۔

جناب محمد نعیم: جناب سپیکر! میں جو points آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں یہ سارے ہماری عوام کے بنیادی مسائل ہیں لہٰذا ہمارے متعلقہ منسٹرز ان کو priorities کر کے دیکھیں اور پورے پنجاب میں مسئلے کا حل نکالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد نعیم: جناب سپیکر! چونکہ ٹائم کی کمی ہے لہٰذا میں باقی مسائل پھر عرض کروں گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترم جناب محمد ثاقب خان تقریر کریں گے۔

جناب محمد ثاقب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے وقت دیا اس کے لئے آپ کا بہت شکریہ۔ میرا حلقہ پی پی۔97 تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ ہے۔ میں اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے آزاد حیثیت سے الیکشن contest کیا اور پھر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو join کیا ہے۔ میرے ساتھ دو اور ایم پی اے صاحبان نے آزاد حیثیت میں الیکشن جیت کر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو join کیا ہے۔ یہ فارم 45 اور 47 کے حوالے سے بے بنیاد الزام لگاتے ہیں اور میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقہ کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرے حلقہ میں سیوریج کا بہت بڑا issue ہے۔ آپ یقین کریں کہ پورا پاکستان دُعا کرتا ہے کہ بارش ہو جبکہ ہم دُعا کرتے ہیں کہ بارش نہ ہو کیونکہ بارش سے بھوانہ شہر میں ہر جگہ پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پورا نظام زندگی متاثر ہوتا ہے۔ اگر کوئی فوت ہو جائے تو ہمارے لئے میت کا جنازہ لے کر نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں پی پی۔97 کے ہر گاؤں اور خصوصی طور پر بھوانہ شہر کے لئے نیا سیوریج سسٹم منظور کیا جائے اور اس کے لئے funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے THQ میں صرف 12 بیڈز ہیں۔ بھوانہ THQ میں نئی عمارت بن رہی ہے اس کے funds جون میں expire ہو جائیں گے لہٰذا انہیں خرچ کرتے ہوئے اس نئی عمارت کی تعمیر کو مکمل کیا جائے۔ بی بی سی لندن کی رپورٹ کے مطابق بھوانہ میں سب سے زیادہ ہیپاٹائٹس۔ سی کے مریض ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے surroundings میں سات یا آٹھ شوگر ملیں ہیں۔ یہ شوگر ملیں اپنا گندا پانی drilling کے ذریعے زیر زمین بھیج رہی ہیں جس کی وجہ سے زیر زمین صاف پانی خراب ہو رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان شوگر ملوں کے مالکان کو ایسا کرنے سے روکنے کے احکامات جاری کئے جائیں تاکہ ہمارے لوگ ہیپاٹائٹس۔ سی کی موذی بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔

جناب سپیکر! اس وقت وزیر تعلیم ایوان میں موجود ہیں۔ ہمارے پاس بوائز ڈگری کالج نہیں ہے جبکہ پی پی۔97 کی تحصیل بھوانہ کی تقریباً 8 لاکھ آبادی ہے لیکن ہمارے پاس بوائز ڈگری کالج نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ تحصیل بھوانہ کے لئے بوائز ڈگری کالج منظور کیا جائے اور اس کے لئے funds مختص کئے جائیں اور اسی طرح گرلز ڈگری کالج کے لئے علیحدہ نئی عمارت تعمیر کی جائے کیونکہ اس وقت ایک سکول کے دس کمرے گرلز کالج کے لئے مختص کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہمارے surroundings میں تقریباً سات شوگر ملیں ہیں۔ ان شوگر ملوں نے ہمارے کسانوں کے گنے کی فصل کی ادائیگی روکی ہوئی ہے۔ آپ بھی زمیندار ہیں اور میں بھی ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔ ہم بڑی محنت اور مشکلات سے فصل کو تیار کرتے ہیں اور جب ہمارے گنے کے کاشتکاروں کو ان کی فصل کی قیمت بروقت نہ ملے تو پھر اس سے کسان معاشی پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ متعلقہ کین کمشنر اور ڈی سی کو حکم صادر کریں کہ ہمارے تمام کسانوں کے واجبات شوگر ملیں فوری طور پر ادا کریں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی۔97 کی سڑکیں آپ چیک کروا سکتے ہیں اور وہاں پر سروے کروایا جا سکتا ہے کیونکہ میرے حلقے میں کوئی بھی سڑک مکمل طور پر تعمیر نہیں کی گئی۔ بھوانہ سے موٹروے کو لنک کرنے والی سڑک کو one way کیا جائے کیونکہ یہ ہمارے لئے بڑی اہم سڑک ہے۔

جناب سپیکر! مجھے علم ہے کہ آپ ہمارے علاقے میں نئی یونیورسٹی نہیں بنائیں گے لیکن میری گزارش ہے کہ تحصیل بھوانہ میں یونیورسٹی کا ایک کیمپس قائم کر دیا جائے تا کہ ہماری بچیاں ایم اے کی کلاسیں وہیں پڑھ سکیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دنوں ہمارے ہاں ایک حادثہ پیش آیا ہے۔ ٹیوب ویل کے کنویں میں تین اشخاص دب کر فوت ہو گئے ہیں۔ وہاں ہمارے پاس ریسکیو کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ ہمارے حلقہ میں ایک قصبہ شیخن ہے اس کی آبادی تین لاکھ ہے۔ اس قبضہ کے لئے 1122 کی سہولت میسر کی جائے۔ میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے حلقہ پی پی۔ 97 تحصیل بھوانہ پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ پچھلے بیس پچیس سالوں میں میرے علاقہ بھوانہ کو کچھ نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے تمام points جناب سمیع اللہ خان نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خان: جناب سپیکر! میرے points صرف نوٹ ہی نہ کئے جائیں بلکہ ان پر عملدرآمد بھی کروایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترم جناب کیپٹن عزت جاوید صاحب تقریر کریں گے۔

جناب عزت جاوید خان: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ درخواست کروں گا کہ جب اذان ہوتی ہے تو ایوان میں خاموشی ہو جاتی ہے لیکن اس کے بعد نماز کے لئے وقفہ نہیں کیا جاتا۔ میری گزارش ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کر دیا کریں۔

جناب سپیکر! ہمیں بجٹ کی بروقت books نہیں مل سکیں۔ ہمارے ایک معزز بھائی نے اس حوالے سے point out کیا تو پھر یہ budget books مہیا کی گئی ہیں۔ اسی طرح میرے ایک بھائی نے request کی تھی کہ ہم سب ممبران کو Yearly Parliamentary Calendar مہیا کیا جائے۔ اس پر سپیکر صاحب نے سیکرٹری اسمبلی کو ہدایت کی تھی کہ Yearly Parliamentary Calendar سب ممبران کو فراہم کیا جائے لیکن وہ ابھی تک ہمیں نہیں مل سکا۔ میری گزارش ہے کہ kindly اس کو ensure کروا دیں۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ دو تین ماہ کا ہے۔ پچھلے حکمرانوں نے جو اخراجات کئے ہیں وہی آپ نے منظور کروانے ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ وزیر خزانہ نے اس میں کچھ تبدیلیاں کرنی ہیں یا نہیں۔ یقیناً محکمہ خزانہ کے ذمہ داران نے کافی محنت اور تگ و دو کے بعد ہی یہ بجٹ بنایا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ وزیر خزانہ نے بھی اس بجٹ کی تفصیلات نہیں دیکھی ہوں گی۔ میں ان سے یہ درخواست ضرور کروں گا کہ یہ 12 کروڑ عوام کا پیسا ہے۔ مہربانی کر کے کوشش کریں کہ یہ ایک ایک پیسا required جگہ پر ہی خرچ کیا جائے ورنہ یہ حقوق العباد کی خلاف ورزی ہو گی اور قیامت والے دن ان کا گریبان ہو گا اور 12 کروڑ عوام کے ہاتھ ہوں گے۔ انہیں یہ بات ذہن میں رکھتے ہوئے اس رقم کی صحیح تقسیم کرنی چاہئے اور جہاں پر اس کی ضرورت ہے وہیں پر یہ پیسے لگائے جائیں۔

جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ میرا حلقہ 228 لودھراں صوبہ پنجاب کا سب سے پسماندہ حلقہ ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ پسماندہ ترین اضلاع میں میرا حلقہ بھی شامل ہے۔ اگر وزیر خزانہ کے پاس funds distribute کرنے کے کچھ اختیارات ہیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ میں کڑوے پانی کے میٹھے لوگوں کو represent کر رہا ہوں۔ تحصیل لودھراں میں پینے کا پانی کڑوا ہے۔ ہماری نہریں ششماہی چلتی ہیں۔ ہم نہروں سے میٹھا پانی لے کر پیتے ہیں۔ میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ پی پی۔228 کے لوگوں کو پینے کا میٹھا پانی مہیا کرنے کے لئے اس حلقے میں واٹر سپلائی سکیموں کی منظوری دی جائے اور ان کے لئے funds مختص کئے جائیں۔ اس سے پہلے کچھ واٹر سپلائی سکیمیں چلائی گئی تھیں لیکن وہ اب مرمت نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو چکی ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان کو مرمت کر کے functional کیا جائے۔ ان واٹر سپلائی سکیموں کو سولر سسٹم پر shift کیا جائے۔ اس علاقے کے رہائشی کم آمدن والے ہیں اور وہ بجلی کے بلز ادا نہیں کر سکتے اسی وجہ سے یہ واٹر سپلائی سکیمیں بند ہو جاتی ہیں لہٰذا میری تجویز ہے کہ ان واٹر سپلائی سکیموں کو سولر سسٹم پر shift کیا جائے۔ وزیر خزانہ! میں آپ سے مخاطب ہوں اور اگر ہو سکیں تو اس کے لئے funds مختص کئے جائیں کیونکہ لوگوں کو پانی کی فراہمی بنیادی حق ہے۔ ہمارا زیر زمین پانی کڑوا ہے لہٰذا میرے علاقے میں واٹر سپلائی سکیموں کی منظوری دی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد اگر صحت پہ میں بات کروں تو ملتان اور بہاولپور کے درمیان ایک قصبہ بستی ملوک ہے وہاں پر Trauma Center بنا ہوا ہے لیکن وہ چل نہیں رہا تو وزیر خزانہ سے میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اگر خدانخواستہ راستے میں کوئی accident وغیرہ ہو جائے تو وہاں کے سارے لوگ اس Trauma Center سے مستفید ہو سکتے ہیں لہٰذا خصوصی توجہ دے کر اس Trauma Center کی missing facilities کو پورا کریں تاکہ عوام کی یہ خدمت ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 3:30 تک اجلاس کا ٹائم تھا تو اجلاس کا ٹائم مزید 15 minutes بڑھایا جاتا ہے۔

جناب عزت جاوید خان: جناب سپیکر! میری ایک یونین کونسل جلا ارائیں ہے وہاں کے BHU کو upgrade کر کے RHC کر دیں تو میں اس پر بھی ان کا مشکور ہوں گا کیونکہ وہاں پر ساری آبادی ایک جگہ پر اکٹھی ہے۔

جناب سپیکر! میری حلقے کی roads کے shoulders نہیں ہیں۔ حکومت کا کروڑوں روپے کا funds ان roads پر لگا ہوا ہے تو اگر ان کی shoulders بنا دیئے جائیں تو اس سے عوام کو بھی بہت فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! ہمارے ضلع میں دانش سکول نہیں ہے میاں شہباز شریف کے دور میں اُس کے لئے زمین مختص ہوئی تھی لیکن بد قسمتی سے وہاں پر دانش سکول نہیں بنایا گیا، وہ کہیں اور shift کر دیا گیا تو میری گزارش ہو گی کہ محترم وزیر خزانہ اس کو بھی دیکھ لیں۔ اس کے علاوہ میرے علاقے کے سکولوں میں بہت ساری missing facilities ہیں۔ کئی کئی سکولوں میں چھ چھ کلاسوں کو ایک ایک teacher پڑھا رہا ہے تو مہربانی کر کے یہ missing facilities پوری کی جائیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اتنی سی بات ضرور کروں گا کہ میرے معزز ممبران حزب اختلاف یہاں ایوان میں benches کے front پر عمران خان کی تصویریں لگا رہے ہیں اور اس سے ان کے دل کو تسکین ہو رہی ہے تو آپ میں سے کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ تصویر اُس شخص کی لگی ہوئی ہے جس نے دنیا کے سب سے بڑے forum پر آپ ﷺ کا مقدمہ لڑا۔ ہم سارے اس Hall میں بیٹھے ہوئے ہیں، پورا ملک اور پوری دنیا ہے مجھے کوئی ایسا انسان بتا دیں جو

مدینہ میں اُترتا ہو اور جوتے نہ پہنتا ہو کہ میرے حبیب کا یہ شہر ہے تو اُس کی تعظیم و تکریم میں کوئی فرق نہ پڑے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب خضر حسین مزاری!

جناب خضر حسین مزاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں اس ایوان میں نبی ﷺ کے صدقے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں آپ کو اپنے منصب کا حلف لینے پر مبارک باد دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے آپ کو یہ منصب دے کر جنوبی پنجاب کے ساتھ بہت بڑا احسان کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں جانتا ہوں کہ یہ budget session ہے اس لئے میں کوشش کروں گا کہ چند اہم گزارشات آپ کے سامنے رکھوں جو میرے نزدیک پاکستان اور بالخصوص پنجاب کی عوام کی بہتری میں بہت اہم کردار ادا کریں گی۔ جس طرح محترمہ مریم نواز شریف کی قیادت میں وزیر خزانہ نے عوام دوست بجٹ تیار کر کے اس ایوان میں پیش کیا میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ کچھ گزارشات بھی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! Livestock ایک ایسا sector ہے جس میں بہت potential موجود ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ دنیا میں Halal meat کی 21 billion dollars کی market ہے لیکن اس کے بیشتر non-Muslim countries players ہیں جس میں انڈیا بھی ہے۔ اس market کے حساب سے ہمارا ملک اٹھارویں نمبر پر آتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ محترم وزیر خزانہ اس industry کو بہتر کرنے کے لئے funds مختص کریں اور farmer کو internet کے through, farm to global market access دی جائے تاکہ ہم اس کے اندر progress کر سکیں۔ چائنا میں Halal food کی 6 billion dollars کی demand ہے تو میں محترم وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ اس کے اوپر کام کیا جائے اور ہمارے farmers کو access دی جائے کہ وہ چائنا کے اندر جا کر اپنے meat کو sell کر سکے۔ اس لئے اگر ہم اس پر کام کریں تو ہماری market 2.5 billion dollars سالانہ تک جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں گزارش کروں گا کہ میرے حلقے میں ایک girls college بنایا جائے کیونکہ پوری تحصیل رُوجھان میں کوئی girls college نہیں ہے۔ ہمارے ضلع کی 22 لاکھ آبادی ہے لیکن ہمارے ضلع میں کوئی یونیورسٹی نہیں ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ ہمارے ضلع کو یونیورسٹی دی جائے۔

جناب سپیکر! flood کی وجہ سے ڈی جی خان کنال کا بہت نقصان ہوا ہے لہٰذا مہربانی کر کے اس کنال کو rebuilt کیا جائے۔ ہم ہر سال 2 کروڑ کی گندم پاکستان کی GDP میں دیتے ہیں لیکن flood کی وجہ سے وہ گندم گر گئی ہے تو اگر ڈی جی خان کنال کو بہتر کیا جائے گا تو اس سے 2.5 کروڑ کی گندم ہماری GDP میں شامل ہو گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم رائے محمد مرتضیٰ اقبال!

رائے محمد مرتضیٰ اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اللہ تعالیٰ کا خاص شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے تمام مشکلات کے باوجود اپنے خاص کرم سے اس House میں اپنے علاقے کی نمائندگی کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے علاقہ چیچہ وطنی کی عوام کا بہت شکر گزار ہوں اور اس الیکشن کے حوالے سے آپ کو بھی اور میرے تمام colleagues کو بھی معلوم ہے کہ مجھ جیسے بہت سارے امیدوار اپنے حلقے میں جا کر الیکشن نہیں لڑ سکے اور ہم کوئی national or international heroes نہیں ہیں کہ جنہیں لوگوں نے ملے بغیر ووٹ دے دیا ہو، یہ ووٹ صرف اور صرف عمران خان کے vision کا ووٹ تھا، عمران خان کی قربانیوں کا ووٹ تھا اور لوگوں کے جذبے کا ووٹ تھا۔ لوگوں نے یہ چیز طے کر لی تھی کہ اس ملک کی قیادت کرنے کا کوئی اہل ہے تو وہ عمران خان ہے۔ باقی سب جماعتوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ڈاکوؤں کا ایک gang ہے وہ آتے ہیں لُوٹ مار کرتے ہیں، بانٹتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ لوگوں نے اس طرح کی تمام سیاسی پارٹیوں کو مسترد کیا ہے اور عمران خان جیسے سچے مسلمان اور محب وطن پاکستانیوں کو انہوں نے اپنے سینوں کے ساتھ لگایا ہے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں میری یہ پہلی گفتگو ہے تو میں اس کے اندر اگر اپنے گرفتار ساتھیوں کا ذکر نہ کروں تو یہ زیادتی ہو گی تو میں آج اپنی speech کو اپنے leader عمران خان کے نام کرتا ہوں، میں اپنی leader ڈاکٹر یاسمین راشد کے نام کرتا ہوں اور 9۔ مئی کے بعد پاکستان تحریک انصاف کے جو جو عہدیدار اور worker بے گناہ قید میں ہیں یا قید میں رہے ہیں میں اپنی آج کی تقریر اُن سب کے نام کرتا ہوں۔ ہمارے اپنے division میں 9۔ مئی کو کوئی پُر تشدد واقعہ نہیں ہوا لیکن سینکڑوں لوگوں کے خلاف دہشت گردی کے cases بنائے گئے اور الحمدللہ عدالتوں نے بعد میں اُن cases کو خارج کر دیا۔

جناب سپیکر! یہ ایک نیا ہاؤس ہے۔ یہاں پر نئی اسمبلی آئی ہے۔ آپ منتخب ہوئے ہیں۔ ہماری پہلی خاتون وزیر اعلیٰ منتخب ہوئی ہیں۔ ہمارا بھی دل چاہتا ہے کہ ہم آپ کو مبارکباد دیں۔ ہمارا بھی دل چاہتا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحبہ کو مبارکباد دیں لیکن کیا کریں کہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ ایم پی اے بھی منتخب ہوئی ہیں یا نہیں ہوئیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ کوئی اور ایم پی اے بھی یہاں پر منتخب ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ آپ نے سیاسی نظام اور انتخابی نظام کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اس ملک میں جو بچی کھچی جمہوریت تھی آپ نے اس سب کو آگ لگا دی ہے۔ آپ پھر ہم سے مطالبہ کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ہم اسے من و عن تسلیم کر لیں اور محترمہ وزیر اعلیٰ اور آپ کی حکومتوں کی ہم تائید اور پیروی کرتے رہیں تو ایسا نظام نہیں چلے گا۔ آپ نے لوگوں کے ووٹ کا احترام نہیں کیا تو لوگ آپ کے احکامات کا احترام نہیں کر سکتے۔ ظلم کا نظام اتنی دیر نہیں چل سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! Wind up کریں۔

رائے محمد مرتضیٰ اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ تو آپ کا بجٹ ہی نہیں ہے۔ اس بجٹ کو آپ نے کیوں اپنے اوپر سوار کیا ہوا ہے۔ اس میں 9 ماہ وہ ہیں جو محسن نقوی کی unconstitutional حکومت تھی۔ اس کا بجٹ ہے اور جو 3 ماہ کا بجٹ ہے وہ بھی اس نے plan کیا تھا۔ محترمہ نے اپنے والد صاحب کی بادشاہت سمجھ کر ان کی تصویر چپکا کر راشن کے بیگ تقسیم کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس بجٹ کے اندر کچھ نہیں ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس

والد کی بادشاہت سمجھ کر آپ یہاں پر تشریف لائی ہیں اور حکومت کرنا چاہتی ہیں تو اس بادشاہت کی زمین لوگوں نے آپ کے پیروں کے نیچے سے 8۔ فروری کو کھینچ لی ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کو جو نوکریاں ملی ہے، آپ کے چچا کو جو نوکری ملی ہے تو آپ اس میں گزارا کریں اور آپ photoshoot کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترمہ زیب النساء اعوان!

محترمہ زیب النساء اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں شروع کرتی ہوں اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے خادم اعلیٰ، مریم نواز، وزیر خزانہ اور محترمہ وزیر اعلیٰ کی ساری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

میری ابتداء میری انتہا تیرے نام سے رب کبریا
جسے چاہا تو نے نواز دیا نہیں ہے تیرے کرم کی انتہا
میں کیا کروں گی تیری ثناء تُو تو شہنشاہوں کا شہنشاہ
فقط میں اتنا جانتی ہوں و تعز من تشاء و تذل من تشاء
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ نے میرے قائد کو عزت دی ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ عزت سے یہ پانچ سال بھی گزاریں گے اور اگلے پانچ سال بھی میاں نواز شریف کے ہوں گے۔ میں اپنی قائد مریم نواز شریف صاحبہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے میرٹ پر فیصلہ کر کے مجھے تیسری دفعہ ایم پی اے کا ٹکٹ دیا۔

ہم دشمن کو بھی پاکیزہ سزا دیتے ہیں
نام لیتے نہیں نظروں سے گرا دیتے ہیں

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف نے جو رمضان پیکج دیا ہے۔ اس پر ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کی جب بھی حکومت آئی تو عوام کے لئے منصوبے دیئے۔ جیسے یلو کیب سکیم دی، گرین ٹریکٹر دیئے، میٹرو بس کا بڑا منصوبہ دیا اور CPEC

جیسے منصوبے دیئے۔ آپ لوگوں نے کیا دیا ہے؟ صرف جھوٹے وعدے۔ آپ نے پچھلے ساڑھے تین سالوں میں ملک کا بیڑا غرق کیا اور ستیاناس کر کے چلے گے۔ ہم اب پرانے پاکستان میں آ گئے ہیں انشاء اللہ ہم پھلیں، پُھولیں گے اور خوشحالی آئے گی۔ مریم نواز شریف صاحبہ کے لئے شعر ہے کہ:

لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم نے اس میں کیا دیکھا
میں نے کہا جب اسے دیکھا اس کے بعد کچھ نہیں دیکھا
مریم نواز زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ تمام اراکین کی تقاریر مکمل ہوئیں۔ بجٹ پر دونوں اطراف سے بڑی اچھی تجاویز آئی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وزیر خزانہ اچھی تجاویز کو add کریں گے اور ان پر احکامات جاری کریں گے۔ اب میں وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تقریر کا آغاز کریں۔ ایوان کی کارروائی کے لئے آدھ گھنٹہ کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹے کا وقت بڑھایا گیا)

جی، میاں صاحب!

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں رب ذوالجلال کا شکر گزار ہوں کہ مجھے مسلم لیگ (ن) کی نومنتخب صوبائی حکومت کا پہلا بجٹ پیش کرنے کا موقع ملا۔ میں تمام اراکین اسمبلی کا اور بالخصوص اپوزیشن ممبران کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے بجٹ کی عام بحث میں بھرپور حصہ لیا۔ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ 160 سے زائد اراکین نے ان پانچ دنوں میں بجٹ کی بحث میں حصہ لیا اور اپنی قیمتی آراء سے ہم کو آگاہ کیا۔ یہاں میں صحافی برادری کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے بجٹ کو نا صرف مؤثر انداز میں عوام تک پہنچایا بلکہ اپنے تجزیوں اور feedback سے ہمیں مستفید کیا۔ میں قائد جناب میاں محمد نواز شریف اور خادم عوام جناب محمد شہباز شریف کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ

جن کے بتائے ہوئے راہنما اصولوں کے تحت محترمہ مریم نواز شریف کی بصیرت میں بجٹ سازی کے عمل کو آسان اور مؤثر بنایا گیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر بہت بات ہوئی خاص طور پر اپوزیشن کے معزز ممبران نے یہ بات کی کہ یہ بجٹ پچھلی حکومت کا بجٹ ہے۔ وہ بجٹ بنا کر گئے ہیں۔ اس بجٹ کو finalize کرنے میں موجودہ حکومت کا کوئی کردار نہیں ہے۔ میں ان کے سامنے کچھ گزارشات رکھنا چاہوں گا۔ ان کے یہ بات بجا ہے کہ 9 ماہ کا بجٹ caretaker حکومت کا تھا۔ ہم نے اس کو بھی اسمبلی سے پاس کرانا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ پاس ہو گا۔ اس کے علاوہ اگلے 3 ماہ کا بجٹ ہمارے حصہ میں آیا۔ اس بجٹ میں ان کو وہ road map نظر آئے گا، ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ کا ویژن نظر آئے گا اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے پانچ سال میں چیزوں کو مزید بہتر کرتے چلے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے رواں مالی سال میں اپنے حصہ میں آنے والے 3 ماہ کے بجٹ کو بہترین انداز میں استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے 28 بڑے منصوبوں کی شکل میں اپنے منشور پر عملدرآمد کا آغاز کر دیا ہے۔ میں یہ خاص طور پر بتانا چاہوں گا کیونکہ بار بار ہمارے معزز ممبران یہ کہہ رہے تھے کہ اس بجٹ میں ہماری حکومت کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ یہ بھی پاکستان کی تاریخ میں ریکارڈ ہے کہ ایک ماہ سے کم عرصے والی حکومت نے باقاعدہ ایک direction دی ہے اور vision دیا ہے کہ اس صوبہ کو آگے کیسے لے کر چلنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ سب اسی وجہ سے ممکن ہے کہ الحمدللہ ہمارے پاس میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی شکل میں تجربہ کار قیادت ہے۔ محترمہ مریم نواز شریف اپنے بزرگوں کی سرپرستی میں وہ تجربہ اور بصیرت لے کر آئی ہیں اور انہوں نے ان projects کا یہاں پر بتایا ہے۔ انہوں نے یہ بتایا کہ 2018 میں جو جعلی ووٹوں سے RTS کو بٹھا کر منتخب کر کے یہاں پر ایک نااہل اور نالائق شخص کو بٹھایا گیا جس کو پاکستان کا وزیر اعظم بنایا گیا اور اس صوبے پنجاب کے ساتھ جو زیادتی کی گئی بزدار کی شکل میں ایک کرپٹ شخص کو یہاں پر بٹھایا گیا۔ اس صوبے کے ساتھ بعد میں جو کچھ ہوتا رہا یہاں پر بزدار اور پرویز الٰہی کی شکل میں جو زیادتیاں ہوئی ہیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اب پھر سے 2018 میں جہاں سے پنجاب کی تعمیر و ترقی کا سفر رکا تھا پنجاب کے لوگوں کی خدمت کا سفر رکا تھا پنجاب میں ترقیوں

اور خوشحالی کا سفر رکا تھا انشاءاللہ پھر سے شروع ہو گا اور ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ ان تین ماہ میں نظر آئے گا اور ان کو نظر آ بھی رہا ہے ان کو بے شک نظر نہ آئے پنجاب کے لوگ دیکھ رہے ہیں اور ان کو ایک واضح فرق نظر آ رہا ہے کہ ایک اہل حکومت کیا ہوتی ہے ایک خدمت کرنے والی حکومت کیا ہوتی ہے ایک عوامی حکومت کیا ہوتی ہے لوگوں کے ووٹوں سے منتخب حکومت کیا ہوتی ہے اور 2018 میں جو جعلی حکومت جعلی مینڈیٹ سے آ کر بیٹھی تھی انہوں نے کس طرح اس ملک کو چلایا تھا۔ ان 28 منصوبوں کو ان کے گوش گزار کروں گا اور میں ان کو کہوں گا کہ غور سے سنیں اور پھر اس کے بعد ہم سے بات کیجئے گا۔ میں نے بتایا کہ 28 بڑے منصوبوں کی شکل میں اپنے منشور پر عملدرامد کا آغاز اس بجٹ میں کر دیا گیا ہے جس میں نواز شریف IT سٹی لاہور 10 ارب روپے کا پراجیکٹ ہے، IT Infrastructure Investment Program چار ارب روپے کا پراجیکٹ ہے Punjab IT Graduate Internship Program ڈیڑھ ارب روپے کا پروگرام ہے Global IT Certification Program ایک ارب روپے اس کے لئے مختص کئے گئے وزیر اعلیٰ ہیلپ لائن کے لئے 30 کروڑ روپے، پنجاب میں کوئی Data base Authority نہیں تھی پہلی دفعہ ایک Data base Authority بنائی جا رہی ہے جس کے لئے 50 کروڑ روپے تین ماہ کے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں پنجاب بھر میں جو مفت ادویات غریبوں کو ملتی تھی جس کو 2018 میں جب پی ٹی آئی کی حکومت آئی تو غریبوں کے لئے مفت ادویات کو بند کر دیا گیا۔ اس کا سلسلہ پھر سے start کیا گیا ہے اور اس کے لئے ان تین ماہ کے لئے تقریباً ایک ارب روپے سے زیادہ کی رقم مختص کی گئی ہے اور پھر پنجاب دستک پروگرام کے لئے 25 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہاں پر بار بار بات کی ہمارے treasury کے معزز ممبران اور اپوزیشن کی معزز ممبران کی طرف سے تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت کا ایجوکیشن اور ہیلتھ پروگرامز کے اوپر بہت میجر فوکس ہے اور اس حوالے سے پنجاب بھر کے یہاں پر BHU اور RHC کی مکمل revamping اور up gradation کے لئے اور جو وہاں پر missing facilities ہیں وہ provide کرنے کے لئے ان تین ماہ کے بجٹ میں 40 ارب روپیہ رکھا گیا ہے یہاں پر Air-Ambulance کے حوالے سے بات ہوئی تو Air-Ambulance کا جو منصوبہ ہے اس کے حوالے سے بھی میں یہاں بتانا چاہوں گا کہ Air-Ambulance کے ساتھ ساتھ یہاں پر موٹرویز کے اوپر جو ambulance کا mechanism ہے اس کو بہتر کرنے کے لئے 1122 کا جو

ambulance کا سسٹم جو پنجاب کے 36 کے 36 اضلاع میں بڑے اچھے طریقے سے working کر رہا ہے موٹروے تک بڑھایا جا رہا ہے اور اس کے لئے تین ماہ کے بجٹ میں 70 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اسی طرح Nawaz Sharif Institute of Cancer Treatment And Research کیونکہ کینسر کے مرض میں جیسے جیسے اضافہ ہو رہا ہے اور یہاں پہ جو Private Sector Hospitals ہیں وہ بہت زیادہ charge کرتے ہیں لوگوں سے غریب آدمی اگر وہاں کوئی چلا جائے تو اس کا علاج نہیں ہوتا ہے۔ یہاں خاص طور پر شوکت خانم ہسپتال بار بار بات کرتے ہیں۔ اس ہسپتال میں مفت علاج ہوتا ہے مگر میں انتہائی معذرت کے ساتھ بتانا چاہوں گا کہ اگر کوئی غریب وہاں پر چلا جائے اور وہ third and fourth stage cancer کا مریض ہے تو اس کا وہاں فری علاج نہیں ہوتا ہے۔ امیر آدمی کا علاج تو ہو جاتا ہے ہاں اگر غریب آدمی first and second stage cancer patient ہے تو وہاں ان کا علاج ہوتا ہے وہ بھی ان کی مہربانی ہے اگر یہ ان کا علاج کرتے ہیں۔ امیر اور غریب کے فرق کو ختم کرنے کے لئے پہلا Nawaz Sharif Institute of Cancer Treatment And Research کے لئے 30 ارب روپے سے یہ Institute انشاءاللہ تعالیٰ ہم لاہور شہر میں بنائیں گے اور یہاں پر کسی امیر غریب کا فرق نہیں ہو گا یہاں پر ہر شخص کا فری علاج ہو گا۔ PKLI ہمارا پراجیکٹ تھا جہاں پر liver transplant ہوتا ہے اور وہ ایک state of the art hospital ہے۔ اس کے لئے بھی اس دفعہ بجٹ میں 10 ارب روپیہ رکھا گیا ہے ۔اس کے Endowment Fund کے لئے اور وہ Endowment Fund ان غریبوں کے لئے ہے جن کا وہاں پہ فری علاج ہو گا جو PTI کے دور میں نہیں ہوتا تھا۔ شہباز شریف جب وزیر اعلیٰ تھے تو اس ہسپتال میں جو دنیا کے top کے ڈاکٹرز تھے ان کو یہاں لے کے آئے تھے۔ وہ دنیا کے top کے پاکستانی ڈاکٹر تھے۔ ان کو امریکہ اور کہاں کہاں سے لے کر پاکستان آئے تھے۔ وہاں ان کی کروڑوں روپے سالانہ income تھی۔ اپنے پروفیشن سے کما رہے تھے۔ شہباز شریف ان کو یہاں لے کے آئے اور ان کو ہم کوئی تنخواہ نہیں دے رہے تھے اور پھر ان کے ساتھ جو کچھ ہوا میں اس کی detail میں نہیں جاتا ہوں۔ وہ ایک ڈیم والے بابا جی تھے انہوں نے ان ڈاکٹرز کے ساتھ بھی وہ ہی کیا جو ڈیموں کے ساتھ کیا تھا۔ کیونکہ ان کے پیچھے بھی کچھ ایسے محرکات تھے اس پر میں ابھی بات نہیں کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! 10-ارب روپیہ PKLI کے لئے بھی مختص کیا گیا ہے۔اس ہسپتال میں الحمدللہ غریبوں کا جو لوگ afford نہیں کرتے کیونکہ آپ کو پتا ہے liver transplant اور kidney transplant یہ بہت expensive treatments ہیں۔ ایک عام سفید پوش، مڈل کلاس اس علاج کو afford نہیں کر سکتا ہے۔ وہاں پر گورنمنٹ نے اس کا Endowment Fund 10-ارب روپے رکھا ہے۔ اس ہسپتال میں پہلے بھی لوگوں کا فری علاج ہو رہا ہے اور اب انشاءاللہ تعالیٰ پہلے سے بہتر علاج ہو گا۔ ہماری چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف جب سرگودھا اپنے وزٹ پر گئی چیف منسٹر بننے کے بعد تو سرگودھا جب وہ ہسپتالز میں گئی تو لوگوں کی بہت زیادہ complaints تھی کہ یہاں پہ cardiology کے شعبے میں اتنا کوئی بہتر mechanism نہیں ہے۔تو وہاں پہ محترمہ مریم نواز شریف نے فوری طور پر Nawaz Sharif Institute of cardiology سرگودھا کا اعلان کیا اور 10 ارب کی لاگت سے انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو بنائیں گے یہ بھی ہمارے ان 28 programs جو ہم نے اس بجٹ میں announce کئے اس میں شامل ہے۔ اسی طرح پنجاب کا نیا ایجوکیشن پروگرام ہم نے شروع کیا ہے۔ اس کے لئے دو ارب روپیہ، Laptop Scheme جسے ختم کر دیا گیا تھا وہ نوجوانوں کے لئے ایک بہت اچھا incentive تھا۔ ہائر ایجوکیشن والے جو بچے یونیورسٹیز اور کالجز میں ہوتے ہیں۔ آج کل دنیا تو global village بن چکی ہے۔ ہر بچے کی ضرورت ہے کہ اس کے پاس laptop ہونا چاہئے تو یہ گورنمنٹ نے اپنی سکیم دوبارہ start کی ہے۔ تاکہ ان بچوں کو میرٹ پر لیپ ٹاپ دیئے جائیں۔ اس کے لئے ڈیڑھ ارب روپیہ اس بجٹ میں رکھا گیا ہے۔ Chief Minister International Scholarship Program جو بچے بہت قابل ہیں ان کو گورنمنٹ Scholarship دے گی۔ تاکہ ہمارے بچے بھی جو afford نہیں کرتے جو مڈل کلاس اور غریبوں کے بچے پنجاب حکومت کے خرچے سے وہ بھی Ivy League Universities سے پڑھ کر اس ملک اور قوم کی خدمت کریں۔ اس طرح وزیر اعلیٰ انٹرن شپ پروگرام کے لئے اس تین ماہ کے بجٹ میں ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں اور اسی طرح "وزیر اعلیٰ ہنر مندی پروگرام" کے لئے 20۔ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ ملازمت پیشہ خواتین کے "Day Care Centers" کے لئے ایک ارب روپے رکھا گیا ہے۔Punjab Agriculture Transformation Program کے لئے دو ارب روپے

رکھے گئے ہیں۔ Model Agriculture Malls ہماری حکومت کا ایک بہت بڑا نیا initiative ہے کیونکہ پنجاب میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور ہمیں اس کا پوری طرح سے احساس ہے تو اس حوالے سے زراعت سے متعلقہ کسانوں اور کاشت کاروں کو ایک ہی چھت کے نیچے تمام سہولیات فراہم کرنے کے لئے یہ Punjab Agriculture Malls بنائے جائیں گے جہاں پر کھاد، بیج، ٹریکٹر، مشینری فراہم کرنے کے علاوہ زراعت سے متعلقہ ہر قسم کے information centers بھی موجود ہوں گے۔ انشاءاللہ

جناب سپیکر! Aquaculture Shrimp Farming ایک نئی چیز ہے جس کے لئے ایک روپے رکھا گیا ہے۔ پنجاب میں 82 سڑکوں اور شاہرات کی تعمیر و مرمت کے ایک بڑے پروگرام کے لئے 320۔ ارب روپے رکھا گیا ہے۔ اسی طرح Punjab Road Infrastructure Program کے لئے 10۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے منتخب ہونے کے بعد اس ہاؤس میں اپنی تقریر میں وژن دیا تھا کہ وہ پنجاب حکومت کو کیسے چلانا چاہتی ہیں ہیں تو اس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم وعدہ نہیں کریں گے کیونکہ سابق حکمرانوں نے "50 لاکھ گھروں کا وعدہ کر کے "50 ہزار گھر بھی شاید پانچ سالوں میں کسی کو نہیں دے سکے تو انہوں نے کہا کہ پہلے فیز میں "اپنی چھت اپنا گھر پروگرام" کے تحت ایک لاکھ گھروں کا وعدہ کرتے ہیں اور فوری طور پر اس پر کام شروع کر دیا گیا ہے جس کے لئے ان تین ماہ کے بجٹ میں 5۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جون میں آنے والے سالانہ بجٹ میں اس پروگرام کے لئے خطیر رقم مختص کی جائے گی اور ہماری کوشش ہو گی کہ فوری طور پر ایک لاکھ گھروں کا پراجیکٹ مکمل کر کے اسے phase-wise آگے بڑھائیں۔ ان شاءاللہ

جناب سپیکر! Smog کا مسئلہ لاہور اور دیگر بڑے شہروں میں کافی زیادہ ہو گیا ہے تو اس حوالے سے ہم نے Smog Free Punjab کے لئے اِن تین ماہ کے بجٹ میں 50۔ کروڑ روپے رکھے ہیں اور اسی حوالے سے electric buses and electric bikes ہم یہاں پر introduce کروا رہے ہیں جبکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے بچوں اور بچیوں یعنی youth کو بھی یہ electric bikes دی جائیں گی انشاء اللہ۔ Electric buses کے لئے دو ارب روپے اور electric bikes کے لئے ایک روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح پچھلے چند سالوں میں جس طرح

پنجاب میں "بزدار دور حکومت" میں ایک بہت bad governance تھی اور آپ کو کسی شعبہ میں بھی کام ہوتا ہوا نظر نہیں آیا جس کی وجہ سے یہاں پر کرپشن، کرپشن اور صرف کرپشن تھی اور وہ دور عمران خان کا تھا۔ یہ لوگ ہمیں کرپشن کا طعنہ دیتے ہیں میں international figures ان کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ جب 2018 ووٹ چوری کر کے پاکستان پر انہیں مسلط کیا گیا تھا تو اس وقت International Corruption Index پر پاکستان 117 ویں نمبر پر تھا جبکہ ان کے دور میں وہی پاکستان 142 ویں نمبر پر چلا گیا۔ اس طرح پوری دنیا کو پتا ہے کہ کس کے دور میں کرپشن عروج پر گئی۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! یہ ہمارے 28 پروگرام تھے جو میں نے اس ہاؤس کے سامنے گوش گزار کئے۔ یہاں پر بجٹ کے حوالے سے معزز ممبران حزب اختلاف بات کر رہے تھے تو میں بجٹ کی تھوڑی سی figures ان کے سامنے رکھتا ہوں۔ 18-2017 میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کے دور میں آخری بجٹ میں ڈویلپمنٹ کے لئے 635۔ رکھے گئے یعنی 635۔ ارب روپے کا پنجاب حکومت نے ڈویلپمنٹ بجٹ دیا جس میں سے تقریبا 500۔ ارب روپے سے زیادہ کی utilization بھی اس وقت ہو گئی تھی۔ اس کے بعد جعلی ووٹوں سے اور RTS بٹھا کر اقتدار میں آنے والی حکومت نے 19-2018 میں بجٹ دیا تو ان کی نااہلیوں اور نالائقیوں کی وجہ سے، وہ revenue collection ہی نہیں کر سکے، نہ فیڈرل میں نہ کر سکے کیونکہ نااہل ہی اتنے تھے اور باتیں بڑی بڑی مگر کام آتا نہیں تھا جبکہ صوبہ پنجاب میں revenue collection نیچے چلی گئی جس کی وجہ سے ان کے پاس ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈز ہی نہیں تھے۔ انہوں نے 19-2018 میں 238۔ ارب روپے ڈویلپمنٹ بجٹ کے لئے رکھے۔ کہاں 635۔ ارب روپے 18-2017 میں اور کہاں 238۔ ارب روپے رکھے گئے۔ پھر بھی ایک سال لگے رہے نہ وفاق چلا اور نہ صوبے چلے۔ اگلے سال ڈویلپمنٹ کا بجٹ 350۔ ارب روپے تھا، اس سے اگلے سال 21-2020 میں ڈویلپمنٹ کا بجٹ 337۔ ارب روپے کا تھا اور اگر میں utilization بتاؤں تو اس سے بھی کم تھی۔ اسی طرح 22-2021 میں شاید یہ تھوڑا کام سیکھ گئے تو ان کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ 560۔ ارب روپے پر پہنچا مگر 635۔ ارب روپے تک پھر بھی نہیں پہنچے۔ اسی دوران ان کی حکومت ختم ہو گئی اور اب اللہ کے فضل سے اس سال کا بجٹ جو اس ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے وہ 655۔ ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ بجٹ کے حوالے سے خاص طور پر ایجوکیشن اور ہیلتھ کے پروگراموں سے متعلق اپنے تمام معزز ممبران کی خدمت میں گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ جیسے ہم مفت ادویات فراہم کرتے ہیں تو یہ مفت ادویات کی فراہمی non development side سے ہوتی ہے۔ اسی طرح بہت سے ٹریننگ پروگرام ہوتے ہیں جو کہ ڈویلپمنٹ کا ہی حصہ ہوتے ہیں مگر بجٹ کی کتاب میں اگر یہ دیکھیں گے تو یہ non development side پر نظر آئیں گے۔ یہ نہیں ہے کہ non development side پر صرف تنخواہیں اور infrastructure کی development ہے اس کے علاوہ بھی بہت سے پروگرام ہوتے ہیں جو آپ کو non development side پر نظر آئیں گے۔

جناب سپیکر! اسی طرح اگر ایجوکیشن سیکٹر پر آئیں تو وہاں پر teacher trainings ہیں، میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس دفعہ ہم نے مفت ادویات کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں وہ آپ کو non development side پر نظر آئیں گے۔ اس سال education side پر بھی free text books کے لئے 11۔ ارب روپے سالانہ تھا اور اس کے علاوہ ٹیچرز ٹریننگ پروگرام کے لئے billions of rupees ہوتے ہیں کیونکہ ٹیچرز ٹریننگ پروگرام بھی quality of education کو بہتر کرنے کے لئے بہت ضروری ہیں تو یہ بھی آپ کو non development side پر ہی نظر آئیں گے۔

جناب سپیکر! ان کے دور حکومت میں یونیورسٹیاں بہت بنائی گئیں، ہمارے لئے بہت ہی افسوس کا مقام ہے کہ آپ بھی اس اسمبلی کے ممبر تھے اور آپ دیکھتے تھے کہ اس اسمبلی میں کیا ہوتا تھا کہ "Private Member's day" پر سب کچھ bulldoze کر کے، میرا تو دل کرتا ہے کہ اس پر ضرور بولوں کیونکہ بولنا چاہئے کہ دس، دس کروڑ روپے رشوت سپیکر چودھری پرویز الٰہی اور سیکرٹری اسمبلی محمد خان بھٹی لیتے تھے اور دس، دس مرلے پر دو، دو کمروں پر مشتمل عمارتوں میں پرائیویٹ یونیورسٹیاں بنا دیں۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! یونیورسٹی کے لئے پورا ایک criteria ہوتا ہے جس کو پورا کئے بغیر آپ انہیں اجازت نہیں دے سکتے اور یہ اپنے دور میں پورے محکمہ ہائر ایجوکیشن کو bulldoze کر کے اس اسمبلی سے پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے Act pass کرواتے تھے۔ اس سارے کھیل کے پیچھے

سیکرٹری اسمبلی محمد خان بھٹی پیسے پکڑتے تھے اور چودھری پرویز الٰہی سپیکر اسمبلی ہوتے تھے بس اللہ ہی معاف کرے جو اس وقت یہاں پر حالات تھے لیکن ان کی باتیں سُن لیں کہ اپنے دور میں یہ کیا اور یہ کیا جبکہ آج تک انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ممبران کی طرف سے یہ بات بھی بہت کی گئی اُن کا تو اعتراض بنتا ہے کہ ہمارے سکولوں میں ٹیچرز نہیں ہیں اور ہسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں ہیں تو میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں لیکن اس ہاؤس میں معزز ممبران حزب اختلاف کے ممبران شاید سارے ہی چلے گئے ہیں۔ (قہقہہ) اب پتا نہیں کیوں یہ دو تین ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔ چلیں، خیر ہے anyway میں انہیں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ ان کے دور میں recruitments ہی نہیں کی گئیں۔ اساتذہ کی آخری recruitment میاں شہباز شریف صاحب کے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب کے دور میں ہوئی تھی اور اب اس وقت پنجاب میں ایک لاکھ 17 ہزار آسامیاں ٹیچروں کی خالی ہیں۔ پانچ سالوں سے اساتذہ کی بھرتیاں نہیں ہوئیں۔ اسی طرح پرائمری ہیلتھ میں بہت سی سیٹیں خالی ہیں، سپیشلائزڈ ہیلتھ میں بھی بہت زیادہ سیٹیں خالی ہیں۔ میں نے آپ کو ریسکیو 1122 کے متعلق بتایا تو اس کے لئے 17۔ ارب روپے کا سالانہ بجٹ مختص کیا ہوا ہے جس سے ایمبولینس سروس پورے پنجاب میں دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ائیر ایمبولینس ابھی initial ہے اور اس کی exact figure ہم اس وقت بتائیں گے کیونکہ ابھی ہم کو ٹیشنز وغیرہ لے رہے ہیں کہ کس طرح ائیر ایمبولینس کام کرے گی لیکن اس تین ماہ کے بجٹ میں اس کا initial کام شروع کرنے کے لئے 44۔ کروڑ روپے ہم نے رکھا ہے اور ان شاءاللہ ان کو exact figure جون کے بجٹ میں ضرور بتائیں گے۔

جناب سپیکر! یہاں پر مہنگائی اور salaries کی بات بھی ہوئی تو مہنگائی بالکل ہے ہم یہ بھی بتانا چاہیں گے کہ 2018 میں مہنگائی کی شرح 4 فیصد تھی جب ہم سے ان کو 2018 میں حکومت ملی تھی لیکن جب ہمیں ان سے حکومت ملی تو مہنگائی کی شرح 30 فیصد سے اوپر تھی وہ بھی ان کی نااہلیاں اور نالائقیاں تھیں ان کی details میں، میں نہیں جانا چاہوں گا وہ پھر کبھی بات کریں گے۔ آخری بات یہ کہ ہماری حکومت نے پچھلے سال salaries increase کی تھیں جب جناب محمد شہباز شریف وزیر اعظم پاکستان تھے تو اس چیز کو دیکھتے ہوئے انہوں نے تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا اور پنجاب میں caretaker setup نے فیڈرل گورنمنٹ کے تناسب سے

تنخواہوں میں اضافہ کیا۔ میں ان کو بتاتا چلوں کہ گریڈ 17 سے گریڈ 21 تک افسران کی تنخواہوں میں 30 فیصد اضافہ کیا گیا تھا، گریڈ 1 سے گریڈ 16 کے ملازمین کی تنخواہوں میں 35 فیصد اضافہ کیا گیا تھا اور پنشن میں 17 فیصد اضافہ کیا گیا تھا۔ اس کا صوبہ پر تقریباً 30 فیصد financial impact آیا تھا۔

جناب سپیکر! ہمارے اپوزیشن لیڈر یہاں سے چلے گئے ہیں تو ان کی بھی کچھ باتیں تھیں جس پر میں ان سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔ اب وہ یہاں نہیں ہیں مگر پھر بھی قائد حزب اختلاف نے دانش سکولز کے حوالے سے پراجیکٹ کی مخالفت کی لیکن ہمارے بہت سے اپوزیشن کے ممبران نے بھی کہا کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں بھی دانش سکولز ہونے چاہئیں تو انشاءاللہ ضرور دانش سکولز بنائیں گے۔ یہاں پر قائد حزب اختلاف نے بات کی تھی جس میں مخالفت اور تنقید تھی کہ air ambulance کا ہیلی پیڈ کیسے بنائیں گے تو میں اس کا بجٹ بتا چکا ہوں۔ میں اپنے معزز قائد حزب اختلاف کو صرف یہ بتانا چاہتا کہ مسلم لیگ (ن) مشکل کو ممکن بنانے ہی کا نام ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ کے لئے موٹرویز کا تصور شاید عجوبہ تھا، آپ کو میٹرو بسیں بھی feasible نہیں لگتی تھا، ای روزگار بھی feasible نہیں لگتا تھا، Safe City Authority, Forensic Science Agencies and Solid Waste Management کی کمپنیاں یہ سب کچھ آپ کے لئے ناممکن تھا جس کو ہم نے 2018 میں ممکن بنایا تھا۔ یہاں پر قائد حزب اختلاف نے نوجوانوں کی بات کرتے ہوئے کچھ شرما گئے اور ہمیشہ کی طرح نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی اپنی جماعت کی روش کو برقرار رکھتے ہوئے صرف ایک پروگرام کا ذکر کیا جبکہ ہمارا بجٹ نوجوانوں کے لئے بے پناہ مواقع، شاندار پیکج اور جدید تقاضوں کے ہم آہنگ منفرد پروگرام سے بھرپور ہے جس کا ذکر میں اپنی تقریر کی شروعات میں کر چکا ہوں۔ اسی طرح رمضان نگہبان پیکج ان کو بہت بُرا لگ رہا ہے۔ غریبوں لوگوں کے لئے ایک تحفہ ہے جو کہ ایک اسلامی فلاحی مملکت کو provide کرنا چاہئے اس نظریے پر چلتے ہوئے چیف منسٹر صاحبہ نے یہ پروگرام رکھا اور 65 لاکھ گھروں میں رمضان پیکج جا رہا ہے۔ یہ ان کو اچھا نہیں لگ رہا مگر ان غریبوں کے لئے بہتر ہے۔ ہمارے لوگ اس کی کوالٹی خود چیک کر رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ جب یہ پروگرام شروع کیا گیا تو اس وقت کابینہ نہیں بنی تھی اس سے پہلے چیف منسٹر صاحبہ جیسے آئیں تو رمضان مہینہ آ گیا اور انہوں نے

رمضان شریف کی وجہ سے فوری طور پر یہ package announce کیا اور ان شاءاللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ میں اپنے ٹریژری کے بھائیوں اور بہنوں کو بتانا چاہوں گا اور اپوزیشن کے معزز ارکان کو بھی بتانا چاہوں گا کہ ان شاءاللہ next year اس میں آپ کو بہت بہتری نظر آئے گی کیونکہ ابھی ہمارے پاس ٹائم بہت کم تھا۔ جب آپ کوئی نئی چیز شروع کرتے ہیں اور ہماری سرکاری مشینری کو جس کی عادت نہیں ہوتی تو اس میں problem آتے ہیں وہ تھوڑے سے ہیں ان شاءاللہ ہم یہ سارا کچھ دیکھ رہے ہیں اور اس پر Cabinet Committee بھی بنی ہوئی ہے اور چیف سیکرٹری کی سربراہی میں سیکرٹریز کی کمیٹی بنی ہوئے ہے ان شاءاللہ رمضان نگہبان پیکج میں اگلے سال اضافہ بھی کیا جائے گا اور ان شاءاللہ تعالیٰ اگلے سال اس سے بہتر ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر جنوبی پنجاب کے حوالے سے کافی بات ہوئی تو میں بتانا چاہوں گا کہ جنوبی پنجاب بالکل ہماری ترجیحات میں ہے اور ہمارے پاس جو مختصر سا تین ماہ کا بجٹ ہے اس میں بھی ہم نے جنوبی پنجاب کو پیچھے نہیں چھوڑا اور بھولے نہیں ہیں۔ اس ایوان کے سامنے میں چند گزارشات اس حوالے سے پیش کرنا چاہوں گا کہ 13 کروڑ روپے کی لاگت سے بہاولپور تا جھانگڑہ شرقی دورویہ سڑک کی تعمیر ہے، 27 کروڑ روپے کی لاگت سے ملتان تا وہاڑی دورویہ سڑک کی تعمیر ہے، 66 کروڑ روپے کی لاگت سے چیچہ وطنی تا لیہ براستہ چوک اعظم 200 کلومیٹر دورویہ سڑک کی تعمیر ہے۔ علاوہ ازیں جنوبی پنجاب کے اضلاع میں 115 ارب روپے کی لاگت سے 25 بڑی سڑکیں ہیں جن کی لمبائی تقریباً 811 کلومیٹر کی تعمیر اور بحالی بھی موجود ہے اور ADP میں بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی پنجاب کے لئے ساڑھے تین ارب روپے کے ترقیاتی پروگرام ہیں اور Sustainable Development Program for South Punjab 2023-24 اس ADP میں شامل ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک مرتبہ پھر تمام اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ بجٹ اللہ کے فضل و کرم سے سے محض 21 دن کی کاوشوں کا نتیجہ ہے مختصر ترین وقت میں structural reform پر مبنی منصوبہ جاتا کو نہ صرف تشکیل دیا گیا بلکہ بجٹ کی فراہمی بھی یقینی بنائی گئی۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کے وسژن اور ہدایات کے مطابق آنے والے دنوں، مہینوں اور سالوں میں معاشرے کے

تمام طبقات کی تجاویز اور مشاورت کے عمل کو مقدم رکھتے ہوئے آپ کی حکومت صوبہ پنجاب اور اس کی عوام کی خدمت کا ایک نیا باب رقم کرے گی۔ آمین۔ پاکستان پائندہ باد۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Honorable Finance Minister! بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ Now the House is adjourned to meet on Thursday 28th March 2024 at 10 a.m.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

جمعرات، 28-مارچ 2024

(یوم الخمیس، 17-رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5: شمارہ 7

527

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعرات، 28۔مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

GOVERNMENT BUSINESS

ANNUAL BUDGET STATEMENT FOR THE YEAR 2023-2024

(1) Discussion and Voting on Demands for Grants 2023-2024

Demand No. PC21001	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.17,618,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Opium.	Pages 1-2 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21002	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.8,547,615,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Land Revenue.	Pages 3-4 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

Demand No. PC21003	528 A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.1,729,519,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Provincial Excise.	Pages 5-6 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21004	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.410,589,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Stamps.	Pages 7-8 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21005	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.5,912,950,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Forests.	Pages 9-10 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21006	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.129,821,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Registration.	Pages 11-12 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

Demand No. PC21007	529 A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.971,661,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Charges on Account of Motor Vehicles Acts.	Pages 13-14 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21008	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.1,390,717,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Other Taxes and Duties.	Pages 15-16 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21009	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.30,837,685,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Irrigation and Land Reclamation.	Pages 17-18 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21010	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.102,425,927,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of General Administration.	Pages 21-22 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

Demand No. PC21011	530 A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.35,398,787,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Administration of Justice.	Pages 25-26 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21012	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.18,169,081,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Jails and Convict Settlements.	Pages 29-30 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21013	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.163,364,638,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Police.	Pages 31-32 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21014	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.376,182,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Museums.	Pages 33-34 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

	531	
Demand No. PC21015	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.110,899,621,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Education.	Pages 35-36 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21016	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.220,512,009,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Health Services.	Pages 37-38 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21017	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.19,220,526,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Public Health.	Pages 39-40 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21018	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.24,287,486,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Agriculture.	Pages 41-42 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

	532	
Demand No. PC21019	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.1,343,110,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Fisheries.	Pages 43-44 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21020	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.19,067,592,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Veterinary.	Pages 45-46 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21021	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.2,175,172,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Co-operation.	Pages 47-48 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21022	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.13,067,689,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Industries.	Pages 49-50 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

Demand No. PC21023	533 A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.18,187,677,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Miscellaneous Departments.	Pages 51-52 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21024	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.15,574,579,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Civil Works.	Pages 53-54 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21025	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.28,616,495,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Communications.	Pages 57-58 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21026	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.3,541,803,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Housing and Physical Planning Department.	Pages 59-60 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

	534	
Demand No. PC21027	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.16,168,917,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Relief.	Pages 61-62 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21028	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.392,090,700,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Pension.	Pages 65-66 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21029	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.342,674,000,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Stationery and Printing.	Pages 67-68 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21030	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.61,821,668,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Subsidies.	Pages 69-70 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

	535	
Demand No. PC21031	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.674,892,819,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Miscellaneous.	Pages 71-72 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC21032	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.1,038,203,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Civil Defence.	Pages 73-74 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC13033	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.370,701,153,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of State Trading in Foodgrains and Sugar.	Pages 75-76 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC13035	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.1,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Loans to Government Servants.	Pages 79-80 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

	536	
Demand No. PC13043	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.76,758,538,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc.	Pages 81-82 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC13050	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.121,884,000,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Investment.	Pages 89-90 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC13052	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.150,000,000,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Repayment of Loans to Other Entities.	Pages 93-94 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC22036	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.356,203,912,340 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Development.	Pages 97-98 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

	537	
Demand No. PC12037	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.20,082,640,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Irrigation Works.	Pages 99-100 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC12041	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.147,476,784,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Roads and Bridges.	Pages 101-102 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC12042	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.130,786,666,083 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Government Buildings.	Pages 103-104 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024
Demand No. PC12043	A MINISTER to move that a sum not exceeding Rs.65,290,442,000 be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of Loans to Municipalities/Autonomous Bodies ETC.	Pages 105-106 of Estimates of Charged Expenditure & Demands for Grants (Current & Development Expenditure) for 2023-2024

538

(2) LAYING OF TH SCHEDULE OF AUTHORIZED EXPENDITURE

LAYING OF THE SCHEDULE OF AUTHORIZED EXPENDITURE FOR THE YEAR 2023-2024

A MINISTER to lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2023-2024.

539

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعرات، 28-مارچ 2024

(یوم الخمیس، 17-رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 11 بج کر 36 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَلَا
تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ
عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾

سورۃ حٰمٓ السجدہ (آیات نمبر 34 تا 35)

اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو سخت کلامی کا ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو۔ ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور انہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (35)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُجھ خطا کار سا اِنسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار ﷺ کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہلِ مدینہ کی یہ بات
زِندہ رہنا ہو تو اِنسان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دِل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں درخواست کروں گا چونکہ آج بجٹ کو ہم نے اس ہاؤس میں پاس کرنا ہے جس کا ایک بڑا set procedure ہے جس سے کوئی چیز، پوائنٹ آف آرڈرز یا کسی اور وجہ سے بھی ہم باہر نہیں نکل سکتے تو میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ تشریف رکھیں۔ We will keep this for some other time. Thank you very much.

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا اِستحقاق بہت بُری طرح مجروح ہوا ہے جس پر میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری آپ سے درخواست ہے کہ we will look after that اور ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ کا اِستحقاق مجروح ہو اور اس کا کوئی proper notice نہ لیا جائے۔ آج we are confined in the budgetary proceedings اور وہ rules ہمیں ایسا کہتے ہیں کہ ہم اس کے علاوہ کسی اور چیز کو take up نہیں کر سکتے تو I would request کہ آپ تشریف رکھیں We will take it afterwards.

حلف

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ آج ایک منتخب رکن حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں تو اُن سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور اِس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرما دیں۔

(اس مرحلہ پر جناب احمر بھٹی نے بطور رکن پنجاب اسمبلی اپنے عہدے کا حلف اٹھایا
اور بعد ازاں حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

سرکاری کارروائی

بحث

مطالبات زر برائے سال 24-2023 پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم سالانہ بجٹ 24-2023 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کریں گے۔ اس سے پہلے تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار کو ایجنڈے پر نہیں لایا جارہا تاکہ آپ کو on the opposition side اپنی Cut Motions پر بات کرنے کا زیادہ موقع ملے اور وزیر خزانہ اپنی demands دے لیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: سالانہ بجٹ 24-2023 میں مطالبات زر کی تعداد 42 ہے جن میں سے اپوزیشن نے 7 مطالبات زر میں Cut Motions پیش کی ہیں۔ پہلے Cut Motions والے مطالبات زر پر کارروائی ہو گی۔ حکومت اور اپوزیشن میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وقت کی قلت کی وجہ سے ہر ایک Cut Motion پر صرف ایک ہی ممبر بات کریں گے۔ اِس کے بعد باقی مطالبات زر پر کارروائی Rules of Procedure 1997 کے Rule 144 کے تحت براہِ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

Discussion and Voting on Demands for Grants 2023-2024. Demand No.PC-21009 Irrigation and Land Reclamation. Minister for Finance may move Demand No.PC-21009.

مطالبہ زر نمبر PC-21009

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr. Speaker! I move:

"That a sum not exceeding **Rs.30,837,685,000/** be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Irrigation and Land Reclamation.**"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a sum not exceeding **Rs.30,837,685,000/** be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Irrigation and Land Reclamation.**"

Cut Motion received in this demand is from Mr Ahmad Khan, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Aftab Ahmad Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Chaudhry Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali,Mr Mumtaz Ahmad,Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Ismael, Ms Ashifa Riaz, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Waqas Mahmood Maan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Ms Misbah Wajid,

Mr Humble Sanaa Kareemi, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Chaudhry Muhammad Ejaz Shafi, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Zahid Ismail, Mr Shahab Ud Din Khan and Khawaja Salah Ud Din Akbar. Any mover may move it.

MR SHAHAB UD DIN KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the total of **Rs.30,837,685,000/** on account of Demand No.PC-21009 Irrigation and Land Reclamation be reduced to Re.1/."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the total of **Rs.30,837,685,000/** on account of Demand No.PC-21009 Irrigation and Land Reclamation be reduced to Re.1/."

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): MrSpeaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج اس ایوان میں PC-21009 کے تحت جو ڈیمانڈ پیش کی گئی ہے اس کی مالیت 30,837,685,000/ ہے۔ آپ کے توسط سے Finance Minister صاحب میری صرف اتنی گزارش ہو گی کہ صوبہ پنجاب میں ہمارا نہری نظام جو اس وقت سے چل رہا ہے اس میں یہ amount بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ اگر میں 1951 سے شروع ہوں تو یہ میری ایک لمبی چوڑی تقریر ہو جائے گی۔ جب ہم پہلے کالونیز declare ہوئے تو یہ اریگیشن سسٹم اس وقت سے ہے۔ ہمیں چاہئے تو یہ تھا کہ ہم اس کو بڑھاتے لیکن بد قسمتی سے اس کو بڑھانا تو

دور کی بات ہم اس پر focus ہی نہیں کر سکے۔ پنجاب کے 36 اضلاع میں سے تقریباً 9 اضلاع وہ ہیں جنہیں کالونیز ڈسٹرکٹ کہتے ہیں جہاں اریگیشن سسٹم 1951 سے آیا۔

جناب سپیکر! میں ساؤتھ پنجاب کی بات کر رہا ہوں اور اس سسٹم کو بڑھانے کی بات کر رہا تھا جہاں سے آپ کا بھی تعلق ہے۔ ہمیں 1951 میں ایک تھل کینال ملی اور اس تھل کینال کا son of the soil لوکل مالک تھا اس کا گورنمنٹ سے ایک معاہدہ ہوا۔ وہ یہ معاہدہ تھا کہ ہم سے یعنی son of the soil سے گورنمنٹ نے تمام زمین acquire کر لی۔ گورنمنٹ نے جو زمین acquire کی ہمیں اس کا 25٪ واپس ملنا تھا اور اس کو TDA land declare کر دیا گیا۔ اس وقت ایک TDA act بنا۔ اس وقت 1952 میں جو TDA act بنا ساؤتھ پنجاب میں اس ایکٹ پر بد قسمتی سے عملدرآمد نہیں ہو رہا تھا۔ وہ معاہدہ یہ تھا کہ گورنمنٹ نے زمین کو بھی level کرنا ہے اور آپ کو پانی بھی پورا دینا ہے۔ ہم جسے تھل کینال کہتے ہیں وہ چشمہ کے مقام سے نکل رہی ہے اور اس سے میانوالی، بھکر، خوشاب، لیہ، راجن پور اور رحیم یار خان کے اضلاع سیراب ہوتے ہیں۔ آگے اس سے بہت شاخیں یعنی link نکلتی ہیں۔ اگر آپ نے یہ 30۔ ارب روپے دینے ہیں تو کم از کم اس میں main بات یہ ہے کہ پانی تو پورا آنا چاہئے۔ اب اس تھل کینال کی 1993 میں re-modeling شروع ہوئی اور اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ اس کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کا 35 سالہ اقتدار ہے اس دور میں اس پر توجہ نہیں دی گئی۔ اس تھل کینال میں 7000 کیوسک پانی آنا تھا اس کو پورا کرنے کے لئے اس کی re-modeling ہونی تھی۔ اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی کے دور میں اس پر کام میانوالی سے شروع ہوا اور بھکر تک ہوا لیکن بد قسمتی سے جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی تو اس کی re-modeling پر کام روک دیا گیا، یہی بات آپ ساؤتھ پنجاب کے کسی ممبر سے پوچھ سکتے ہیں اور ہر ممبر کی آواز ہے کہ یہ وارابندی ختم ہو۔ گورنمنٹ کے ساتھ جو ہمارا معاہدہ تھا اس پر عمل درآمد نہ کیا گیا، ہمیں نہ ہی زمین لیول کر کے دی گئی اور نہ ہی پانی پورا دیا گیا۔ ہم لوگوں نے 75 فیصد زمین گورنمنٹ کو دے دی لیکن ہمارے ساتھ کئے گئے معاہدہ پر عملدرآمد نہیں ہوا اور ہماری جو پانی کی ضرورت تھی آج تک پانی کی ضرورت پوری نہیں کی گئی۔ میری صرف اور صرف یہ request ہو گی کہ بجٹ میں جو 30۔ ارب روپے اتنی huge amount رکھی گئی ہے تو میں آپ کے توسط سے honorable Irrigation Minister اور honorable Finance Minister سے یہ

گزارش کروں گا کہ اس تھل کینال کی re-modeling کو پورا کیا جائے اور اس بجٹ میں اس کی re-modeling کے لئے پیسا رکھا جائے تاکہ ان پانچ چھ اضلاع کے پانی کا مسئلہ ہے وہ پورا ہو، وارابندی کا سسٹم ختم ہو اور کاشتکار خوشحالی سے اپنی فصل کاشت کر سکے۔ Thank you.

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! رولز میں یہ ہے کہ جو متعلقہ وزیر ہیں وہ اس Cut Motion کا جواب دیں گے تو ہمارے اریگیشن منسٹر صاحب یہاں پر بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، honorable Minister صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! ہم نے جو ڈیمانڈ کی ہے یہ چونکہ پہلے سالوں کی طرح یہ سال نہیں تھا اس کے اندر دو دو اور تین تین مہینوں کے بجٹ approved ہوئے ہیں۔ یہ تین مہینے یا چار مہینے کے بجٹ کا remaining portion ہے ہم نے اس کے لئے یہ ڈیمانڈ رکھی ہے۔ جہاں تک تھل کینال کا تعلق ہے جس کا ذکر معزز ممبر نے کیا ہے۔ اس میں 7500 کیوسک پانی چل رہا تھا اس کے بعد میرے محکمے کی اطلاع کے مطابق پانی 9000 کیوسک ہو چکا ہے۔ جہاں تک تعلق ہے کہ اس کو ایک روپیہ کر دیا جائے تو یہ ایک روپیہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے پاکستان اور پنجاب کی معیشت کو بٹھا دیا جائے۔ مجموعی پیداوار کا 20 فیصد حصہ زراعت کا ہے جو کہ پانی کے بغیر ممکن نہیں ہے اور افرادای قوت میں ہمارا کل حصہ 48 فیصد ہے یہ اُس کو standstill پر لانے والی بات بن جائے گی۔ ہم نے جو demand رکھی ہے اُس کے لئے آپ کو یہ بھی عرض کروں کہ ہمارے نہری نظام کی کل مالیت تقریباً 20 ارب ڈالر ہے، اس کو maintain رکھنے کے لئے جو international standerds ہیں اُن کے مطابق کم از کم two percent should be allocated for the maintenance of the system۔ لیکن ہم جو آپ سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں یا جو ہمیں مل رہا ہے is point two percent تو یعنی یہ اُس سے کافی زیادہ کم رقم ہمیں دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ان کا یہ اعتراض ہے کہ تھر کینال کی remodeling کے اندر کوئی issue ہے تو بالکل ہم نے اس کو take up کیا ہوا ہے میں نے ابھی محکمے سے پوچھا ہے تو وہ بتا رہے ہیں کہ تھل کینال کی remodel ہو چکی ہوئی ہے۔ اس کے اندر اگر مزید بہتری کی یا اس کو

ٹھیک کرنے کی گنجائش ہے تو میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھنے کے لئے بھی تیار ہوں اور ان کی تجاویز کو ہم بالکل سنیں گے۔Thank you۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the total of **Rs.30,837,685,000/** on account of Demand No.PC-21009 Irrigation and Land Reclamation be reduced to Re.1/."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs.30,837,685,000/** be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Irrigation and Land Reclamation."**

(The motion was carried) (Demand No.PC-21009 was approved.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Finance may move Demand No.PC-21013.

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب احمد خان!

قائدِ حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں نے سپیکر صاحب کو request کی تھی سیکرٹری اسمبلی بھی وہاں موجود تھے کہ ہمیں ہماری ہر Cut Motion پر جتنے ممبرز کے نام لکھے ہوئے ہیں اُن میں سے دو دو، تین تین ممبرز بات کریں گے۔ آپ ان ممبرز کو بات کرنے دیں۔ پانچ منٹ، دس منٹ کی بات ہوتی ہے یہ ہماری بات ہوئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب احمد خان! پہلے جو motion move ہوئی ہے وہ approved ہو گئی ہے تو اگلی Cut Motion پر آپ کے دو تین یا جتنے ممبرز بات کر سکتے ہیں کریں۔ بہت شکریہ۔ جی،

DEMAND No.PC-21013

POLICE

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Finance may move Demand No.PC-21013.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr. Speaker! I move:

> "That a sum not exceeding **Rs.163,364,638,000/** be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Police.**"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That a sum not exceeding **Rs.163,364,638,000/** be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Police.**"

Cut Motion received in this demand from Mr Ahmad Khan, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Aftab Ahmad Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Mushtaq

Ahmed, Ms Zarnab Sher, Chaudhry Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali,Mr Mumtaz Ahmad,Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Ismael, Ms Ashifa Riaz, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Waqas Mahmood Maan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Ms Misbah Wajid, Mr Humble Sanaa Kareemi, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Chaudhry Muhammad Ejaz Shafi, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Zahid Ismail, Mr Shahab Ud Din Khan and Khawaja Salah Ud Din Akbar. Any mover may move it.

MR JUNAID AFZAL SAHI: Mr Speaker! I move:

> "That the total of **Rs.163,364,638,000/** on account of Demand No.PC-21013 Police be reduced to Re.1/."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the total of **Rs.163,364,638,000/** on account of Demand No.PC-21013 Police be reduced to Re.1/."

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr. Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب جنید افضل ساہی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! یہ جو Cut Motion اپوزیشن کی طرف سے police کے لئے لایا گیا ہے اس کے اندر مختصراً گزارش یہ ہے کہ تمام

departments کے اندر وزیر خزانہ نے جو بجٹ کے اندر amounts مانگی ہیں یا sanction کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ non-productive قسم کے utilize funds کرنا چاہ رہے ہیں اس کا عملی طور پر پنجاب کی عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس کے اندر سب سے ضروری چیز اگر Police Department کو دیکھیں تو ان کی کارکردگی ازل سے سوالیہ نشان ہے۔ انہوں نے آج تک جو سب سے زیادہ کارروائی کی ہے وہ جرائم کو روکنے کے لئے نہیں کی بلکہ وہ پاکستان تحریک انصاف کو روکنے کے لئے کی ہے۔ ان کا sole مقصد ہے کہ پاکستان کے اندر پنجاب پولیس کو ایک ڈراؤنا خواب بنایا جائے، ان لوگوں کو صرف اور صرف سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے، ان کے through ایک ہی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے کارکنوں کو گرفتار کیا جائے، اُن کی ناحق گرفتاری کے بعد ایک ایسا پریشر tactics پولیس کے ہاتھوں استعمال کیا جائے کہ یہاں پر پاکستان تحریک انصاف کا ووٹ بینک disturb ہو۔

جناب سپیکر! یہاں پر جو کارکردگی پنجاب پولیس نے دکھائی ہے اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک روپیہ بھی زیادہ ہے جو ان کی کارکردگی ہے یہ ایک ٹیڈی پیسا کے حق دار نہیں ہیں۔ انہوں نے جو کچے کے ڈاکوؤں کا احتساب کرنا تھا اُن کو پکڑنا تھا، اُن کی بجائے یہ خود پکے کے ڈاکو بن گئے ہیں۔ دن دہاڑے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کے گھروں پر چھاپے مارے جاتے تھے، وہاں پر یہ پکے کے ڈاکو پنجاب پولیس کی وردی کے اندر لوٹ مار کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جتنی تنخواہیں اور مراعات ہیں اُن کے اوپر بھی قدغن لگنی چاہئے، جو non-productive قسم کے development funds کی میں نے بات کی ہے اُس کے اندر سب سے کلیدی کردار اگر آپ ان کے head کے اندر ہی دیکھیں تو جو buildings کا head رکھا گیا ہے۔ مجھے بتایئے پنجاب کے اندر ماڈل تھانوں کے نام پر اربوں روپیہ مختص کرنے کی بات کی جا رہی ہے، یہ بتائیں کے ان تھانوں سے کیا ہونا ہے؟ عام آدمی، غریب آدمی ان کے پاس جاتے ہوئے ڈرتا ہے، اپنی روداد سناتے ہوئے ڈرتا ہے اگر کسی کے گھر ڈکیتی ہو جائے تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر میں پنجاب پولیس کے پاس گیا جتنا مال ڈاکو لوٹ کر لے گئے ہیں بقایا ماندہ مال پنجاب پولیس کھا جائے گی۔ وہ بندہ اپنے crime کی report کروانے کے لئے ان کے پاس نہیں جاتا۔

جناب سپیکر! جو crime ان کے پاس report ہوئے ہیں، پولیس کی اپنی کارکردگی ان کی website پر لکھی ہوئی ہے more than fourteen percent جو کیسز ہیں وہ آج کے دن تک unsolved ہیں تو ہم ان کو پیسے کس لئے اس غریب عوام کی جیب کاٹ کر دیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمہ کو جب تک اپنی کارکردگی دکھانے کے لئے کوئی parameters set نہیں کئے جاتے ان کا fund بالکل cut کرنا چاہئے ان کو fund نہیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! آخر میں آپ سے بھی اور وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے بھی جب یہ بجٹ بنایا جاتا ہے خصوصی طور پر جب Annual Development Program کی کتاب ہمیں دی جاتی ہے تو اُس کو براہ کرم اُردو کے اندر لکھا اور شائع کیا جائے۔ تمام department بشمول پولیس کے اندر یہ جو بابوں کے دفتروں کی تزئین و آرائش کے لئے glorified قسم کے انگریزی کے الفاظ rehabilitation, revamping, renovation لکھے جاتے ہیں اس سے شاید لکھنے والے کو بھی شرم نہیں آتی، بجٹ کے اندر اُس کی approval دینے والوں کو بھی شرم نہیں آتی اور اس ہاؤس میں اکثریت کو بجٹ پاس کرواتے ہوئے بھی شرم نہیں آتی، کم از کم تزئین و آرائش لکھا جائے گا تو لکھنے والوں، پڑھنے والوں، بولنے والوں اور پاس کرنے والوں سب کو شرم آئے گی۔ پاکستان، پنجاب کی عوام کو پتا لگے گا کہ یہ صرف بابوں کا دیس ہے، ہم یہاں پر ہندوستان سے علیٰحدہ ہو کر آئے اس وجہ سے تھے کہ یہاں پر دو قومی نظریہ نہیں چلے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بابوں کے دیس کے اندر بابو برہمن بن کر بیٹھے ہیں اور ہم جیسی عام عوام ادھر شودروں کی زندگی گزار رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کروں گا کہ اس Cut Motion کی خصوصی طور پر support کی جائے اور یہاں پر ایک روپیہ نہیں، ایک ٹیڈی پیسا نہیں، ایک دمڑی نہیں ان کو دینی چاہئے بلکہ ان کا احتساب ہونا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترم!

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ پولیس کے لئے 163۔ ارب روپے رکھا ہے۔ اس طرف پچھلے سال سے بھی زیادہ نوازا گیا ہے، پولیس کی جو ناصرف گزشتہ دو سال میں جو

کارکردگی ہے بلکہ اُن کا ایک regular قسم کا جو behavior ہے اُس پر بھی بات کروں گا ان کی training پر آپ نے کوئی 4400million rupees رکھے ہیں کہ ان کی training کی جائے ادھر والے یا اُدھر والے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہیں کہ کیا اُن کی کوئی ٹریننگ ہے کہ عام انسان کے ساتھ کس طرح سے بات کرنی ہے؟ میں بیرون ملک بھی رہا ہوں وہاں کسی شخص کو تھانے میں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اگر کسی کو کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو وہ پولیس کو کال کرتا ہے تو پولیس اس کے دروازے پر آتی ہے اور آکر کہتی ہے کہ sir, may I help you? لیکن اس کے برعکس ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے کہ ایک سائل جو اپنے موبائل گنوا کر، جیب کٹوا کر یا اپنے بچے کے اغواء کی ایف آئی آر کٹوانے تھانے میں جاتا ہے تو اس کی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی جب تک وہ اس پولیس والے کو رشوت نہیں دیتا یا کسی کی سفارش نہیں کرواتا بلکہ آپ الٹا اُس کا رویہ دیکھیں گے تو وہ کبھی یہ نہیں کہے گا کہ کیا میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں، آپ نے جو اِن پولیس والوں کی ٹریننگ کے لئے پیسے رکھے ہیں تو مجھے یہ ایوان بتائے کہ یہ ٹریننگ کہاں پر ہوتی ہے کیا ان کی کوئی اخلاقی ٹریننگ بھی کی جاتی ہے؟ اس پورے ایوان میں کوئی ایسا شخص ہے جو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے کہہ دے کہ ان کی ٹریننگ ہوتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ بالکل نہیں ہوتی۔ پچھلی مرتبہ 3900 ملین روپے سپلائی کے لئے رکھے گئے اور اس مرتبہ 5 ہزار ملین روپے رکھے گئے ہیں تو میرے خیال میں انہوں نے اس مرتبہ پولیس کی وردی تبدیل کرنے لئے کے لئے بھی فنڈز رکھے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ پہلے ان کو تبدیل کر لیں پھر ان کی وردیاں بھی تبدیل کر لیجئے گا۔ ان کی آج یہ صورت حال ہے کہ اگر ان کو آج احرام بھی پہنا دیں گے تو یہ تب بھی رشوت مانگیں گے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے ایف آئی آر پر بات کر لیں۔ ایک ایف آئی آر جو کسی کی بھی زندگی بدل سکتی ہے۔ ایک ایف آئی آر جو 15، 14 یا 16 سالہ بچے پر ہو جائے تو اس ایف آئی آر کی وجہ سے اس بچے کا مستقبل تباہ ہو سکتا ہے۔ ایک ایف آئی آر کا متن کیا ہوتا ہے کہ میں فلاں فلاں، ایس آئی، ہمراہ ایس آئی فلاں فلاں، گاڑی نمبر فلاں فلاں اور ہمراہ کانسٹیبل فلاں فلاں وہاں سے گزر رہے تھے کہ آگے سے لوگ ہاتھوں میں ڈنڈے اور اسلحہ اٹھائے آئے اور انہوں نے فائرنگ کرنی شروع کر دی، انہوں نے گاڑی کو آگ لگا دی اور پولیس کی وردیاں پھاڑ دیں لیکن جب وہ عدالت میں جاتا ہے تو نہ کسی کی وردی پھٹی ہوتی ہے، نہ ہی کوئی گاڑی ٹوٹی ہوتی ہے اور نہ ہی کسی نے

کوئی فائرنگ کی ہوتی ہے تو پھر اس کے بعد کیا کیا جاتا ہے کہ جی، اس سے یہ ریوالور برآمد ہو گیا ہے اور یہ ڈنڈا برآمد ہو گیا ہے یہ تو عام پبلک کے ساتھ ہو رہا ہے تو ٹھیک ہے ہونے دیں کیونکہ وہ کیڑے مکوڑے ہیں ان کی کوئی اوقات نہیں ہے۔ میں اس ایوان کے سامنے اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ یہ پچھلے دنوں میں ہم پر جتنی بھی ایف آئی آرز بنائی گئی ہیں یہ سب کی سب جھوٹی اور من گھڑت ہیں، ہم یہاں آکر بیٹھتے ہیں اور یہ پنجاب کا سب سے بڑا ایوان ہے ہمارے اوپر 10-مارچ کو 6-ایف آئی آرز درج ہوتی ہیں اور 6 کی 6 ایف آئی آرز کا یہی متن ہوتا ہے۔ ہمارے ساتھ ساتھ آپ کی پارٹی کے بھی 6 یا 7 ایم پی ایز اس میں nominate ہوتے ہیں، آپ اس ایوان کے custodian ہیں، آپ نے اس ایوان کے ایم پی ایز کی حفاظت کرنی ہے، اگر آپ ان کے پروڈکشن آرڈر جاری نہیں کر سکتے، اگر آپ ان کی حفاظت کر کے انہیں ہاؤس میں لا کر حلف نہیں لے سکتے تو آپ اس طرح کیجئے کہ اپوزیشن کی side پر جو ایم پی اے صاحبان بیٹھتے ہیں ان کو legal aid دے دیجئے تاکہ وہ اپنے جھوٹے مقدمات کا خود ہی مقابلہ کر سکیں۔ ہمارے ایک ایم پی اے نے اس دن کہا کہ رمضان کا مقدس مہینہ ہے ہماری طرف کے لوگوں میں سے کسی نے عمرہ کرنے جانا ہے یا کسی نے باہر کے ملک اپنے بچوں کو ملنے کے لئے جانا ہے تو انہیں باہر کے ملک جانے کی اجازت دی جائے حالانکہ legally طور پر ایف آئی اے 30 دن سے زیادہ کسی بھی شخص کا نام stop list میں نہیں رکھ سکتا جب تک کہ وہ کوئی مزید ایسی کارروائی نہ کرے لیکن حال یہ ہے کہ پچھلے 10 ماہ بلکہ ایک ایک سال سے ان لوگوں کے پاسپورٹ تک بند کئے ہوئے ہیں تاکہ یہ پاسپورٹ بنوا کر اپنے بچوں سے ملنے نہ جا سکیں۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ پولیس کی طرف آؤں گا۔ پولیس ایک ہی دن میں 10 ایف آئی آرز درج کرتی ہے، جس کے مطابق ایک ہی شخص لبرٹی، سرور روڈ، شاہدرہ اور ماڈل ٹاؤن میں موجود ہوتا ہے تو کیا یہ humanly possible ہے، اگر نہیں ہے تو پھر یہ جھوٹی ایف آئی آرز درج کرنے والوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں ہوتی؟

جناب سپیکر! میرے ایک دوست حکومتی بنچز پر تشریف رکھتے ہیں جو کہ اکثر بائیکاٹ کر کے بھی چلے جاتے ہیں ان کے ساتھ ایک واقعہ ہوتا ہے کہ ان کی گاڑی کو اس لئے روک لیا جاتا ہے کہ آپ کی گاڑی کے شیشے کالے ہیں۔ ہمیں تو آپ نے پولیس کے ذریعے جو کچھ کروانا تھا کروالیا

ہے ہمارے گھروں کو تڑوانا تھا تڑوالیا، کاروبار بند کروانے تھے وہ بھی کروالئے، ہماری گاڑیاں تڑوانی تھیں وہ بھی تڑوالیں، ہمارے بچوں کو اغوا کروانا تھا وہ بھی کروالیا، ہماری ماؤں اور بہنوں کی عزت کو پامال کرنا تھا وہ بھی کروالیا، مگر یہ مت بھولیں کہ دنیا مکافات عمل ہے اور اس کا ایک نمونہ آپ نے دو تین دن پہلے دیکھ لیا ہے کہ حکومتی بنچز کے ایک ایم پی اے کی گاڑی کو آکر روکا جاتا ہے کہ آپ کی گاڑی کے شیشے کالے ہیں اور ان کی تلاشی لی جاتی ہے یہ پولیس والے نے غلط کیا ہے یا صحیح کیا ہے میں اس پر بات نہیں کروں گا لیکن اس کے بعد ایک ٹک ٹاک پروگرام ہوتا ہے جس میں اسی ایس۔ آئی کو بٹھایا جاتا ہے اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ بتائیں اس دن کیا ہوا تھا تو وہ بتاتا ہے یہ یہ ہوا تھا اور اس ایم پی اے کو شوکاز نوٹس جاری ہوتا ہے پچھلے 10 یا 15 ماہ میں 221 ایف آئی آرز میرے لیڈر قیدی نمبر 804 کے خلاف درج کی گئیں تو کیا ہم میں سے کسی نے کوئی ٹک ٹاک پر وڈیو بنائی، ہماری پارٹی کے ایم این ایز، ایم پی ایز اور ورکرز کے خلاف جھوٹی ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں میں وزیر اعلیٰ صاحبہ سے کہوں گا کہ آئیں اور ایک ایف آئی آر اس ایوان میں بھی بنائیں اور پوچھیں کہ حافظ فرحت وہ تمہارا پسٹل جو تم نے نکالا تھا اور فائرنگ کی وہ کہاں ہے اور اپنے IG اور CCPO کو بھی یہاں پر بٹھائیں اور ان سے پوچھیں کہ یہاں کا ایم پی اے جو legislator ہے وہ یہاں پر قانون سازی کرنے آیا ہے اس پر تم نے وردی پھاڑنے کی ایف آئی آر درج کی ہے تو اس کی کوئی سی سی ٹی وی فوٹیج لے کر آؤ اور آپ نے ان کے لئے 30۔ ارب روپے کا بجٹ ان کے لئے رکھا ہوا ہے تاکہ آپ نے آئندہ بھی بجٹ سیف سٹی کیمروں پر خرچ کرنا ہے لاہور میں چپہ چپہ پر سیف سٹی کیمرے لگے ہوئے ہیں یہ ایف آئی آر کا متن تبدیل ہونا چاہئے ایف آئی آر کے اندراج کے وقت اس میں کوئی سویلین کو بھی شامل کیا جائے کہ یہ بھی تھا اس ایف آئی آر کے متن میں یہ بھی ہونا چاہئے کہ سی سی ٹی وی کیمرے میں یہ شخص آیا ہے ایف آئی آر کا متن یہ بھی ہونا چاہئے کہ یہ گاڑی ٹوٹی ہے اس کی تصویر یہ ہے۔ اگر کسی پولیس والے کی وردی پھاڑی گئی ہے تو وردی پھاڑنے والا یہ شخص ہے اور جس کی وردی پھاڑی گئی ہے وہ یہ شخص ہے اس کی بھی تصویر ہونی چاہئے کیونکہ جب یہ عدالت میں کیس جاتا ہے تو وہاں پر کچھ بھی نہیں ہوتا۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! یہ کیا باتیں کر رہے ہیں؟

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! پہلے ان خیراتی سیٹ والوں کو تو بٹھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! No cross talk. آپ تشریف رکھیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! جب یہ محترمہ بات کریں گی تو ہم بھی درمیان میں نہیں بولیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ No cross talk

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! یہ خیراتی سیٹ والی ہیں ان کو بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ آپ فارم 47 والے ہیں اور فارم 47 کی پیداوار ہیں لہٰذا آپ کو درمیان میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ No cross talk

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میرے لیڈر کے خلاف 221 ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں اگر وہ ایف آئی آرز سچی ہیں۔۔۔ (شور وغُل)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House آپ حضرات تشریف رکھیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! یہ خیراتی سیٹ والوں کو پہلے بٹھائیں تو میں پھر اس کے بعد اپنی بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رضا صاحب اور رانا سکندر حیات صاحب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! ایک تو rule کے مطابق جب Minister for Parliamentary Affairs بات کریں گے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: رضا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! When there will be any inconvenience this is the rule and this is the Constitution. ان کو سمجھائیں کہ جب وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور بات کرتا ہے تو آرام سے بیٹھ کر ان کی بات سنتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ رضا صاحب اور رانا صاحب بیٹھ جائیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! ان کو ایک منٹ کے لئے چُپ کروائیں when there will be any inconvenience this is the rule and this is the Constitution. ان کو سمجھائیں کہ جب وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور بات کرتا ہے تو آرام سے بیٹھ کر ان کی بات سنتے ہیں۔ ان کو شرم آنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں اور مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! دیکھیں میرے فاضل رکن چاہے اُدھر سے ہوں یا ادھر سے ہوں کسی کو کسی کی بات میں interfere نہیں کرنا چاہئے۔ اگر وہ بول رہے ہیں تو ہماری طرف سے interfere نہیں ہونا چاہئے I admit it لیکن اگر ایک بات ہو گئی ہے تو میرے فاضل ممبر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس طرح کی بات کریں چونکہ ہمارے گھروں میں بھی مائیں، بہنیں، بیٹیاں ہیں۔ Article 51 of Constitution of Pakistan read with Article 106 of Constitution of Pakistan مخصوص نشستیں آئین کے مطابق آتی ہیں۔اس لئے کسی کو خیراتی سیٹ کہنا مناسب نہیں ہے، آپ اسے کارروائی کا حصہ نہ بنائیں ۔ ہم یہاں پر لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے آئے ہیں تو ہماری intention کا impact اس طرف ہونا چاہئے نہ کہ آپس میں ایک دوسرے کے دست و گریبان ہوں۔ ہم لوگوں کو کیا تماشا دکھاتے ہیں کہ ہم اپنی بہنوں کو یہ کہتے ہیں this is the way ایک تو یہ الفاظ کارروائی سے expunge کئے جائیں دوسرا میرے بھائی کو بتائیں کہ خدا کے لئے کسی بھی خاتون کے لئے کوئی ایسی بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز wind up کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں نے خواتین کی سیٹوں کو خیراتی سیٹ نہیں کہا بلکہ میں نے فارم 47 والوں کو کہا ہے لہٰذا آپ یہ correction کر لیں۔ میں بھی correction کر دیتا ہوں کہ جو فارم 47 والے ہیں اور ان کی وساطت سے جو خواتین آئی ہیں وہ بھی فارم 47 والی ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! معزز رکن میری طرف انگلی نہ کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میرے فاضل دوست بات کسی اور طرف لے جانا چاہتے ہیں ایسے کام نہیں چلے گا آپ منسٹر ہوں گے لیکن اپنے گھر کے ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں انوسٹی گیشن کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ بس کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ دو تین بندے بولیں گے تو پھر ہمیں بولنے دیں۔ میں بچپن سے دیکھ رہا ہوں کہ کچے کے ڈاکوؤں نے یہ کر دیا کچے کے ڈاکوؤں نے وہ کر دیا اگر انوسٹی گیشن نام کی کوئی چیز ہوتی ہے تو وہ آج تک کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچے؟ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ کچے کے ڈاکوؤں کی protection یہ پکے کے ڈاکو کر رہے ہیں جس وجہ سے آج تک ان کے خلاف کچھ ہو ہی نہیں سکا۔ (معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں جناب کی وساطت سے وزیر اعلیٰ صاحبہ سے کہوں گا کہ کم از کم ایک ٹک ٹاک یہاں آ کر بھی بنائیں، آپ نے سب انسپکٹر کے ساتھ بیٹھ کر ٹک ٹاک بنائی، ہمارے ایم پی ایز، ایم این ایز کے خلاف ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں آپ آ کر ان سے بھی پوچھیں کہ آپ کے خلاف یہ ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں۔ انہوں نے جس طرح ہمارے ایک honourable ایم پی اے کو شوکاز نوٹس جاری کیا ہے، میں ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ جن جن لوگوں نے جھوٹی ایف آئی آرز دی ہیں ان کے خلاف بھی ایف آئی آرز درج کرائی جائیں، انہیں بھی شوکاز نوٹسز جاری کئے جائیں تاکہ آئندہ کسی کی جرات نہ ہو کہ وہ کسی کے خلاف جھوٹی ایف آئی آر کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ بہت شکریہ

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آپ بار بار میرا مائیک بند کر دیتے ہیں۔میں عرض کر رہا تھا کہ انوسٹی گیشن کے بعد پراسیکیوشن میں جاتے ہیں جہاں 90 فی صد مقدمات عدم ثبوت کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں، اس سارے process پر اتنا زیادہ پیسا خرچ کرتے ہیں اس سب کا ذمہ دار کون ہے؟ آپ جس پولیس کو 165۔ارب روپے دے رہے ہیں اس کا یہ حال ہے کہ اگر ان کو کوئی ٹیلی فون مل جاتا ہے تو وہ اس کا فرانزک کروا کر کوئی ثبوت نہیں نکالتے بلکہ آپ نے ان کی یہ mentality بنا دی ہے کہ یہ ٹیلی فون بازار میں کتنے کا بکے گا تا کہ میں بیچ سکوں۔کوئی گرفتار ہوتا ہے اور اس کی جیب سے پیسے نکلتے ہیں تو وہ پیسے اس کی گرفتاری کے ساتھ نہیں ڈالے جاتے۔میرے اپنے ساتھ یہ واقعہ ہوا کہ میری گاڑی کو تھانے میں بند کیا گیا اور تھانے کے اندر سے دو موبائل، چار جر اور سب کچھ چوری کر لیا گیا۔ تھانوں کے اندر ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور آپ ان کو 165۔ارب روپے دے رہے ہیں۔میں کہتا ہوں کہ آپ اس محکمے کو ایک سال کے لئے بند کر کے دیکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آخری بات۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس بات کو بھی پندرہ منٹ ہو گئے ہیں۔ آپ آخری بیس سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ایسے نہیں ہونا چاہئے ایک ایک دو دو بندوں نے تو بولنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو بات کرتے ہوئے 9 منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ آپ اس پولیس کے محکمے کو بند کر دیں تو جرائم کم ہو جائیں گے کیونکہ ڈرگ کا دھندا یہ خود کرتے ہیں، اغوا کاری یہ خود کرتے ہیں، پولیس مقابلے میں یہ خود مارتے ہیں لہٰذا آپ ایک دفعہ ایک سال کے لئے یہ محکمہ بند کر کے دیکھیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ پنجاب کا کرائم ریٹ down جائے گا۔ لہٰذا میری درخواست ہے کہ ان کو ایک روپیہ بھی نہیں دینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، کیا متعلقہ منسٹر صاحب اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! میں respond کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! First of all۔۔۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہماری تقاریر مکمل ہونے کے بعد منسٹر صاحب respond کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قائد حزب اختلاف سے بات ہوئی ہے کہ ایک معزز ممبر بات کریں گے لیکن آپ کی طرف سے دو ممبران نے بات کرلی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): ہم نے کہا تھا کہ جتنی debate ہو گی اتنا ہی اچھا ہو گا لہٰذا آپ پانچ یا دس منٹ کا ٹائم مقرر کر دیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: پانچ یا دس منٹ نہیں۔ یہ ہماری کٹ موشنز ہیں اس لئے بات کرنے کے لئے ٹائم کی پابندی نہیں ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! دو سے تین ممبر بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ایک issue پر چار ممبر بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات کرنے کے لئے time limit پانچ منٹ ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Rules of Procedure میں Cut Motions پر بات کرنے کے لئے time limit نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پانچ منٹ sufficient ہیں۔ ملک احمد خان صاحب! میری آپ سے request ہے کہ پانچ منٹ کافی ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہر issue پر ہمارے چار ممبر بولیں گے لہٰذا آپ ان کے لئے time limit نہ رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقاص محمود صاحب!

جناب وقاص محمود مان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! یہاں پر بیٹھا ہوا ہر شخص پولیس کے بارے میں بولنا چاہتا ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ پاکستان کا کوئی بھی شہری اور خاص طور پر عام شہری پولیس کو اپنے قریب پا کر خود کو محفوظ نہیں سمجھتا بلکہ پولیس کو اپنے قریب پا کر خود کو غیر محفوظ سمجھتا ہے۔ یہ کیسا law enforcement کا ادارہ ہے کہ جسے آپ اپنے قریب پا کر غیر محفوظ سمجھیں یہ کھلا تضاد ہے اور یہ ایک reality ہے جس سے میرے ادھر بیٹھے ہوئے بھائی بھی اتفاق کریں گے۔ میرے حلقے کے ایک باباجی نے مجھ سے request کی تھی کہ آپ نے اسمبلی جا کر ایک سوال پوچھنا ہے کہ ایک ڈی پی او کو چالیس سے پچاس کنال کا گھر کیوں چاہئے؟ انہوں نے کہا تھا کہ اس ایوان سے پوچھنا ہے کہ ایک ڈی پی او کو چالیس سے پچاس کنال کا گھر کیوں چاہئے اور اس چالیس پچاس کنال کے گھر کو maintain کرنے کے لئے تیس ملازم چاہئیں۔ کیا وہ کوئی خلائی مخلوق ہے؟ وہ ایک کنال یا دس مرلے کے گھر میں کیوں نہیں رہ سکتا؟ یہ ملک جہاں پچاس فیصد سے زیادہ لوگ poverty line سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں وہاں پر ہم نے ایسی اشرافیہ پیدا کر رکھی ہے کہ ہم غریب آدمی کے خون، پسینے کی کمائی نچوڑ کر ان کی عیاشی پر لگاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ ادھر بیٹھے ہوئے دوست بھی اس کے حق میں بولیں گے۔ میں ایک مثال دینے لگا ہوں کہ ایک بندے کی موٹر سائیکل چوری ہو جاتی ہے کسی کی دو بھینسیں چوری ہو جاتی ہیں جب وہ تھانے جاتا ہے تو پولیس کا ایک سٹینڈرڈ رویہ ہے کہ جدوں موٹر سائیکل ملے گی تسانوں دے دیواں گے اور وہ کبھی بھی نہیں ملتی، وہ بھینس بھی کبھی نہیں ملتی اور اگر ملتی ہے تو پولیس والے اسے باہر باہر بیچ دیتے ہیں۔ اگر کوئی غریب آدمی، عام آدمی پولیس سٹیشن میں ایف آئی آر لکھوانے چلا جائے تو اسے پیسے دے کر FIR لکھوانی پڑتی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ 76 سالوں کے بعد ایسا اس لئے ہے کہ political masters پولیس کو political victimization کے لئے استعمال کرتے ہیں اور انہیں ان کا اصل کام نہیں کرنے دیا جاتا۔ ہماری نو منتخب وزیر اعلیٰ جسے ہم منتخب وزیر اعلیٰ نہیں مانتے۔ ہم انہیں selected وزیر اعلیٰ مانتے ہیں۔ انہوں نے پہلے دن اپنی تقریر میں کہا کہ میں سب کی وزیر اعلیٰ ہوں لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہوا۔ مجھے دو پولیس افسران جو میرے دوست ہیں نے کہا کہ ہمارے دفتر میں نہ آنا کیونکہ ہماری شکایت ہو جائے گی۔ کیا میں اپنے حلقے سے پانچ لاکھ لوگوں کو represent نہیں کر رہا اور کیا مجھے پولیس سے کام نہیں پڑے گا؟ actually تو نہیں پڑنا چاہئے

اور انہیں خود بخود merit پر ہر کام کرنا چاہئے لیکن یہ تب ممکن ہو گا جب یہ political masters ان سے اپنے ذاتی کام نہیں لیں گے، انہیں اپنی security پر نہیں رکھیں گے اور انہیں عوام کے لئے merit پر کام کرنے دیں گے۔ وزیر انسانی حقوق اور پارلیمانی امور اور وزیر خزانہ جو اس وقت ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں کیا یہ آج pledge کریں گے کہ پولیس کو political victimization کے لئے استعمال نہیں کریں گے، کیا پولیس کو پی ٹی آئی اور عام لوگوں کے کام کرنے دیں گے اور ان میں مداخلت نہیں کریں گے؟ آج کل street crime اتنا بڑھ گیا ہے کہ لوگوں کے لئے unbearable ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ پولیس political victimization میں لگی ہوئی ہے، پی ٹی آئی کے لوگوں کو پکڑنے میں لگی ہوئی ہے، پی ٹی آئی کے لوگوں کی جاسوسی کرنے میں لگی ہوئی ہے اور عمران خان اور ہم سب پر پرچے درج کرنے پر لگی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ پولیس کا کوئی کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ درخواست کروں گا کہ اگر 76 سالوں کے بعد بھی ہم اس ملک کو بدلنا چاہتے ہیں تو یہ صرف لفاظی سے نہیں ہو گا بلکہ اس کے لئے structural reforms کرنی ہوں گی اور structural reforms کے لئے یہ ایک بنیادی شرط ہے کہ آپ پولیس کو political victimization کے لئے استعمال نہ کریں۔ بڑی مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ابھی ہمارے دوسرے اراکین نے بھی اس Cut Motion پر بات کرنی ہے۔ اس Cut Motion کو move کرنے والے سب معزز اراکین نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! کل میٹنگ میں طے ہوا تھا کہ اپوزیشن کی طرف سے Cut Motion پر صرف ایک معزز رکن بات کرے گا لیکن میں نے آپ کے تین ممبران کو بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کی توجہ Rule-142 کی طرف مبذول کراؤں گا۔ میری آپ سے humble submission ہو

گی کہ اس rule کو ضرور دیکھ لیں۔ دوسرا یہاں پر اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے ایک بھائی نے کہا ہے کہ یہ ایک روپے کے لوگ نہیں ہیں مجھے تو یہاں پر دو دو ٹکے کے بہت سارے لوگ نظر آ رہے ہیں۔ آج کل ایک روپیہ تو ملتا ہی نہیں اور میں حیران ہوں کہ یہ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔ Order please. Order in the House.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! رولز کے اندر ایسا نہیں ہے۔ یہ نہیں ہو گا۔ اگر ہمیں بات کرنے کا موقع نہ دیا گیا تو پھر یہاں کوئی بھی بات نہیں کر سکے گا۔ ہاؤس رولز کے مطابق چلے گا۔ ہمارے ساتھ غیر مساوی سلوک نہ کیا جائے۔ ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز اراکین احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! جرائم کی شرح کم ہوئی ہے۔ اگر بابو صابو پر حملہ ہوتا ہے، بم پھٹتا ہے اور پولیس کے پانچ نوجوان شہید ہوتے ہیں لیکن پانچ یا دس منٹ کے بعد پولیس کے جوان ادھر آ کر پھر دوبارہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے پولیس کا کام۔ پنجاب اسمبلی کے سامنے bomb blast ہوا۔ اس دھماکے میں کیپٹن مبین اور زاہد گوندل صاحب پنجاب اسمبلی کے سامنے شہید ہوئے تھے۔ اگر ہم پولیس کو empower نہیں کریں گے اور ان کو بجٹ نہیں دیں گے تو پھر یہ صوبے کی عوام کی حفاظت کیسے کریں گے۔ ابھی میرے ایک بھائی نے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ پیسے دیئے بغیر FIR درج نہیں ہوتی اور جھوٹی FIRs کاٹی جاتی ہیں۔ یہ تو اپنے اندر کا کوئی grudge نکال رہے ہیں اور یہ ساری political speech ہے۔ انہوں نے جتنی بھی باتیں کی ہیں یہ baseless, concocted اور frivolous ہیں لہٰذا ان کی کٹوتی کی تحریک کو مسترد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! ابھی منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں آپ کم از کم ان کی بات تو سُن لیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر ہمیں بات نہ کرنے دی گئی تو ہم واک آؤٹ کر جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! دیکھیں آپ کے چیف وہپ نے کل یہ طے کیا ہے کہ ہمارا صرف ایک رکن بات کرے گا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہو گا پہلے ہمارے ممبران بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ بات تو کرنے دیں۔ مہربانی کر کے اس طرح نہ کریں۔ آپ ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں۔ آپ کے تین معزز ممبران نے بات کر لی ہے اور حزب اقتدار کی طرف سے سب نے آپ کے ممبران کی باتیں حوصلے سے سُنی ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ایسے ہاؤس نہیں چلے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ مہربانی کر کے Chair کو dictate نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ Chair کو dictate نہیں کر سکتے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ بھی ہمیں dictate نہیں کر سکتے۔ ہمیں بات کرنے کا حق ہے۔ آپ کے اس غیر مناسب رویے پر ہم واک آؤٹ کر جائیں گے۔ آپ ہمیں بات کرنے دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the total of **Rs.163,364,638,000/-** on account of demand No. PC-21013 Police be reduced to Re. 1/-

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 163,364,638,000/-** be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Police.**"

(The motion was carried.) (Demand No. PC-21013 is approved.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Finance may move Demand No.PC-21015.

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr. Speaker! I move:

(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آ گئے اور جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ بحث و تکرار شروع کر دی کہ پہلے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میں معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔ اعجاز شفیع صاحب! پہلے آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہمارا ہر رکن پوری پوری بات کرے گا کیونکہ ہم سب پولیس کے متاثرین ہیں۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن رہیں۔ آپ کی بات سُنی جائے گی۔ محترم اعجاز شفیع صاحب! آپ پہلے اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ تمام معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے۔

This is not the way. What happened? I would request all the honourable members to be seated, please. **(قطع کلامیاں)**

میاں اعجاز شفیع صاحب! تھوڑی سی لہجے کی تلخی کم کریں۔ آپ کسی خوبصورت شعر کے ساتھ کہیں تو ہم آپ کی بات شروع کروا دیں گے۔ آپ تشریف تو رکھیں۔ آپ بیٹھیں تو سہی۔

Please order in the House. I would request all the honourable members to be seated, please.

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف اپنی نشستوں پر واپس تشریف لے آئے)

Thank you very much. میں وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ وہ مجھے بتائیں کہ کس وجہ سے یہ ساری صورتحال disorder ہوئی ہے؟

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے خود فرمایا تھا کہ ہر Cut Motion پر اپوزیشن کی طرف سے ایک معزز رکن بات کرے گا۔ جب ڈپٹی سپیکر صاحب کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے تو پہلی Cut Motion پر ایک معزز رکن نے بات کی جو کہ Irrigation کے بارے میں تھی اور ہمارے متعلقہ وزیر نے اس کا جواب دیا۔ اس کے بعد Police کی Cut Motion take up ہوئی اور اس پر انہوں نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ ہمارے ایک سے زیادہ اراکین اس Cut Motion پر بات کریں گے جبکہ آپ کے ساتھ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میٹنگ میں ان کی یہ commitment تھی کہ ایک Cut Motion پر ایک ہی معزز رکن بات کرے گا۔ اب پولیس کی Cut Motion پر اپوزیشن کے تین معزز اراکین بات کر چکے ہیں اور اپوزیشن کا مطالبہ ہے کہ اس Cut Motion پر ان کے مزید اراکین بھی بات کریں گے۔ یہ جان بوجھ کر اس کو delay کر رہے ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ ہم نے آج بجٹ منظور کروانا ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر نے متعلقہ وزیر کے جواب کے بعد police کی اس Cut Motion پر ووٹنگ کروائی ہے۔ اب اپوزیشن کا مؤقف یہ ہے کہ جن معزز اراکین کی طرف سے Cut Motion دی گئی ہے وہ سب اس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جو procedure provide کرتا ہے اور جو practice ہے، normally we don't allow in this House on Cut Motions Repetitions are not allowed. ایک بات ہو گئی، Cut Motions کا اپنا ایک purpose ہے اور for any political expediency and I re-emphasize on the words; any political expediency; budgetary provisions کی ایک اپنی sanctity ہے۔ بجٹ کے procedures میں کسی صورت ہمیں ایک set procedure سے deviate نہیں کرنا تو میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ نے Cut Motions دی ہیں، آپ Cut Motions پر وہ بات کریں جو repetitive نہ ہوں، وہ آپ کریں وہ آپ کا حق ہے اور آپ نے Cut Motions پر ہمیں جو list فراہم کی ہے کہ آپ already اپنے speakers کی list فراہم کر چکے ہیں اور اگر آپ نے وہ list فراہم نہیں کی تو میں ابھی آپ سے کہتا ہوں کہ آپ کے

Chief Whip وہ list ہمیں دے دیں This is your Cut Motion on a demand of grant. جو بجٹ کے لئے رکھی گئی ہے آپ اُس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں اتنی کٹوتی کر دیں، بوجوہ یہ 1, 2, 3, 4, 5, 6 تو ہو گا کیا کہ جب آپ اپنی اُس repetition میں engage رہیں گے اُس کے نتیجے میں کل آپ نے general discussion کو بڑھوایا اور وہ میں نے allow کی، اس لئے allow کی کہ آپ کے ممبرز generic بات کرنا چاہ رہے ہیں اور بجٹ کی general discussion میں normally ہم کسی بات کو روکتے نہیں ہیں، ممبر اپنا جو مافی الضمیر بیان کرتے ہیں، چاہے وہ بجٹ پر کوئی بات نہیں بھی کر رہے تو وہ بات کرتے رہیں تو Once it was done on your call. تو میرا یہ خیال ہے کہ اس بات کا احترام ہونا چاہئے I would request the Leader of the Opposition کہ آپ کے ساتھ chambers میں میری یہ بات طے ہوئی۔ میں آپ کے ساتھ for one minute, briefly بیٹھا اور ہم نے صرف ایک ہی نکتے پر بات کی کہ It's a procedural business passing of a budget, laying of demands, giving Cut Motions, have discussion on that and in accordance a reply form the government. تو میری آپ سے یہ درخواست ہو گی اور جیسے آپ بات کرنا چاہتے ہیں آپ کو پتا ہے کہ I would leniently allow that لیکن repetition کی cost پر نہیں ہو گا۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ سے chambers میں میری یہی بات ہوئی ہے تین چار ممبران بھی تھے، حسن بھٹی صاحب بھی تھے اور اعجاز شفیع صاحب خود بھی تھے تو اُسی دوران مجھے تھوڑی دیر کے لئے باہر جانا پڑا کیونکہ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ کے بھائی مجھے ملنے آ گئے تھے تو اُس وقت یہ بات ہوئی تھی۔ اُس وقت جناب ڈپٹی سپیکر صاحب chair کر رہے تھے تو وہ تین ممبر کہہ رہے تھے میں نے کہا کہ ہمارے ایک دو اور honorable senior members بھی بات کر لیں گے تو تین کی بجائے چار ہو جائیں گے تو اُس میں اتنی بڑی بات نہیں تھی۔ اُس میں یہ ہوتا ہے کہ کوئی ایک ممبر 10 minutes بات کرتا ہے اور دوسرے ممبر تھوڑی سی بات کر لیتے ہیں اور ہم repetition سے بھی avoid کریں گے۔ میرے خیال میں کسی کے پاس بھی اتنا مواد نہیں ہوتا کہ وہ زیادہ دیر تک بات کر سکے۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! ہم اس کا ایک ایسا طریق کار اختیار کر لیتے ہیں for example آپ نے Irrigation and Land Reclamation پر بات کر لی ہے۔ اب پولیس پر بات چل رہی ہے؟

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پولیس کے حوالے سے ہی تو ہمارا یہ مؤقف ہے۔

(اس مرحلے پر چند معزز ممبران حزب اختلاف کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ مجھے ایک second بات کرنے دیں In understanding of things, if so many people will speak, nobody will understand who is speaking what?

جناب خلیل طاہر سندھو! Cut Motion on Police, vote out ہو گئی ہے؟

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! یہ vote out ہو گئی ہے۔ اس پر 35 minutes تک تین ممبران نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ Cut Motions پر اور بات کریں؟ اب بات یہ ہے کہ اگر تو Cut Motion on Police, procedure میں vote out ہو گئی ہے اور میرے مشاہدے میں بجٹ کی cut motions کی grants کی بات پر میں نے کبھی dice گھرا ہوا نہیں دیکھا۔ یہ Cut Motions کا دن آپ کا اپنا دن ہے، Cut Motions کے time پر حزب اختلاف بات کرتی ہے، شور نہیں کرتی۔ اب میں کوئی school teacher تو ہوں نہیں I don't have to teach and convince. میں نے تو اپنا کام چلانا ہے میں تو چلا دوں گا But this is your day. In any case, let me ask the Assembly Secretariat and I will rely upon that میرے پاس ایک مؤقف محترم وزیر صاحب کا ہے اور دوسرا مؤقف قائد حزب اختلاف صاحب کا ہے۔ مجھے صرف اتنا پتا چل جائے کہ on the Cut Motion on Police کتنے ممبران نے بات کی ہے؟

بھچر صاحب! آپ قائد حزب اختلاف ہیں اور senior parliamentarian بھی ہیں تو House کی proceeding جو record ہو رہی ہے اُس recording میں آپ کے تین ممبران نے بات کر لی اُس کے بعد اُس پر vote upon ہو گیا تو پھر میں اُس کو undo کیسے کروں گا؟

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمارے احتجاج کے دوران ہی جناب ڈپٹی سپیکر صاحب نے یہ سارا کیا ہے میں تو اُس وقت House سے باہر تھا۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ انہوں نے read out کر دیا ناں? What will I do میں آپ کو ایک suggestion دے رہا ہوں اور میں آپ کی anxiety بھی سمجھ رہا ہوں۔ آپ کی anxiety پولیس کی high handedness پر ہے ناں؟ آپ لوگ اس کے victim ہیں ناں؟ ایسا ہی ہے ناں؟ آپ لوگ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ procedure بھی نہ رُکے، معاملہ بھی چل جائے And I will give you a fair opportunity to talk on it. ابھی کر لیتے ہیں، اسی میں کر لیں گے. No issue at all آپ کے اوپر کوئی قدغن تو نہیں ہے کہ Cut Motion پر بات کرتے ہوئے آپ to one point, restrict کر جائیں I will get back to you. آپ کی ساری Cut Motions پر almost similar name ہیں۔ آپ میں سے جو معزز ممبران بات کرنا چاہتے ہیں آپ اپنے Chief Whip کے ذریعے اپنے نام لکھ کر بھیج دیں I will provide you an opportunity in the other Cut Motion. اور اس procedure کو آگے چلنے دیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری گزارش تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں آپ کو Floor دوں گا Please be seated. ابھی کام چلانے دیں So two Cut Motions, one with the Irrigation and second with the Police stand disposed of میں آپ کو پولیس پر بات کرنے کے لئے other Cut Motion پر موقع دے دوں گا۔

Now, we take up Demand No. PC-21015 Education. Minister for Finance...

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Cut Motion on Police میں law and order پر ہماری بات نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو middle way دیا ہے کہ vote out ہونے کے بعد اب میرے پاس رستہ نہیں ہے کہ میں اس کو آگے چلاؤں Assembly Secretariat is briefing me for that وہ اُس شور شرابے میں vote out ہو گئی ہے۔ اب ہم یہ کر لیتے ہیں کہ ہم اگلی Cut Motion لے لیتے ہیں اور اُس Cut Motion پر بات کرتے ہوئے آپ کے speakers پولیس پر بات کرنا چاہیں گے تو I would allow you to speak.

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! اس کا تو کوئی فائدہ نہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو کیسے پتا ہے کہ فائدہ نہیں ہے؟

آپ تشریف رکھیں۔ آپ ہمارے معزز ممبران ہیں۔ once again for your convenience میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ budget process میں cut motions کے حوالے سے کتاب میں لکھا ہے کہ کیسے ہوں گی۔ اس کے مطابق اگر ایک cut motion vote out ہو گئی ہے تو میں اس کی طرف واپس نہیں آ سکتا۔

DEMAND NO. PC-21015

EDUCATION

MR SPEAKER: Minister for Finance may move Demand No. PC-21015

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr. Speaker! I move:

> "That a sum not exceeding **Rs. 110,899,621,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial

Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Education.**"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That a sum not exceeding **Rs. 110,899,621,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Education.**"

Cut Motion received in this demand from Mr Ahmad Khan, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Aftab Ahmad Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Chaudhry Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali,Mr Mumtaz Ahmad,Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Ismael, Ms Ashifa Riaz, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Waqas Mahmood Maan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Ms Misbah Wajid, Mr Humble Sanaa Kareemi, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan,

Mr Salman Shahid, Chaudhry Muhammad Ejaz Shafi, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Zahid Ismail, Mr Shahab Ud Din Khan and Khawaja Salah Ud Din Akbar. Any mover may move it.

MR. WAQAS MAHMOOD MAAN: Mr Speaker! I move:

"That the total of **Rs. 110,899,621,000/-** on account of Demand No.PC-21015 Education be reduced to Re.1/."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the total of **Rs. 110,899,621,000/-** on account of Demand No.PC-21015 Education be reduced to Re.1/."

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr. Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: وزیر خزانہ نے oppose کیا ہے۔ جی، وقاص صاحب!

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! ہمارے تعلیم کے نظام کو تھوڑا غور سے دیکھیں تو ہم بچوں کو انگریزی میں تعلیم دلوا رہے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی زبان میں بچوں کو تعلیم نہیں دلوا رہے؟ اگر ہم چائنا کی طرف دیکھیں اور دوسری اقوام کو بھی دیکھیں تو وہ اپنی زبان میں بچوں کو تعلیم دلوا رہے ہیں۔ ہم سے کئی چھوٹے ملک ایسے ہیں جو اپنی زبان میں بچوں کو تعلیم دلوا رہے ہیں۔ اس طرح بچے زیادہ بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔ ہماری ثقافت میں معاشرے کے مختلف طبقات ہیں۔ یہاں کچھ privileged لوگ ہیں اور کچھ محرومیوں کے شکار ہیں جو کہ اس طرح سے انگریزی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ ان کے گھروں میں نہیں بولی جاتی۔ ان کے رہن سہن میں اس کا استعمال نہیں ہے۔ میں یہ تجویز دوں گا کہ ہمیں اپنے تعلیمی نظام کو اپنی قومی زبان اردو میں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر اس بجٹ میں دانش سکول کے لئے ایک بجٹ رکھا گیا ہے۔ دانش سکول ایک elite mind set ہے۔ مجھے اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ غریب کا بچہ اچھے سکول میں پڑھے لیکن دانش سکول elite mind set ہے۔ آپ کتنے دانش سکول بنالیں گے۔ ہر ضلع، تحصیل اور گاؤں میں کروڑوں بچوں کا کیا ہو گا۔ آپ یا تو سب کے لئے دانش سکول بنائیں۔ آپ ایک طرف equal right of education کی بات کرتے ہیں تو کیا ہی اچھا ہو گا کہ ہم ہر پرائمری اور ایلیمنٹری سکول میں برابری کی بنیاد پر reforms لائیں اور انہیں بہتر کریں۔

جناب سپیکر! ہمارے سرکاری سکولوں کے اساتذہ کی تنخواہ عام پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ سے زیادہ ہے لیکن والدین کا confidence نہیں ہے کہ بچوں کو گورنمنٹ کے سکولوں میں بھیجیں۔ وہ بچوں کو پرائیویٹ سکولوں میں بھیجتے ہیں۔ وہ پانچ اور دس مرلہ کے سکول میں بچوں کو بھیجتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اتنی ہے کہ they feel more confident اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بچے وہاں پر پڑھیں گے تو کچھ سیکھیں گے۔ والدین شاید یہ بھی سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ سکولوں کے اساتذہ اس طرح سے کام نہیں کرتے اور محنت نہیں کرتے۔ گورنمنٹ کے سکول کے ٹیچر شاید یہ سمجھتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ کے ملازم ہیں ان سے باز پرس نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! I believe کہ ہمیں radical changes کی ضرورت ہے۔ ہمارے جو government employees ہیں تو performance based jobs ہونی چاہئیں۔ جیسا کہ پرائیویٹ سیکٹر میں performance based jobs ہیں۔

جناب سپیکر! اگر میں laptop سکیم کی بات کروں۔ مجھے اس سے کوئی problem نہیں ہے کہ آپ students کو laptop دیں۔ Problem یہ ہے کہ جب چیف منسٹر یا منسٹر اپنی ذاتی تشہیر کے لئے laptop سکیم کے پروگرام رکھ لیتے ہیں۔ اس تقریب پر جو خرچ آتا ہے وہ بھی اسی محکمہ نے ادا کرنا ہوتا ہے۔ یہ پیسا end user تک جانا چاہئے نہ کہ ceremonial functions پر خرچ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہم ٹیکنیکل ایجوکیشن پر زیادہ focus نہیں کرتے۔ ہم اپنے بچوں کو بی۔ اے اور ایم۔ اے کروا رہے ہیں اور مارکیٹ میں لا رہے ہیں۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن بہت اہم ہے۔

اس پر ہمیں focus کرنا چاہئے۔ ہمیں لوگوں کو ٹیکنیکل ایجوکیشن زیادہ سے زیادہ دلوا کر انہیں ہنر مند بنانا چاہئے تا کہ وہ ملک میں positive role ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ایک چیز کو correct کرنا ضرور چاہوں گا کہ یہاں سمیع اللہ خان صاحب نے پرسوں کی debate میں کچھ comparison کیا تھا کہ مسلم لیگ(ن) کی گورنمنٹ نے ایجوکیشن کو اتنے پیسے دیئے اور پاکستان تحریک انصاف کی پچھلی حکومت نے اس سے کم پیسے دیئے۔ انہوں نے بڑی ناانصافی سے کام لیا۔ آج سے چار سال پہلے ایک پنسل کی قیمت کچھ تھی اور آج کچھ اور ہے۔ آپ نے جب fair comparison کرنا ہوتا ہے تو آپ percentage میں بات کرتے ہیں۔ I would like to say کہ 22-2021 کے بجٹ میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے 23 فیصد ایجوکیشن کا بجٹ رکھا تھا۔ آپ کی گورنمنٹ نے 13 فیصد رکھا ہے۔ 21-2020 میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے 22 فیصد ایجوکیشن کا بجٹ رکھا تھا۔ 20-2019 کے بجٹ میں 17 فیصد بجٹ دیا تھا۔ I am trying to say کہ انہوں نے اس دن اچھی باتیں کی ہیں۔ آپ نے بھی ان کو بہت appreciate کیا تھا لیکن اپنے مطلب کی بات نہ نکالیں۔ اگر آپ سچی بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر پوری سچی بات کریں۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) کی گورنمنٹ نے جو بجٹ دیا ہے اس سے کہیں زیادہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے ایجوکیشن کا بجٹ رکھا تھا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اعجاز شفیع صاحب! کیا آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پہلے قاضی صاحب بات کر لیں۔ میں بعد میں بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، قاضی احمد اکبر صاحب!

قاضی احمد اکبر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں Demand No.PC21015 کے حوالے سے آپ کی اجازت سے صرف دو چیزیں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہاں وقاص مان صاحب نے ایک بڑی اچھی بات development budget کی allocation کے حوالے سے ہے۔ اس میں percentage

difference بڑا واضح ہے۔ میں نے اپنی پچھلی تقریر میں بھی یہی عرض کیا تھا کہ کسی بھی گورنمنٹ کا پہلا بجٹ بنیادی اور خصوصی طور پر گورنمنٹ کی priorities اور اس کی directions کو show کرتا ہے۔ انہوں نے جس انداز میں کم پیسے ایجوکیشن اور ہیلتھ میں رکھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی priority بڑی واضح ہے لیکن اس حوالے سے جو یہ demands رکھی گئی ہیں اس میں میں دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں نئے سکولز کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں پر جس حلقے میں بھی ایک نیا سکول بنانے کی بات کی جاتی ہے اس میں آپ یہ ذہن میں رکھیں کہ اگر آپ کو وہ جو property یا land ہے اگر کوئی donor دے دے یا کوئی سرکاری زمین موجود ہو پھر تو ٹھیک ہے اس کے اوپر جو construction سے سرکار کا بہت بڑا پیسا لگتا ہے تو میں یہ محسوس کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ اتنی بڑی رقم نئے سکولوں پر لگائی جائے existing buildings یا rent out buildings کی جائے اور وہی پیسا جو ہے وہ بچوں کی curriculum کے اوپر لگایا جائے اور جو ہماری dangerous buildings ہیں یہ بڑا important ہے میرے حلقے میں دو dangerous buildings تھی جب پچھلی بار ہماری گورنمنٹ آئی الحمدللہ وہ دونوں میں نے ٹھیک کروائیں لیکن بہت سارے اٹک ڈسٹرکٹ میں ایسے حلقے موجود ہیں جہاں پر آٹھ نو dangerous buildings ہیں تو بجائے اس کے کہ سرکار نئی buildings کے اوپر خرچہ کرے ہمارا مشورہ یہ ہو گا کہ وہ rented buildings کی طرف move کیا جائے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے پچھلی tenure میں یہ پالیسی بھی تھی اور dangerous buildings کے اوپر اور curriculum کے اوپر پیسا خرچہ جائے اس کے علاوہ آپ کی اجازت سے پولیس کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ماضی میں ہمارے لوگ جو ہاؤس کے اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں آج حکومتی benches کے اوپر بیٹھے ہیں اگر ان کے اوپر بھی کوئی پولیس high handedness ہوئی یا کسی قسم کی پولیس نے ان کے ساتھ زیادتی کی تو میں اس کی بھی مذمت کرتا ہوں لیکن جو پاکستان تحریک انصاف کے کارکنوں کے ساتھ اور اس ہاؤس میں اس side پر بیٹھے ہوئے ہمارے لیڈران کے ساتھ جو پنجاب پولیس نے کیا ہے اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی آج ہم اربوں روپیہ پنجاب پولیس کو دینے جا رہے ہیں لیکن اس میں سب سے important بات یہ ہے کہ ان کی وردی سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ان کے جو

temperament پر، ان کے اخلاق اور تربیت کے اوپر کام کیا جائے آج JIT's تشکیل دے دی گئی ہیں اور ان JIT's کا صرف ایک مقصد ہے کہ جو elected MPA's ہیں ان کو DPO اور SP Investigation کے سامنے بٹھا کر ان کی تذلیل کی جائے اس کی ہم سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں ہمارے گھر توڑ دیئے گئے، ہماری گاڑیاں توڑ دی گئیں، ہمارے کاروبار بند کر دیئے گئے ہم نے سب کچھ برداشت کر لیا لیکن میری اس ہاؤس سے request ہو گی کہ اپنے honourable members کے استحقاق کو مجروح مت ہونے دیں یہ ممبرز آج اپوزیشن میں بیٹھے ہیں تو کل یہ گورنمنٹ میں ہو سکتے ہیں یہ ہم سب کے لئے یہ lesson ہے کہ اگر آج ہم ان کے استحقاق کو مجروح ہونے سے نہیں روکیں گے تو یہ آنے والے وقتوں میں یہ سلسلہ کبھی تھم نہیں سکے گا میری تمام اپنے منسٹرز جو یہاں پر موجود ہیں ان سے یہ درخواست ہو گی کہ اپنی ایجوکیشن پالیسی کے اوپر غور کریں اور اس کے بجٹ کو بڑھایا جائے new schools کو کٹ کیا جائے ان کے بجٹ کو اور جو آپ کی dangerous buildings ہے اس میں ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کوئی پتا نہیں خدانخواستہ وہ چھت گر جائے یا دیوار گر جائے اور ایسے کئی واقعات سامنے آتے ہیں پنجاب میں جو dangerous buildings کا figure ہے اس کو جلد از جلد zero پر لایا جائے بہت شکریہ۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! جی بس ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر There is a long list تو تقریر کرنے سے پہلے آپ اپنا نام بتا دیا کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! جی میرا نام امتیاز محمود ہے۔ تعلیم پر جو گرانٹ ہے 110۔ ارب روپے کی جو انہوں نے مانگی ہیں۔ میں اس پر صرف ایک منٹ بات کروں گا زیادہ بات نہیں کروں گا میں بات کر رہا ہوں صرف specially abled child's کی ایجوکیشن پر جو بچے بڑے معصوم سے ہوتے ہیں جب آپ ان سے ملیں تو بڑی خوشی ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ بڑا افسوس بھی ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنی تقریر میں specially abled person کے لئے لکھا۔

جناب سپیکر: جناب امتیاز صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں میں آپ کو interrupt کر رہا ہوں آپ سے معافی چاہتا ہوں now the procedure which has to be adopted is

یہ demand and Cut Motions آپ کے سامنے پڑی ہوئی ہیں to start before آپ نے بتانا ہے کہ میں mover ہوں and I am placed on such number ہوں اور آپ کہیں گے کہ that has to be آپ کے سامنے جو paper ہے اس کو دیکھ لیں that the total of such and such on account of demand such and such matter is sought to be discussed the policy underlying demand آپ اس کو کہنے کے بعد اپنا مؤقف بیان کریں گے اپنا مؤقف کو اس حد تک رکھیں گے جس وقت کا تعین پہلے سے کیا گیا ہے آپ کے پہلے دو speakers بولے within the time بولے اور جتنے بھی Cut Motions کے movers ہیں میں چاہتا ہوں کہ maximum دوست آپ کے بات کر سکیں آپ جتنی بات زیادہ کرنا چاہیں گے اتنا بہتر ہو گا لیکن اس کے procedure کو adopt کرتے ہوئے ٹائم کی قدر کی جائے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں مجھے نہیں پتا کہ ہر ایک نے یہ دوبارہ سے بولنا ہے تو specially abled child's جو بڑے خوبصورت اور بڑے مستحق اور دنیا میں بڑا ان پہ کام ہوتا ہے دنیا میں گاڑیاں بھی ان کے customized طریقے سے بنائی جاتی ہیں تاکہ ان کو facilitate کیا جائے جو ان کے لئے راہداریاں سپیشل قسم کی بنائی جاتی ہیں تاکہ ان کو کوئی problem نہ ہو اور بڑی اچھی بات ہے کہ انہوں نے وزیر خزانہ اگر توجہ دے رہے ہیں تو میں ان کی تقریر کا ایک جملہ سنانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: No use of mobile phone in the house

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف ایک ماں کے طور پر اس پر بہت توجہ دے رہی ہیں لیکن جب بجٹ کو کھنگالا گیا تو ماں نے ان بچوں کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں رکھا میں نے کہا شاید یہ خصوصی بچے ہیں federal گورنمنٹ اس پر بجٹ رکھتی ہو گی لیکن تحقیق سے پتا چلا کہ پیسے تو ابو دیتے ہیں پیسے تو اماں نہیں دیتی ہیں تو سر میری یہ گزارش ہے کہ ابو سے کہہ کے ان بچوں کے لئے کوئی نہ کوئی رقم ضرور مختص کر دیں بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب اعجاز شفیع صاحب! اب آپ گل افشانی کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ، ایجوکیشن کے لئے 110-ارب 89 کروڑ 6 لاکھ 21 ہزار روپے رکھے گئے ہیں اس حوالے سے mover نے کہا کہ اس کو cut کر کے ایک روپے کر دیا جائے، اس کی reason یہ ہے جتنا پیسا اس کے لئے رکھا گیا ہے اس کو ایک روپے سے بھی کم کرنا چاہئے کیونکہ اس بجٹ کے اندر ہماری ایجوکیشن پالیسی پر discussion نہیں کی گئی کہ ایجوکیشن پر اس سال کی پالیسی کیا ہو گی بلکہ اس بجٹ کے اندر ہمارے افسران کے اللے تللے اخراجات کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے۔ ہم نے اس لئے کہا کہ بجٹ کم کر کے اس میں ایک روپیہ رکھا جائے کیونکہ اس میں ٹیچرز ٹریننگ کے لئے کوئی پیسا نہیں رکھا گیا حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہمارے students کی تربیت کے لئے سکولوں کے اندر ایسا period پڑھایا جائے جس میں ان کے future کو مدنظر رکھتے ہوئے تربیت دی جائے کہ آیا کسی بچے نے سیاستدان بننا ہے، Agriculturist یا Industrialist بننا ہے۔ دوسرے ممالک میں class one سے ہی بچوں کی تربیت شروع کر دی جاتی ہے کہ اُس کا mind set کیا ہے اور وہ کس field میں جانا چاہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کا بجٹ رکھ کر جس میں صرف اُن کی تنخواہیں، الاؤنسز اور عیاشی کے لئے اخراجات کئے جائیں گے تو یہ 12 کروڑ عوام کے خون پسینے کی کمائی کا جو پیسا ہے وہ ضائع ہو رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے سکولوں میں missing facilities پوری ہو رہی ہیں اور نہ ہی schools کے اندر upgradation ہو رہی ہے اور دوسرے معاملات جیسے ہائر ایجوکیشن کے لئے کسی جگہ بھی کوئی ایسی واضح پالیسی نہیں دی گئی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید ہماری اس حکومت کے پاس اس طرح کی پالیسی ہی نہیں تھی۔ ایجوکیشن کا بجٹ دیکھنے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ یہ تعلیم دوست نہیں بلکہ تعلیم دشمن بجٹ ہے جس کی مثال ابھی دو دن پہلے ہی کی بات ہے کہ گورنر پنجاب ایک [*******] بیوروکریٹ کے بچوں کے لئے لکھ رہے ہیں کہ اِن کی تین سالوں کی فیسیں معاف کی جائیں۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: I expunge the word کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے because that court has given a decision on that جس میں اُنہوں نے کہا کہ لگائے گئے تمام اِلزامات بے بنیاد تھے تو اب جب کسی کے persona پر بات کر رہے ہیں تو میری رائے میں آپ کو ایسے نہیں کرنا چاہئے لہٰذا I expunge the word

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! کون سی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کیونکہ ابھی تک تو کسی کورٹ میں یہ معاملہ ہی نہیں گیا؟

جناب سپیکر: جی، بالکل کہا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! کس عدالت نے کہا ہے؟

جناب سپیکر: اس حوالے سے judgments 2 ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس particular issue پر کوئی judgment نہیں ہے اور میں اس particular issue کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کس particular issue کی بات کر رہے ہیں؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ایچی سن کالج کے issue پر میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ نے کہا کہ [*******] میں نے کہا کہ عدالت نے کہا ہے کہ یہ الزام جھوٹا تھا۔ میں نے صرف یہ کہا ہے۔ باقی ایچی سن والا معاملہ ہے اِس پر آپ اپنی رائے رکھ سکتے ہیں۔ اِس پر آپ نے کل بھی بات کی جسے میں نے سُنا اور اس پر آپ کے ممبران نے جتنی کھل کر بات کرنی تھی انہوں نے کی، وہ آپ کی رائے ہے لیکن حقائق درست ہونے چاہئیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! چلیں، ایک بیوروکریٹ کے بچوں کی فیسیں تین سال کے لئے معاف کی جائیں تو یہ ہماری ایجوکیشن پالیسی ہے جس کے لئے ہم 110۔ ارب روپے کا بجٹ رکھ رہے ہیں؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: As a matter of fact آپ کے اِس بجٹ کا اِس ادارے کے ساتھ کسی ایک pennyکا کوئی تعلق نہیں ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! سُن لیجئے۔ میں بتاتا ہوں کہ بالکل ٹھیک بات ہے لیکن کیا وہ تعلیمی ادارہ نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو میں بات نہیں کرتا اور میں ویسے ہی تعلیم پر بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! وہ تعلیمی ادارہ ہے لیکن ایک autonomous boardسے ہے اور حکومت پنجاب اسے کوئی پیسے نہیں دیتی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! حکومت پنجاب کوئی پیسے نہیں دیتی لیکن وہاں پر طلباء پڑھتے ہیں اور یہ messageپُوری دُنیا میں گیا ہے کہ ایک بیوروکریٹ کے بچوں کی فیس معافی کے لئے گورنر صاحب نے پیسے دیئے ہیں۔ ہم نے تو کہا تھا کہ اُس بیوروکریٹ کو "رمضان پیکیج کے تحت تصویر والا ایک آٹا تھیلہ" بھی دے دیں کیونکہ وہ مستحق ہیں ناں۔ چلیں وہ نہیں ہیں تو مستحق تو ہیں ناں جی۔ اُن کی بیوی بھی مستحق ہیں اور وہ بھی مستحق ہیں لہٰذا "رمضان پیکیج کے تصویر والا آٹا تھیلہ" بھی دے دیا جائے اور زکوٰۃ فنڈ سے بھی اُن کا ایک حصہ رکھ دیا جائے۔

جناب سپیکر! ایچی سن کالج کے پرنسپل کی مثال دُنیا کی ایک بدترین مثال ہے کیونکہ پُوری دُنیا نے یہ دیکھا اور سُنا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ ہمارا ادارہ نہیں ہے تو اِسی سے ہماری تعلیمی پالیسی اور اِسی سے ہماری حکومت کا interest showہوتا ہے۔ گورنر کسی صوبے کا constitutional headہوتا ہے اور وہ حکومت کے ایماء پر کس طرح ایک ادارے میں دو بیوروکریٹس کیونکہ ایک نہیں بلکہ دونوں میاں بیوی بیوروکریٹس تھے۔ اگر یہ سارا کام ہم نے ان اللے تللے بیوروکریٹس ہی کے لئے کرنا ہے تو پھر تعلیم کے لئے جو بجٹ رکھا ہے اسے ایک روپے سے کم کریں بلکہ ختم ہی کر دیں اور ایسے ادارے ختم ہی کر دیں یا اس قسم کے بیوروکریٹس اور حکومتی چہیتوں کے لئے وقف کر دیں۔

جناب سپیکر! آج مجھے پورا ہاؤس یہ بتائے یا ساری بیوروکریسی بتائے کہ اِن تعلیمی اداروں میں کھابے کھانے والے کسی بھی بیوروکریٹ کا بچہ کسی سرکاری ادارے میں پڑھ رہا ہے؟ ہم اگر

بجٹ رکھ رہے ہیں تو اِس کا کوئی purpose ہونا چاہئے کہ کسی بیوروکریٹ یا کسی سرکاری ملازم کا کوئی بچہ اِن تعلیمی اداروں جس کے لئے ہم عوام کے خون پسینے کی کمائی کا 110۔ ارب روپے رکھ رہے ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ اس کو cut کر کے کیونکہ ہماری کوئی ایجوکیشن پالیسی نہیں ہے اور ہماری کوئی direction نہیں ہے تو اسے ختم کیا جائے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ ہمارا بجٹ تعلیم دوست نہیں بلکہ تعلیم دشمن بجٹ ہے کیونکہ تعلیم کے لئے 110۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں اور خاص طور پر پچھلے آٹھ نو ماہ میں جس پولیس نے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا ہے انہیں ہم 163۔ ارب روپے دے رہے ہیں جس سے اس ملک کا image پُوری دُنیا میں damage ہوا ہے۔ کوئی ایسا گھر نہیں ہے، کوئی ایسا شہر نہیں ہے اور کوئی ایسا قصبہ نہیں ہے، 24 کروڑ عوام کو پتا تھا کہ قیدی نمبر 804 ہی اس ملک کے استحکام اور پاکستان کی بقاء کا ضامن ہے اور وہ اس کے followers تھے۔ تعلیم کو ہم 110۔ ارب روپے دے رہے ہیں جبکہ پولیس کے لئے 163۔ ارب روپے دے رہے ہیں تو اس سے آپ اندازہ کریں کہ یہ ہماری تعلیم دشمنی کا منہ بولتا ثبوت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! 163۔ ارب روپے اس پولیس کو دے رہے ہیں۔ جب آپ پہلے دن اس Chair پر آئے تھے تو اس دن سے لے کر آج تک آپ کو بارہا کہا گیا کہ ایک عوامی منتخب نمائندے کو پولیس کے چُنگل سے اِس پولیس کی فورس اور طاقت سے اور اِس پولیس کے اوچھے ہتھکنڈوں سے آپ produce کروا کے ہاؤس میں لائیں لیکن اب تک ایسا نہیں ہو سکا۔ میں میاں اسلم اقبال کی بات کر رہا ہوں جو کہ اس ایوان کے منتخب نمائندے ہیں۔ آپ کے اندر یا اس ہاؤس کے اندر کیونکہ ہاؤس آپ کی back پر کھڑا ہے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہیں چونکہ آپ custodian of the House ہیں، ایک منتخب نمائندے کو اِس کالی وردی، جو بھی

وردی اِنہیں دے دی جائے اور اِن کی جتنی مرضی وردیاں تبدیل کر دی جائیں لیکن اِن کی کرتُوتیں ٹھیک نہیں ہُوں گی کیونکہ جب تک یہ لوگ political victimization کرنا نہیں چھوڑیں گے تو اُس وقت تک اس صوبے میں امن نہیں آئے گا۔ آج تک ہم اپنے منتخب ہونے والے معزز ممبر کو اس ہاؤس میں لے کر نہیں آ سکے تو ہم انہیں 163۔ ارب روپے ان کی عیاشیوں، ان کے کھاؤ پیو پروگراموں اور انہیں کرپشن کرنے کے لئے دے رہے ہیں جسے میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! میں نے بھی اسی Cut Motion پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! شکریہ، میرا نام محمد اسماعیل ہے لیکن میرا سیاسی نام حاجی اسماعیل سیلا اور پی پی۔116 فیصل آباد سے تعلق ہے۔ میں ایجوکیشن کے معاملے پر بات کرنا چاہوں گا۔ میں جب پہلے بھی ایم پی اے منتخب ہو کر آیا تھا تو میں نے ہمیشہ ایجوکیشن کو سپورٹ کیا کیونکہ ایجوکیشن ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہمارے ملک کی آنے والی نسلوں کو بنائے گی اس لئے ایجوکیشن کے بجٹ پر میں اعتراض نہیں کروں گا بلکہ یہ کہوں گا کہ خدارا بجٹ کے ذمہ دار لوگوں کو یہ بھی کہا جائے کہ یہ بجٹ صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے۔ آپ کبھی سکولوں کا visit رکھیں تو آپ کو شاید پتا چلے گا کہ سکولوں میں بچوں کے لئے washrooms تک نہیں ہوتے، بچوں کے لئے پینے کا پانی نہیں ہوتا، ان کے بیٹھنے کے لئے desks نہیں ہوتے اور وہ بے چارے دھوپ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اگر تعلیم پر اتنا پیسا لگانا ہے تو ہمیں چاہئے کہ اسے بہتر بھی بنایا جائے تاکہ دنیا میں یہ بات کہی جائے کہ پاکستان میں بھی تعلیم کا ایک اعلیٰ انتظام ہے۔ ہم اتنے 100۔ ارب روپے تو رکھ دیتے ہیں مگر ان کو utilize نہیں کرتے۔ میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گا کہ اگر ہمارے ملک میں ایجوکیشن عام ہو جائے تو میرے ملک کا ہر شہری اپنی اچھی زندگی گزار سکتا ہے۔ ایجوکیشن ایک ایسا سسٹم ہے اگر ہم educated ہو جائیں تو شاید ہمیں ایک دوسرے سے بات کرنے کا بھی سلیقہ آ جائے۔ ایجوکیشن ہی ایک ایسی چیز ہے جو ملک کی تقدیروں کو سنوارتی ہے۔ میں ایجوکیشن کے حوالے سے اپنے حلقہ کے لئے صرف ایک simple request کرنا چاہتا

ہوں کہ میرا حلقہ پی پی-116 میں ایک ایم سی ہائی سکول راجہ پارک ہے اس کو اسی بجٹ میں اپ گریڈ کر کے سکینڈری سکول کا درجہ دے دیا جائے تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔ دوسری بات یہ ہے اور میں آپ سے اجازت لوں گا کہ آپ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ اپنی بات محکمہ پولیس پر کر سکتے ہیں۔ میں اس لئے اس پر بات کرنے کا حق رکھتا ہوں کیونکہ میں اور میری فیملی اس کی victim ہے۔ میرے علاقے کے پی ٹی آئی کے ورکرز اس کے victim ہیں جو بالکل بے گناہ تھے۔ خدا کی قسم اس 9۔ مئی نے ہمارے ورکرز کو اس طرح damage کیا ہے کہ بچہ جو سکول میں طالب علم تھا اس پر بھی اسی پولیس نے 7ATA کے پرچے کاٹے اس کے ساتھ 21 ایسی دفعات لگائیں گئیں جو ملک میں غداری کے زمرے میں آتی ہیں۔ آپ جس پولیس کو پونے 200 ارب روپے دے رہے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ جو بچہ دسویں کلاس میں پڑھ رہا ہے اگر آپ اس پر 7ATA لگا دیں گے تو کل کو اس بچہ کا مستقبل اس کا ساتھ دے گا؟ میری آپ سے humble request ہے کہ آپ پولیس کو یہ بتائیں کہ ہم نے اتنا فنڈ تو ان کو دے دیا لیکن خدا کے لئے ان کو سلیقہ بھی سکھائیں کہ وہ ان ممبران اور علاقے کے ذمہ دار لوگوں کی کم از کم عزت تو کریں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ابھی تک اپوزیشن کے کسی ایم پی اے کو ایم پی اے نہیں مانا کیونکہ ہمارا مخالف جو ہم سے شکست کھا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ "فر کی ہویا کہ اَسی ہار گئے آں مگر پنجاب وچ حکومت ساڈی اے جو اَسی پولس نوں کہنا او کرنا" یہ کلچر ختم ہونا چاہئے۔ یہ کلچر ختم ہو گا تو خدا کی قسم honourable member کی علاقے میں عزت ہو گی۔ میں اپنے ہی تھانہ سمن آباد میں ثابت کر سکتا ہوں کہ آج ایک گھر میں ڈکیتی ہوئے ایک ماہ گزر گیا ہے لیکن اس علاقے کے SHO نے اس کی FIR نہیں کاٹی اور مجھے اس کی سفارش کرنی پڑی۔ وہ ایک مسجد کا مفتی آدمی ہے اور اس کا فتویٰ چلتا ہے تو کیا یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اگر آپ پولیس کو اتنا طاقتور کریں گے تو پھر میں تو گیا۔ اگر ممبر کی بات نہیں سنی جاتی تو پھر غریب آدمی کی بات کون سنے گا؟ میں اس لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس نے 9 مئی میں عمران خان کی گرفتاری کے بعد میرے علاقے میں جتنے ظلم اٹھائے اور ثناءاللہ نے اٹھائے ہیں، میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ رانا ثناءاللہ کے تمام مظالم کی وجہ سے فیصل آباد میں مسلم لیگ (ن) zero ہو گئی ہے۔ یہ میں اپنی دلیل سے ثابت کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ please wind up کریں۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! میں ایک request کر کے اپنی بات wind up کروں گا۔ گزارش ہے کہ آپ پولیس کو یہ متنبہ ضرور کریں کہ ہر انسان کو اپنی بات سنانے کا حق ہے۔ اگر وہ تھانے میں جائے، اگر کسی چودھری کی سفارش ہے تو پھر وہ اس کو کرسی پر بٹھاتا ہے اور اگر خود ریڑھی والا جاتا ہے تو پولیس والے اس کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر پولیس کو اتنا بجٹ دینا ہے تو خدا کے لئے ان کے اخلاق بھی درست کریں۔ میری آخری request یہ ہے کہ اگر آپ اتنا بجٹ دینا چاہتے ہیں تو فیصل آباد میں میرے 200 کارکن میرے ساتھ جیل میں رہے ان تمام پر 7ATA جرم کی دفعات درج ہیں خدا کے لئے ان بے گناہوں پر جو غلط دفعات لگائی گئی ہیں ان کو ختم کرایا جائے۔ شکریہ۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں؟ مجھے آپ کا time constraint بھی کرنا ہے۔ میں نے ایک set time کے بعد I have this big document to take care of اور یہ بڑا time consuming ہے ایک document voted upon, I will just carry on with the procedure

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ چاہئیں۔ ایجوکیشن کے بجٹ پر کافی مفصل گفتگو ہو گئی ہے۔ میں ہائر ایجوکیشن اور سکولز ایجوکیشن کے اندر مختصراً دو چیزیں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ گورنمنٹ نے Annual Development Program Fund رکھا ہے تو اس کے اندر caps schemes ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ یہ فنانس منسٹر صاحب بتائیں گے یا ایجوکیشن منسٹر بتائیں کہ یہ بابُوؤں کو کس نے اختیار دیا ہے کہ وہ ongoing schemes کو اپنی مرضی اور اپنی discretion سے decide کر دیتے ہیں۔ میں صرف تین schemes کا ادھر مختصراً ذکر کروں گا کہ یہ ہائر ایجوکیشن کے اندر missing facilities اور furniture کے لئے ہیں۔ سیریل نمبر 107، 108، 109 پر، اس میں کل ملا کر 3053 ملین روپے اس کی cost بنتی ہے اس کے اندر ٹوٹل 5000 روپیہ رکھا گیا ہے۔ اگر اس طرح کے مذاق اس قوم کے ساتھ کئے جائیں گے اور ہم یہاں پر کہیں گے کہ ہم لوگ ایجوکیشن پالیسی بہتر لا رہے ہیں، ہم لوگ ایجوکیشن کے لئے

کام کرنا چاہتے ہیں اور عام آدمی اور غریب آدمی کے بچے کو پڑھانا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ لفاظی، جھوٹ کا پلندہ اور کچھ نہیں ہو گا یا تو ہم اگر سمجھتے ہیں کہ اس طرح کا فنڈ دینے سے اور اتنے کم فنڈ میں گزارہ ہو سکتا ہے تو پھر یہ Cut Motion بالکل جائز ہے اور ہمیں اس Cut Motion پر عمل کرنا چاہئے۔ اگر 5000 روپے سے ساڑھے تین ہزار ملین روپے کی سکیم چل سکتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم لوگ اپنی جیب سے ہی پانچ پانچ ہزار روپے دے دیں گے تو براہ کرم اس کے فنڈ کو cut کیا جائے اور اس کو ایک روپیہ تک لے کر آیا جائے تاکہ جو عوام کا پیسا ہے وہ بچے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ایجوکیشن منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (راناسکندر حیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! I am honored. For the first time I am elected as member of this Assembly and speaking as a Minister of Education سب سے پہلے تو کچھ brief facts جو اپوزیشن ممبران نے یہاں پر کہے اور یہ میرے سامنے بجٹ کے figures ہیں اگر اس پر debate کرنا چاہیں in terms of percentage to GDP یا general debate کرنا چاہیں تو میں اسمبلی کے بعد بھی کسی فورم پر ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہوں یا یہ refute کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جناب عثمان احمد خان بزدار کی گورنمنٹ میں تعلیم کے لئے بہت بڑا بجٹ دیا جو ہم نہیں دے رہے تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 19-2018 میں 332 بلین روپے سے 20-2019 میں 336 بلین روپے جو صرف 4 ارب روپے کا اضافہ ہے which is point zero zero zero something percent and I want to enlighten them 20-2019 سے 2021 صرف 14۔ ارب روپے کا اضافہ ہے۔ 2021 سے 2022 تک صرف 20۔ ارب روپے اضافہ ہے is which also less than 10 percent. Yes, however, the Interim Government that was in 2022-2023 انہوں نے خاطر خواہ اضافہ کیا ہے اور وہ 421۔ ارب روپے پر لے گئے ہیں آپ کو جو ساڑھے تین سال ملے اس پر شاید آپ یہ سوالات جناب عثمان احمد خان بزدار سے کریں اور

ڈاکٹر مراد راس صاحب سے کریں اور اگر آپ نے discussion کرنی ہے تو یہ بجٹ document میرے پاس ہے I am here and available on every forum (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری گزارش ہے کہ Cut Motion That a sum not exceeding **Rs.110,899,621,000** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024.

میں بڑے سادہ الفاظ میں اس ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کیونکہ ہم ریسرچ نہیں کرتے اور سیدھا conclusion پر jump کرتے ہیں تو ان فاضل ممبران کا یہ فرمانا ہے کہ صادق پبلک سکول بہاولپور کو بند کر دیں، ان کی تنخواہیں اور ٹیچرز کے لئے پیسے نہ دیں۔ یہاں پر ٹریژری بنچوں اور اپوزیشن بنچوں سے بڑے honourable members موجود ہیں تو please یہ enlighten کہہ رہے ہیں کہ صادق پبلک سکول بند کر دیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ سارے کیڈٹ کالجز جس میں کیڈٹ کالج حسن ابدال، لارنس کالج گھوڑا گلی اور بڑے major institutes ہیں جنہوں نے لاکھوں graduates اس مُلک کو دیئے ہیں انہیں بجٹ نہ دیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ کالجز یونیورسٹیز،

Government Post Graduate College Sargodha, Government Post Graduate College Sahiwal, Government Post Graduate College Samanabad Lahore, Government College DG khan, Government Post Graduate College Lahore, Government Post Graduate College Gujranwala, Government Post Graduate College Wahdat Road Lahore, MAO College Lahore (which is very old institute), Muslim College Sargodha, Post Graduate College Rawalpindi and Government Post Graduate College DG Khan And I want to also mention کہ ان میں بہاولپور کے colleges، فیصل آباد کے colleges and

University of Jhang, University of Okara , University of Mianwali شاید اگر یہ سارے figures پڑھتے اور اس کو دیکھتے کہ یہ پیسے کن کن چیزوں پر allocated ہیں۔ Rawalpindi Women University, University of Chakwal, Khawaja Fareed University of Engineering and Technology, Kohsar University Murree, Cadet College Pasrur, Chakwal, Okara and Mianwali, Daanish Schools.

جناب سپیکر! فاضل ممبر نے یہ ضرور کہا کہ ہم اس میں بڑے پیسے spend کر رہے ہیں میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے School of Excellence اور Daanish Schools کے دو models ہیں۔ School of Excellence میں ہم قریباً وہی پیسے spend کر رہے ہیں جو ہم اپنے normal high school میں کر رہے ہیں۔

اس میں criteria یہ ہے کہ double orphan kids اور orphan kids اگر یتیموں کے بچوں کو پڑھنے کے لئے ہمارے صوبے کے پاس پیسے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہم اُس سے cut کر دیں تو میں ہاؤس کو enlighten کر رہا ہوں کہ normal high schools کی cost میں School of Excellence کھلے ہوئے ہیں، یہ مظفر گڑھ میں کھلے ہوئے ہیں، یہ بھکر میں کھلے ہوئے ہیں، یہ میانوالی میں کھلے ہوئے ہیں۔ وہ سارے central Punjab کے سکولز نہیں ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم اُنہیں بھی بند کر دیں، انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ڈی جی خان کی Ghazi University کی funding بند کریں۔ ہمارے قصور میں یونیورسٹی نہیں ہے، Guru Nanak University کی funding بند کریں جو انہوں نے شروع کی supposedly اور آج یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ اس یونیورسٹی کو بند کریں۔ Muhammad Nawaz Sharif Government، University of Engineering and Technology کو بند کریں، Government College for Women University Multan کو بند کریں، Government Faisalabad College for Women University کو بند کریں، College for Women University Bahawalpur, Sialkot کو بند کریں۔ ان کا یہ

بھی کہنا ہے کہ University of Sahiwal کو کوئی پیسے نہ دیں، ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ University of Narowal کو ایک روپیہ نہ دیں۔

جناب سپیکر! ساتھ ہی ساتھ میں بتاتا چلوں کہ ہمارے honourable former Chief Minister and Prime Minister of Pakistan Shahbaz Sharif نے جو Information Technology University بنائی which is the only state of the art university that exists in Pakistan اور وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں بچے پڑھ بھی رہے ہیں، incubation centers بنے ہوئے private sector وہاں پر کام کر رہا ہے on python, on coding and a lot of things اور آئی ٹی کی دنیا ہے۔ ان کا فرمانا ہے کہ ہم اپنی وہ یونیورسٹی بند کر دیں، ان کا یہ بھی فرمانا ہے کہ Government College University Faisalabad, University of Gujrat, DPI Colleges کا Directorate PMIU, Government College University Lahore کے یہاں پر graduates بیٹھے ہوئے ہیں، ہاؤس کے اس side پر بھی اور دوسری side پر بھی تو میں یہ سوال اس ہاؤس سے کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل ممبر نے پڑھے بغیر یہ بھی فرمایا کہ ہمارے پنجاب کا سب سے بڑا ادارہ Government College University اُس کی funding بھی بند کریں اور اس کو zero پر لے کر جائیں۔ Lahore College for Women University. انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ Queen Mary College بند کریں، Kinnaird College for Women Lahore بند کریں، Fatima Jinnah University بند کریں اور Government College University بند کریں اور کہہ رہے تھے کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، no cross talks

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ سن لیں یہ Cut Motion ان کی طرف سے آئی ہے۔

جناب سپیکر: وقت کی قلت ہے۔ No cross talk please

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ University of Sargodha بند کریں، Lawrence College Ghora Gali بند کریں، Fatima Jinnah Women University Rawalpindi کو بند کریں، Government Degree College Kahuta کو بند کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن رانا سکندر حیات صاحب! conclude کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! ساتھ ہی ساتھ میں اس Cut Motion میں آپ کو کچھ insight دینا چاہتا ہوں معزز ممبران نے فرمایا کہ ہم نے ایجوکیشن میں بڑا کام کیا۔ ہمیں یہاں آئے ہوئے ضرور ایک مہینہ ہوا ہے پر ہمارے ارادے ان سے بڑے ہیں، ہمارا ویژن الحمد للہ ان سے بڑا ہے، ہماری نیت ان سے بہتر ہے۔ میں آپ کو figures دے دوں کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور HEC کی funding، ہائر ایجوکیشن کمیشن جس میں UVAS کا ایک campus exist کرتا ہے جس میں ہزاروں universities or colleges جو آج کے بچوں کو PHD Programs, Masters Undergraduate Programs کرا رہے ہیں۔ 2018 میں جب میاں نواز شریف صاحب اور (PML(N کی گورنمنٹ کا اختتام ہوا تو 120۔ ارب روپے HEC کی funding تھی انہوں نے 2019 میں آتے ہی اُس میں fifty percent cut لگا یا اور اُسے 60۔ ارب روپے کیا۔ کیا یہ جواب دہ نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن رانا سکندر حیات صاحب! conclude کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ایجوکیشن کو بہت بجٹ دیا ہے ان کا last outgoing year کا بجٹ ساڑھے 3 سو ارب ہے and we stand at four hundred and twenty two billion right now تو یہ اپنے آپ سے ہی سوال کریں کہ ان کے outgoing budget اور ہمارے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Thank you Minister Sahib. Now, I have to put the question آپ اس کو conclude کریں۔ Please windup in a sentence. After

he speaks then we cannot allow further discussion in the budget بعد میں بات کر لیں گے۔ آپ اس کو conclude کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! enlighten کرنا چاہتا ہوں، میں بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے چھ سال میں ایک ٹیچر بھرتی نہیں کیا۔ student-teacher ratio انہوں نے خراب کی، پنجاب کے اندر 600 ادارے ایسے ہیں جہاں پہ teachers available نہیں ہیں SNE کی وجہ سے، کیا ان کے وزیر تعلیم اور بزدار صاحب سوتے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: Thank you Minister Sahib. Your point has come. آپ تشریف رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! One minute please

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! This is very important point کہ انہوں نے کہا آپ بچوں کو انگریزی پڑھاتے ہیں، کیا ان سے سوال نہ کریں کہ single National Curriculum کے دعوے کون پورے پاکستان میں کرتا رہا، کس نے وہ curriculum بنایا، کون ان سکولز کے اندر لے کر آیا، سوال پھر لے کر اس اسمبلی میں آ گئے۔

جناب سپیکر! آخری part ہے کہ انہوں نے special kids پر بات کی اور وہ بچے سب کے بچے ہیں، پاکستان کے بچے ہیں، ساتھ ہی اس Cut Motion میں لکھ دیا کہ special differentiable بچوں کے ادارے بند کئے جائیں، لاہور میں موجود واحد Children Complex جس میں 300 کے قریب وہ بچے پڑھ رہے ہیں اُس کی funding بند کی جائے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ جب اگلی دفعہ ایوان کے سامنے یہ figures لے کر آئیں اور Cut Motions دیں تو kindly ضرور پڑھ لیں۔ کیونکہ آپ بھی اُنہی اداروں سے پڑھ کر آئے ہیں جنہیں آپ آج بند کرنے کی بات کر رہے ہیں and I have enlightened the House on the whole situation. Thank you very much.

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the total of **Rs.110,899,621,000/** on account of Demand No.PC-21015 Education be reduced to Re.1/."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs.110,899,621,000/** be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Education.**"

(The motion was carried) (Demand No.PC-21015 was approved.)

DEMAND NO.PC-21016

HEALTH SERVICES

MR SPEAKER: Minister for Finance may move Demand No.PC-21016.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr. Speaker! I move:

"That a sum not exceeding **Rs.220,512,009,000/-** be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Health Services.**"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That a sum not exceeding **Rs.220,512,009,000/-** be granted to the Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Health Services.**"

Cut Motion received in this demand is from Mr Ahmad Khan, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Aftab Ahmad Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Chaudhry Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali,Mr Mumtaz Ahmad,Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Ismael, Ms Ashifa Riaz, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Waqas Mahmood Maan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Ms Misbah Wajid, Mr Humble Sanaa Kareemi, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Chaudhry Muhammad Ejaz Shafi, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Zahid Ismail, Mr Shahab Ud Din Khan and Khawaja Salah Ud Din Akbar. Any mover may move it.

MR HASSAN ALI: Mr Speaker! I move:

"That the total of **Rs.220,512,009,000/** on account of Demand No.PC-21016 Health Services be reduced to Re.1/."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the total of **Rs.220,512,009,000/** on account of Demand No.PC-21016 Health Services be reduced to Re.1/."

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr. Speaker! I oppose.

جناب حسن علی: جناب سپیکر! ہمارے پنجاب میں جو total number of BHUs ہیں وہ 2502 ہیں، RHCs کی تعداد 316 ہے، 88 تحصیل ہیڈ کوارٹرز، 36 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور 46 ٹیچنگ ہسپتال ہیں لیکن آج تک ان کے لئے کوئی بھی ہیلتھ پالیسی وضع نہیں کی گئی، میں اپنے شہر گوجرانوالہ سے start کروں گا کہ میرا شہر ایشیا کا پانچواں بڑا شہر ہے اور وہاں ڈویژنل ہیڈ کوراٹر بھی ہے تو لوگ 36 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اُدھر صرف ایک جواب لینے جاتے ہیں جو کہ بہت funny answer ہوتا ہے کہ " اینوں لہور لے جاؤ"۔ میرے پورے ڈویژن میں کھاریاں کے علاوہ کوئی بھی برن یونٹ نہیں ہے۔ ٹراما سنٹر functional نہیں ہے۔ BHUs کی یہ حالت ہے کہ وہاں پر سیکورٹی گارڈز بھی available نہیں ہیں اور میڈیسن کی availability کی یہ حالت ہے کہ وہاں پر Flagyl tablet بھی میسر نہیں ہے۔ میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کتنے منسٹرز نے ابھی یا اس سے پہلے جو نگراں حکومت تھی انہوں نے کتنے BHUs and RHCs visit کئے ہیں، میرے خیال میں اگر یہ کہیں جائیں بھی تو محض اپنی تصویریں بنوا کر یا ایک خانہ پوری کر کے واپس آجاتے ہیں۔

جناب سپیکر! پوری دنیا میں ایک referral system ہوتا ہے میں آپ کے توسط سے ہاؤس کی توجہ چاہوں گا کہ میں جو باتیں کر رہا ہوں بہت اہم ہیں ان کو غور سے سنیں کیونکہ میں اس پر تحقیق کر کے آیا ہوں تو میری باتیں informative ہوں گی جس سے ان کو بھی فائدہ ہو گا۔

پوری دنیا میں referral system رائج ہے۔ BHU اور RHC سے patients refer ہو کر THQ یا DHQ میں جاتے ہیں مگر یہاں پر وہ نظام ہی نہیں ہے یہاں پر جو مریض BHU میں جاتا ہے اُدھر ڈاکٹرز کی availability نہیں ہوتی تو پھر اس مریض کو refer کون کرے گا؟ دوسرا جتنے BHUS and RHCs ہیں ان کے پاس کیا transportation facility موجود ہے، کیا ان کے پاس ambulance facility available ہے تو آپ یقین کریں کہ مریض خوار ہو رہے ہیں اور کئی casualities ایسی ہیں کہ جو time barred ہونے کی وجہ سے راستے میں ہو جاتی ہیں تو اس طرف بھی تھوڑا فوکس ہونا چاہئے۔ دوسرا میرا ایک سوال ہے کہ پنجاب میں نمونیا کی ایک outbreak ہوئی تھی جس کی وجہ سے ہمارے درجنوں بچے فوت ہو گئے تھے مگر آج تک اس انکوائری کی کوئی رپورٹ نہیں آئی اور نہ ہی کسی کو responsible ٹھہرایا گیا۔ Secondly lordship ہماری پنڈی بھٹیاں، جلال پور جٹاں اور چنیوٹ بیلٹ کی طرف پاکستان میں سب سے زیادہ ایڈز کے مریض ہیں تو ان کے تدارک کے لئے آج تک کوئی step نہیں لیا گیا۔

جناب سپیکر! 70 فیصد بیماریاں جو water borne ہوتی ہیں تو آپ دیکھ لیں کہ پورے بجٹ میں ان چیزوں کے تدارک کے لئے کوئی چیز نہیں رکھی گئی۔ Twenty percent bacterial infections public toilet سے ہوتے ہیں۔ جب آپ اور یہاں موجود معزز ممبر سفر کرتے ہوں گے تو ان کو بھی معلوم ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک کوئی ایک ایسا پبلک ٹوائلٹ نہیں ہے جسے آپ use کر سکتے ہیں تو اس طرف بھی کوئی توجہ ہونی چاہئے۔ ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ prevention is better than cure تو میں اس طرف بھی آؤں گا ہمارا ہیلتھ سسٹم فرسودہ اس لئے ہے کیونکہ بچوں کو basic hygiene کی تعلیم ہی نہیں دی جاتی تو یہ چیزیں ہمارے نصاب میں add ہونی چاہئیں کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے صفائی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سب سے اہم چیز جو ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں وہ موبائل ہیلتھ یونٹس ہیں کیونکہ remote areas میں کوئی بڑا ہسپتال نہیں ہے تو وہاں موبائل ہیلتھ یونٹس ضرور دیئے جائیں۔ میں بجٹ پڑھ رہا تھا تو اس میں لکھا تھا کہ یہ دو بڑے ہسپتال نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور ایک کینسر ٹریٹمنٹ اینڈ ریسرچ سنٹر ہیں، yet again یہ بڑے شہروں میں ہیں لیکن periphery کے جتنے بھی شہر ہیں وہ سارے ignore ہو رہے ہیں۔ تو میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا جیسا کہ آپ اکثر Rule 199 کی بھی بات

کرتے ہیں تو لاہور کا ایک شہری جو ماڈل ٹاؤن میں رہتا ہے اور ایک گوجرانوالہ کا شہری جو دھندیاں گاؤں میں رہتا ہے کیا ان دونوں کے حقوق برابر نہیں ہیں؟ اگر ہم مساوی حقوق کی بات کرتے ہیں تو جو facilities لاہور کے شہری کو مل رہی ہیں، وہی facilities پنجاب کی جو دوسری constituencies کے باسی ہیں ان کو بھی available ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بڑے مزے کی بات ہے کہ ہم یہاں پر دیکھتے ہیں جس کی میں witness بھی دے سکتا ہوں کہ میڈیکل سٹورز پر بھی ڈاکٹرز بیٹھنے لگ پڑے ہیں اور midwives ہوتے ہیں لاہور میں سنٹرز پر آپریشن کئے جا رہے ہیں وہ کہتے ہیں نا کہ آنکھ اوجل پہاڑ اوجل یہاں پر وہ midwives والا سارا چکر چل رہا ہے تو یہ بہت bulk میں ایک پورا setup ہے اس کے لئے جو ہماری suggestions ہیں وہ ہم ان شاءاللہ آپ کو feed کرتے رہیں گے اور آپ اس حوالے سے کوئی سپیشل کمیٹی بھی بنائیں تاکہ وہ کمیٹی ہماری suggestions in take کریں اور کوئی بہتر نظام دے سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، ذوالفقار علی بھٹی صاحب!

جناب ذوالفقار علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! میرا نام ذوالفقار علی بھٹی اور میرا حلقہ پی پی-76 سرگودھا ہے۔ اس بجٹ میں سرگودھا کے لئے ایک نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہم اس کو بنائیں گے۔ میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ کارڈیالوجی سنٹر سب سے پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں approve کیا گیا کہ یہ پراجیکٹ ہم سرگودھا میں انور علی چیمہ کے نام سے بنائیں گے، اس کے بعد مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ آئی تو اس میں دوبارہ چودھری حامد حمید صاحب نے اپنے والد صاحب کے نام سے اس کو منظور کروایا لیکن اتفاق سے اس وقت بھی یہ سنٹر نہ بن سکا۔ آج دوبارہ پھر بجٹ تقریر میں کہا گیا ہے کہ ہم سرگودھا میں نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس کا سنگ بنیاد تو آج approve کیا جا رہا ہے مگر عملی طور پر سنگ بنیاد اکتوبر میں رکھا جائے گا تو مجھے آج بھی ایسا لگ رہا ہے اس میں کوئی seriousness نہیں ہے کہ یہ جو 10۔ ارب روپے کا پراجیکٹ آپ بنانے جا رہے ہیں تو

اس کے اخراجات تو آج آپ اس بجٹ میں منظور کروا رہے ہیں یعنی اس کی approval تو آپ آج کے دن ہی لینا چاہ رہے ہیں مگر عوام کے لئے اگر آپ کوئی کام کرنا چاہ رہے ہیں تو اس کام کی سنگ بنیاد اکتوبر میں کیوں رکھ رہے ہیں تو اس سے مجھے لگتا ہے کہ پہلے کی طرح آج بھی آپ لوگ عوام کی فلاح کے لئے serious نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں ہیلتھ سروسز پر بات کروں گا۔ میں پورے پنجاب کے BHUs and RHCs visit نہیں کر سکا مگر میرا حلقہ پی پی۔76 جو 70 فیصد دیہی آبادی پر مشتمل ہے لیکن جب میں نے اپنے حلقہ کا وزٹ کیا ہے تو وہاں حالت یہ ہے کہ جہاں RHC's ہیں ان کی چار دیواری گر چکی ہے، وہاں ڈاکٹرز جن کی 24 گھنٹے حاضر رہنا ذمہ داری ہے وہاں صبح کے وقت صرف ایک لیڈی ڈاکٹر موجود تھی جو صبح 8 بجے سے 2 بجے تک ڈیوٹی کرتی ہیں اور وہی فزیشن ہے، وہی گائناکالوجسٹ بھی ہے، وہاں کا چوکیدار ہی وہاں کا attendant ہے، یہ ذکر میں موضع ماڑی کا کر رہا ہوں جس کی آبادی کم و بیش 45 سے 50 ہزار ہے اور وہاں ساڑھے سترہ سے اٹھارہ ہزار vote casting ہے اور وہاں کی آبادی بہت غریب ہے وہاں مریضوں کے لئے کوئی ایمبولینس میسر نہیں ہے تو یہ تمام منصوبے کاغذی ہیں۔ اسی طرح میرے حلقہ کا ایک موضع دھریمہ ہے اس کی بھی 18 سے 20 ہزار vote casting ہے اور اس موضع کے adjacent دو یونین کونسلز ہیں وہاں بھی جو RHC's ہیں ان میں بھی ہیلتھ کے حوالے سے similar conditions ہیں ایک ہی ڈاکٹر جو فزیشن اور وہی ڈاکٹر گائناکالوجسٹ بھی ہے، وہاں کوئی LHV، کوئی عملہ یا کوئی میڈیسن نہیں ہے۔ میں نے جب وہاں کے میڈیکل سٹور کا visit کیا تو ہاں سٹور میں تھوڑی سی ادویات موجود تھیں اور 8 فٹ بائی 8 فٹ کا ایک وارڈ ہے اور صرف دو بیڈ رومز ہیں تو یہ پیسا جو بجٹ میں رکھا جاتا ہے یہ کہاں پر لگایا جاتا ہے تو کون یہ پیسا کھا جاتا ہے؟ یہ پیسا کون کھاتا ہے؟ یہ پیسا ہمارے خون پسینے کی کمائی اور ٹیکس سے آتا ہے۔ (مداخلت)

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ No cross talk آپ اپنی بات conclude کریں۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! وہ لوگ صوبہ پنجاب کے رہائشی ہیں، ہم انہیں کیا دے رہے ہیں؟ اس ملک کو بنے ہوئے 76 سال ہو گئے ہیں (مداخلت) آپ حوصلہ رکھیں۔

جناب سپیکر! House in order کریں تا کہ میں بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: پلیز آپ continue کریں اور wind up بھی کریں۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! جب میں نے اپنے حلقے کے موضع حیدر آباد ٹاؤن چکیاں کے RHC کو visit کیا تو وہاں اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت حال ہے کہ وہ RHC سنٹر نشہ کرنے والے لوگوں کی آماجگاہ ہے، وہاں لوگوں کو صحت کی سہولت دینے کی بجائے سنٹر نشہ گاہ بنا ہوا ہے۔ وہاں صرف ایک ڈاکٹر اور اس کی ڈیوٹی 24/7 کی ہے؟ ہم اس گورنمنٹ کو یہ بجٹ اس لئے دیں کہ وہ اپنی عیاشیوں پر خرچ کرے۔

جناب سپیکر: جناب بھٹی صاحب! Wind up کریں۔

جناب ذوالفقار علی: پنجاب کی عوام کو ہیلتھ کی سہولت نہیں مل رہی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

جناب ذوالفقار علی: یہ ڈاکٹر کہاں ہیں، یہ پیسا کس لئے دیں گے؟

جناب سپیکر: پلیز wind up کریں۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! 1985 سے 2024 ان چالیس سالوں میں کم و بیش 28 سال (ن) لیگ نے حکومت کی ہے لیکن آج بھی مسائل وہیں کھڑے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: No cross talk بھٹی صاحب! wind up کریں۔

جناب ذوالفقار علی: آج بھی پنجاب بھوک و افلاس میں ہے اور آپ قرض لے کر ملک چلا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ بھٹی صاحب! تشریف رکھیں۔ Please order in the House. اگلے مقرر۔۔۔

جناب محمد ثاقب خان: بھٹی صاحب کا BP زیادہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! I believe, you are a doctor

جناب ذوالفقار علی: میں خان کا سپاہی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں-No cross talk please, no cross talk.جی، اب اگلے مقرر بات کریں۔ معزز رکن بات کر رہے ہیں، پلیز ان کو بات کرنے دیں۔ Please no cross talk. ٹائم کی constraint ہے I have to go for voting of demands, now you have limited time.

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میرا نام محمد اقبال خٹک ہے اور میں میانوالی سے ہوں۔ I will just take two minutes.

جناب سپیکر: جی، شروع کریں۔

جناب محمد اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرے خیال میں health facility کے لئے جتنا زیادہ بجٹ دیا جائے اتنا بہتر ہو گا لیکن اس request کے ساتھ اس کی judicial distribution ہونی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ تمام کے تمام ہسپتال تو بڑے شہروں میں بنیں لیکن چھوٹے شہروں اور قصبوں میں BHUs بھی نہ بن سکیں۔ میں اپنے علاقے کی مثال دوں گا کہ پچھلی گورنمنٹ میں وہاں پر ایک state of the art hospital known as Mother and Child Hospital. بنا تھا لیکن موجودہ حکومت DHQ ہسپتال اس میں shift کرنا چاہتی ہے حالانکہ یہ بالکل scope سے باہر ہے۔ لوگ ہسپتال بنا رہے ہیں لیکن ہم اچھے بھلے بنے ہوئے ہسپتالوں کو dismantle کر کے ان پر اپنی تختی لگوانے کے لئے اسے DHQ میں convert کر رہے ہیں۔ This needs to pay attention کم از کم دونوں کو رہنے دیا جائے چونکہ پرانے ہسپتال میں بھی almost 200 بیڈ تیار پڑے ہیں اور وہ ساری کی ساری بلڈنگ ضائع چلی جائے گی ۔ ہمارے علاقے میں جتنے بھی BHUs ہیں almost ان میں ٹراما سنٹر exist ہی نہیں کرتے ۔ پچھلے دس دنوں کے اندر وہاں پر ایک ایکسیڈنٹ ہوا جس کے اندر تقریباً 56 لوگ زخمی ہوئے تھے انہیں جس طرح سے وہاں پر treat کیا گیا۔ Sir, I would love کہ آپ مجھے سنیں۔

جناب سپیکر: پلیز آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ وہاں ایکسیڈنٹ ہوا جس میں کم از کم 50 لوگ زخمی ہوئے تھے لیکن عیسیٰ خیل کے ہسپتال میں ٹراما سنٹر میں صرف 4 بیڈ ہیں۔ میری

استدعا ہے کہ وہاں پر جتنے بھی BHUs ہیں ان سب میں ٹراما سنٹر کی ایک certain amount بڑھائی جائے اور انہیں proper طریقے سے exist کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ I would request آپ کہ in remaining short of time conclude. کریں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! Last one میں نے پہلے بھی یہ بات کی تھی کہ there is a place known as Tabi Sar. جو کالاباغ سے تقریباً 50 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور وہاں BHU میں ایک ڈاکٹر بھی موجود نہیں ہے۔ So, I humbly request کہ honorable minister or whoever is heading this وہاں پر کم از کم ڈاکٹر تعینات کیا جائے تاکہ لوگوں کو facility مل سکے۔.. Thank you, sir

جناب سپیکر: شکریہ

فیصل جمیل: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: Dr. Sahib you spoke very well yesterday. I heard your speech and it was a very good speech کٹ موشنز پر normally ان معزز ممبران کو بات کرنے کا موقع دیا جاتا ہے جو عام بحث میں بات نہیں کر سکتے۔ I am running short of time. My apology آپ تشریف رکھیں۔ Minister for Health would you like to respond to this or I should put the question?

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن و پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں respond کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن و پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں نے اپوزیشن کے فاضل ممبران کی ساری باتیں note کی ہیں لیکن ان کا جواب دینے سے پہلے میں کچھ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں جب پچھلے دور میں شہباز شریف صاحب کے ساتھ کام کر رہا تھا تو اس وقت

بھی شعبہ صحت کی ذمہ داری مجھ پر تھی۔ میں صرف یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم نے اپنے دور میں پنجاب کے تمام بڑے اور چھوٹے شہروں میں کام کیا، بے شمار ہسپتال بنائے اور میرے فاضل ممبران کا تعلق جس بھی شہر سے ہے تقریباً ہر شہر میرے علم میں ہے کہ ہم نے وہاں پر کونسا انسٹیٹیوٹ بنایا، لاہور میں PKLI آپ کے سامنے ہے پورے ملک میں liver and kidney transplant کے اس level کے ہسپتال کی مثال نہیں ملتی۔ افسوس کی بات ہے کہ ہم یہ سہولت باقی اضلاع میں لے کر جا رہے تھے لیکن تحریک انصاف کا دور آیا تو انہیں بند کر دیا گیا۔ لاہور سمیت پنجاب کے تمام شہروں میں نئے ہسپتال بنائے گئے چاہیں ساہیوال لے لیں، ساہیوال میڈیکل کالج لے لیں یا پانچ سو بیڈ کا بلاک لے لیں۔ خانیوال کے ہسپتال کو renovate کیا، ملتان میں کڈنی انسٹیٹیوٹ بنایا، شہباز شریف ہسپتال بنایا، چلڈرن ہسپتال میں نیا ٹاور بنایا، نشتر-II کی بنیاد بھی رکھی تھی اس کے بعد انہوں نے اچھا کیا کہ اسے آگے لے کر گئے۔ جہاں انہوں نے اچھا کام کیا میں اسے acknowledge کروں گا۔ مظفر گڑھ میں طیب اردگان ہسپتال 400 بیڈ کا، مظفر گڑھ کے ڈسٹرکٹ ہسپتال کو renovate کیا، ڈی جی خان میں نیا میڈیکل کالج بنایا، ڈی جی خان میں 500 بیڈ کا نیا بلاک بنایا اور ہیلتھ انشورنس launch کی۔ اس کے ساتھ بہاولپور میں کڈنی انسٹیٹیوٹ بنایا، کارڈیک انسٹیٹیوٹ بنایا، 400 بیڈ کا سول ہسپتال بنایا، Drugs Testing Lab بنائی، Regional Breast Cancer Center بنایا، تیس beds کا آئی سی یو بنایا اور لودھراں میں نیا ہسپتال بنایا۔ اس کے علاوہ فیصل آباد میں چلڈرن ہسپتال اور غلام محمد آباد ہسپتال بنایا۔ ابھی میرے ایک دوست نے گوجرانوالہ کے حوالے سے بات کی ہے۔ دیکھیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ گوجرانوالہ ایک بہت بڑا شہر ہے۔ جب ہم حکومت میں آئے تو گوجرانوالہ کا پُرانا ہسپتال ایک کھنڈر کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ہم نے اس سارے ہسپتال کو renovate کیا۔ ہمارے دور حکومت میں پہلی مرتبہ گوجرانوالہ کو MRI مشین دی گئی۔ ہم نے گوجرانوالہ میں میڈیکل کالج بنایا، اس کی عمارت بنوائی اور اب وہاں پر بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس میڈیکل کالج کے ساتھ چھ سو beds کے دو ٹاورز بنائے۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ ساڑھے چار سال کا period آپ کے پاس بھی تھا تو آپ نے وہاں پر کون سا ہسپتال بنایا ہے؟ آپ کو اپنے دور حکومت میں بھی کچھ بنانا چاہئے تھا۔ ہم نے سیالکوٹ میڈیکل کالج بنایا۔ آپ کے پاس وقت تھا تو آپ بھی سیالکوٹ میں کوئی نیا

ہسپتال بنا دیتے۔راولپنڈی میں Cardiac Institute ہم نے بنایا ہے۔ہم نے راولپنڈی میں یورالوجی ہسپتال کی عمارت کو مکمل کیا لیکن یہ اپنے ساڑھے چار سال کے دور حکومت میں اس ہسپتال کو functional نہیں کر سکے۔اب ہم اس کو functional کریں گے اور اس میں مزید improvement بھی لائیں گے۔

جناب سپیکر!میرے ایک دوست نے سرگودھا شہر کے حوالے سے بات کی ہے۔یہ درست ہے کہ سرگودھا بھی بڑا اہم شہر ہے۔سرگودھا شہر میں مسلم لیگ(ن) نے ہی نیا ہسپتال بنایا تھا۔اسی طرح Health Insurance بھی مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے دی تھی۔اس شہر کو MRI مشین بھی ہم نے دی تھی۔اس کے علاوہ ہم سرگودھا میں ایک سے ڈیڑھ ماہ میں Cardiac Institute شروع کر رہے ہیں۔ اس کا PC-I محکمہ پی اینڈ ڈی میں جمع ہو چکا ہے اوران شاءاللہ ہم fast-track پر کام کرتے ہوئے اس ہسپتال کو مکمل کریں گے۔

جناب سپیکر!میں وقت کی کمی کے باعث اپنی بات مختصر کرتا ہوں حالانکہ میرے پاس کافی زیادہ points موجود ہیں۔ہمارے پنجاب میں تقریباً اڑھائی ہزار BHUs ہیں۔ان میں سے ساڑھے سات سو BHUs میں ہم نے چوبیس گھنٹے صحت کی سہولتیں مہیا کرنے کے انتظامات کئے تھے۔ہم اپنی وزیر اعلیٰ مریم بی بی کے ساتھ مل کر شعبہ صحت میں بہتری لانے کے لئے ایک ماہ سے کام کر رہے ہیں اور ہم نے پانچ سال کا roadmap مرتب کر لیا ہے۔ہم تمام BHUs یعنی 2500 بنیاد مراکز صحت اور 300 کے قریب RHCs کو 40 ارب روپے کی لاگت سے اگلے پانچ سالوں میں renovate کریں گے۔ان کو سو فیصد renovate کیا جائے گا۔ہم نے اپنے پہلے دور حکومت میں تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کو renovate کیا تھا۔

جناب سپیکر!یہاں پر موبائل ہیلتھ یونٹ کی بات کی گئی ہے اور یہ ہیلتھ سروس بھی پاکستان مسلم لیگ(ن) کے دور حکومت میں شروع کی گئی تھی۔یہ کل 32 موبائل ہیلتھ یونٹس ہیں۔ ان میں 22 موبائل ہیلتھ یونٹس functional تھے اور 11 موبائل ہیلتھ یونٹس 2018 سے خراب ہو کر بے کار کھڑے تھے۔اب ان کو renovate کر کے دوبارہ functional کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے یہ جو Cut Motion دی ہے کہ Demand No.PC-21016-Health Services- be reduced to Re.1/-

مناسب نہیں ہے۔ یہ مجھے عجیب سی لگی ہے۔ شاید ہمارے دوستوں کا یہ کہنا ہے کہ ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرا میڈکل سٹاف کی تنخواہیں بند کی جائیں۔ کیا ان کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آئی سی یو، سی سی یو، ایمرجنسی، میڈیکل کالجز اور یونیورسٹیاں بند کر دیں۔ صوبہ پنجاب میں لاکھوں لوگ ہسپتالوں میں جاتے ہیں اور ہمیشہ مسلم لیگ(ن) کے دور حکومت میں ہی ان ہسپتالوں کو improve کیا گیا ہے۔ آج بھی خیبر پختونخواہ سے مریضوں کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے علاج کے لئے پنجاب کے ہسپتالوں میں آتی ہے۔ آپ روالپنڈی انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا data اُٹھا کر دیکھ لیں۔ congenital heart disease کا علاج تو KPK کے کسی ہسپتال میں نہیں ہوتا اس کا علاج تو صرف چلڈرن ہسپتال لاہور ہوتا ہے۔ اسی طرح liver transplant کے لئے بھی خیبر پختونخواہ کے لوگوں کو لاہور میں آنا پڑتا ہے۔ ہمارے لئے یہ خوشی کی بات ہے۔ پولیو پاکستان کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پنجاب اربوں روپے پولیو کے خاتمے کے لئے خرچ رہا ہے۔ باقی صوبے اپنا کام کیوں نہیں کرتے اور یہ اپنے صوبے KPK میں reforms کیوں نہیں کرتے؟۔ جب آپ کو وقت ملتا ہے اور جب آپ کو حکومت ملتی ہے تو آپ کو بھی کام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! ان حقائق کی روشنی میں میری گزارش ہے کہ اس Cut Motion کو مسترد کیا جائے اور Demand No.PC21016-Health Services کو منظور کیا جائے۔

MR SPRAKER: Thank you honorable Minister. We are running short of the time

Now, the question is:

> "That the total of **Rs.220,512,009,000/-** on account of Demand No.PC-21016 Health Services be reduced to Re.1/."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That a sum not exceeding **Rs.220,512,009,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure

other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Health Services**."

(The motion was carried.)(Demand No.PC-21016 is approved.)

جناب سپیکر: جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ اب ہم باقی مطالبات زر پر Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule-144(4) کے تحت guillotine کی اطلاق کے ذریعے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

DEMAND NO.PC-21001

OPIUM

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs.17,618,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Opium**."

(The motion was carried.)

(The Demand No.PC-21001 was approved.)

DEMAND NO.PC-21002

LAND REVENUE

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs.8,547,615,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated

Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Land Revenue**."

(The motion was carried.)

(The Demand No.PC-21002 was approved.)

DEMAND NO.PC-21003

PROVINCIAL EXCISE

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs.1,729,519,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Provincial Excise**."

(The motion was carried.)

(The Demand No.PC-21003 was approved.)

(قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے معزز اراکین احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Procedure کے مطابق چلیں۔ آپ کو جلدی ہے لیکن ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ پہلے آپ ہماری Cut Motions کو take up کریں۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House. All of you please sit down. The Leader of the Opposition knows that during this process I cannot even say a word. Please sit down. After the proceedings are complete, I will give you the floor.

اب میں نےguillotine apply کر دی ہے۔اب آپ تشریف رکھیں۔میں آپ کو بعد میں فلور دے دوں گا۔اعجاز شفیع صاحب!آپ جانتے ہیں کہ اب میں آپ کو فلور نہیں دے سکتا۔آپ بیٹھ جائیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!آپprocedure کے مطابق چلیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے procedure کے مطابق ہی guillotine apply کر دی ہے۔ I have to read it out.اب آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

DEMAND NO.PC-21004

STAMPS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs.410,589,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Stamps**"

(The motion was carried.)

(The Demand No.PC-21004 was approved.)

DEMAND NO.PC-21005

FOREST

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs.5,912,950,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the

Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Forest**."

(The motion was carried.)

(The Demand No.PC-21005 was approved.)

DEMAND NO.PC-21006

REGISTRATION

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs.129,821,,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Registration**."

(The motion was carried.)

(The Demand No.PC-21006 was approved.)

DEMAND NO.PC-21007

CHARGES ON ACCOUNT OF MOTOR VEHICLES ACTS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs.971,661,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Charges on Account of Motor Vehicles Acts**."

(The motion was carried.)

(The Demand No.PC-21007 was approved.)

DEMAND NO. PC-21008

OTHER TAXES AND DUTIES

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 1,390,717,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Other Taxes and Duties**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21008 was approved.)

DEMAND NO. PC-21010

GENERAL ADMINISTRATION

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 102,425,927,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **General Administration**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21010 was approved.)

DEMAND NO. PC-21011

ADMINISTRATION OF JUSTICE

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 35,398,787,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Administration of Justice**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21011 was approved.)

DEMAND NO. PC-21012

JAILS AND CONVICT SETTLEMENTS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 18,169,081,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Jails and Convict Settlements**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21012 was approved.)

DEMAND NO. PC-21014

MUSEUMS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 376,182,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the

Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Museums**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21014 was approved.)

DEMAND NO. PC-21017

PUBLIC HEALTH

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 19,220,526,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Public Health**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21017 was approved.)

DEMAND NO. PC-21018

AGRICULTURE

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 24,287,486,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Agriculture**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21018 was approved.)

DEMAND NO. PC-21019

FISHERIES

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 1,343,110,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Fisheries**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21019 was approved.)

DEMAND No. PC-21020

VETERINARY

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 19,067,592,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Veterinary**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21020 was approved.)

DEMAND NO. PC-21021

CO-OPERATION

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 2,175,172,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Co-operation.**"

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21021 was approved.)

DEMAND NO. PC-21022

INDUSTRIES

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 13,067,689,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Industries**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21022 was approved.)

DEMAND NO. PC-21023

MISCELLANEOUS DEPARTMENTS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 18,187,677,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the

Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Miscellaneous Departments**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21023 was approved.)

DEMAND NO. PC-21024

CIVIL WORKS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 15,574,579,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Civil Works**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21024 was approved.)

DEMAND NO. PC-21025

COMMUNICATIONS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 28,616,495,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Communications**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21025 was approved.)

DEMAND NO. PC-21026

HOUSING AND PHYSICAL PLANNING DEPARTMENT

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 3,541,803,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Housing and Physical Planning Department**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21026 was approved.)

DEMAND NO. PC-21027

RELIEF

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 16,168,917,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Relief**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21027 was approved.)

DEMAND NO. PC-21028

PENSIONS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 392,090,700,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Pensions**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21028 was approved.)

DEMAND NO. PC-21029

STATIONERY AND PRINTING

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 342,674,000,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Stationery and Printing**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21029 was approved.)

DEMAND NO. PC-21030

SUBSIDIES

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 61,821,668,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the

Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Subsidies**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21030 was approved.)

DEMAND NO. PC-21031

MISCELLANEOUS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 674,892,819,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Miscellaneous**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21031 was approved.)

DEMAND NO. PC-21032

CIVIL DEFENCE

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 1,038,203,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Civil Defence**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-21032 was approved.)

DEMAND NO. PC-13033

STATE TRADING IN FOODGRAINS AND SUGAR

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 370,701,153,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **State Trading in Foodgrains and Sugar**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-13033 was approved.)

DEMAND NO. PC-13035

LOANS TO GOVERNMENT SERVANTS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 1,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Loans to Government Servants**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-13035 was approved.)

DEMAND NO. PC-13043

LOANS TO MUNICIPALITIES/AUTONOMOUS BODIES etc

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 76,758,538,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-13043 was approved.)

DEMAND NO. PC-13050

INVESTMENT

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 121,884,000,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Investment**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-13050 was approved.)

DEMAND NO. PC-13052

REPAYMENT OF LOANS TO OTHER ENTITIES

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 150,000,000,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the

Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Repayment of Loans to Other Entities**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-13052 was approved.)

DEMAND NO. PC-22036

DEVELOPMENT

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 356,203,912,340/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Development**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-22036 was approved.)

DEMAND NO. PC-12037

IRRIGATION WORKS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 20,082,640,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Irrigation Works**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-12037 was approved.)

DEMAND NO. PC-12041

ROADS AND BRIDGES

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 147,476,784,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Roads and Bridges**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-12041 was approved.)

DEMAND NO. PC-12042

GOVERNMENT BUILDINGS

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 130,786,666,083/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Government Buildings**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-12042 was approved.)

DEMAND NO. PC-12043

LOANS TO MUNICIPALITIES/AUTONOMOUS BODIES ETC

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That a sum not exceeding **Rs. 65,290,442,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year 2023-2024 ending on 30th June 2024 in respect of **Loans to Municipalities/Autonomous Bodies ETC**."

(The motion was carried.)

(The Demand No-PC-12043 was approved.)

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 24-2023 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Now, Finance Minister may lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2023-2024.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr. Speaker! I lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2023-2024.

MR SPEAKER: Schedule of Authorized Expenditure for the year 2023-2024 has been laid.

The session is now adjourned till Friday 29th March 2024 at 9:00 a.m

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

جمعتہ المبارک، 29-مارچ 2024

(یوم الجمعہ، 18-رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5: شمارہ 8

623

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک، 29۔مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

''ضمنی بجٹ برائے مالی سال 23-2022 پر عام بحث''

625

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 29۔مارچ 2024

(یوم الجمعہ، 18۔رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 11 بج کر 46 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾

سورۃ الاعلیٰ (آیات نمبر 14 تا 17)

بے شک وہ کامیاب ہوا جو پاک ہو گیا (14) اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی (15) بلکہ تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ پائیدار ہے (17)

وَمَاعلینَاالا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میں مرید خیرالانام ہوں
میں تو کل بھی ان کا غلام تھا
میں تو اب بھی ان کا غلام ہوں
مجھے عشق ہے تو خُدا سے ہے
مجھے عشق ہے تو رسول ﷺ سے
میرے منہ سے آئے مہک سدا
جو میں نام لوں تیرا مجھوم کے
مجھے عشق سروشمن سے ہے
مجھے عشق ان کے وطن سے ہے
مجھے عشق ان کی گلی سے ہے
مجھے عشق ہے تو علی سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسن سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسین سے ہے
مجھے عشق شاہِ زمن سے ہے
میں قمر ہوں شاعر بےنوا
میری حیثیت ہی بھلا ہے کیا
وہ ہیں بادشاہوں کے بادشاہ
میں ہوں ان کے در کا اک ادنیٰ گدا
میرا نسبتوں کا ہے سلسلہ
میرا پنجتن سے ہے رابطہ
میں فقیر خیرالانام ہوں

بحث

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 23-2022 پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج Supplementary Budget 2022-23 پر discussion ہے جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ آخر میں وزیر خزانہ بحث کو wind up کریں گے۔ میں چودھری محمد اعجاز شفیع کو دعوت دیتا ہوں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Point of Order

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے گزارش کرنی تھی کہ حزب اختلاف کے business, Call Attention Notices and Zero Hours کے حوالے سے order فرمادیں کیونکہ آپ نے کل ٹائم دیا ہے، نہ آج ٹائم دیا ہے اور اس پورے اجلاس میں کسی ایک دن بھی ہمارا business نہیں آیا، ہمارے business کو kill نہ کیا جائے بلکہ اُس کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بجٹ پر جب عام بحث ہوئی تو آپ کے تمام اراکین کو بات کرنے کے لئے بہت زیادہ ٹائم دیا گیا ہے۔ اس میں Call Attention Notices or Zero Hour کی کوئی provision نہیں ہے اس میں صرف Privilege Motions کی provision ہے تو آج کے دن کے لئے کوئی Privilege Motion نہیں ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Cut Motions والے دن business ہوتا ہے۔ آپ پارلیمانی روایات اور پرانا record دیکھ لیں، Cut Motions والے دن Call Attention Notices and Zero Hour بھی ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Cut Motions کے علاوہ Adjournment Motions and Privilege Motions ہوتی ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! چونکہ ہماری Adjournment Motions call نہیں کی گئیں تو اُنہیں pending کر دیں، kill نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، pending کر دیتے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری دوسری عرض یہ ہے کہ کچھ tolerance پیدا کریں۔ ہر روز دو سے تین گھنٹے اجلاس late شروع ہوتا ہے۔ یہ اربوں کھربوں روپے کا بجٹ ہے آپ ہمیں بولنے کا موقع بھی نہیں دیتے، آپ ہماری بات بھی سُننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کل بھی یہی ہوا ہے۔ کل جناب سپیکر نے بھی اور آپ نے بھی ہمیں زیادہ بات نہیں کرنے دی۔ یہ صوبہ پنجاب کا ایوان ہے اور ہم چار چار لاکھ عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔ آپ ٹائم پر اجلاس کیوں نہیں شروع کرتے؟ آپ 10 بجے اجلاس شروع کریں اور آپ CCTV cameras پر check کر لیں کہ اس ایوان میں ہماری entry کتنے بجے ہے۔ آپ حکومت میں ہیں آپ نے business کرنا ہے تو آپ 10 بجے آ کر chair پر بیٹھیں اور اپنا کام شروع کر دیں۔ آپ دو گھنٹے late آتے ہیں اور بعد میں ہمیں کہتے ہیں کہ آپ کو 5 minutes time ملے گا یا آپ کے اتنے بندے بات کر سکتے ہیں۔ کل Cut Motion on Agriculture تھی جس پر ہمارا پورا ملک base کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کو پورا موقع تو دیا گیا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہمیں موقع دیا گیا ہے تو ہم پر کون سا احسان کیا گیا ہے یہ ہمارا right ہے اور ہم نے تو یہاں پر بولنا ہی ہے ناں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ہم گونگے بہرے بن کے یہاں بیٹھ جائیں۔ ہم بات نہ کریں، ہم صرف تنخواہیں لیں، AC والے اس Hall میں آ کر بیٹھیں، عوام کی کوئی بات نہ کریں، کوئی آپ پر تنقید نہ کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بیٹھیں۔ آپ میری بات تو سُن لیں۔ ایک تو آپ کسی کی بات سُنتے نہیں ہیں۔ Opposition Benches کے Chief Whip نے جن معزز اراکین کا نام فراہم کیا اُن سب کو بات کرنے کا موقع دیا گیا اور Treasury Benches نے بھی بڑے دل کے ساتھ اُنہیں سُنا۔ جی، قائد حزب اختلاف!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس پر کم از کم دو دن کا ٹائم لکھا ہوا ہے تو آج ہمارے ممبران کو بولنے کا موقع دیں۔ ہم نے تو بولنا ہی ہے اور ہم کوئی غیر پارلیمانی بات نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بولنا آپ کا right ہے لہٰذا آپ کو بولنے کا پورا اختیار ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہاں پر ہر بندہ عوام کی بات کرنے آیا ہے کیونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کی بات سے اتفاق کروں گا۔ روزانہ کی بنیاد پر ہمارے پہلے دو تین گھنٹے جو ضائع ہو جاتے ہیں اُس کی وجہ سے بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ہمارے former Speaker رانا محمد اقبال خان صاحب تشریف فرما ہیں میں نے ان کے ساتھ بھی کام کیا ہے اور میں اُس وقت بھی حزب اختلاف میں تھا تو اُس وقت یہ ہوتا تھا کہ چاہے دو چار معزز اراکین ایوان میں بیٹھے ہوتے تھے تو رانا محمد اقبال خان صاحب تشریف لے آتے تھے اور اجلاس شروع کرا دیتے تھے۔ چونکہ حزب اختلاف کی طرف سے تقاریر زیادہ ہوتی ہیں تو سپیکر صاحب کے آنے سے کام شروع ہو جاتا تھا۔ آدھا گھنٹہ یا پونا گھنٹہ اجلاس دیر سے شروع ہونے کی تو سمجھ آتی ہے لیکن اگر ہم روزانہ دو دو گھنٹے اجلاس late شروع کریں گے تو آخر میں دونوں طرف سے burden پڑتا ہے تو اسی وجہ سے دونوں طرف سے حالات خراب ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے ماحول تلخ ہو جاتا ہے تو میرا خیال ہے کہ آئندہ ہم سب دوست مل کر اس کا خیال رکھیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کل agriculture پر ہماری بڑی اہم Cut Motion تھی میں نے سپیکر صاحب سے گزارش بھی کی تھی کہ زیادہ سے زیادہ پندرہ، بیس یا پچیس minutes لگیں گے لیکن انہوں نے bulldoze کیا اور یہ اُن کا اختیار تھا۔ آپ کے پاس عددی اکثریت ہے اُس میں ہم کیا کر سکتے ہیں لیکن یہ کوئی اچھا gesture نہیں ہوتا۔ اس اسمبلی کا حُسن اور حکومت کے business کا حُسن حزب اختلاف کی بحث میں ہی ہے۔ حزب اختلاف جتنا بولے گی اُس سے آپ کی credibility بڑھے گی ہم نے تو بولنا ہی ہے ہمیں اِدھر نہیں بولنے دیں گے تو ہم talk

shows میں بول لیں گے لیکن آپ کو چاہئے کہ اچھی باتوں کو adopt کریں، میرے خیال میں ضِد برائے ضِد والا پروگرام نہیں ہونا چاہئے اور یہ پروگرام چلنا بھی نہیں چاہئے۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ میں total demand 617-ارب روپے بنتی ہے اور 247-ارب روپے charge کا ہے آپ کو بھی پتا ہے اور ہمیں بھی پتا ہے۔ آپ کا فیصلہ ہے ویسے بھی فیصلے اِدھر عددی اکثریت سے اور bulldoze کر کے ہو رہے ہیں تو یہ بھی ہو ہی جانا ہے۔ اس میں سب سے پہلے میں Irrigation پر بات کروں گا۔ اگر منسٹر صاحب کے پاس یہ کتاب ہے تو آپ صفحہ نمبر 13 سے 21 پر جائیں تو اس پر انہوں نے دو تین heads دیئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلا 6-ارب روپے کا head ہے۔ اس کے بعد کروڑوں روپے کے subsidized قرضے ہیں جو معاف کئے گئے ہیں۔ آپ کے علاقہ اور میرے علاقہ میں جو flood area ہے۔ اس میں 6-ارب روپے لگے ہیں۔ جب flood آتا ہے تو بیوروکریسی کا ایک بڑا عجیب کھوہ کھاتا ہوتا ہے۔ میں نے یہ 6-ارب روپیہ آج کے دن تک نہیں دیکھا۔ میرے جو دوست دریا کے ساتھ رہتے ہیں، جو flood area میں رہتے ہیں، جن کا حلقہ یا گاؤں دریا کے ساتھ پڑتا ہے تو آج کے دن تک اس flood area پر پیسا لگتا نظر نہیں آتا۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کا دریا آگے نہ جائے۔ میرے خیال میں آج سے دس سال پہلے جو گاؤں دریا کے کنارے تھے آج وہ دریا بُرد ہو چکے ہیں۔ یہ 6-ارب روپیہ اسی خرچ کی مد میں لگا ہے۔ اس میں تفصیل نہیں دی گئی۔ ان خرچوں میں کوئی تفصیل نہیں ہے کہ کون سا ضلع ہے اور کون سا علاقہ ہے جہاں یہ پیسا لگا ہے۔ آپ نے لکھ دیا ہے کہ یہ پیسا flood area کے لئے دیا ہے۔ میں اپنے معزز وزیر کی راہنمائی کرنے یا مدد کرنے کے لئے بتا رہا ہوں۔ میں نے سپلیمنٹری بجٹ کی کتاب کے صفحات نمبر بھی بتائے ہیں۔ یہ چیک کر لیں کہ یہ بندر بانٹ کیوں ہے؟ آپ کا 6-ارب روپیہ زیادہ لگ رہا ہے یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ یہ عوام کا پیسا ہے۔ یہ ہمارا پیسا نہیں ہے۔ ہم ادھر بیٹھتے ہیں اور یہاں باتیں کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہمیں اس 6-ارب روپے کا مکمل حساب چاہئے۔ آپ نے اسے عددی اکثریت سے منظور کر لینا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے بھائیوں کو بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اتنے پیسے جو بیوروکریسی مانگتی ہے جبکہ تخمینہ تو دس روپے کا ہوتا ہے اور خرچ پندرہ روپے ہو جاتا ہے اس لئے جو پانچ روپے سپلیمنٹری مانگا جا رہا ہے وہ غلط ہے۔ کیا اس وقت ان

کو معلوم نہیں تھا کہ دس روپے خرچ ہو گا یا پندرہ روپے ہو گا۔ کیا یہ پہلے نہیں مانگ سکتے تھے۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ خرچ کس طرح ہوا ہے۔ انہوں نے 6۔ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کی ہے۔ آپ نے ایک estimate لگایا ہے، آپ کی feasibility report بنتی ہے اور execution ہوتی ہے۔ آپ یہ سارا کام کرتے ہیں اور اس کے بعد بھی آپ 6۔ارب روپے مانگ رہے ہیں اور اس جگہ پر مانگ رہے ہیں جہاں کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ جس علاقہ میں سیلاب آتا ہے تو وہاں پر اگلے کام کا کوئی ثبوت نہیں رہتا۔ پچھلے سال والے کام بہہ کر سیلاب کے ساتھ چلے جاتے ہیں اور پیسا بھی چلا جاتا ہے۔ میرے خیال میں ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ پیسے subsidize کئے ہیں اور قرضے معاف کئے ہیں۔ اس محکمہ نے 60 سے 80 کروڑ روپے کا قرضہ معاف کیا ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہونی چاہئے کہ یہ کس category سے معاف ہوا ہے۔ کیا آپ نے کسی کو subsidize کیا ہے؟ اگر کوئی غریب آدمی ہے یا غریب ملازم ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر آپ نے subsidize کر کے قرضہ معاف ہی صرف گریڈ 19 یا 20 کے افسران کا کیا ہے تو پھر یہ بیوروکریسی کی بندر بانٹ ہے۔ اس کی وضاحت ضرور ہونی چاہئے۔ منسٹر صاحب میری طرف گھور کر دیکھ رہے ہیں لیکن میں ان کی assistance کر رہا ہوں۔ یہ اس کو چیک کر لیں گے تو ان کی گورنمنٹ کی جو ساکھ بچ گئی ہے وہ اس میں سے نکل آئے۔

جناب سپیکر! میں اس کے بعد Repair and Maintenance پر بات کروں گا۔ اس کی انہوں نے اقساط بنائی ہیں۔ اس کی ایک قسط 47 کروڑ روپے کی ہے، ایک 17 کروڑ روپے کی ہے اور ایک قسط 16 کروڑ سے زائد کی ہے۔ یہ بہت بڑی رقم بنتی ہے۔ Repair and Maintenance میں بہت گھپلے ہوتے ہیں۔ اس میں revamping and remodeling میں گھپلا ہی گھپلا ہے۔ ہمارے منسٹر صاحب کم از کم یہ ضرور پوچھیں کہ اتنی بڑی رقم سے repairing or maintenance کہاں سے ہوئی ہے اور جو قرضہ آپ نے subsidize کیا ہے یہ کس کس کو کیا گیا ہے۔ ہمیں ان ملازمین کی تفصیل بتائی جائے۔ اگر آپ گریڈ 1 سے گریڈ 7 تک کا کرتے ہیں تو یہ غریب لوگ ہوتے ہیں۔ یہ جائز بات ہے لیکن اگر آپ گریڈ 18 سے گریڈ 22 تک کے افسران کا قرضہ معاف کر رہے ہیں یا subsidize کر رہے ہیں تو یہ ایک سنگین جرم ہے۔

جناب سپیکر! یہ بڑا ٹیکنیکل محکمہ ہے۔ آپ کے ایک اوور سیئر یا سپروائزر سے لے کر ایک سپرنٹنڈنٹ انجینئر، چیف انجینئر، ایڈیشنل سیکرٹری، سیکرٹری اور پھر سیکرٹری خزانہ بھی ہوتا ہے جو head کرتا ہے۔ میں وہ سخت الفاظ بولنا نہیں چاہتا لیکن کیا وہ اپنا کام بددیانتی سے کرتے ہیں کہ پانچ روپے کی چیز کا ایک سال بعد کہتے ہیں کہ ہمیں یہ چیز دس روپے میں پڑی ہے۔ اس طرح تو عام دیوار بنانے والا مستری بھی نہیں کرتا جس طرح یہ حکومتی پیسے اور خزانے کے ساتھ کرتے ہیں۔ یہ عوام کے پیسے کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں آپ کی حکومت ہے۔ میں معزز وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس سپلیمنٹری بجٹ کا پوری طرح سے آڈٹ کرایا جائے۔ یہ اللے تللے خرچے اس گورنمنٹ کے ہیں جس کے پاس کوئی mandate نہیں تھا۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی جائز حکومت کو گرا کر ناجائز طریقے سے آئے تھے۔ میری اور اپوزیشن کے اراکین کی طرف سے منسٹر صاحب سے demand ہے کہ آپ کا جتنا سپلیمنٹری بجٹ ہے اس کا آڈٹ کرائیں اور اس کی گہرائی میں جائیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ آپ head میں لکھ دیں کہ 20 روپے لگ گئے ہیں لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ کہاں لگے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جب کوئی گھر کا سامان لینے جاتا ہے تو وہ بھی ایک فہرست بنا کر لاتا ہے۔ یہ تو غریب عوام کا پیسا ہے۔ آپ اس پیسے کے ساتھ اتنا ظلم نہ کریں۔

جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ خود نگہبان آٹا کی صورت میں موقع فراہم کر رہی ہے۔ عوام کو معلوم ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ میں منسٹر صاحب کو بتاتا ہوں کہ اس وقت تک آپ کا جو رمضان پیکج ہے اس سے 10 سے 15 فیصد لوگ مستفید ہوئے ہیں۔ آپ کے گودام بھرے پڑے ہیں۔ میں اپنے پاس سے یہ نہیں کہہ رہا بلکہ اس کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان تحریک انصاف کا اس وقت پولیس کے ساتھ love affair چل رہا ہے۔ ہم سے ان کو بہت پیار ہے۔ یہ ہمیں بالکل spare نہیں کرتے۔ یہ نظر رکھتے ہیں کہ ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں یہ ہمارے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ ہماری حرکات و سکنات پر یہ پوری نظر رکھتے ہیں۔ ہماری دو نہتی خواتین ورکرز کی کل ضمانت ہوئی تھی تو ان کو میانوالی کی پولیس لینے آ گئی۔ میرا گھر میانوالی میں ہے اور میانوالی لاہور سے 415 کلومیٹر دور ہے۔ کیا ایک نہتی عورت اتنی خطرناک اور criminal ہے کہ جس نے شادمان لاہور میں offence کیا ہے اور اُسی دن اور اُسی

وقت میانوالی میں بھی جا کر اس نے ہنگامہ آرائی کی ہے اور اس پر بھی FIR درج ہو گئی جس طرح درج ہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: order in the House میری دونوں اطراف کے تمام مغزز اراکین سے گزارش ہے کہ جن حضرات نے خوش گپیاں لگانی ہیں تو lobbies موجود ہیں آپ please وہاں پر تشریف لے جائیں قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہیں تو آپ سب حضرات ان کی بات غور سے سنیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے پولیس کے لئے 10۔ارب روپے subsidize کئے ہیں۔ اس کے صفحہ نمبر 31 سے 39 پر جائیں تو اس میں پولیس کے بارے میں سب لکھا ہوا ہے۔ منسٹر صاحب نے بھی اب book منگوالی ہے ویسے میرے پاس book موجود تھی اور میں نے اس میں نشان بھی لگائے ہوئے ہیں منسٹر صاحب ادھر سے ہی دیکھ لیتے، کس کس کو کیا کیا دیا گیا ہے اس میں ہم نے یہ ہی پتا کرنا ہے۔ آخر آپ نے قرضے معاف کئے ہیں کہ ہمارا صوبہ، ہمارا ملک اتنا امیر ہو چکا ہے کہ ہم قرضہ معاف کرنے پر آئے ہوئے ہیں، تو ہمیں بتایا جائے کہ کس category میں کتنا کتنا قرضہ معاف ہوا ہے۔ کیا محکمانہ قرضے معاف ہوئے ہیں؟ کس کو کیا دیا گیا ہے؟ کیا اس میں کسی سپاہی، حوالدار یا ASI کو کچھ دیا گیا؟ ہمیں یہ بھی بتایا جائے کتنی percentage کس category میں دیا گیا۔ اگر ادھر بھی اس طرح وہی گریڈ 18 سے اوپر کے افسران پر اور ان کی گاڑیوں پر خرچے کرتے ہیں۔ تو میرے خیال سے یہ ہماری قوم اور ہمارے صوبے کے ساتھ بہت ظلم ہے۔ پولیس کی کارکردگی ہم سب کے سامنے ہے۔ میرا ڈسٹرکٹ scattered area ہے اس کا کچھ area کے پی کے کے ساتھ ملتا ہے۔ میرے اوپر 6 بج کر 15 منٹ پر ایک FIR تھانہ سٹی میں درج ہوئی ہے یہ واقعہ سننے والا ہے میں پورے ہاؤس کے سامنے میں پولیس کی کارکردگی بیان کر دوں جو میرے ساتھ ہوا ہے۔ میرے اوپر 6 بج کر 15 منٹ پر ایک FIR ہوئی اور دوسری FIR تھانہ قمر مشانی میں 6 بج کر 35 منٹ پر ہوئی ہے وہ تھانہ ڈسٹرکٹ کرک، بنوں میں ہے۔ میرے حلقے سے اس کا درمیانی فاصلہ 255 کلومیٹر ہے اور صرف 30 منٹ کے فرق سے میرے اوپر 255 کلومیٹر دور دوسری FIR ہوتی ہے، 30 منٹ پہلے اس بندے نے

یہاں پر ہنگامہ آرائی کی اور میرے پاس کوئی Jet طیارہ تھا میں اس میں بیٹھ کر 30 منٹ بعد 255 کلومیٹر دور تھانہ پر حملہ کیا۔ یہ تو ہماری پولیس کی کارکردگی ہے تو آگے جب میں مزید پولیس کی کارکردگی کے بارے میں پڑھوں گا تو آپ مزید حیران ہو جائیں گے کیوں کہ یہ آپ کو اور مجھے پورا یقین ہے کہ منسٹر صاحب کے علم میں بھی نہیں ہو گا۔ اس ایک ہزار صفحات کی اس کتاب میں سے میں ان کو نکال نکال کر دوں گا یہ اس کو پڑھیں اور ماتم کریں۔ یہ اپنے حال پر، ہمارے حال پر اور اس صوبہ کے حال پر ماتم کریں، یہ bureaucracy اس صوبے کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ میں کسی پارٹی کو یہاں پر address نہیں کر رہا میں تو یہ بتا رہا ہوں کہ ہماری لاعلمی ہے کہ ہمیں پتا بھی نہیں ہوتا اس book میں کیا ہے اور اس کو ایک سبز ribbon میں باندھ کر ہمیں اتنی بڑی book پکڑا دی جاتی ہے، اور ہمارا تمام focus ہوتا کہ ہم اپنی legislation branch میں جائیں اور وہاں سے یہ book اٹھائیں اور لے جائیں میں بھی گورنمنٹ میں رہا ہوں میں یہ حقیقت بات کر رہا ہوں۔ یہ 10۔ ارب روپے کہاں لگے ہیں ہمیں اس کا ضرور پتا کرنا چاہئے یہ پیسا کس نے لیا، کس شعبے میں خرچ ہوئے ہیں اور کون کون سے افسران کو اس میں سے حصہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ history اٹھالیں 1937 میں جب پہلی اسمبلی بنی تب سے لے کر آج دن تک کسی بھی پارٹی کے کسی بھی سیاست دان نے اگر ایک روپے یا کوئی بھی favor لی ہے وہ سب on record ہے۔ آج بھی آپ اس کو نکال کر دیکھ لیں سب record میں ہیں اگر کسی کی تیسری نسل نے بھی کوئی favor لی ہے تو اس کا بھی record موجود ہے جب سے یہ اسمبلی بنی ہے جس میں آج ہم fall کر رہے ہیں تو ہمیں ان 10۔ ارب روپے کا کیسے پتا نہیں چلے گا۔ جو 10۔ ارب روپے انہوں نے write off کروایا ہے جس کسی sense میں کروایا ہے۔ ہمارے IG صاحب کیا اتنے غریب ہو چکے ہیں اور ہمیں پتا چلے کہ ہمارے RPO صاحب کی کیا ضروریات ہیں اگر یہ کسی lower staff کو پیسے گئے ہیں، ہمارے سپاہی ہیں، ASI ہیں ان کی ضروریات ہیں اس حد تک میں اس حق میں ہوں لیکن اگر ایک certain limits سے آگے یہ پیسے خرچ ہوئے ہیں تو اس کے خلاف ہم احتجاج بھی کریں گے اور اس کے audit کا مطالبہ بھی کریں گے۔ اس پولیس کے حوالے سے ایک اور بڑی مزیدار چیز ہے جو 5۔ ارب روپے کے fiscal assets ہیں جس میں 5 کروڑ روپے کی گاڑی گورنر ہاؤس کے لئے خریدی گئی اب دیکھیں گورنر ہاؤس کے لئے گاڑی پنجاب گورنمنٹ خرید کر

دے رہی ہے اس کی کیا ضرورت ہے اس کی وجوہات لکھی گئی ہیں میرے خیال سے گورنر صاحب کے پاس گاڑی نہیں تھی یہ ان کی سکیورٹی گھوڑا گاڑیوں پر سوار ہو کر آتے تھے تو ان کے لئے پانچ کروڑ کی گاڑی خریدنی پڑ گئی یہ وہ لالے تللے ہیں جو پچھلے نو ماہ میں، 11 ماہ میں ہمیں ورثے میں ملے ہیں اور وہ گورنمنٹ جس کی ایک ہی ڈیوٹی تھی کہ آپ نے پاکستان تحریک انصاف کے لیڈر، ورکرز ان کی مائیں بہنیں جو بھی پاکستان تحریک انصاف سے related ہیں ان کو crush کرنا ہے۔ اس پولیس کا کوئی کام نہیں تھا۔ اس لئے یہ پانچ کروڑ روپے کی گاڑی definitely پولیس ڈیپارٹمنٹ میں گئی ہو گی لیکن ہمیں یہ پتا چلنا چاہئے کہ ادھر پانچ کروڑ کی گاڑی کیوں گئی ہے وہاں پر کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ میں روزانہ گورنر ہاؤس کے سامنے سے گزرتا ہوں وہاں سے تو ہمیں یہی سننے کو ملتا ہے کہ یہاں پر راستہ بند ہے آپ اوپر سے چلے جائیں یا شادمان سے چلے جائیں۔ گورنر ہاؤس کی طرف daily ایسے روٹ لگایا ہوتا ہے کہ وہاں پر راستہ ہی نہیں ہوتا وہاں پر تو کوئی VIP آ رہے ہیں اور جا رہے ہیں۔ جس دن گورنر ہاؤس کھلا ہو اس دن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آج یار ادھر کوئی سکون ہے نہیں تو ادھر اندر تو اتنی بے سکونی ہے کہ ادھر غیر ضروری لوگ آ جا رہے ہیں۔ ایک اور چیز اس میں ہے کہ 12 کروڑ روپے کے سکیورٹی آلات پرائم منسٹر کے لاہور کے سب آفس کے لئے لئے گئے ہیں۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ اس سے پہلے پرائم منسٹر صاحب کیا کرتے تھے اب مجھے یہ بتائیں کہ 12۔ کروڑ روپے لگانے سے پہلے وزیر اعظم صاحب کی سکیورٹی کا کیا بندوبست تھا؟ اتنے پیسے لگانے کی کوئی وجوہات بیان نہیں کی گئیں۔ Definitely وزیر اعظم کی حفاظت سکیورٹی اداروں کا فرض ہے اور اس پر میری کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ عوام کے genuine ووٹوں سے منتخب ہو کر آنے والے وزیر اعظم کی سکیورٹی تو اداروں کا فرض ہے کہ اس وزیر اعظم کی حفاظت کریں لیکن اُس کو تو اِنہوں نے جیل میں ڈالا ہوا ہے اور فارم 47 کی پیداوار وزیر اعظم کی حفاظت کر رہے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ 12 کروڑ روپے سے سکیورٹی کے آلات اُدھر لگائے گئے ہیں تو اس سے پہلے وہاں پر کیا پوزیشن تھی؟ جس جگہ پر یہ لگائے گئے ہیں اور جن آلات کی جگہ پر یہ لگائے گئے ہیں کیا وہ ختم ہو گئے تھے؟ کیا وزیر اعظم کی سکیورٹی کے لئے پہلے سے لگے ہوئے آلات کافی نہیں تھے؟ یہ پیسے عوام کے ہیں لیکن آپ نے تو عوام کو بھکاری بنایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! چار ساڑھے چار ہزار روپے کا "رمضان پیکج" کا صرف ایک بیگ جس پر ایک تصویر لگی ہوئی ہے جس کے لئے پوری قوم کو آپ نے لائنوں میں لگایا ہوا ہے جبکہ یہاں پر 12 کروڑ روپے کے متعلق یہ بتا رہے ہیں کہ سکیورٹی کے آلات وزیر اعظم کے لاہور کے سب آفس کے لئے خرچ ہوئے۔ یہاں پر چیزوں کو پوائنٹ آؤٹ کرنا ہمارا کام ہے جسے وزیر خزانہ بھی چیک کریں اور میں یہاں ایک بات ضرور بتاؤں گا کہ یہ چیزیں معمولی نہیں ہیں کہ 12 کروڑ روپے کی رقم پر اپوزیشن لیڈر اتنی لمبی تقریر کر رہے ہیں تو یہ رقم اُن لوگوں کی ایک ایک روپے کی کمائی ہے جن کے گھروں سے ہم اُن کی فصلیں اُٹھا کر اونے پونے فروخت کر کے، دس، دس دن وہ بیچارے حبیب بنک اور دیگر کمرشل بنکوں کی لائنوں میں اپنی فصلوں کے پیسے لینے کے لئے لگے ہوتے ہیں لیکن اُنہیں پیسے نہیں ملتے۔ پیسا میرا ہے نہ ہمارے کسی دوست کا، نہ حکومتی بنچز کے کسی دوست کا اور نہ ہی ان کی حکومت یا ان کے لیڈروں کا ہے بلکہ یہ تو اُن بے چارے غریب عوام کا پیسا ہے تو کم از کم یہ تو پوچھا جائے کہ وزیر اعظم صاحب کی سکیورٹی کو یک دم ان کے سب آفس میں کیا threats مل گئے تھے کہ فوری طور پر 12 کروڑ روپے لگا دیئے؟

جناب سپیکر! کمیونیکیشن کے لئے 14۔ ارب روپے رکھا گیا ہے تو میں وزیر خزانہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ صفحہ نمبر 106 پر ہے کہ تلہ گنگ اور کوٹ ادو کے اضلاع میں ایڈہاک basis اسامیاں create کی ہیں جس کے لئے اربوں رکھے ہیں۔ اب آپ بھی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں اور میرے سینئر پارلیمنٹرینز honorable سردار شہاب الدین خان اور چودھری اعجاز شفیع بھی جنوبی پنجاب کے ہیں۔ پہلے تو میں یہ پوچھوں گا کہ آپ تین معزز اراکین جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے موجود ہیں تو کسی کو ان 37 اسامیوں کا پتا ہے؟ بالکل پتا نہیں ہے کیونکہ یہ انہوں نے اپنے لئے رکھی ہیں۔ اس لئے رکھی ہیں کہ یہ "گھوسٹ پوسٹیں" ہیں جن کی لسٹ بن کر SE کے پاس جاتی ہے جو ان میں سے سات پوسٹوں کے پیسے خود رکھ لیتے ہیں اور باقی 30 کے پیسے آگے بانٹ دیتے ہیں جو کہ ہر مہینے ہو رہا ہے۔ میں اِسے miscellaneous بے ایمانی اور بد دیانتی کہوں گا جس کا کسی کو پتا ہی نہیں ہوتا اور ریکارڈ پر ہی نہیں آتا۔ اسی مد میں تلہ گنگ میں 37 پوسٹیں create کی گئی ہیں جو کہ پچھلے 9 مہینوں میں کی گئی ہیں۔ 10 سے 14۔ ارب روپے کے درمیان اِنہوں نے roads maintenance کے لئے رکھا ہے۔ سڑکوں کی ایک تو rehabilitation ہوتی ہے اور دوسرا

سڑکوں کی modeling یعنی تھوڑی سی بجری وغیرہ ڈال کر اِسے مرمت کر دیتے ہیں۔ اس مد میں 10۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ کِس کِس جگہ پر کتنی کتنی سڑکوں کی rehabilitation ہوئی ہے اور کتنی revamping ہوئی ہے کیونکہ یہ 10۔ ارب روپے ہی اوور سیئر اور ایس ڈی او سے لے کر سیکرٹری تک پہنچتا ہے۔ اگر ہم ان پیسوں کو اسی طرح ضائع کرتے رہیں گے تو 1172۔ ارب روپے ہمارا خسارے کا بجٹ ہے جو کہ انہی اللوں تللوں کی وجہ سے ہے کہ آپ کا کوئی expenditure meet ہی نہیں کر رہا۔ کوئی expenditure ایسا نہیں ہے جس کی آپ نے estimation لی ہو اور آخر وقت تک اس estimation کو لے کر چلے ہوں۔

جناب سپیکر! یہ عام چیزیں نہیں ہیں اور ہمیں ان کے متعلق سوچنا اور دیکھنا چاہئے۔ آپ کی ایک سکیم آتی ہے جس کے لئے آپ پی اینڈ ڈی کے چکر لگاتے ہیں اور آپ سی اینڈ ڈبلیو کے آفس میں جاتے ہیں۔ سکیم vet ہوتے ہوتے جب اصل شکل میں آتی ہے تو اتنی "shrink" ہو جاتی ہے کہ آپ 15 کلومیٹر کی سڑک لے کر جاتے ہیں جو کہ "shrink" ہوتے ہوتے 9 کلومیٹر تک پہنچتی ہے پھر آپ سے کہا جاتا ہے کہ یہ آپ کی domain ہے اور اس سے آگے نہیں جا سکتے۔ جب ہماری domains بن گئی ہیں تو ان کی کیوں نہیں بنتی؟ کیا یہ تو نہیں ہے کہ ساری چیزیں indirectly Chief Minister house میں بھی جا رہی ہیں۔ دیکھیں، یہ الزام کِس پر لگنا ہے اور ہم یہ کہیں گے اور ہمارا مُدعا یہ ہے کہ اس میں سے باقاعدہ ایک حصہ جا رہا ہو کیونکہ اِس طرح اتنی بڑی کرپشن نہیں ہو سکتی اور سپلیمنٹری بجٹ ہوتے ہی کرپشن ہیں اور اِس کے علاوہ سپلیمنٹری بجٹ کا اور کوئی وجود نہیں ہے۔ جب آپ نے اتنے محکمے اور ماہرین رکھے ہوئے ہیں تو پھر کیوں دس روپے کی بجائے 15 روپے خرچ کرنے کا بتاتے ہیں؟ یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے اور اس کا مطب یہ ہے کہ یہ آوے کا آوا ہی اُوپر سے نیچے تک بِگڑا ہوا ہے۔ میں یہ صحیح بات کر رہا ہوں کہ جب تک وزیر اعلیٰ کا دفتر ٹھیک نہیں ہو گا تو اُس وقت تک اوور سیئر بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ 650۔ ارب روپے کا ضمنی بجٹ دے رہے ہیں اور کسی کو پتا ہی نہیں ہے۔ اِس میں چھوٹے چھوٹے heads ہیں جنہیں آپ خود دیکھ سکتے ہیں اور میں کوئی سیاسی تقریر نہیں کر رہا بلکہ میں اِنہیں جگا رہا ہوں کہ خدارا بس کریں کیونکہ ہماری قوم 1985 سے میاں نواز شریف کی فیملی کی تیسری نسل کو اقتدار میں آتے ہوئے دیکھ رہی ہے اور ابھی بھی وہی کام ہیں لیکن

اب عوام جاگ چکی ہے۔ ٹھیک ہے آپ نے ہمارا مینڈیٹ ہم سے چھین لیا ہے لیکن عوام کے دِلوں سے آپ عمران خان کو نہیں نِکال سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہزار صفحے کی اس کتاب میں دو بڑے magical صفحے ہیں جن پر میں بات کرنا چاہوں گا کیونکہ اِس پر میرے ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے اور اگر اِس پر میں بولنا چاہوں تو دو گھنٹے تک ان کی بد دیانتی اور بُرائیوں پر بول سکتا ہوں۔ جو اِدھر ہو رہا ہے میں اِس کی نِشاندہی کر رہا ہوں کیونکہ اِنہیں کوئی پتا نہیں ہے۔ اِس 617 ۔ ارب روپے کے ضمنی بجٹ میں سے state trading in food grains and sugar اس کے آگے 208۔ ارب روپے ہے جو صفحہ 119 پر ہے تو آپ اسے کتاب منگوا کر چیک کر لیں کیونکہ یہ ایک ہی صفحے پر لکھا ہوا ہے بس۔ آگے اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے اور اتنی بڑی رقم کے متعلق کچھ بھی نہیں لکھا ہوا کہ یہ 208۔ ارب روپے ہے کیا۔ آپ کے 617۔ ارب روپے میں سے یہ 208۔ ارب روپے صرف ایک صفحے پر لکھا ہوا ہے۔ یہ وہ 208۔ ارب روپے ہیں جو "سندھ ہاؤس" میں بد معاشیاں شروع ہوئی تھیں، جو سندھ ہاؤس سے کام شروع ہوا تھا اور یہ پیسے اُن لوگوں کو دیئے گئے تھے یعنی 9۔ اپریل کو ایک منتخب حکومت کو گرانے کے لئے پیسے وہاں استعمال ہوئے۔ یہ وہی شوگر مافیا ہے کہ آخر میں food grains and sugar تین لفظ لکھے ہیں اور اس میں آپ جو کچھ بھی سمانا چاہیں سما جائے گا۔ شوگر مافیا کا یہ وہ لفظ ہے جو 1985 کے بعد ہماری جڑوں میں بیٹھ گیا ہے۔ یہ 208۔ ارب روپے صفحہ نمبر 119 پر درج ہے تو اِس کے متعلق یہ تو بتا دیں کہ اِس کا ہوا کیا ہے؟ یہ کِس مد میں دیا گیا ہے؟ صرف ایک صفحہ ہے اور آپ اِس کتاب کو دیکھیں بلکہ آپ خود اِسے اپنے چیمبر میں چیک کر لیں کہ صفحہ نمبر 119 پر یہی لکھا ہوا ہے کہ اِس کی مد میں یہ پیسے دیئے گئے ہیں اور آگے اِس کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ ٹھیک ہے، غلط ہے یا صحیح ہے جو کچھ بھی ہے تو آپ پولیس کو ضمنی گرانٹ دے رہے ہیں، آپ کمیونیکیشن کو دے رہے ہیں، آپ Irrigation کو دے رہے ہیں تو کم از کم ان کے متعلق جھوٹی سچی تفصیل تو لکھی ہوئی ہے لیکن اِس head کی تو کوئی تفصیل ہی نہیں ہے کہ 208۔ ارب۔ روپے کہاں گئے۔ اِس طرح نہیں ہوتا اور لوگ ہماری طرف ریلیف لینے کے لئے دیکھ رہے ہیں مگر ہمارے پاس اربوں روپے کا حساب ہی نہیں ہے۔ مریم نواز شریف صاحبہ نے اپنے انتخابی جلسوں میں تقاریر کے دوران کہا تھا اور آپ وہ تقاریر اُٹھا کر دیکھ لیں کیونکہ ہر تقریر میں یہ وعدہ ہوا تھا کہ بجلی کے 300 یونٹ غریبوں کو مُفت دیں

گے۔300 یونٹ مُفت دینے کی بجائے کل یہ پانچ روپے فی یونٹ بڑھا رہے ہیں۔208۔ارب روپے surplus کر کے سپلیمنٹری گرانٹ میں مانگا جا رہا ہے۔ اِس کے بعد اِسی کتاب کے صفحہ 333 پر 225۔ارب روپے repayment of loan and other entities یہ دیکھیں کہ اس میں کیا ہے؟ یہ 225۔ارب روپے اور 208۔ارب روپے 432۔ارب روپے بن گئے۔ اس ہزار صفحے کی بک میں 617۔ارب روپے میں سے 433۔ارب روپے کا تو حساب ہی کوئی نہیں ہے جو کہ یہ 70 فیصد بنتا ہے ایک ایک صفحہ پر لکھا ہوا ہے، کہیں یہ پیسے لگے ہوں گے، کسی مد میں یہ پیسے دیئے گئے ہوں گے، یہ شوگر مافیا کی، definitely ہم ضرور اس طرف جائیں گے کیونکہ جو conflict of interest ہوتا ہے، حضرت ابو بکر صدیق ؓ جس وقت خلیفہ وقت بنے تھے ان کا کپڑے کا کاروبار تھا انہوں نے وہ کاروبار ختم کر دیا تھا لیکن یہ شوگر اور ان چیزوں میں 432۔ارب روپے رکھ رہے ہیں۔ شریف فیملی کی کتنی ملز ہیں؟ تین چار ملز کو تو میں بھی جانتا ہوں، رمضان شوگر مل ہے اور اتفاق شوگر مل ہے تو آپ 450۔ ارب روپے رکھ رہے ہیں اور ہمیں پتا نہیں ہے کہ کدھر کیا ہے؟ ہم سمجھتے نہیں ہیں ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ پیسا اُدھر ہی گیا ہے کیونکہ سمجھنا تو شک کی بات ہوتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کا حساب دیا جائے کہ یہ 432۔ارب روپے جو 70 فیصد اس total supplementary budget کا بنتا ہے۔ یہ total budget کا 70 فیصد بنتا ہے، یہ ایک ہزار صفحے کی کتاب ہے اور اس کے دو صفحوں پر 432۔ارب روپے سمو گیا ہے۔ یہ اس طرح نہیں ہوتا یہ عوام کا پیسا ہے میں اس پر جتنا بھی بولوں اور میرے دوسرے دوستوں نے بھی بولنا ہے پھر وہی مسئلہ بننا ہے کہ ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے۔ میں ایک بات کے ساتھ conclude کروں گا کہ دیکھیں کہ یہ عوام کا پیسا ہے 1985 میں ایک گورنمنٹ آئی شاید آپ کے بزرگ بھی اس میں ہوں گے اور ہمارے بزرگ بھی ان اسمبلیوں میں تھے اس وقت جو صوابدیدی پاور ہوتی تھیں وہ چیف منسٹر کی ہوتی تھیں جو کہ اس کی ایک limit ہوتی تھی کہ چیف منسٹر اتنی حد تک خرچ کر سکتا ہے۔ اگر آپ 1988 کی اسمبلی کی proceeding دیکھیں، ہم مسلمانوں کے نزدیک سپریم پاور اور لاتعداد اختیارات میرے اللہ کی ذات کے پاس ہیں اور میں نے وہ proceeding پڑھی ہے تو اس وقت کے اپوزیشن لیڈر نواب زادہ غضنفر گل صاحب تھے انہوں نے یہ کہا تھا کہ آپ یہ جو کام کر رہے ہیں یہ آپ اللہ کی حدوں کو چھو رہے ہیں کیونکہ لاتعداد اختیارات نہیں ہوتے تو اس وقت میاں نواز شریف نے اپنے صوابدیدی

اختیارات کی limit ختم کی تھی۔ یہ آج اسی چیزوں کا نتیجہ ہے اور انہی باتوں کا نتیجہ ہے کہ ہم یہاں پر کھڑے ہیں، آپ کی ذاتی خواہشات اور اقتدار کا ہوس آپ کو اس جگہ پر لے کر جاتا ہے۔۔۔

محترمہ رخسانہ کوثر: یہ غلط بات ہے یہ اللہ کی حدود کو چھونے کی بات نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ please تشریف رکھیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر رہے ہیں آپ انہیں بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں اس پر اتنا عرض کروں گا کہ 1985 سے 2024 میں جو governments ہیں وہ تین نسلوں تک جا چکی ہیں۔ انہوں نے ہم سے گورنمنٹ چھین لی ہے، انہوں نے ہماری special interest کی سیٹیں جیتی ہیں، انہوں نے فارم 47 کے ذریعے ہمارے 100 اراکین کی سیٹیں چھین لی ہیں، ٹھیک ہے لیکن اللہ کی ذات دیکھ رہی ہے اور ایک دن آئے گا کہ ان کا گریبان ہو گا اور عوام کا ہاتھ ہو گا۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شکیلہ جاوید!

محترمہ شکیلہ جاوید: جناب سپیکر! میں خداوند کا شکریہ ادا کرتی ہوں اس وقت کے لئے اور جن کو خدا نے عزت بخشی ہے اس سارے ایوان کو دل کی اتھاہ گہرایوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ خدا نے ہم سب کو بڑی عزت دی ہے۔ خداوند کی شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! میرا مسیحی قوم سے تعلق ہے اور ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے جب بڑے سے بڑا لیڈر آ کر کہتا ہے کہ ہم Missionary سکولوں سے پڑھے ہیں، ہم Convent سے پڑھے ہیں۔ ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ہماری قوم نے ملک کی ایسی خدمت کی ہے اور خداوند کا شکر ہے کہ پیپلز پارٹی ایک positive mind پارٹی ہے اور ہم ان کا احترام کرتے ہیں جب ان کو چالیس سال بعد یہ انصاف ملا اور انہوں نے مانا کہ یہ ہماری غلطی تھی اور ان کا ایک جوڈیشری قتل ہوا تو ہمیں خوشی ہوئی کہ ان کو چالیس سال بعد انصاف ملا۔ ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ 1972 میں ان سے بھی ایک غلطی ہوئی تھی اور وہ بھی بڑے اخلاقیات کے ساتھ اس کو قبول کریں۔ جب انہوں نے 1972 میں مسیحی اداروں کو گورنمنٹ کی تحویل لیا تھا اس کی وجہ سے مسیحی قوم کا ایک قتل ہوا۔ اس وقت ہر سکول اور کالجوں میں پروفیسرز اور ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کرسچن

نظر آتے تھے لیکن اس ایک فیصلے کی وجہ سے پوری قوم کے معیار کو دیکھیں کہ جس قوم نے لوگوں کے ہاتھوں میں قلم دیا آج ان کے ہاتھ میں کیا ہے؟ ہم خداوند کا شکر ادا کرتے ہیں کہ مسیحی قوم کو ایسے ہیرو کی ضرورت ہے جو اس کو واپس اس معیار تک لائے جب قائد ایوان محترمہ مریم نواز شریف نے آکر کہا کہ اقلیت میرے ماتھے کا جھومر ہیں اور میرے سر کا تاج ہیں تو مسیحی قوم کو بڑی خوشی ہوئی کہ ایک ایسے لیڈر کے منتظر تھے جو واپس اس قوم کو اس معیار تک لے کر آسکے تو اس چیز کو لے کر قوم کے اندر ایک خوشی پائی جاتی ہے۔ ہم بھی قائد ایوان کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسیحی قوم ایک ایسی قوم ہے کہ جن کے خون میں ایجوکیشن اور میڈیکل بستا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب ڈاکٹر روتھ فاؤ اس ملک میں آئی تو وہ اس وقت ایک گائنی ڈاکٹر تھی بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ وہ ایک گائنی ڈاکٹر تھیں لیکن جب اس ملک میں آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ کوڑھ کی بیماری ملک کو کیسے لپیٹ میں لئے ہوئے ہے تو اس عورت نے اس پر دوبارہ ریسرچ کی اور جن لوگوں نے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کو اس بیماری کی وجہ سے دور کر دیا اور کوئی بھی ان کے ساتھ ہاتھ ملانے کے لئے تیار نہیں تھا بلکہ ان کو تھرو کر کے کھانا دیا جاتا تھا لیکن ڈاکٹر روتھ فاؤ نے آکر اس قوم کے لئے دوبارہ اس بیماری پر ریسرچ کی اور اس کوڑھ کی بیماری کے لئے poison ثابت ہوئیں اور اس نے قوم کو اس بیماری سے آزاد کروایا۔ انہوں نے حیران کن طریقے سے خدمت کی پھر جب وہ ملک میں آئیں تو ان کی ایک گورے کے ساتھ engagement ہوئی تھی لیکن آپ ان کی sacrifice دیکھیں کہ اس نے کہا کہ ان لوگوں کو میری زیادہ ضرورت ہے، اس نے اپنے اس ارادہ کو چھوڑا اور لوگوں کے لئے اپنی شادی کو چھوڑا بلکہ اپنی قوم کے لئے، اس ملک پاکستان کے لئے اور بیماروں کے لئے اپنی زندگی اور اپنی خوشیاں وقف کر دیں۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ وہ اس قوم کی ہیروبنی اور وہ آج اس مٹی میں سپرد خاک ہیں۔

جناب سپیکر! ہم اپنی قائد ایوان سے یہ request کرتے ہیں کہ ہم ایک ایسا مواد ہیں جن کے خون میں ایجوکیشن اور میڈیکل بستا ہے ایسے مواد کو ضائع نہ کریں بلکہ اس قوم کو اسی پیمانے پر استعمال کیا جائے جو ہم ہیں۔ اگر ہم دیکھیں تو اس ایک فیصلے کی وجہ سے جو لوگوں کا حال ہوا وہ آج کس جگہ پر ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کیا ہے؟ اگر آپ دیکھیں تو ایسے لوگوں کے لئے جو چھوٹی چھوٹی jobs کرتے ہیں اور ان janitorial peoples کو باہر کے ملکوں میں ڈیڑھ گنا تنخواہ

دی جاتی ہے۔ میں request کرتی ہوں کہ آپ بھی ایسے لوگوں کو اوپر اٹھانے کے لئے ڈیڑھ گنا تنخواہ دیں تاکہ وہ اپنا گزارہ بھی کر سکیں اور اپنے لوگوں کے ہاتھوں میں اور اپنے بچوں کے ہاتھوں میں دوبارہ قلم بھی دیں سکیں۔ اس ملک کے لئے تو ہماری محبت اس طرح سے ہے کہ ہمارے ہاتھ اس ملک کے لئے اس طرح سے safe ہیں کہ ہمارے ایمان کا حصہ ہیں اور ہم ملک کے ساتھ اس طرح سے وفادار رہیں کہ اگر آپ اپنے ملک میں اسیر بھی ہیں تو اس ملک کی سلامتی چاہتے ہیں کیونکہ اس ملک کی سلامتی میں تمہاری سلامتی ہے۔ اگر آپ flag پر دیکھیں کہ جس نے یہ flag بنایا اس نے ہمارا کیا حصہ رکھا، اس میں امن کو اوپر اٹھانے کا جو حصہ ہے وہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ میں اپنے اس ایوان سے request کرتی ہوں کہ ان janitorial peoples کی جو pay ہے جیسے دوسرے ملکوں میں ڈیڑھ گنا تنخواہ ہے اس طرح کر دی جائے۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! please wind up کریں۔

محترمہ شکیلہ جاوید: جی، ضرور۔ میں اپنی بات اس بات کے ساتھ ختم کرنا چاہوں گی کہ میں اپنی پارٹی مسلم لیگ (ن) کی قیادت، میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور محترمہ مریم نواز شریف سے request کرنا چاہوں گی کہ آج بھی ہم ساری قوم پہلے تو ملک پاکستان کے لئے، پھر اپنی قوم کے لئے، پھر اپنی پارٹی کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں پاکستان زندہ باد۔

MR DEPUTY SPEAKER: Honorable members attention please! The Hon'ble Malik Muhammad Ahmad Khan Speaker Provincial Assembly of the Punjab invites you to the new member orientation and Iftar dinner for newly elected members of the Provincial Assembly of the Punjab at 2:30 pm today. میں آپ تمام معزز اراکین سے گزارش کرتا ہوں کہ Grand Ball Room 8-A Pearl Continental آپ تمام معزز اراکین وہاں پر تشریف لے آئیے گا۔ بہت شکریہ۔ جی، محترم اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! حکم یہ ہے کہ جب اذان ہو جائے تو اپنے کام کاج چھوڑ کر جمعہ کی تیاری کی طرف۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ 1 بجے تک بات کر لیں، جمعہ کا وقفہ کر لیں گے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! قرآن کا حکم ہے اُس کو مقدم کرنا یا آپ کے حکم کو مقدم کرنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ابھی جمعہ کی پہلی اذان ہوئی ہے تو 1 بج کر 15 منٹ پر یہاں پر جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پہلی اذان کے بارے میں ہی لکھا ہوا ہے کہ جب پہلی اذان ہو جائے تو کام کاج چھوڑ کر جمعہ کی تیاری کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ہم سب نے جمعہ پڑھنا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر آپ اس پر ruling دے دیں کہ یہ ruling fake ہے تو میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ہم ایک بجے جمعہ کی نماز کی break لیں گے کیوں کہ 1 بج کر 15 منٹ پر جمعہ کی نماز ہوتی ہے آپ please بات جاری رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرے دوست کہہ رہے ہیں حکم عدولی بہت بڑا کفر ہے تو یہ میں آپ کے ہی کھاتے میں ڈال رہا ہوں، آپ کے حکم پر بات کر رہا ہوں۔ شکریہ۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یہ جو ضمنی بجٹ ہے اس میں بہت ساری چیزیں unforeseen رکھی گئی ہیں میرا خیال ہے کہ یہ افسر تو نہیں clerk ہی بناتے ہیں کیوں کہ وہ copy paste کر لیتے ہیں اور آگے چل جاتا ہے۔ افسران کو کم از کم اتنی training دینی چاہئے کہ جو اخراجات اُن کو دیئے گئے ہیں، جو بجٹ دیا گیا ہے اُسی کے اندر رہ کر اپنے اخراجات کریں کیوں کہ اگر unforeseen budget آئے گا تو یہ ایک bad management ہوتی ہے۔ اس سے سمجھا جاتا کہ کرپشن کو فروغ دیا جا رہا ہے، اس سے بہت ساری دھاندلی اور بہت سارے

issuesہوتے ہیں ۔ میں اس کو بیوروکریسی نہیں کہوں گا بورا کریسی کہتا ہوں کیوں کہ 1 ہزار pagesکا پلندہ بنا کر ہمارے ہاتھ میں دے دیا ہے اُس کا مطلب نہیں ہے۔ آپ میں اگر اتنی common sense نہیں ہے کہ آپ بجٹ کے اندر رہ کر اپنے اخراجات کر سکیں تو آپ کو ہم جو اتنی facilities دے رہے ہیں وہ کس لئے دے رہے ہیں؟ آپ اربوں کھربوں روپے ہم سے تنخواہیں اور دوسری چیزوں میں charge کرتے ہیں۔

جناب سپیکر !یہ اسی طرح ہے کہ ایک عورت اگر گھر کے بجٹ میں اپنے اخراجات کنٹرول نہ کرے تو گھر کی مالکن نہیں بن سکتی۔ اسی طرح وہ کوئی حکومت بھی نالائق اور نااہل ہی ہوتی ہے جو ضمنی بجٹ لے کر آتی ہے میں سب سے پہلے یہ General Administration کے اوپر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Order in the House! آغا صاحب! Please تشریف رکھیں۔

(شوروغل)

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر !اس میں 29 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ آپ پہلے House in order کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please زبیر خان صاحب تشریف رکھیں، آغا علی حیدر صاحب تشریف رکھیں۔ معزز رکن بات کر رہے ہیں اُن کی بات توجہ سے سنیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ side کے اراکین ہیں، یہ کیا کر رہے ہیں؟ یہ ہاؤس میں مچھلی منڈی بنی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ please اپنی بات جاری رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر !کس طرح بات جاری رکھیں ۔ہاؤس میں اتنا شور ہے۔House in order ہو گا تو بات ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please جی، میاں صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! General Administration کا 29 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے، صرف دو چار لائنوں کے اوپر کچھ نہیں بتایا گیا ہے کہ یہ کس لئے اور کہاں خرچ ہونے ہیں یہ دو pages ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری جو administration ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی overhauling ہونے والی ہے کیوں کہ کوئی بھی گورنمنٹ، جو بھی بجٹ رکھتی ہے یہ نیچے عوام تک اُس کا relief کبھی بھی نہیں جانے دیتے، اگر یہ 29 کروڑ ہیں یہ بہت بڑی figure ہے اس کی کوئی justification نہیں بتائی گئی، کوئی دو لفظ نہیں لکھے گئے کہ یہ ہم نے یہاں یہاں خرچ کرنے ہیں، سارا hidden رکھا گیا ہے۔ غریب عوام کو کس طرح relief ملنا ہے یہ راستے میں ہی گھپلے کر کے اپنے لالے تللے کاموں کے لئے سارا پیسا رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں یہاں پورے مقدس ایوان کو جھوٹ بولنے پر اور ان کے جھوٹے اور فراڈ کے پیسوں کو approval کروانے کے لئے یہاں کھڑا کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے فنانس منسٹر کو اور چیف منسٹر صاحبہ کو بھی بجائے آنکھیں بند کر کے یہ کتابیں ہمارے سامنے رکھ دیتے ہیں اُن سے پوچھیں کہ یہ 29 کروڑ روپے کس چیز کے پیسے ہیں۔ اسی طرح publicity کی ضرورت اُن کو ہوتی ہے جو Private Limited Companies ہوتی ہیں کیوں کہ انہوں نے اپنی چیزیں sell کرنی ہوتی ہیں وہ ٹی وی پر آ کر، billboard لگا کر چیزیں sell کرتی ہیں۔ Governments کی اپنی performance سے sell ہوتی ہیں وہ اپنی performance دے کر لوگوں کو بتاتی ہیں کہ یہاں ہماری writ of the government ہے یہاں Demand No 17 fund for publicity campaign of Provincial Government Department 20 crore rupees یہ کس چیز کا 20 کروڑ روپیہ ہے؟ ہم کوئی Private Limited Company ہیں یا Ahl-e-Shareef Limited Company ہیں کہ اپنی تصویریں بنا کر hanger کریں گے اور نیچے ایک material لکھ دیں گے material پڑھا نہیں جاتا تصویر ہی تصویر ہوتی ہے۔ کیا اس purpose کے لئے 20 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے کوئی detail نہیں ہے کہ کس چیز کی publicity کرنی ہے؟ آپ اپنی performance دکھائیں، گورنمنٹ اپنی writ پیدا کرے، گورنمنٹ غریب آدمی کو relief دے، گورنمنٹ ایجوکیشن سیکٹر کو promote کرے، وہاں اپنی writ دکھائے، agriculture کو promote کر کے

دکھائے ،اُن چیزوں پر آپ کا focus نہیں ہے اور آپ کا focus صرف pictures and banners پر ہے جس کے لئے آپ نے 20 کروڑ روپے رکھے ہیں جس کی کوئی justification نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح انہوں نے پولیس کے لئے 10۔ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے۔ میں دو چیزیں پڑھ کے سنا رہا ہوں وہ ذرا سننے والی ہیں، کیا پنجاب کی 14 کروڑ عوام نے 8۔فروری کو یہ مینڈیٹ نہیں دیا کہ ہمارا حقیقی لیڈر عمران خان ہے۔ آج ہم جتنے بھی منتخب نمائندے ہیں یہ قیدی نمبر 804 کی وجہ سے ہیں ہم یہاں ایوان میں اسی کے ووٹ کے ذریعے سے آئے ہیں۔ یہ بھی سن لیں کہ allotment of additional fund to meet the requirement during the ongoing long march by the PTI during the current year 2022-2023. ہم جتنے بھی نمائندے ہیں،ہم یہاں لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں اور پورے پنجاب کی 80 فیصد عوام نے عمران خان کے حق میں فیصلہ دیا تھا تو کیا ہم اس پاکستان کے شہری نہیں ہیں، کیا Constitution کا آرٹیکل۔16 Freedom of Assembly ہمیں حق نہیں دیتا، کیا آرٹیکل۔19 Freedom of Speech ہمیں حق نہیں دیتا تو یہ 5 کروڑ روپے کس چیز کے لئے رکھے گئے ہیں۔ دوسرا خرچہ سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Food related expense during the PTI long march پانچ کروڑ روپے رکھے گئے یہ سارا کرپشن کرنے کے لئے پیسا رکھا گیا ہے، کیا ہمیں لانگ مارچ کرنے کی اجازت نہیں ہے، کیا ہمیں Constitution اجازت نہیں دیتا، کیا صرف پٹواری ہی یہ کام کر سکتے ہیں، کیا قیدی نمبر 804 کے جو جانثار لوگ ہیں ان لوگوں کو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔ آپ اپنی speech wind up کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں اپنی speech windup کر رہا ہوں۔ یہ Budget Book ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے تو میں 5 منٹ میں کیسے اتنی بڑی Budget Book پر بات کر سکتا ہوں؟ میرا بات کرنے کا حق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! دیکھیں آپ سے پہلے لیڈر آف دی اپوزیشن اس پر بہت طویل گفتگو کر چکے ہیں۔ اب ہر معزز رکن کے لئے 5 منٹ کا وقت رکھا گیا ہے۔ اگر میں آپ کو زیادہ وقت دوں گا تو مجھے پھر اس طرف جو اراکین بیٹھے ہیں ان کو بھی زیادہ وقت دینا پڑے گا۔ اس طرح نہ کریں میں نے ہاؤس کو بھی چلانا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ اُن کو بھی ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے لہٰذا اب آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔ آپ اپنی speech wind up کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! لانگ مارچ کو روکنے کے لئے 5 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو ان کو اس بات پر شرم آنی چاہئے۔ ایسی پولیس کو ڈوب کے مر جانا چاہئے۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! ایسا نہ کریں آپ چودھری صاحب کو ٹائم دیں کیونکہ یہ بہت اہم issues پر بات کر رہے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! انہوں نے 5 کروڑ روپے صرف کھانے کے لئے لانگ مارچ کے حوالے سے رکھے ہیں تو ان کو شرم آنی چاہئے، یہ ہماری حفاظت کے لئے ہیں۔ آگے سنیں ایک اور فنڈ رکھا گیا ہے جس کا item number (5) ہے Requirement of New Vehicles for Punjab Police اس کے لئے 5۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ ہم نے پچھلے ایک سال میں دیکھا ہے کہ کوئی گاؤں یا محلہ ایسا نہیں ہے جہاں پولیس کے غنڈوں نے اور جو وردی پہنے ہوئے ایک مافیا ہے اس نے ہمارا کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا جس کی چادر چار دیواری کا تقدس پامال نہ کیا ہو تو ان کو 5۔ارب روپے پھر اسی مقصد کے لئے دے دیئے جائیں۔ یہ ہمارے محافظ ہیں یا ہمارے اوپر حملہ کرنے والے، ہماری عزتوں کے ساتھ کھیلنے والے اور ہمارے گھروں کی

عزتوں کو پامال کرنے والے لوگ ہیں تو کیا ایسے لوگوں کو غریب عوام کے 5-ارب روپے دے دیئے جائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! نہیں، میں نے ابھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! دیکھیں کہ میرے پاس بہت طویل فہرست ہے اور میں نے سب کو بات کرنے کا موقع دینا ہے۔ یہاں باقی سب معزز اراکین نے بھی بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ جو پولیس کے لئے 10-ارب روپے رکھے ہیں۔ میں آج آپ کو ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ہماری پنجاب اسمبلی کو تھانہ قلعہ گجر سنگھ لگتا ہے یہ میرے پاس ایف آئی آر درج کروانے کے لئے ایک تحریر ہے جو کہ میرا Constitutional right ہے کہ میں جو بھی تحریر دوں گا اس کو تھانے والے لینے کے لئے bound ہوں گے۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ یہ 471/468/420 کی ایک ایف آئی آر کی تحریر میرے پاس ہے کہ اس ہاؤس میں جتنے چور بیٹھے ہیں جنہوں نے 420 کر کے فارم 45---

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔ جی، اب محترم بلال یامین اپنی بات کریں۔

(قطع کلامیاں)

جناب محمد بلال یامین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! Please House in order کروائیں۔ ان کو حکم دیجئے گا کہ یہ اب تشریف رکھیں۔ میں آپ سے ملتمس ہوں کہ ان سے گزارش کیجئے گا کہ تشریف رکھیں۔ ہم نے قائد حزب اختلاف صاحب کی تقریر بڑے احترام اور ادب سے سنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے کل بھی اسی طرح سے کیا تھا لہٰذا اب ایسا نہ کریں ایسا بالکل نہیں چلے گا۔ جی، بلال یامین صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر کے دوران۔۔ House in order کروائیں۔(شور وغل)

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات مکمل نہیں کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں نے آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دیا ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں، اپوزیشن لیڈر نے سوا گھنٹے سے زیادہ بات کی ہے تو وہ جتنی مرضی دیر بات کر سکتے ہیں لیکن آپ نہ اپوزیشن لیڈر ہیں اور نہ ہی ڈپٹی اپوزیشن لیڈر ہیں۔ اب آپ اس طرح نہ کریں کیونکہ باقی بھی اراکین نے ابھی بات کرنی ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، بلال یامین صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریر بڑے غور سے سنی ہے۔ میں نے میاں صاحب کے اعتراضات بھی ہمہ تن گوش ہو کر سنے ہیں کیونکہ میں جاننا چاہتا تھا کہ ہماری حکومت سے کیا غلطیاں ہو رہی ہیں؟ ہم سمجھتے تھے کہ قائد حزب اختلاف حکومت کی راہنمائی فرماتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس ہمیشہ کی طرح یہی سننے کو ملا کیونکہ شاید یہ سیاسی تاریخ سے نابلد تھے یا ان کے علم میں نہیں تھا کہ جب 2013 کے انتخابات ہوئے تو KPK میں دو سیٹوں کی majority کے ساتھ ان کی پارٹی کو lead ملی تو میں یہ تاریخی بات عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے قائد میاں نواز شریف نے ان کو وزیر اعلیٰ منتخب کرنے کا موقع دیا جبکہ وہاں اس وقت بھی مسلم لیگ (ن) حکومت بنانے کی پوری اہلیت اور اسمبلی ممبران کی تعداد بھی رکھتی تھی۔ 2018 میں میرے قائد میاں شہباز شریف نے بطور قائد حزب اختلاف تقریر کی اور ملک میں میثاق معیشت کی بات کی اور کہا کہ باقی تمام باتیں اپنی جگہ آیئے ملک کو آگے لے کر چلیں اور میثاق معیشت کرتے ہیں لیکن ان کا پرائم منسٹر 4 گھنٹے میں تیار ہو کر اسمبلی میں صرف 10 منٹ کے لئے آیا کرتا تھا۔ انہوں نے پانچ سال تک اس بات کو نہیں مانا، اقتدار کی خاطر۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! او چھوکرو ٹو! بیٹھ جاؤ میری بات سن لو۔ چھوکرو ٹو۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please no cross talk.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں آپ سے ان کے اعتراضات کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ صاحبہ کے آفس پر الزامات لگائے تو میں ان الزامات کے بارے میں بھی جاننا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو بزداری حکومت کے کارنامے بتا سکتا ہوں۔ میں اُس کے وقت کے وزیر اعلیٰ اور ان کے افسروں کی بھی آپ بیتی سنا سکتا ہوں کہ اُس وقت بدبُودار سی ایم ہاؤس اور اُس کے بدبودار منصوبے تھے جب یہ لوگ اقتدار میں تھے اُس وقت یہ مافیا تھا ہر ایم پی اے، ہر ایم این اے اور ہر وزیر اور وزیر اعلیٰ کمیشن لے رہا تھا، اُس وقت ان کو کوئی کرپشن نظر نہیں آئی، انہوں نے پانچ سالوں میں پانچ سپلیمنٹری بجٹ پیش کئے اُس وقت یہ نہیں دیکھ رہے تھے کہ یہ افسران کیسے ہیں اور ان کی کیا کارکردگی ہے؟ آج پولیس ڈیپارٹمنٹ پر الزام لگایا جارہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب پولیس اِس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کے ماتھے کا جُھومر اور سر کا تاج ہے۔ وہ state کی writ قائم کرتی ہے اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کے سینکڑوں لوگ شہید ہوئے ہیں جنہوں نے اس ملک کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے، جس میں اگر میں صفت غیور کا نام لوں جو ایک آئی جی لیول کا آفیسر تھا۔۔۔(شوروغل)

جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ بیٹھ جائیں اور اپنی باری پر بات کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please no cross talk. Order in the House.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی موقع ہے کہ ہمیں اپنے طور طریقے ٹھیک کرنے چاہئیں، ان کو چاہئے کہ ہماری باتیں غور سے سنیں کیونکہ ہم بھی ان کی گفتگو، ان کے اعتراضات اور ان کی باتیں بڑے احترام کے ساتھ سنتے ہیں اور اس سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اپوزیشن تیاری کے ساتھ آئے تو وہ ایوان کا حسن بھی ہوتی ہے لیکن ان کے منہ سے فارم 45 اور فارم 47 ہی سنتے ہیں یہ فیض آباد کے فیض یاب لوگ۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Please no cross talk.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! یہ 2018 کا الیکشن بھول گئے ہیں۔۔(شوروغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ لوگ بھی بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔ Please no cross talk. Order in the House, آپ لوگ خاموشی اختیار کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! ان چھوکروٹوز کو چُپ کروائیں، یہ 2018 کا بھول گئے کہ یہ کہاں سے کس فیض کی گود میں فیض یاب ہوئے اگر یہ نہیں جانتے تو ہم جانتے ہیں؟ میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے ملتمس ہوں کہ:

خدا سے خیر مانگو اس آشیانے کی
کہ نگاہ بدلی ہوئی ہے آسماں کی

جناب سپیکر! KPK کا الیکشن ہو تو ٹھیک الیکشن ہے پنجاب کا الیکشن ہو تو غلط الیکشن ہے۔ خود چلتی اسمبلی کو توڑ دیں، جس دن اعتماد کا ووٹ لیں اسی دن اسمبلی توڑ دیں اور کہیں کہ ہم نے جمہوریت کے لئے اسمبلی توڑ دی۔ یہ کون سا طور طریقہ ہے؟ میرے بھائیو! اپنی غلطیوں پر غور کریں اور سوچیں کہ آپ کی قیادت آپ کو بند گلی میں لے کر گئی ہے۔ کیا ذوالفقار علی بھٹو پھانسی نہیں لگے تھے؟ کیا اسٹیبلشمنٹ پر الزام نہیں تھا؟ کیا نواز شریف سے تین بار اقتدار نہیں چھینا گیا؟ کیا یہ اسٹیبلشمنٹ پر الزام نہیں تھا؟ لیکن جس بند گلی میں آپ کو عمران خان لے کر گئے ہیں آپ اپنے لیڈر کو سمجھایئے اور خود بھی سمجھیئے، اس محبت میں مت اتنا آگے جائیں کہ ملک کی بنیادیں ہلا دیں۔ میں نے ٹیلی ویژن پر کیپٹن کرنل شیر خان کا جلتا ہوا مجسمہ دیکھا، خدا کی قسم میں غازیوں اور شہیدوں کے علاقے سے منتخب ہو کر آیا ہوں میں وہ دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہوں کہ جس کو نشان حیدر دیا گیا اس کے مجسمے کو جلایا گیا (مداخلت) اوئے ہوئے کہنا آسان ہے چھوکروٹو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please, no cross talk please. جی، بلال صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ یقیناً اپوزیشن نے حکومت پر اعتراض کرنا ہوتا ہے اور اس طرف کے لوگوں نے ان سے سیکھنا ہوتا ہے کیونکہ ہم کل کی اپوزیشن ہوں گے اور کچھ اور لوگ اقتدار میں بیٹھے ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! Wind up کریں نماز جمعہ کا ٹائم ہو رہا ہے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! آخری تیس سیکنڈ ہیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم سے اس شعر پر اپنی بات wind up کر دیتا ہوں۔

وفا کرو گے وفا کریں گے
جفا کرو گے جفا کریں گے
ہم آدمی ہیں تمہارے جیسے
جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز خاموشی اختیار کریں۔ اب نماز جمعہ کے لئے ایک گھنٹہ کا وقفہ کرتے ہیں۔
(اس مرحلہ پر نماز جمعۃ المبارک کے لئے اجلاس کی کارروائی ایک گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی گئی)
(نماز جمعہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز اراکین مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی، اب محترم جناب رفعت محمود اپنی بات کریں۔

سید رفعت محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق برصغیر کے عظیم بزرگ حضرت بابا سید شاہ سفیر رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان سے ہے، 4 سو سال قبل جب ہندوستان اور پاکستان ایک ہی ہوا کرتے تھے تو دُور دراز علاقوں سے لوگ شاہ سفیر دربار پر حاضری کے لئے آیا کرتے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House خاموشی کے ساتھ شاہ صاحب کی بات سنیں۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! آج اگر میں یہاں اس مقام پر پہنچا ہوں تو قیدی نمبر 804 عمران خان صاحب کی وجہ سے پہنچا ہوں۔ میرے حلقہ کی 80 فیصد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ میرے حلقہ کی سڑکوں کا سروے بھی جاری ہے۔ میں لوگوں کی زندگیوں میں بہتری لانے کے لئے کام کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جن سڑکوں کا سروے ہو رہا ہے ان کا کام جلد از جلد شروع کروایا جائے۔ میرے حلقہ میں ایک شہر دینا ہے جس کی عوام نے مجھے بھاری اکثریت سے کامیابی دلوائی ہے۔ دینا شہر جی ٹی روڈ پر دونوں اطراف آبادیوں پر مشتمل ہے اور یہ بہت گنجان آبادیاں

ہیں، اس شہر کے تمام لوگ پاکستان تحریک انصاف عمران خان کے چاہنے والے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جو لوگ پیدل جی ٹی روڈ کراس کرتے ہیں وہاں ان لوگوں کی جانوں کی حفاظت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک پُل بنایا جائے کیونکہ آئے دن وہاں حادثات ہو رہے ہیں۔ جب بچے، بوڑھے اور نوجوان جی ٹی روڈ کراس کرتے ہیں تو اکثر روڈ ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی وفات پا جاتے ہیں تو میری وزیر خزانہ صاحب سے اپیل ہے کہ اس پُل کی تعمیر کے لئے بھی اس بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا شہر تحصیل سوہاوہ ہے، سوہاوہ شہر بھی جی ٹی روڈ پر واقع ہے اور سوہاوہ شہر کے جتنے بھی سکولز ہیں وہ مین جی ٹی روڈ پر واقع ہیں، جب چھوٹے بچے، بزرگ اور نوجوان اس شہر میں جانے کے لئے جی ٹی روڈ کراس کرتے ہیں تو وہ بھی آئے دن حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جی ٹی روڈ سوہاوہ پر پیدل گزرنے والوں کے لئے پُل بنایا جائے۔

جناب سپیکر! دینا شہر میں جو TMA کی حالت بہت نازک ہے وہ صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہا، ہر طرف گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جو آج صاف ستھرا پنجاب کے دعوے کر رہے ہیں تو میں چاہوں گا کہ وزیر بلدیات، کمشنر پنڈی ڈویژن کے ساتھ دینا شہر کا وزٹ کریں اور دیکھیں کہ ہر جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں ان گندگی کے ڈھیروں کی وجہ سے بچے، بوڑھے، نوجوان اور خواتین بھی بیمار ہو رہی ہیں اور اس گندگی کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیل رہی ہیں تو میری گزارش ہے کہ وزیر بلدیات اپنے دفتر سے نکلیں اور کمشنر راولپنڈی ڈویژن کے ساتھ دینا شہر کا وزٹ کریں اور دیکھیں کہ وہاں پر کتنی گندگی ہے اور صفائی کی کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر! میرے حلقہ کے اکثر دیہاتوں میں پانی کڑوا ہے اور لوگ تالابوں سے پانی پینے پر مجبور ہیں تو میری وزیر خزانہ صاحب سے اپیل ہے کہ جہاں پر میرے حلقہ میں پانی کڑوا ہے وہاں فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گا چونکہ ابھی بہت سارے اراکین نے تقاریر کرنی ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترم وسیم انجم سندھو!

جناب وسیم انجم: جناب سپیکر! شکریہ، خدائے قدوس کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب ناموں سے اعلیٰ اور مبارک ہے، ساری عزت اور جلال اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کو دینے کے بعد اپنے والدین اور اپنے پاسبانوں کے لئے جنہوں نے شبانہ روز میرے لئے دعائیں کیں پھر اپنے تاحیات قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد شہباز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں کہ جن کی وجہ سے مجھے آج اس ایوان میں بات کرنے کا موقع ملا۔ (معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں ضمنی بجٹ پر بات کروں ایک آدھے جملے میں اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ:

ایک پیڑ محبت کا لگایا جائے
جس کا ہمسائے کے گھر بھی سایہ جائے

جناب سپیکر! بھلے ہم اکثریت میں ہوں یا اپوزیشن میں ہماری گفتگو ہمیشہ بڑی constructive اور purposeful ہونی چاہئے نہ کہ ایک دوسرے کو لعن طعن کریں یا برا بھلے کہیں کیونکہ پنجاب کی غیور عوام نے اپنے مسائل کے حل کے لئے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔

لفظ جب تک وضو نہیں کرتے
ہم تیری گفتگو نہیں کرتے

جناب سپیکر! سابق گورنمنٹ کی بچھائی ہوئی لینڈ مائنز کے باوجود موجودہ حکومت نے جس طرح سے عوام کے لئے ایک متوازن اور عوام دوست بجٹ بنایا اور اسے بھاری اکثریت سے پاس کرایا میں اس کے لئے اپنی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف اور وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جس طرح رمضان پیکج بڑی کامیابی کے ساتھ ہر مستحق کو اس کی دہلیز پر مل رہا ہے اسی طرح سے ہمارے بھی روزے چل رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحبہ اور ان کی ٹیم کی خوبصورت کاوش کی وجہ سے ہمیں 10 کروڑ روپے کی خطیر رقم دی گئی ہے۔ اس کے لئے میں اپنی مسیحی قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی اس پوری ٹیم کا دل سے ممنون ہوں۔ میں مسیحی قوم کی

نمائندگی کرتے ہوئے کچھ اہم مسائل جناب کی وساطت سے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بہت سے ایسے حلقہ جات ہیں جہاں مسیحوں کے لئے قبرستان نہیں ہیں اور وہ بھی اپنے پیاروں کو اسی طرح سے دفناتے ہیں جس طرح ہمارے مسلمان بھائی دفناتے ہیں۔ ہم قبر پر قبر نکال رہے ہیں لہٰذا اس کے لئے ٹھوس اور جامع اقدامات کئے جائیں۔ 31۔مارچ کو ہمارا ایسٹر ڈے ہے لہٰذا ہمارے تمام چرچز کے لئے foolproof سکیورٹی کا بندوبست کیا جائے۔ جبری مذہب کی تبدیلی اور امتیازی قوانین پر بھی ٹھوس اور جامع اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اگر اس بجٹ کی بات کی جائے تو اس شاندار بجٹ پر میں اپنی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ بات کی جائے تو سابقہ گورنمنٹ کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! بہت شکریہ۔

جناب وسیم انجم: جناب سپیکر! پلیز ایک منٹ دے دیں میں نے بہت اہم مسائل پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! آخری پندرہ سیکنڈ میں اپنی بات wind up کریں۔

جناب وسیم انجم: جناب سپیکر! جی ٹی روڈ شاہدرہ سے شیخوپورہ روڈ تک ہمارا علاقہ لنک کرتا ہے اور وہ بائی پاس کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے دونوں اطراف بڑی گنجان آبادی ہے اور اس کے کنارے پر ایک بوائز ہائی سکول اور ایک گرلز ہائی سکول ہے۔ وہاں چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہیں جن کا آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، وہ نالہ کبھی خوبصورت نہر تھی لیکن اب گندگی کا ڈھیر بن چکی ہے۔ لہٰذا اس کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے، فنانس منسٹر صاحب بھی اسے note کر رہے ہیں۔ جی، محترم جناب بریگیڈیئر مشتاق!

جناب مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Mr Speaker! Thank you very much for providing me this opportunity to speak on Supplementary Budget and so kind of you. courtesy میں ضمنی بجٹ پر بات کرنے سے پہلے دو comments دوں گا ایک comment یہ ہے کہ because it falls in your domain

میں اس اسمبلی کی surrounding میں سٹاف کا بہت pathetic رویہ دیکھ رہا ہوں اور you can do it یہ آپ کی improvement ہے، یہ آپ کی عزت ہے، یہ میری عزت ہے، یہ ہم سب کی عزت ہے whether they are sitting on the left side or on the right side یہاں پولیس کی چھ دنوں سے بات کر رہے ہیں پولیس کا جتنا pathetic رویہ outside on the main gates ہے ایسے لگتا ہے کہ وہ یہاں پر چوکیدار بھرتی ہوئے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی بندہ کسی وقت نہیں کھڑا ہوتا۔ They are security hazards to this building and to us. They are not for security. اگر یہاں پر کوئی پولیس آفیسر بیٹھا ہوا ہے تو please he should take note of it.

جناب سپیکر! میں تیسری بات کروں گا جو بہت ضروری ہے۔ آپ کی تین چار لفٹیں ہیں جب بھی جہاں پر بھی جاتے ہیں تو کبھی ایک ڈی ایس آجاتا ہے کبھی سٹاف آفیسر آجاتا ہے کہ اس کے لئے کھڑی ہیں پلیز اس کا تھوڑا سا خیال کریں۔ Now, I will come over to the budget خاص طور پر جو یہ ضمنی بجٹ پیش کیا گیا ہے میں اس پر لمبی بات نہیں کروں گا چونکہ پانچ منٹ ہیں اس لئے اس کے تین چار figures پر جاؤں گا۔ یہ ایک فضول سا گورکھ دھندا کیا گیا ہے آپ نے جو بجٹ 2022-23 کا original پیش کیا تھا میں primarily C&W Department پر بات کروں گا آپ نے ongoing scheme اور اس وقت جو نئی سکیمیں add کی تھیں اس میں آپ نے total 80 billion allocate کئے تھے I repeat, here is the page with the relevant summary آپ نے only 80 billion allocate کئے لیکن جب آپ ضمنی بجٹ پیش کر رہے ہیں تو آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم 149 billion excess میں چلے گئے ہیں۔ کسی کو کوئی خدا کا خوف ہے کہ 80 بلین روپے کی projection ہے I am sure کہ فنانس منسٹر صاحب تھوڑی سی pain لیں اور سننے کی کوشش کریں کہ آپ نے 80 بلین روپے allocate کئے ہیں اور آپ نے 149 بلین روپے خرچ کئے ہیں۔ میں صرف C&W ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہا ہوں آپ نے مختلف گرانٹس میں سے 48 بلین روپے لے کر re-appropriate کئے 2022-23 کہ and now, you are asking this House 101۔ ارب روپے کی گرانٹ دیں اور اسے منظور کریں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ بجٹ بنتا ہے

یا فضول exercise ہے ۔ میں تھوڑی سی گزارش کر دوں کہ میں نے اس بجٹ میں C&W ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا سا دیکھا ہے کہ hundred of schemes نئی چلائی جاتی ہیں لیکن یہ نہیں دیکھا جا رہا کہ پیچھے throw-forward کیا تھا۔ ایک اور گزارش کر دوں کہ 24-2023 کا جو بجٹ ہے 918 بلین روپے کا throw-forward ہے۔ مجھے وہ financial wizard بتا دیں جو اس ہاؤس میں بیٹھا ہے فنانس منسٹر صاحب بتا دیں کہ آپ اگلے سال 918 بلین کو کیسے cover کریں گے ؟ یہاں پر نہ کوئی پلاننگ ہے نہ کوئی سوچ ہے نہ سمجھ ہے۔ چیف منسٹر ہاؤس چلے جائیں تو آپ کی سکیم add ہو جائے گی لیکن آپ نے جو پچھلی تین چار سو سکیموں پر دو دو تین تین سو بلین روپے خرچ کیا ہے اس کا کیا کرنا ہے ؟ وہ کس کا پیسا ہے ؟ وہ اس کا پیسا ہے، وہ آپ کا پیسا ہے، وہ میرا پیسا ہے، وہ باہر بیٹھی پاکستانی عوام کا ہے، وہ پنجاب کی عوام کا پیسا ہے۔ خدا کے لئے کچھ تھوڑی بہت sincerity کا مظاہرہ کریں۔ اگر سمجھ نہیں آ رہی تو کمیٹیاں بنا لیں یہ کمیٹیاں کیوں نہیں بنا رہے ۔ کمیٹیاں بنائیں ہو سکتا ہے ہماری guidance ہو جائے آپ hundreds of billion rupees خرچ کر رہے ہیں لیکن آپ کچھ بھی achieve نہیں کر رہے۔ تو میری آپ سے یہ request ہے کہ 101۔ ارب روپے کی ضمنی رقم کی مجھے تو کوئی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ آپ اس رقم کی ہم سے منظوری کیوں لے رہے ہیں ؟ اس ملک میں آپ نے ہزاروں غیر قانونی کام کر دیئے ہیں تو اس رقم کی منظوری نہ بھی دیں تو آپ کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہو گا اور کم از کم ہم اس گناہ میں شامل نہیں ہونا چاہیں گے۔ میں بالکل اس رقم کی منظوری دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ حکومتی اراکین کی تعداد زیادہ ہے اور یہ اس کو منظور کروالیں گے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ the public fund is being wasted. جب تک آپ اس ہاؤس میں اس حوالے سے کوئی effective steps نہیں لیتے تو یہ کھیل جاری رہے گا اور جو اس کے خلاف آواز بلند کرتا ہے اسے اُٹھا لیا جاتا ہے۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بریگیڈیئر مشتاق احمد بہت شکریہ۔ اب محترمہ فضہ میمونہ بات کریں گی۔

محترمہ فضہ میمونہ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے میں اپنی قائد محترمہ مریم نواز صاحبہ کو پہلی خاتون وزیر اعلیٰ پنجاب بننے پر

مبارک پیش کرتی ہوں۔ میں ان کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس ایوان میں بطور رکن آنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ میں اپنی وزیر اعلیٰ کو سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے 30 دن میں 28 پراجیکٹس شروع کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! چونکہ وقت کم ہے لہٰذا میں اپنے علاقے روہیلاں والی ضلع مظفر گڑھ پر focus کرنا چاہوں گی جو کہ ساؤتھ پنجاب میں آتا ہے۔ مظفر گڑھ سے ہیڈ پنجند تک two-way road بہت خستہ حال ہو چکی ہے، تقریباً ساری سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ حادثات ہوتے ہیں۔ مظفر گڑھ سے ہیڈ پنجند تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر ہے لیکن سڑک ٹوٹی ہونے کی وجہ سے یہ سفر کئی گھنٹوں میں طے ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا یہ علاقہ آم اور گندم کی پیداوار کا گڑھ ہے۔ اس علاقے سے اعلیٰ quality کا آم دنیا بھر میں export کیا جاتا ہے۔ روحیلاں والی اور خان گڑھ کے علاقے ہر سال اربوں روپے کے آم پیدا کرتے ہیں جس سے ہر سال ایک خطیر رقم ملکی خزانے میں جمع ہوتی ہے۔ میں وزیر خزانہ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس موجودہ بجٹ میں مظفر گڑھ سے ہیڈ پنجند تک سڑک کی مرمت کے لئے funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میرا علاقہ پنجاب کے پسماندہ ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ میرے علاقے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کوئی ڈگری کالج موجود نہیں ہے۔ اس وجہ سے لوگ محرومی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ ملتان اور ڈیرہ غازی خان جانے کے لئے distance بہت زیادہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ میرے علاقے میں بوائز اور گرلز ڈگری کالج بنائے جائیں تاکہ میرے علاقے کے نوجوان بچے اور بچیاں وہیں پر ہی تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! میرے علاقے روحیلاں والی میں سیوریج کا نظام درہم برہم ہے جس کی وجہ سے وہاں پر مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں اور لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ میں گزارش کروں گی کہ ان تمام مسائل کو حل کرنے کے لئے funds مہیا کئے جائیں تاکہ لوگوں کے حالات بہتر ہو سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! بہت شکریہ۔ اب جناب ندیم قریشی بات کریں گے۔

جناب محمد ندیم قریشی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی جرات کو سلام پیش کرتا ہوں کہ آپ رمضان المبارک کی ان بڑی قیمتی ساعتوں میں ہم سب کو ایسے گناہ کی طرف لے کر جا رہے ہیں جس کا ہم دنیا میں جواب نہیں دے سکتے اور پھر جو آخرت میں حساب و کتاب ہو گا وہ تو اللہ تعالیٰ کو ہی علم ہے۔ ضمنی بجٹ 2022-2023 میں حمزہ شہباز شریف صاحب کی حکومت کے اخراجات اور جناب محسن نقوی صاحب کی حکومت کے اخراجات شامل ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ندیم قریشی صاحب! میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور ہماری بخشش فرمائے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آج آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دینا ہے۔ آپ جو یہ فرماتے ہیں کہ 30 یا 20 سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔ ہم آپ سے کوئی Jazz کا package نہیں مانگ رہے ہوتے۔ آپ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر رمضان المبارک کے مہینے میں جو وقت چائے یا کافی پینے میں ضائع کرتے ہیں وہی وقت اس ہاؤس کو دیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ میری آپ سے مراد آپ کی ذات نہیں بلکہ آپ کا وہ تمام staff ہے جو اسمبلی کی کارروائی کو بالکل غیر اہم سمجھتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! آپ مہربانی کر کے بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! یہ 2022-2023 کا ضمنی بجٹ 17۔ ارب روپے کا ہے۔ کیا آپ ہم سے ایک گناہ کبیرہ کروانا چاہتے ہیں؟ جس دوران پنجاب میں ایک غیر جمہوری، غیر آئینی اور غیر اخلاقی حکومت قائم تھی جس نے پنجاب کی عوام کے اربوں روپے کو باپ کا مال سمجھ کر مال غنیمت کی طرح لوٹا ہے۔ آج اس حکومت سے کوئی شخص پوچھنے والا نہیں۔ میں سمجھتا تھا کہ شاید وقت کی ستم ظریفی آپ لوگوں کو یہ بات سکھا دے گی کہ اب ہم جمہور کی آزادی کی طرف بڑھیں۔ ہم جعلی جمہوریت سے باہر نکل کر صحیح معنوں میں عوام کی حکمرانی کریں۔ بدنصیبی یہ ہے کہ حزب اقتدار کے بیٹھے ہوئے دوستوں کو اس بات کا احساس نہیں ہے۔ کسی شاعر نے آپ ہی کے بارے میں کہا تھا کہ:

آزادی جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹا دو

جناب سپیکر! آج ہم جعلی جمہوریت کے ان پروردہ لوگوں کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں جو ایک غیر آئینی حکومت کو تحفظ دینے کے لئے پنجاب اسمبلی کے اراکین کو گناہ کبیرہ کی طرف لے کر جا رہے ہیں اور ہم سے 617۔ارب روپے کا ضمنی منظور کروانا چاہتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please, order in the House. حسان ریاض صاحب! تشریف رکھیں۔ کرمانی صاحب اور رانا سکندر صاحب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! یہ سچ سُننا نہیں چاہتے۔ انہیں پتا نہیں کہ رمضان کے مقدس مہینے میں اور ان آیات کی موجودگی میں جو اس ایوان کی چھت پر لکھی ہوئی ہیں ہم سے غلط کام کروایا جا رہا ہے۔ پنجاب میں غریب آدمی کے بچے آج بھی benches کے بغیر سکول میں بیٹھتے ہیں اور پنجاب کی 60 فیصد آبادی پینے کے صاف پانی سے محروم ہے۔ پنجاب کا ہر غریب آدمی مریم نواز صاحبہ سے بجلی کے تین سو units مفت طلب کر رہا ہے۔ ابھی خوشامد کرنے والوں کی ایک فوج نے مریم نواز صاحبہ کو قائد ایوان اور قائد ذی وقار کے القابات سے نوازا ہے۔ بجلی کے تین سو units استعمال کرنے والے لوگ پوچھتے ہیں کہ 617۔ارب روپے کے ضمنی بجٹ کا بوجھ ہم پر کیوں ڈال رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ کی توجہ Demand No.23 کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جو کہ ضمنی بجٹ کی کتاب کے صفحہ نمبر 333 پر ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ:

REPAYMENT OF LOANS TO OTHER IDENTITIES

Total Principle Repayment of Loans-Domestic to Financial Institutions for Payment to Food Department for Debt Retirements.

اس ایوان کے دونوں اطراف کے معزز اراکین نہیں جانتے ہوں گے کہ 225-ارب روپے کون سی repayment کے لئے رکھا گیا ہے؟ محسن نقوی صاحب نے اپنے دور حکومت میں گندم کی خریداری کی تھی اور اس خریداری پر آج بھی پنجاب حکومت کی طرف سے 25 کروڑ روپے روزانہ کے حساب سے مارک اَپ دیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری بجٹ تقاریر صرف فوٹو سیشن کے لئے ہیں یا اپنی پارٹی اور حلقے میں نمبر بنانے کے لئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس گفتگو کا ایک ایک لفظ بڑا اہم ہوتا ہے۔ میں اپنے قائد حزب اختلاف سے بھی درخواست کروں گا کہ آپ بھی محترم ڈپٹی سپیکر صاحب کی وساطت سے اس حکومت سے جواب طلب کریں کہ وہ گندم جو آج سٹوروں میں گل سڑ رہی ہے اس میں پنجاب کی عوام کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر! نگران وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ میں ساؤتھ پنجاب میں کابینہ کی میٹنگ کروں گا اور اس کے اخراجات میں اپنی جیب سے ادا کروں گا۔ ساؤتھ پنجاب میں صوبائی کابینہ کی دو meetings کی گئیں جو کہ غیر آئینی تھیں مجھے بتایا جائے کہ ان meetings کے اخراجات کس نے دیئے؟ ان meetings کے اخراجات وہاں کے ڈپٹی کمشنر نے ادا کئے ہیں۔ آپ پوری قوم کو بے وقوف بنا کر یہ سوچ رہے ہیں کہ شاید لوگوں کو علم نہیں جبکہ لوگ سب کچھ جانتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ 17-ارب روپے کا ضمنی بجٹ پنجاب پولیس کو دے رہے ہیں۔ آج پنجاب پولیس کے آئی جی کو بُلا کر میڈل دے رہے ہیں صرف اس لئے کہ انہوں نے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کے گھروں کی دیواریں توڑ دیں اور انہوں نے چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کر دیا۔ میں نے 16-مارچ کو یہاں اپنی گفتگو میں گزارش کی تھی پنجاب میں پتنگ بازوں کے خلاف campaign شروع کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! wind up کرلیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! دو منٹ میری بات سُن لیں اور سخت باتیں بھی سُن لیا کریں۔ یہ جو آپ کی نشست ہم سے اونچی لگائی گئی ہے اور ہمیں نیچے بٹھایا گیا ہے اس کی بڑی اہمیت ہے۔ You are not our boss. آپ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے نمائندوں کے

custodian ہیں۔ حق بات سُنتے ہوئے آپ کو کیوں ناگواری ہوتی ہے؟ میں نے 16-مارچ کو ایوان میں بات کرتے ہوئے بتایا کہ پتنگ بازی کے خلاف ایک crackdown ہو رہا ہے جس میں صرف نوجوان پتنگ اُڑانے والوں کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ میری باتوں پر کسی نے دھیان نہیں دیا اور نہ ہی کوئی ایکشن لیا گیا۔ ڈجکوٹ فیصل آباد میں جب ایک نوجوان ڈور پھرنے سے فوت ہو گیا تو اس کے بعد پنجاب پولیس کو ہوش آیا۔ آپ نے اپنے وزیر پارلیمانی امور سے کہا کہ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے اقدامات کریں اور اس حوالے سے درج کئے گئے مقدمات کی تعداد بتائیں۔ انہوں نے ایک ہزار مقدمات کا ذکر کیا لیکن ان میں سے ایک بھی مقدمہ کسی پتنگ فروش کے خلاف نہیں تھا۔

جناب سپیکر! آپ 17-ارب روپے کا بجٹ اس پولیس کے لئے رکھ رہے ہیں میں نے دیکھا کہ ہمارے رُکن اسمبلی ملک عبدالوحید صاحب کے ساتھ ایک پولیس افسر نے بدتمیزی کی۔ میں پولیس کے محکمے کے خلاف نہیں ہوں کیونکہ پولیس میں خُرم شہزاد جیسے، منیر مارتھ جیسے، صادق ڈوگر جیسے، چودھری مقبول جٹ جیسے اچھے لوگ بھی موجود ہیں لیکن پنجاب کے لوگوں کے ساتھ پنجاب پولیس جو سلوک کر رہی ہے آپ اپنے شاہی protocol کے علاوہ اپنی ذاتی گاڑی پر ذرا ٹھوکر نیاز بیگ cross کر کے دِکھا دیں۔ ٹھوکر نیاز بیگ پر پنجاب پولیس آپ کا جو حشر کرے گی اور آپ اُس پولیس کو medal دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! بہت شکریہ۔ جناب خُرم خان ورک صاحب!

جناب خُرم خان ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! It's an honor to speak in this esteemed House. میں سب سے پہلے اپنے حلقہ پی پی-48 سیالکوٹ کی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے مجھے as an independent candidate elect کیا۔ اُس کے بعد میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور اُن کی ٹیم خاص طور پر وزیر خزانہ کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے ان crucial حالات میں بہت balanced بجٹ دیا۔

جناب سپیکر! میں اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے حلقہ پی پی-48 جو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں واقعہ ہے اُس کے مسائل کا ضرور ذکر کروں گا۔ میرا حلقہ سیالکوٹ کا سب سے پسماندہ حلقہ ہے اور بدقسمتی سے پہلے یہاں سے جو منتخب نمائندے تھے انہوں نے حلقے کی ترقی

اور لوگوں کی بہبود پر کوئی توجہ نہ دی۔ میرے حلقے کو جو سڑکیں link کرتی ہیں سیالکوٹ پسرور روڈ، چونڈہ سبز پیر روڈ، بھڈیانہ، معراج کے روڈ، یہ سب سڑکیں ٹُوٹی پھُوٹی ہوئی ہیں لیکن یہ بہت اہم link roads ہیں اور ہزاروں لاکھوں لوگ ان کے ذریعے روزانہ سفر کرتے ہیں اس لئے ان کا بننا انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کے BHUs کا بہت بُرا حال ہے اور چونڈہ کے RHC کا بھی بُرا حال ہے۔ لوگوں کو ادویات میسر ہیں، نہ وہاں پر ڈاکٹرز ہیں اور نہ ہی انہیں کوئی treatment ملتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت مشکلات کا سامنا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ میرے حلقے کے تمام مسائل کو نوٹ کیا جائے اور خاص طور پر میرے حلقے کی عوام کو صحت کی سہولیات ترجیحی بنیادوں پر دی جائیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کے سکولوں کی حالت بھی بہت خراب ہے۔ میرے حلقے کے لوگوں کا مطالبہ ہے کہ میرے حلقے کے تمام پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کو up-grade کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے حلقے میں filtration plants کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ میرے حلقے کے قبرستانوں کی چاردیواریوں کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اسی طرح میرے پورے حلقے میں کوئی ایک بھی stadium or sports complex نہیں ہے۔ میرے حلقے کے لوگوں کے بنیادی مسائل دُور ہونے چاہئیں اور اُن کی ضروریات top priority پر پوری ہونی چاہئیں۔ انہوں نے مجھے منتخب کیا ہے اور اسی وجہ سے آج میں اسمبلی میں کھڑا ہو کر اُن کے حقوق کی بات کر رہا ہوں تو یہ اُن کی مہربانی ہے۔ میں being a part of Treasury Benches اُن کے حقوق کے لئے پوری کوشش کروں گا اور آواز اُٹھاؤں گا۔ میں گزارش کروں گا کہ میری تحصیل کو development کی top priority پر رکھا جائے اور ہمارے بنیادی حقوق top priority پر دیئے جائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، شیخ امتیاز صاحب!

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں بجٹ پر بات کروں حزب اقتدار کے میرے ایک دوست نے کہا کہ corrupt police ہمارے ماتھے کا جُھومر ہے تو

یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اُنہیں یہ بھی کہہ دینا چاہئے تھا کہ IG ساڈے نک دا کوکا اے، CCPO ہمارے کانوں کے جُھومر ہیں اور SP's ہمارے پاؤں کے گھنگھرو ہیں اور پھر ناچیں دونوں مل کے corruption کا ننگا ناچ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کتاب میں 617۔ارب روپے voted اور 247۔ارب روپے charged ہیں اس کتاب کے ہر صفحہ پر عیاشیوں اور corruption کی داستانیں ہیں۔ supplementary budget اس لئے آتا ہے کہ original budget بنانے والے نالائق ہوتے ہیں کیونکہ وہ صحیح estimation نہیں کر سکتے۔110۔ارب روپے communication کے لئے اور roads and bridges کے لئے 101۔ارب روپے دیئے گئے ہیں۔ نگران حکومت ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں affidavit جمع کراتی تھی کہ ہمارے پاس الیکشن کے لئے 50۔ارب روپے نہیں ہیں۔ کیا bridges بنانا نگران حکومت کا کام ہے، کیا roads بنانا نگران حکومت کا کام ہے؟ جس کا جو کام ہوتا ہے اُس کو وہی کام کرنا چاہئے اگر نگران حکومت نے وقت پر الیکشن نہیں کرایا تو ان کو accountable کون کرے گا؟

جناب سپیکر! Employees کی تنخواہ ہر ایک کو پتا ہوتا ہے اُس کی estimation میں کوئی غلطی نہیں ہونی چاہئے لیکن ہر صفحہ پر loans and grants لکھا ہے۔ مجھے اس کتاب سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں صحیح خوراک نہ ہونے کی وجہ سے 80 فیصد بچوں کا دماغ develop نہیں کرتا اور جب بچوں کا دماغ develop نہیں کرتا تو پھر ان جیسے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر کا Inspection Cell ایک کروڑ 60 لاکھ روپے کی Fortuner خریدتا ہے۔ ایسا ملک جس میں آٹے کے ایک تھیلے کے لئے خواتین lines میں لگ کر اپنی جانیں دے دیتی ہیں وہاں پر گورنر 5 کروڑ روپے کی گاڑی خریدتا ہے۔ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں اپنے بچے کو تکلیف میں دیکھ کر ماں اُس کا گلہ خود گھونٹ دیتی ہے لیکن اُس ملک کے وزیر اعظم کے sub office کی security پر 12 کروڑ روپے خرچ ہوتا ہے۔ یہ حزب اقتدار والے ہمیں کہتے ہیں کہ ہم تیاری کر کے نہیں آتے اور ان کی اپنی تقریریں تیرے نام سے شروع اور تیرے نام پر ختم۔ میں پورے Treasury Benches کو challenge کر رہا ہوں ابھی میرے دوستوں نے 2 heads کی بات کی جن میں سے ایک head کے 208۔ارب روپے اور

دوسرے head میں 225۔ارب روپے ہے اور ہر grant کے آگے تفصیل لکھی ہوئی ہے کہ یہ پیسے فلاں کام کے لئے دیئے گئے یا یہ پیسے گاڑی خریدنے کے لئے دیئے گئے۔ حزب اختلاف کے میرے دوستوں اور قائد حزب اختلاف نے بھی جیسے کہا ہے کہ یہ 433۔ارب روپے اس کتاب کا 70 فیصد ہے اور یہ تیاری کر کے آتے ہیں میرا ان کو challenge ہے یہ دونوں heads کا حساب آج یہاں پر بتائیں اور اگر یہ ہمیں نہیں بتائیں گے تو پھر ان کو اس پر yes کہنے کا حق نہیں ہے اور اگر یہ نہیں بتا سکتے تو یہ کسی کے باپ کا پیسا نہیں ہے۔ ہم یہ بجٹ اور اس کی یہ دو گرانٹ منظور نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کسی کے باپ کا پیسا نہیں ہے بلکہ یہ عوام کا پیسا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترم جناب سلمان شاہد صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ذوالفقار بھٹی صاحب۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اب میں وزیر خزانہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ wind up speech کریں۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ wind up speech کل صبح پر لے جائیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): کیا آپ کی تیاری نہیں ہے؟

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہماری تیاری ہے لیکن میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ابھی تقاریر ختم کی ہیں۔ میں کوئی نئی بات نہیں کر رہا۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ wind up speech اگلے دن پر چلی جاتی ہے۔ آپ اسمبلی کی روایات اٹھا کر دیکھ لیں۔ یہ روایت رہی ہے اس لئے میری درخواست ہے۔ اگر آپ کہیں گے تو میں windup speech کرنے کو تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! معزز وزیر خزانہ صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بے شک کل wind up speech کر لیں لیکن یہ ہماری یہ بات admit کر لیں کہ ہم نے جو point out کیا ہے۔ انہیں یہ admit کرنا چاہئے کہ ہم نے آج ان کی راہنمائی کی ہے۔ میاں مجتبیٰ صاحب پہلے بھی وزیر خزانہ رہ چکے ہیں۔ ہم تیسری دفعہ اسمبلی میں اکٹھے ہیں۔ یہ seasoned politician ہیں۔ میری ٹیم کی پوری تیاری تھی جس

پر یہ اگلے دن windup speech کرنے کے لئے مجبور ہوئے ہیں۔ یہ روایت ہے اور یہ ہوتا رہتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں یہ صبح windup speech کر لیں لیکن اس بات کو بھی admit کرنا چاہئے کہ ہم نے پوری طرح سے نشاندہی کی ہے۔ اس میں ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ ہم کوئی ارسطو بن گئے ہیں لیکن پہلے بجٹ کی کتابوں کو کوئی پڑھتا نہیں تھا۔ یہ بڑی بڑی کتابیں آتی تھیں اور اسی طرح آگے چلی جاتی تھیں۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ وزیر خزانہ صاحب کل تقریر کر لیں۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ان کو بہت appreciate کروں گا کہ انہوں نے سات ماہ کے پی ٹی آئی کے سپلیمنٹری بجٹ پر بات کی ہے۔ 23-2022 میں سات ماہ پرویز الٰہی صاحب کی حکومت تھی۔ انہوں نے یہ بھی نہیں دیکھا اور حمزہ شہباز شریف کا یہاں ذکر کیا گیا۔ اس سارے بجٹ میں حمزہ شہباز شریف صاحب کی صرف 22 دن حکومت رہی اور اس میں کوئی سپلیمنٹری بجٹ خرچ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! پانچ ماہ کا نگران حکومت کا سپلیمنٹری بجٹ ہے۔ میں کل صبح ان کو figures بتاؤں گا۔ معزز اراکین جو پہلی دفعہ اس ایوان میں آئے ہیں۔ ان کو بجٹ کی کتابیں دیکھنی نہیں آتیں لیکن مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب کو بھی بجٹ کی کتابیں دیکھنی نہیں آتیں۔ میں صبح اس کا جواب دوں گا۔ یہاں بار بار جو 208 کا ذکر کیا گیا ہے۔ میں ان کو صبح accounts بتاؤں گا کہ اس کی ساری detail اس کتاب میں ہوتی ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس کی کارروائی 30-مارچ 2024 بروز ہفتہ صبح 10:00 بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

ہفتہ،30۔مارچ 2024

(یوم السبت،19۔رمضان المبارک1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد5: شمارہ 9

669

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

ہفتہ، 30۔مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

SUPPLEMENTARY BUDGET STATEMENT FOR THE YEAR 2022-2023

1. Discussion and Voting on Supplementary Demands for Grants 2022-2023

Demand No.1	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.182,042,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Land Revenue.	Pages 1-4 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.2	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.477,640,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Provincial Excise.	Pages 5-6 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.3	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.7,169,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Forests.	Pages 7-9 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.

	670	
Demand No.4	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.37,599,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Other Taxes and Duties.	Pages 10-12 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.5	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.5,922,520,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Irrigation & Land Reclamation.	Pages 13-21 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.6	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.2,093,228,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Administration of Justice.	Pages 22-26 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.7	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.2,325,129,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Jails and Convict Settlements.	Pages 27-30 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.8	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.16,083,533,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Police.	Pages 31-39 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.

	671	
Demand No.9	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.19,647,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Museums.	Pages 40-41 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.10	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.207,294,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Education.	Pages 42-65 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.11	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.6,038,267,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Public Health.	Pages 66-72 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.12	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.2,641,880,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Veterinary.	Pages 73-81 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.13	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.2,205,036,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Industries.	Pages 82-86 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.

	672	
Demand No.14	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.664,001,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Miscellaneous Departments.	Pages 87-97 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.15	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.2,673,375,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Civil Works.	Pages 98-105 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.16	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.13,939,716,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Communications.	Pages 106-112 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.17	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.11,763,145,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Relief.	Pages 113-115 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.18	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.13,630,080,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Pensions.	Page 116 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.

	673	
Demand No.19	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.32,212,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Civil Defence.	Pages 117-118 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.20	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.208,245,451,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of State Trading in Food grains and Sugar.	Page 119 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.21	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.101,641,886,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Roads & Bridges.	Pages 120-329 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.22	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.1,421,076,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Loans to Municipalities /ABs etc.	Pages 330-332 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.23	A MINISTER to move that a Supplementary sum not exceeding Rs.225,000,000,000 be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Repayment of Loans to Other Entities.	Page 333 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.

	674	
Demand No.24	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Opium.	Page 334 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.25	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Stamps.	Pages 335-336 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.26	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Registration.	Pages 337-338 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.27	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Charges on Account of Motor Vehicles Acts.	Pages 339-340 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.28	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of General Administration.	Pages 341-403 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.

Demand No.29	675 A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Health Services.	Pages 404-440 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.30	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Agriculture.	Pages 441-449 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.31	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Fisheries.	Pages 450-451 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.32	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Co-operation.	Pages 452-451 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.33	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Housing & Physical Planning.	Pages 455-456 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.

	676	
Demand No.34	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Stationary & Printing.	Pages 457-458 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.35	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Subsidies.	Pages 459-460 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.36	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Miscellaneous.	Pages 461-496 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.37	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Development.	Pages 497-837 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.38	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Irrigation Works.	Pages 838-845 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.

	677	
Demand No.39	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Government Buildings.	Pages 846-942 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.
Demand No.40	A MINISTER to move that a Token Supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of Investment.	Pages 943-944 of the Supplementary Budget Statement 2022-2023.

(2) منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 23-2022 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 23-2022 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

679

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

ہفتہ،30۔مارچ 2024

(یوم السبت،19۔رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 11 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٥٨﴾ الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٥٩﴾

سورۃ العنکبوت (آیات نمبر 56 تا 59)

اے میرے بندوں جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے تو میری ہی عبادت کرو(56)ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے(57)اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشت کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (نیک) عمل کرنے والوں کا(یہ)خواب بدلہ ہے(58)جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں(59)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ نعمان علی غوری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دل الفت سرکار ﷺ بسانے کے لئے ہے
جاں آپ کی حرمت پہ لٹانے کے لئے ہے
دل کہنے لگا دیکھ کے روزے کا نظارہ
یہ نقش تو آنکھوں میں بسانے کے لئے ہے
پیغام سناتی ہے یہی آیہ تطہیر
عزت میرے آقا ﷺ کے گھرانے کے لئے ہے
ہم امتی ان کے ہیں تو کیسے رہیں محروم
جب ان کا کرم سارے زمانے کے لئے ہے

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جی، ایک تحریک التوائے کار نمبر 24/3 جناب اسد عباس صاحب کی ہے جو 08-03-2024 کو move ہوئی تھی۔ یہ پہلے اس ایوان میں پڑھی جا چکی ہے تو وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب ذیشان رفیق صاحب تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pend کرتے ہیں۔جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/8 چودھری محمد اعجاز شفیع کی ہے انہوں نے 08-03-2024 کو move کی تھی۔وزیر محکمہ داخلہ تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pend کرتے ہیں۔جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/9 جناب محمد اقبال کی ہے۔یہ تحریک 15-03-2024 کو move ہوئی تھی تو وزیر سکولز ایجوکیشن رانا سکندر حیات صاحب تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pend کرتے ہیں۔ ایک اور تحریک التوائے کار نمبر 24/13 جناب محمد ندیم قریشی کی ہے۔یہ 15-03-2024 کو move ہوئی تھی۔جی، صہیب احمد ملک صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! مجھے اس تحریک التوائے کار کی کاپی مہیا کروا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک صاحب کو تحریک التوائے کار کی کاپی دی جائے۔

(اس مرحلے پر وزیر مواصلات و تعمیرات جناب صہیب احمد ملک
کو تحریک التوائے کار نمبر 24/13 کی کاپی فراہم کی گئی)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! جناب ندیم قریشی صاحب بھی تشریف فرما نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو بھی pend کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 24/13 کو pend کر دیں؟

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! pend فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 24/13 کو pend کرتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے

The Minister is on the Floor but the mover is not there.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، mover ایوان میں present نہیں ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جن تحریک التوائے کار کے متعلقہ منسٹر صاحبان موجود نہیں ہیں پھر اُن کا کیا کرنا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! انہوں نے آکر اُن کے بارے میں اعتراض کیا ہے؟ معزز ممبر تسیں اتنے اُوکھے کیوں ہوندے ہو تسیں گل کر سکدے او اسیں نیں کر سکدے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات! آپ یہاں توجہ کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! اس تحریک کو pend کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pend کرتے ہیں۔ ایک اور تحریک التوائے کار 15-03-2024 کو move ہوئی تھی۔ متعلقہ وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن خواجہ سلمان رفیق تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pend کیا جاتا ہے اور تحریک التوائے کار نمبر 24/16 جناب شعیب امیر کی ہے۔ یہ 15-03-2024 کو move ہوئی تھی متعلقہ وزیر، وزیر آبپاشی جناب محمد کاظم پیرزادہ تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اس کو تحریک التوائے کار نمبر 24/16 کو pend کرتے ہیں۔ آج اگلی تحریک التوائے جناب رانا آفتاب کی ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اس کو بھی pend کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/38 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ محترمہ عظمیٰ کاردار تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/41 جناب امجد علی کی ہے۔ جی، جناب امجد علی!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے تحریک التوائے کار کی کاپی مہیا کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب امجد علی صاحب کو تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کریں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبر جناب امجد علی کو متعلقہ تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کی گئی)

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹراما سنٹر کے قیام کا مطالبہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 8-مارچ 2024 نیوز چینل C-41 کی خبر کے مطابق DHQ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تیس کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والا ٹراما سنٹر کا انتہائی اہم منصوبہ فنڈز کے عدم فراہمی کی وجہ سے کھٹائی میں پڑ گیا۔ مشینری کو سٹور کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے گرد سے دو موٹرویز لاہور کراچی اور پنڈی بھٹیاں سے ملتان گزرتی ہیں جھنگ سے وہاڑی تک کے رہائشی رابطہ سڑکوں کے ذریعے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ٹول پلازوں سے اس موٹروے کو سفر کے لئے استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی انٹرسٹی اور رابطہ سڑکوں کا، ٹریفک کا بہاؤ اور رش انتہائی زیادہ بڑھ گیا ہے اور بڑھتی ہوئی ٹریفک کی وجہ سے آئے روز حادثات ہوتے ہیں ملتان سے فیصل آباد تک درمیان کے کسی شہر میں ٹراما سنٹر کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے حادثات کا شکار ہونے والے افراد کو بروقت درکار طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے اکثر قیمتی جانیں ضائع ہو جاتیں ہیں اور قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع کو روکنے کے لئے اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے شہریوں کی صحت کو بہتر سہولیات کی فراہمی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹراما سنٹر کا قیام عمل میں لایا جارہا تھا لیکن چار سال سے جاری یہ منصوبہ فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے انتہائی اہم منصوبہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے اور اس پر آنے والی لاگت سے بھی کوئی استفادہ نہیں کیا جارہا وقت گزرنے کے ساتھ اس کی لاگت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اس صورتحال سے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے

شہریوں میں شدید پریشانی اور تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر خواجہ عمران نذیر تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pend کرتے ہیں۔جی، ایک اور تحریک التوائے کار نمبر 24/43 جناب آفتاب احمد خان کی ہے۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pend کرتے ہیں۔ایک اور بھی تحریک التوائے کار نمبر 24/44 جناب آفتاب احمد خان کی ہے وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار نمبر 24/44 کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب آفتاب احمد خان کی ہے وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/49 محترمہ آشفہ ریاض کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

چیچہ وطنی سے لیہ براستہ کمالیہ، پیر محل ایکسپریس ہائی وے کی تعمیر کا مطالبہ

محترمہ آشفہ ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ چیچہ وطنی سے لیہ تک براستہ کمالیہ، پیر محل ایکسپریس ہائی وے کا منصوبہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے ہماری گزشتہ حکومت نے منظور کیا تھا۔ اس سے مشرق سے مغرب کی جانب، شمال سے جنوب کی جانب جانے والی 5 اہم شاہراہیں آپس میں منسلک ہوں گی۔ جس سے ایک کروڑ سے زیادہ آبادی جھنگ، خانیوال، لیہ، ساہیوال اور فیصل آباد سمیت دیگر اضلاع کو بھی فائدہ ہو گا۔ اس روڈ کی تعمیر سے مواصلات اور کاروبار کی ترقی سے ان علاقہ کے لوگوں کو نا صرف فائدہ ہو گا بلکہ ہزاروں افراد خاص کر نوجوان بچوں اور بچیوں کو روزگار میسر ہو گا۔ اس سے کسانوں، زمینداروں کو اپنی اجناس، فصلیں، پھل اور سبزیاں وغیرہ بڑے بڑے شہروں تک پہنچانے میں رسائی آسان ہو گی۔ اس منصوبہ کے لئے حکومت زمین بھی acquire کر چکی ہے اور اس کے لئے اربوں روپے کے فنڈز بھی مالی سال 2023-24 کے بجٹ میں مختص ہو چکے ہیں۔ 9 ماہ گزرنے کے باوجود اس منصوبہ پر کام شروع نہ ہوا ہے۔ جس سے

اربوں روپے کے فنڈز lapse ہونے کا اندیشہ ہے اور کروڑوں عوام کے فائدہ کے اس منصوبہ کی شروعات نہ کرنے سے ان میں مایوسی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you very much. Now, Adjournment Motion number is 49/24 and it is presented by Ms Ashifa Riaz اس میں محترمہ نے دو چیزیں point out کی ہیں the first thing is this کہ انہوں نے اپنی تحریک التوائے کار میں سال کا ذکر نہیں کیا کہ سال 2022 یا 2023 کے ADP میں رکھے ہیں if she tells me the year then I will be in a better position to apprise the House کہ what is the update دوسرا انہوں نے فرمایا ہے کہ 2023 کے بجٹ میں اربوں روپے آ چکے ہیں and I am aware of this کہ اس میں اربوں روپے نہیں آئے۔ میں ان سے یہ request کروں گا یہ میری بڑی بہن ہیں if you allow me تو ان سے ساری تفصیل لے کر کہ یہ کس جگہ پر ہے اس بارے میں اپنے محکمہ سے جواب لے کر I will get back to her and the House In Sha Allah, اگر کوئی تحریک آئی ہے تو apart from the party or apart from everything we should be sure about one thing کہ ہم نے ان شاءاللہ ان کی طرح سے behave نہیں کرنا جیسا کہ انہوں نے 2013 سے 2018 تک ہمارے ساتھ کیا تھا کہ ہماری جتنی بھی سکیمیں تھیں انہوں نے ان سکیموں کو روک دیا۔ میں یہ ensure کرتا ہوں کہ حکومتی اور اپوزیشن ممبران کی جو بھی schemes آئیں گی اگر وہ عوام کی بہتری کے لئے ہوں گی تو ہم ان شاءاللہ ان کو carry on کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار نمبر 49/24 کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 56/24 سردار محمد علی خان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ضلع اٹک تحصیل فتح جنگ کے دیہات کی ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی کو سپیشل اکنامک زون میں تبدیل نہ کرنے کا مطالبہ

سردار محمد علی خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ضلع اٹک تحصیل فتح جنگ میں تقریباً 20 ہزار ایکڑ رقبہ پر پھیلے ہوئے 30 دیہات ایسے ہیں جن کی کل آبادی لگ بھگ ایک لاکھ ہے۔ یہ دیہات زرعی اعتبار سے بہت زرخیز ہیں اور ضلع اٹک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں 75 فیصد لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت ہے اور یہ زرعی رقبہ ہزاروں کنال اراضی پر مشتمل ہے جہاں پر لوگ کئی نسلوں سے کھیتی باڑی کر رہے ہیں۔ اس رقبہ کی پیداوار نا صرف ضلع اٹک کی غذائی ضروریات کو پورا کر رہی ہے بلکہ ٹیکسلا، واہ کینٹ، راولپنڈی اور اسلام آباد کی خوراک کی ضروریات کو بھی پورا کرنے میں خاطر خواہ حصہ ڈال رہی ہے۔ Infrastructure کے اعتبار سے بھی یہ دیہات ضلع اٹک میں بہت اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ یہاں پر کاروبار کرنے اور روزگار کے حصول کے حوالہ سے بہترین مواقع موجود ہیں۔ 25 فیصد افراد اس infrastructure سے منسلک ہیں۔ منی ڈیمز، پٹرول پمپس، سکولز، مساجد، BHUs اور بہت سارے دوسرے کاروبار اس علاقے کی خاصیت ہیں مگر ان تمام عوامل کو نظر انداز کرتے ہوئے اس علاقہ کو سپیشل اکنامک زون میں تبدیل کرنے کے لئے مقامی لوگوں کو اُن کے گھروں اور زمینوں سے بے دخل کر کے ان زرعی زمینوں کو غیر آباد اور کاروبار کو تباہ کیا جارہا ہے جبکہ اسی رقبہ سے ملحق ایک لاکھ چالیس ہزار کنال سرکاری اراضی موجود ہے جو ہر لحاظ سے اکنامک زون بنانے کے لئے موزوں ہے اور cost effective بھی ہے۔ اتنے بڑے پیمانہ پر displacement کی وجہ سے مقامی لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ علاقہ کے لوگوں کا مطالبہ ہے کہ اس 20 ہزار ایکڑ جگہ کو غیر آباد کرنے کی بجائے اس سے ملحقہ سرکاری اراضی پر سپیشل اکنامک زون بنایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کیا concerned minister تشریف رکھتے ہیں؟۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 24/56 کو pend کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں دیکھ رہا ہوں کہ چلیں، یہاں پر منسٹر سی اینڈ ڈبلیو اور وزیر آبپاشی بیٹھے ہیں لیکن ہمیشہ سے یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ جس دن جس محکمہ سے متعلقہ بزنس ہوتا ہے تو کم از کم اس particular time میں متعلقہ منسٹر صاحب کو یہاں ہاؤس میں موجود ہونا چاہئے۔ دیکھیں، اگر سنجیدگی نہیں ہو گی تو آپ کے سارے کام pending ہو جائیں گے۔ میں تو یہی request کروں گا کہ یہ اتنا بڑا ایوان ہے اور ہمارے ایک دن کے اجلاس پر کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں تو کم از کم ہمیں اتنی سنجیدگی تو دکھانی چاہئے کیونکہ Adjournment Motions دونوں اطراف کے ممبران کی طرف سے ہی دی جاتی ہیں تو کم از کم منسٹر صاحبان کو یہاں آنا چاہئے یہ کوئی excuse نہیں کہ وہ اسمبلی بزنس کے لئے بھی یہاں موجود نہ ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! Next time ان شاءاللہ تعالیٰ کوشش ہو گی کہ concerned minister یہاں پر موجود ہوں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے جن منسٹرز سے related Cut Motions ہیں وہ یہاں پر موجود ہیں اور آج کچھ unprecedented نہیں ہے تو ہمارے کچھ تحریک التوائے کار کے movers بھی تشریف نہیں لائے ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! دونوں اطراف سے ایک جیسی ہی صورتحال ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! ہمارے دو منسٹرز ایک important business کے سلسلے میں یہاں موجود نہیں لیکن آئندہ ان شاءاللہ تعالیٰ وہ یہاں ہاؤس میں موجود ہوا کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جیسا کہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ آج فنانس منسٹر صاحب ضمنی بجٹ پر عام بحث کو wind up کریں گے تو میں فنانس منسٹر صاحب کو فلور دیتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

بحث

ضمنی بجٹ برائے سال 23-2022 پر عام بحث (---جاری)

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ کل یہاں پر بات ہوئی ہے اور آپ نے مجھے آج بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ ضمنی بجٹ پر عام بحث میں جو ہمارے اور خاص طور پر اپوزیشن کے معزز اراکین نے participate کیا ہے اور انہوں نے بہت سارے سوالات بھی اٹھائے ہیں۔ اس حوالے سے میں مختصراً تمام جوابات دینا چاہوں گا، سب سے پہلے تو میں بتانا چاہوں گا کہ یہ جو ضمنی بجٹ ہے یہ 23-2022 کا ضمنی بجٹ ہے اور یہ ضمنی بجٹ جو ہمارے عام حالات ہوتے ہیں ان حالات سے اس لئے مختلف ہے کہ اس دور میں ساڑھے پانچ ماہ کے قریب caretaker setup بھی آجاتا ہے اور اِس ضمنی بجٹ میں تین حکومتیں رہی ہیں جس کی میں پہلے تفصیل بتانا چاہوں گا۔ سب سے پہلے میرے قائد، میرے لیڈر میاں حمزہ شہباز شریف یکم جولائی 2022 سے یہ ضمنی بجٹ شروع ہوتا ہے اور ان کا tenure 22۔ جولائی 2022 کو ختم ہو گیا تھا وہ صرف 22 دنوں کے لئے اس ضمنی بجٹ کے حوالے سے وزیر اعلیٰ تھے اور ان کے دور میں کوئی ضمنی بجٹ خرچ نہیں ہوا۔ پھر 27۔ جولائی 2022 سے لے کر 14۔ جنوری 2023 تک پی ٹی آئی کی حکومت تھی اور چودھری پرویز الہیٰ 5 مہینے اور 17 دن تک وزیر اعلیٰ پنجاب تھے۔ اس کے بعد جب انہوں نے اسمبلیاں توڑیں تو caretaker setup آ گیا، وہ اسمبلیاں ہم نے نہیں توڑیں، انہوں نے اپنے بانی کے کہنے پر ایک چلتے ہوئے سسٹم کو، ان اسمبلیوں کو توڑا۔ اس کے بعد جو 22۔ جنوری 2023 سے لے کر 30۔ جون 2023 تک محسن نقوی صاحب کا as a caretaker Chief Minister tenure بنتا ہے جو کہ 5 مہینے اور 8 دن کا ہے پہلے تو ان کو یہ بتانا مقصود تھا کہ یہ عام حالات سے different ایک ضمنی بجٹ ہے اس کے tenure میں تین حکومتیں یہاں پر رہی ہیں۔ اس کے بعد یہاں پر بہت زیادہ بات ہوئی کہ 208۔ ارب روپے کس مد میں خرچے کئے گئے اور اس کی بار بار بات کی جاتی رہی تو میں ان کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ 208.245 بلین روپے State Trading in Food Grains and Sugar کی مد میں خرچ کئے گئے کیونکہ اس وقت گندم کی support price فی من 2200 روپے

تھی اوراس وقت کی حکومت نے بجٹ میں گندم کی خریداری کے لئے 297.6 بلین روپے رکھے تھے۔ اپریل میں گندم کی فصل آنا شروع ہوتی ہے تو گورنمنٹ سال کے پہلے first quarter میں فیصلہ کرتی ہے تو جب گندم کی فصل آئی تو حکومت نے اس کی support price فی من 2200 روپے سے بڑھا کر 3900 روپے کر دی اس وجہ سے جب ہم نے purchasing کی تو اس کا 208 difference۔ ارب روپے تھا اور گندم کی خریداری پر جو ٹوٹل spending ہوئی وہ 506.097 بلین روپے تھی اگر اسے ٹوٹل کریں گے تو یہ اس کا جواب ہے کہ 208 بلین روپے کس طرح ضمنی بجٹ میں show ہو رہے ہیں۔ چونکہ ہم نے گندم کی price کے مطابق بجٹ میں show کرنے ہوتے ہیں جو نہیں ہوئے تھے لہٰذا یہ 208۔ ارب روپیہ گندم کی خریداری پر خرچ ہوا۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف اور باقی معزز ممبران اپوزیشن کی طرف سے 225 بلین روپے کی Commodity, Financing, Repayment of Loans پر بہت زیادہ بات کی گئی یہ کیا ہے۔ میں بتانا چاہوں گا کہ یہ وہ loan ہے جو اکاؤنٹ-2 سے گندم کی خریداری کے لئے لیا جاتا ہے۔ اس وقت ہم پر 600۔ ارب روپے سے زیادہ debt تھا پچھلے چار سال میں جب پی ٹی آئی کی حکومت رہی ہے تو ان کے دور میں کوئی debt retire نہیں کیا گیا۔ ہمارے پاس فنانس میں اتنا cushion تھا کہ ہم اسے retire کر سکتے تھے کیونکہ اس کی implication ہوتی ہے آپ کو سود بھی پڑ رہا ہوتا ہے آپ نے جو گندم خرید کر رکھی ہوتی ہے بنکوں کا consortium ہے جس کے تحت یہ loan لیا جاتا ہے اور ہر سال گندم خریدی جاتی ہے اور یہ کوئی نیا فارمولا نہیں ہے بلکہ 2007-2008 سے continuously چلا آ رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب wind up speech کر رہے ہیں معزز ممبران پلیز تشریف رکھیں، غزالی بٹ صاحب! پلیز آپ بھی تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو 600 بلین روپے سے زیادہ کا debt تھا ہم نے اس میں سے 225 بلین روپے retire کئے اور ابھی بھی آپ next financial year میں دیکھیں گے کہ ہم نے اس میں further retire کیا ہے تاکہ گورنمنٹ پر جو burden آیا ہے وہ

کم ہو سکے۔ یہ دو چیزیں بار بار پوچھی گئیں تو یہ ان کا جواب تھا اور یہ تمام چیزیں بجٹ بک میں دی گئی ہیں۔ پھر یہاں پر بات ہوئی کہ bridges، روڈز اور کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کا خرچہ ضمنی بجٹ میں کافی زیادہ ہوا ہے۔ میں اس میں بھی بتانا چاہوں گا کہ حمزہ شہباز کے دور کے ان 22 دنوں میں bridges، روڈز اور کمیونیکیشن میں کوئی ضمنی بجٹ خرچ نہیں ہوا۔ پرویز الہیٰ کے تقریباً ساڑھے پانچ ماہ تھے ان میں 119۔ارب روپیہ خرچ ہوا جو کہ نظر نہیں آتا اور وہ اسی کی سزا بھگت رہے ہیں جو انہوں نے کرپشن کی اور سارا کچھ کیا تھا۔ ان کے دور میں bridges اور روڈز کی مد میں 119۔ارب روپیہ خرچ ہوا۔ پھر محسن نقوی صاحب کے جو پانچ ماہ ہیں ان میں تقریباً 55۔ارب روپیہ altogether on bridges and roads میں ضمنی گرانٹ میں خرچ ہوا جو کہ نظر بھی آتا ہے جس میں بہت کام ہوا ہے۔ جو سوالات پوچھے گئے تھے ان کے متعلق یہ چند گزارشات تھیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ضمنی گرانٹس کوئی ایمرجنسی، کوئی فلڈ ہے، ہیلتھ کے شعبے میں کوئی اس طرح کا کام آ گیا ہے جیسے ڈینگی آ گیا یا COVID آ گیا یا اسی طرح ایجوکیشن سیکٹر میں کوئی ایمرجنسی چیز آ گئی تو یہ ضمنی گرانٹس وہاں پر خرچ ہوتی ہیں۔ میں یہی کہوں گا کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ کم سے کم اپنی ضمنی گرانٹس پر جائے مگر جب بھی کوئی problem ہو تو اس حوالے سے ضمنی گرانٹس استعمال کی جاتی ہیں اور اگر آپ اس بجٹ میں دیکھیں تو 500 بلین روپے سے زیادہ ہم نے debt retire کیا اور جو گندم کی مد میں خرچہ ہے، اس کے علاوہ routine کی ضمنی گرانٹس ہیں تو میری یہی چند گزارشات تھیں جو پیش کی ہیں۔ بہت شکریہ

ضمنی مطالبات زر برائے سال 23-2022 پر بحث اور رائے شماری

جناب ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب! بہت شکریہ۔ اب ہم ضمنی بجٹ 2023-2022 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ ضمنی بجٹ 23-2022 میں مطالبات زر کی تعداد 40 ہے۔ اپوزیشن نے ان میں سے 5 مطالبات زر میں Cut Motion پیش کی ہیں۔ پہلے Cut Motion والے مطالبات زر پر کارروائی ہو گی باقی مطالبات زر پر کارروائی Rules of Procedure

صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 144(4) کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔

DEMAND NO.5

IRRIGATION & LAND RECLAMATION

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Finance may move Demand No.5.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I move:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.5,922,520,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Irrigation & Land Reclamation.**"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.5,922,520,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Irrigation & Land Reclamation.**"

Cut Motion received in this demand is from Mr Ahmad Khan, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Aftab Ahmad Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Chaudhasry Muhammad Tariq, Mr Hassan

Ali, Mr Mumtaz Ahmad,Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Ismael, Ms Ashifa Riaz, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Waqas Mahmood Maan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Ms Misbah Wajid, Mr Humble Sanaa Kareemi, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Zahid Ismail, Mr Shahab Ud Din Khan and Khawaja Salah Ud Din Akbar. Any mover may move it.

MS ASHIFA RIAZ: Mr Speaker! I move:

> "That the total of **Rs.5,922,520,000/-** on account of Demand No.05 Irrigation & Land Reclamation be reduced to Re.1/-."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the total of **Rs.5,922,520,000/-** on account of Demand No.05 Irrigation & Land Reclamation be reduced to Re.1/-."

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ آشفہ ریاض!

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! یہ جو اتنی بڑی رقم محکمہ اریگیشن کے لئے Supplementary Grant کے حوالے سے وزیر خزانہ نے demand کی ہے میں اسی حوالے سے بات کروں گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ حکومت Supplementary Grant کی منظوری لیتی ہے۔ منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے حمزہ شہباز، محسن نقوی اور چودھری پرویز الٰہی کے tenure کا بھی ذکر کیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہوں گی کہ محکمہ اریگیشن ایک بہت بڑا محکمہ ہے اور ہمارا صوبہ پنجاب 75 فیصد اریگیشن سے related ہے لیکن اگر آپ نہروں اور راجباہوں کے حوالے سے دیکھیں تو حالات بہت مخدوش نظر آتے ہیں۔ ہمارے دور حکومت میں بھی اس محکمہ کے بارے میں کافی focus رہا بلکہ میں بتانا چاہوں گی کہ میرے حلقہ میں بند نہ ہونے کی وجہ سے سیلابی پانی سے زمین خراب ہو رہی ہے لیکن حکومت کی طرف سے اس جانب کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ میں یہ کہوں گی کہ ابھی فی الحال ان لَلّے تَلّوں کے لئے اتنے پیسے نہ دیئے جائیں بلکہ کسی positive مقصد کے لئے public money کو استعمال کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حسن بٹر صاحب!

جناب حسن علی: جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے ہمارے منسٹر صاحب نے کافی لمبی تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پُرانا قرضہ گندم کی مد میں ادا کیا گیا ہے۔ آج کی تازہ update یہ ہے کہ ہمارا گردشی قرضہ 5.7 trillion dollars تک پہنچ گیا ہے۔ اس میں bailout package کی حد 4 فیصد مقرر کی گئی تھی اور اب یہ 5 فیصد سے زیادہ ہو چکا ہے۔ ہماری معیشت کے حوالے یہ ایک بڑا ضروری point ہے۔ اس میں سب سے زیادہ گردشی قرضہ پاور سیکٹر کا ہے۔ یہ ایک بڑی اہم چیز ہے جس کے بارے میں ہاؤس کو پتا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! محکمہ اریگیشن کے لئے ضمنی بجٹ میں پیسے مانگے گئے ہیں۔ ہمارے پاس دنیا کا بہترین نہری نظام تھا۔ میں "ہے" کا نہیں بلکہ "تھا" کا لفظ استعمال کر رہا ہوں۔ جس طرح ہمارے پانچ سالہ منصوبے گرد آلود فائلوں کی زد میں آئے ہیں اسی طرح ہمارا نہری نظام بھی مفلوج ہو چکا ہے۔ ہمارا نہری نظام interlink ہے۔ اس کے ساتھ شعبہ زراعت اور لائیوسٹاک وابستہ ہے۔ ہمارے national GDP growth rate میں شعبہ زراعت 22 فیصد contribute کر رہا

ہے جبکہ لائیو سٹاک 14 فیصد GDP growth rate میں contribute کر رہا ہے۔ اس ایوان سے جو بجٹ مانگا جاتا ہے وہ عوام کی فلاح کے لئے کیسے خرچ ہوا ہے اس بارے میں مجھے علم نہیں ہو سکا۔ ہم سال 2025 میں water scarcity کو face کرنے والے ممالک میں دنیا میں چوتھے نمبر پر آ جائیں گے اور 2030 تک ہمارے پاس پینے کا پانی بھی available نہیں ہو گا۔ اس کے باوجود ہمارے پاس water saving plans نہیں ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ 2008 سے نئے موگوں پر ban imposed ہے۔ ہماری لاکھوں ایکڑ اراضی کی آبپاشی ممکن نہیں کیونکہ نئے موگوں پر پابندی ہے۔ اس پابندی کے باوجود کچھ باثر لوگ وزیر اعلیٰ سے C.M Directive کے ذریعے اپنے لئے موگا کی منظوری لے لیتے ہیں اور عام لوگوں کے لئے پابندی اسی طرح لاگو رہتی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ایک ڈیپارٹمنٹ Punjab Irrigation and Drainage Authority (PIDA) کے پاس 2015 سے 35 ارب روپے سے زیادہ پیسے پڑے ہوئے ہیں مگر ایک proper اور مفصل irrigation policy نہ ہونے کی وجہ وہ پیسے آج تک کہیں use نہیں ہو سکے۔ ہم lining of canals کی بات کرتے ہیں۔ صرف lining of canals نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا روزانہ sixty seven trillion tons water ضائع ہو رہا ہے۔ میں خود ایک کسان ہوں اس لئے ہمیشہ کاشتکاروں کی بات کرتا ہوں۔ ہمارے کسانوں کو irrigation system میں جو مسائل درپیش ہیں ان کا کوئی حل نہیں ہو رہا۔ پانی ضائع ہو رہا ہے لیکن اگر کوئی غریب کسان جس کی فصل کو پانی نہیں مل رہا وہ پانی لے لیتا ہے تو اس کے خلاف پانی چوری کا پرچہ درج ہو جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنے Mics پر
"Release-804" کے پوسٹر لگائے)

جناب سپیکر! میں technology and modern equipment کی بات بھی کروں گا۔ گندم کی فصل کو کم پانی اور چاول کی فصل کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نے روس اور یوکرائن سے جو گندم لی ہے وہ -/3200 روپے فی من کے حساب سے خریدی گئی ہے جبکہ ہمارے کسان کا گندم کی پیداوار میں -/3900 روپے من کے حساب سے خرچہ ہو رہا ہے۔ اب

ہمیں اندیشہ ہے کہ گندم کی قیمت -/3900روپے سے کم کر کے -/2800روپے فی من مقرر کر دی جائے گی۔ میری درخواست کہ اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ کیا گندم کی قیمت کم ہو رہی ہے یا زیادہ ہو رہی ہے؟ صوبہ سندھ گندم کی امدادی قیمت مقرر کر چکا ہے۔ اریگیشن سسٹم کے حوالے سے صرف یہی کہوں گا کہ modern technologyاستعمال کی جائے، canalsکی liningکی جائے اور سب زیادہ ضروری یہ ہے کہ small water reservoirsبنائے جائیں۔ انڈیا پانی چھوڑتا ہے اور سارا پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ ہمارے پاس پسرور میں بڑی اچھی locationہے جہاں پر ہم small reservoirsبنا سکتے ہیں۔ ہم ہر شہر میں reservoirsبنا سکتے ہیں مگر اس طرف کوئی focusنہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ یہ پیسے کسی بھی طریقے سے کسان یا عام عوام تک پہنچیں گے لہٰذا مہربانی کر کے اس demandکو ختم کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقاص محمود مان صاحب بات کریں گے۔

جناب وقاص محمود مان: **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ O** جناب سپیکر! Irrigation & Land Reclamationپر بات ہو رہی ہے۔ ہماری زراعت irrigationسے ہی relatedہے اور اس وقت کسانوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ کیا یہ حکومت گندم خریدے گی؟ پنجاب میں آج سے کچھ دن بعد گندم کی کٹائی شروع ہو جائے گی اور صوبہ پنجاب کی 62 فیصد آبادی شعبہ زراعت سے منسلک ہے۔ اس وقت کسانوں میں یہ confidenceنہیں کہ کیا حکومت ہر کسان سے پوری پوری گندم خریدے گی؟ میں چاہوں گا کہ حکومت اس پر respondکرے اور کسانوں کو یقین دہانی کرائے کہ آنے والے دنوں میں گندم خریدی جائے گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں اپنی ایک observationدینا چاہوں گا کہ پچھلے دس دنوں سے بجٹ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر کی اور اس کے بعد بحث ہوئی پھر ضمنی بجٹ آ گیا اور اس پر بحث ہوئی ہے۔ وزیر خزانہ کی پہلے دن کی تقریر اور ان کی wind upتقریر میں کوئی فرق نہیں تھا۔ میں آپ، حکومت اور اس پورے ہاؤس سے یہ سوال

پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ایک debating club ہے کیونکہ ان کی پہلی اور آخری تقریر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ چلیں، انہوں نے ہماری تو کوئی رائے نہیں ماننی لیکن کیا انہوں نے اپنے اراکین میں سے کسی کی رائے کو مقدم نہیں رکھنا؟ ادھر جتنے بھی معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے تقاریر کے دوران اپنی اپنی تجاویز دی ہیں کیا ان میں سے کسی ایک رکن نے بھی کوئی کام کا point نہیں بتایا کیونکہ وزیر خزانہ کی پہلے دن کی تقریر اور wind up speech میں کوئی فرق نہیں ہے۔ what he said کہ جو میں نے پہلے دن کہہ دیا آج بھی وہی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ میں چاہوں گا کہ وزیر خزانہ اس پر reply ضرور کریں کہ اگر دونوں اطراف سے تعلق رکھنے والے اس ہاؤس کے کسی رکن کی کسی بات کی کوئی اہمیت نہیں تو پھر اس ساری exercise کا کیا فائدہ ہے اور پچھلے کئی دنوں سے ہمارے allowances پر جو کروڑوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں تو اس کا کیا فائدہ ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! ہم نے یہ جو رقم مانگی ہے اس کے 2 components ہیں اس کے اندر ایک component تنخواہوں کا adhoc relief جو 2022 میں دیا گیا تھا اُس وقت تک بجٹ آ چکا ہوا تھا اُس کے بعد adhoc relief کی مد میں 2۔ ارب 10 کروڑ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہمیں چاہئے تھا جس کو ہم نے Supplementary Grant میں مانگا ہے اور یہ اُس میں استعمال کیا گیا۔ جہاں تک اللوں تللوں کا تعلق ہے یہ وہ پیسا تھا جو ان کے دورِ حکومت میں خرچ ہوا۔ اس کا دوسرا component تین ارب 82 کروڑ 23 لاکھ 70 ہزار روپے ہے جو unprecedented flood آیا جس کے اندر نہر چشمہ Right Bank Canal کا آخری ڈیڑھ میل erode ہو گیا اور وہ نہر کوئی 18 کلومیٹر کی range میں خراب ہوئی اور وہ ابھی تک نہیں چل رہی۔ پچھلے Cut Motion پر جب یہ بولے تھے تو انہوں نے اُس کے لئے بات بھی کی تھی۔ اُس نہر کا share جو ہمارے حصے میں آتا ہے اُس کو ہم مرمت کر چکے ہیں اور KPK میں اس نہر کا جو area ہے جہاں ان کی حکومت ہے اُس کے لئے ہم payment کر چکے ہوئے ہیں لیکن وہ کام ابھی نہیں ہوا اور پرسوں ارسا کے پاس جو meeting ہو رہی ہے اُس کے اوپر ہم take up کرنے لگے ہیں کہ ہماری اُس نہر کو یہ کیوں نہیں مرمت کر رہے تو یہ پیسا ہمیں اُس کے لئے چاہئے۔ ہماری 4 water canals جس میں ایک قادرا کنال، ایک صادق فیڈر، ایک تسکین distributary اور

ڈی جی خان اور راجن پور کا drainage network خراب ہو گیا تھا۔ جہاں تک lining کا تعلق ہے اُس کو ہم نے already take up کیا ہوا ہے اور 40 کیوسک تک کے راجباہوں کی ہم lining کر رہے ہیں۔ جہاں تک انہوں نے فرمایا کہ water scarce country ہے بالکل ایسا ہی ہے اور پانی ہمارا بڑا قیمتی اثاثہ ہے اُس کی حفاظت اور اُس کا intelligent use ایک بالکل ضروری امر ہے اس کا ہماری حکومت کو بخوبی احساس ہے اور یہ قومی ذمہ داری ہے اس کی حفاظت ان شاء اللہ تعالیٰ کی جائے گی۔ یہ دونوں grants unprecedented حالات میں جو flood آیا ہے جو climate change کی وجہ سے بالکل ہی unexpected تھا اُس کے نتیجے میں ان پیسوں کی ضرورت پڑی اور ایک اس adhoc relief کے لئے اس کی ضرورت پڑی ہے تو میری درخواست ہو گی کہ ہمارے یہ پیسے منظور کئے جائیں کیونکہ یہ انتہائی ضروری ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے بالکل ٹھیک فرمایا کہ پانی اس وقت ہماری اہم ضرورت ہے اور میرا تعلق بھی زراعت سے ہے اور پیرزادہ صاحب بھی اُسی شعبے سے تعلق رکھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر یہ راجباہوں کو پکا کروا دیں اور Water Management والوں نے ایک اصول بنایا ہوا ہے کہ جہاں سے موگا شروع ہوتا ہے یہ وہاں سے پکا کرتے ہیں لیکن اگر یہ links کو پکا کرنے شروع کر دیں تو پانی کی کافی بچت ہو سکتی ہے۔ اسی پر میں ایک اور ضمنی بات ضرور کروں گا۔ وزیر خزانہ نے آج detail دی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا اچھا ہوتا کہ یہ detail اُس میں شامل ہوتی۔ انہوں نے کل یہ فرمایا تھا کہ ہم نے پڑھا ہوا ہے لیکن اُنہیں رات کو پڑھنا پڑ گیا ہے چلو آج اُنہوں نے ہمیں جھوٹی سچی بتا دیا ہے لیکن پھر بھی ہمارا یہ مطالبہ ہو گا کہ اس Supplementary Budget کا audit کروایا جائے۔ بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That the total of **Rs.5,922,520,000/-** on account of Demand No.05 Irrigation & Land Reclamation be reduced to Re.1/.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.5,922,520,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Irrigation & Land Reclamation.**"

(The motion was carried.)

(Demand No. 5 was approved)

DEMAND NO.8

POLICE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up Demand no 8. Minister for finance may move demand No 8.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I move:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.16,083,533,000** /-be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Police.**"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.16,083,533,000** /-be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the financial year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Police.**"

Cut Motion received in this demand is from Mr. Ahmed Khan and

MR MUHAMMAD MOEEN UD DIN RIAZ	MR MUHAMMAD AWAIS
MR AFTAB AHMAD KHAN	MR TAYYAB RASHID
QAZI AHMED AKBAR	MR WAQAS MAHMOOD MAAN
MR JAVED KAUSAR	MR MUHAMMAD SARFRAZ DOGAR
MALIK FAHAD MASOOD	MR IMTIAZ MEHMOOD
MR MUHAMMAD TANVEER ASLAM	MR ALI IMTIAZ
SYED RIFFAT MEHMOOD	MS MISBAH WAJID
MR MUSHTAQ AHMED	MR HUMBLE SANAA KAREEMI
MS ZARNAB SHER	MR MUHAMMAD GHULAM SARWAR
CHAUDHARY MUHAMMAD TARIQ	MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI
MR HASSAN ALI	MR AYAZ AHMED
MR MUMTAZ AHMAD	MR RAZI ULLAH KHAN
MR JUNAID AFZAL SAHI	MR IZZAT JAVAID KHANS
MR AHMAD MUJTABA CHAUDHARY	MR SALMAN SHAHID
MR NADEEM SADIQ DOGAR	CHAUDHARY MUHAMMAD EJAZ SHAFI
MR MUHAMMAD ISMAEL	MS SAIMA KANWAL
MS ASHIFA RIAZ	MR MUHAMMAD ZAHID ISMAIL
MR SHAHBAZ AHMAD	MR SHAHAB UD DIN KHAN
MR KHURRAM IJAZ	KHAWAJA SALAH UD DIN

Any mover may move it.

محترمہ صائمہ کنول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔

Mr Speaker! I move:

"That the total of **Rs.16,083,533,000/-** on account of Demand No.08 Police be reduced to Re.1/-."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the total of **Rs.16,083,533,000/-** on account of Demand No.08 – Police – be reduced to Re.1/-."

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! I oppose

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! میں یہاں پر آپ کو بتانا چاہوں گی کہ جہاں پر مُرشد پابندِ سلاسل ہو تو وہاں پر قید ہونا بھی اعزاز لگتا ہے لیکن پولیس کو یہ جو 16-ارب 83 کروڑ روپے کا fund دیا گیا ہے یہاں پر میرا سوال یہ ہے کہ یہ پیسا پاکستان تحریک انصاف کی ریلیوں کو روکنے کے اخراجات اور اُس دوران پولیس والوں کے کھانوں پر خرچ ہوں گے۔ جہاں پر پولیس کو پیسے خرچ کرنے چاہئیں یا خرچ ہونے چاہئے تھے وہاں پر تو پیسے خرچ ہو نہیں رہے۔ ایک سیاسی جماعت کو مسلسل دبانے، اُس جماعت کے workers کو pressurize کرنے کے لئے، چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کرنے کے لئے اور گھروں میں دندناتے پولیس والوں کو یہ fund دیا جا رہا ہے۔ ہم سیاسی لیڈر ہیں اور سیاسی لیڈر عوام کے تحفظ کے لئے ہوتے ہیں لیکن جہاں ہمارا مُرشد، ہمارا لیڈر پابندِ سلاسل ہے تو اس میں ہمیں کوئی عار نہیں ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ نام نہاد ملکی جمہوریت میں ہر طرف پاکستان مسلم لیگ (ن) کے گُلوبٹ دندناتے پھر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! میری بہن تقریر فرما رہی ہیں لیکن I would like to read rule about the Cut Motions and conditions of admissibility of Cut Motions. I will read only two conditions. It shall relate to one demand only. It shall be clearly رُول-142 ہے expressed and shall not contain arguments in references, ironical expressions, imputations or defamatory statements. It shall not raise a question of a privilege.

MR SPEAKER! You have to see about the admissibility. It is your prerogative and it's your discretionary powers. It is not my power as per rule 143. یہ دیکھ لیں کہ Cut Motion پر یہ تقریر ہوتی ہے یا Cut Motion میں آپ نے اُس کی حدود کے اندر رہنا ہے؟ rules یہ کہتے ہیں باقی آپ کی جو مرضی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! اگر بجٹ پر بات ہو رہی ہے تو ہم پوچھیں گے ناں کہ جن کو بجٹ دیا جارہا ہے اُنہیں یہ پیسے کس کام کے لئے دیئے جارہے ہیں کہ عوام کے تحفظ کے لئے اور عوام کا تحفظ یہ ہے میں آپ کو اپنے صرف ایک حلقہ کی بات کرتی ہوں۔ وہاں پر غریبوں کی گندم ہتھیانے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو رہا اور وہاں پر اربوں روپے کا بجٹ دیا گیا ہے تو یہ بجٹ کبھی گاڑیوں کی مد میں دیا جاتا ہے یا عوام کے تحفظ کی مد میں یہ بجٹ دیا جاتا ہے تو مجھے یہ بتایا جائے کہ عوام کے لئے تحفظ ہے کہاں؟ دن دہاڑے ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور پولیس کو تنخواہیں بھی جارہی ہیں اور گاڑیوں کا fuel بھی جارہا تو کیا اُنہیں سیر سپاٹے کے لئے یہ fund دیا جارہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ concerned department پر بات کریں ناں! Cut Motion پولیس پر ہے تو آپ پولیس پر بات کریں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! حال ہی میں 234 اہلکار منشیات فروشی میں ملوث پائے گئے ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی نعرے بازی)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ محکمہ پولیس کی اپنی رپورٹ ہے۔ یہاں پر 234 اہلکار منشیات فروشی میں ملوث پائے گئے ہیں تو کیا عوام کا بجٹ اسی لئے ان کو دیا جاتا ہے۔ میرے حلقہ میں روزانہ ڈکیتی اور چوری کی وارداتیں ہو رہی ہیں، پولیس کو کوئی خبر نہیں ہے اور یہاں پولیس کے لئے فنڈ رکھا جارہا ہے۔ جہاں پر Irrigation کے لئے فنڈ رکھا گیا ہے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کی Cut Motion پولیس پر ہے۔ آپ Irrigation or Education پر بات نہ کریں۔ آپ متعلقہ محکمہ کے متعلق بات کریں۔ آپ پولیس کے حوالے سے اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! میں پولیس پر ہی بات کر رہی ہوں۔ یہ اسے بھی برداشت نہیں کر رہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ہم پولیس پر بات کر رہے ہیں تو انہیں ایسے تکلیف محسوس ہو رہی ہے کہ جیسے چوری کی یہ وارداتیں ان کے مفادات کے لئے کی جاتی ہیں اور ان کی منشاء سے کی جاتی ہیں۔ یہ پولیس کی حمایت میں اس لئے بیٹھے ہیں کہ وہ ان کو اپنی ڈوریوں پر نچا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، قاضی احمد اکبر!

قاضی احمد اکبر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی احمد اکبر صاحب! آپ نے مائیکس کے اوپر 804 Release لکھا ورق چسپاں کیا ہے۔ اس سے مائیکس اور اسمبلی کا نقصان ہو گا۔ میری request ہے کہ اس ورق کو کسی اور جگہ لگا لیں۔

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! ہم اپنے سینوں پر لگا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جہاں دل کرے لگا لیں لیکن مائیکس پر لگانے سے اسمبلی کا نقصان ہو گا۔ ملک احمد خان صاحب! میری humble request ہے۔ یہ اتنی خوبصورت اسمبلی ہے اور ایشیاء کی سب سے بڑی اسمبلی ہے۔ اس کا نقصان ہو گا۔ اس میں آپ نے ہی بیٹھنا ہے۔ آپ نے انہی مائیکس سے بات کرنی ہے۔ جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد اکبر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! Demand No. 8 کے حوالے سے میری بہن نے Cut Motion پیش کر دی ہے۔ میں نے آپ کے حکم سے یہ ورق قیدی نمبر 804 مائیک کے اوپر سے اتار کر اپنے دل کے اوپر لگا لیا ہے۔ قیدی نمبر 804 ہمارے ماتھے کا جھومر ہے اور ہماری سیاست کا مقصد ہے۔ یہ یہاں سے نہیں ہٹ سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! ان کو بات تو کرنے دیں۔ آپ کو موقع دیا جائے گا۔ ان کو بات کرنے دیں۔ آپ اپنی باری پر بات کیجئے گا۔

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! میں ایک دفعہ دوبارہ آپ کی موجودگی میں اور آپ کی اجازت سے ہاؤس میں بات کروں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! House in order کرائیں۔ اس طرح بجٹ نہیں چلے گا جس طرح یہ چاہ رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House, please. جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمارے اپوزیشن کے ممبران اور اِدھر والے بھی ہمارے بہن بھائی ہیں۔ یہ بہت اہم issue ہے۔ ہمیں انہیں سننا چاہئے اور یہ جو بھی بات چیت کریں ہمیں تحمل سے سننا چاہئے۔ میری آپ سے humble request ہو گی کہ جب اس طرف والوں کی باری آئے تو یہ لوگ بھی مہربانی کر کے ان کی بات سنیں۔

جناب سپیکر! آپ بہت اچھے طریقے سے ہاؤس چلا رہے ہیں۔ We really appreciate it. میری درخواست ہو گی کہ جب یہ لوگ بات کر رہے ہوں تو ہم لوگ بات نہ کریں اور جب اس طرف سے بات ہو رہی ہو تو اپوزیشن کی طرف سے cross talk نہیں ہونی چاہئے تاکہ ہاؤس کا business ختم ہو and we shall proceed further پنجاب کے بارے میں ہمارے خواب اور ہیں۔ ہم نے ان خوابوں کو ان شاء اللہ پورا کرنا ہے۔ براہ مہربانی ہاؤس میں دونوں اطراف میں امن ہونا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قاضی احمد اکبر صاحب!

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے Demand No.8 کے حوالے سے Cut Motion پر بات کرنا چاہ رہا تھا۔ میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں لیکن میرا ایک گلہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اس طرف والے honorable members اور اس طرف والے ہمارے بہن بھائی ہیں۔ ہم یہاں پر سب بہن بھائی موجود ہیں، سب کو برابر treat کرنا چاہئے اور اس تفرقہ کو ختم کرنا

پڑے گا۔ یہ وقت کے تقاضے ہیں کہ آج ہم یہاں ہیں۔ کیا معلوم کل آپ یہاں پر ہوں اور ہم وہاں پر بیٹھے ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں بڑے تعجب کے ساتھ عرض کروں گا کہ یہ بھی بڑی مزے کی بات ہے کہ آپ اپنے حکومتی بنچوں کو House in order کرنے کو کہہ رہے ہیں اور وہ آپ کی بات سن نہیں رہے۔ Kindly ان پر ذرا سختی کریں اور انہیں یہاں کے قواعد وضوابط سکھائیں۔ جناب سپیکر! ہم نے Cut Motion دی ہے۔ ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House, please. وزیر پارلیمانی امور! آپ اپنے معزز ممبران کو بٹھائیں۔

وزیر انسانی حقوق وپارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! rule of consistency یا اصول یکسانیت ہے۔ یہاں پر پہلے کاظم پیرزادہ صاحب نے بات کی ہے۔ انہوں نے جب Cut Motion پر wind up کر لیا تو جناب نے اپنی discretion استعمال کرتے ہوئے بھرتھ صاحب کو point of order پر بات کرنے کا موقع دے دیا۔ یہاں جو Assembly business چل رہا ہو اور اس کے مطابق point of order نہ ہو تو آپ اسے reject کر دیں but it's a discretionary right کہ آپ ان کو Point of Order دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہاں پر ایک معزز ممبر بات کر رہے تھے۔ میں نے ان کو کہا کہ جب ان کی بات مکمل ہو جائے گی تو میں ان کو Point of Order ضرور دوں گا۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں ان کو Point of Order نہیں دوں گا۔

وزیر انسانی حقوق وپارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! آپ میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور میرے بھائی بھی ہیں۔ وزیر آبپاشی جناب کاظم پیرزادہ صاحب نے جب اپنی تقریر مکمل کر لی تو آپ نے بھچر صاحب کو Point of Order دے دیا تھا۔ آپ Rule-141,142,143and 144 دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! قائد حزب اختلاف کھڑے ہوئے تھے۔ اس لئے میں نے انہیں وقت دیا تھا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، قاضی احمد اکبر صاحب!

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! اس سے پہلے ہماری بجٹ 24-2023 پر بھی بات ہوئی ہے۔ اب ہم ضمنی بجٹ پر بات کر رہے ہیں۔ یہاں ہاؤس میں بتایا گیا کہ 150 کے لگ بھگ ممبران نے تقاریر کیں۔ حزب اقتدار کے بچوں نے ہماری تقاریر سنیں اور ہم نے ان کی باتیں حوصلے سے سنیں۔ اس ہاؤس کو اسی طریقے سے چلانا چاہئے۔ ہم نے بھی تو یہاں بیٹھ کر ان کی وہ تقاریر بھی سنیں جہاں پر انہوں نے پہلے میاں محمد نواز شریف کا شکریہ ادا کیا، پھر میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کیا، پھر محترمہ مریم نواز شریف کا شکریہ ادا کیا، پھر میاں حمزہ شہباز شریف کا شکریہ ادا کیا اور پھر RO کا شکریہ ادا کیا لیکن اپنے حلقہ کے عوام کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے وزیر خزانہ نے اس ضمنی بجٹ کا break up نہیں دیا۔ انہوں نے یہ تو کہہ دیا کہ اتنا عرصہ پرویز الٰہی کی گورنمنٹ تھی اور اتنا عرصہ حمزہ شہباز شریف کی حکومت تھی، پھر caretaker setup آ گیا اور وہ caretaker setup جو صرف 90 دن کے لئے آیا تھا وہ 300 سے زائد دن لگا کر چلا گیا لہٰذا اس دور کا کوئی بھی بجٹ اور کوئی بھی خرچہ illegal ہے جس کا ہم کبھی بھی حصہ نہیں بنیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 16۔ ارب روپے پولیس کو ضمنی بجٹ میں دیا جا رہا ہے جس کا صرف اور صرف ایک مقصد ہے کہ "تحریک انصاف مکاؤ" لیکن میرے رب کی قدرت دیکھیں اور اس کی کرم نوازیاں دیکھیں کہ آج بھی اللہ کی فضل و کرم سے تحریک انصاف پورے آب و تاب کے ساتھ کھڑی ہوئی ہے۔ پانچ ارب روپے کا equipment خرید اگیا جس میں گولیاں خریدی گئیں، 14 کارکن شہید کئے گئے، 100 سے زائد کارکنوں کو زخمی کیا گیا جن میں سے 50 سے زائد ایسے زخمی ہیں جو ساری زندگی کے لئے مفلوج ہو گئے ہیں تو ہم کیسے اس بجٹ کا حصہ بن سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں ایک اور چیز آپ سب کے لئے add کرتا جاؤں کہ یہ حکومت کی طرف سے پولیس کے لئے ضمنی بجٹ تو تھا ہی تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک "لوٹ مار ضمنی بجٹ" بھی تھا جس میں تحریک انصاف کے ورکرز کو یہ کہا جاتا تھا کہ دو لاکھ روپے دو تو ضمنیوں سے تمہارا نام نکلوا دیتے ہیں، پانچ ہزار روپے دو تو تمہارا نام ضمنیوں میں ڈلوا دیتے ہیں۔ اس پولیس نے اپنی سطح پر بھی ایک لوٹ مار جاری رکھی بلکہ اسی طرح جس طرح caretaker حکومت لوٹ مار جاری رکھے ہوئے تھی۔

جناب سپیکر! حالات یہ ہیں کہ 16- ارب روپے دینے کے بعد 5- ارب روپے کا equipment لینے کے باوجود پچھلے سات دنوں میں میرے حلقے میں سات وارداتیں ہو چکی ہیں۔ ایک واردات میں 20 لاکھ روپے کی خاطر ایک خاتون کے سر میں تین گولیاں ماری گئیں اور ڈکیتی کی گئی۔ ایک تاجر اپنی دکان سے نکلا جس سے پانچ لاکھ روپیہ چھین لیا گیا۔ میرے گاؤں کا ایک آدمی UBL سے نکلا تو اُس سے 6 لاکھ روپیہ چھین لیا گیا جو کہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ آج لوگ بھوک سے مر رہے ہیں اور سفید پوش لوگوں کی سفید چادر کھینچی جا چکی ہے اس لئے کہ انہوں نے اربوں روپے صرف اور صرف پاکستان تحریک انصاف کو ختم کرنے کے لئے جھونکا ہے وہ پیسا غریب کے لئے نہیں جھونکا۔ رمضان پیکیج 30- ارب روپے کا دیا ہے تو اسی میں یہ 16- ارب روپے بھی ڈال دیتے تو کم از کم ان کے پیٹ تو بھر جاتے، ان کے چیئرمینوں کے پیٹ بھر جاتے اور غریبوں کے لئے دیا جانے والا رمضان پیکیج جسے اب بھی یہ لوگ کھا رہے ہیں تو یہ پیسے اس طرف لگ جاتے تو زیادہ بہتر تھا۔ یہ پیسا پاکستان تحریک انصاف کے خلاف استعمال ہوا ہے تو ہم قائدِ حزبِ اختلاف کی قیادت میں ان شاءاللہ تعالیٰ اِس گُناہ کا حِصہ کبھی نہیں بنیں گے اور اپنی آواز بلند کرتے رہیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب شوکت راجہ!

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! شکریہ، خدا خدا کر کے آپ کو میری یاد آئی۔ جب وہ بات کر رہے تھے تو میں پوائنٹ آف آرڈر اس وجہ سے لے رہا تھا کہ Cut Motions پر بحث ہو رہی ہے تو اِسی سے متعلقہ بات کرنی چاہئے لیکن اِس طرف کوئی بات نہیں ہو رہی بلکہ سیاسی تقاریر چل رہی ہیں تو kindly اِنہیں اِتنا تو بتا دیں کہ قیدی نمبر 804 اٹک جیل کا نمبر تھا اور اب اڈیالہ جیل میں اِس قیدی کا نمبر 420 ہے یہ 804 نمبر نہیں۔ کم از کم اِس کی تصحیح تو کر دیں کیونکہ جب وہ اٹک جیل میں تھے تو اُس وقت یہ نمبر تھا۔

(اِس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے
ہو کر ایوان میں نعرہ بازی کرنے لگے)

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House No crosstalk No cross talk رانا شہباز صاحب! تشریف رکھیں۔جی، Minister for Parliamentary Affairs

رانا شہباز صاحب! آپ کی Cut Motions ہیں جس پر آپ لوگوں نے ہی بات کرنی ہے اور آپ کے معزز ساتھیوں نے بات کرنی ہے تو آپ مہربانی کر کے اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔جی، Minister for Parliamentary Affairsplease carry on

(قطع کلامیاں)

معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! شکریہ، اپوزیشن کے معزز ممبر نے پولیس کے حوالے سے Cut Motion پر بات کی ہے کہ تو ایک شعر عرض کرنا چاہوں گا کہ:

وہ بات جِس کا پُورے فسانے میں ذِکر نہ تھا
وہ بات اِن کو بڑی ناگوار گُزری ہے

جناب سپیکر! بالکل futile exercise میں نے بار بار چونکہ this is my fourth term in this Assembly ہمارے rules کچھ اور کہتے ہیں۔ میں نے اسی لئے آپ سے request کی تھی اور humble submission کی تھی کہ میرے بھائی اور بہنیں بھی rules of procedure پڑھیں Rules 140,141,142, 143 اور 144 پڑھیں پھر اس کے بعد دیکھیں کہ Cut Motions کی admissibility کیسی ہے اور اسے کیسے پیش کرنا ہے؟ Anyhow سیکھ جائیں گے کچھ ہمارے بہن بھائی نئے آئے ہیں تو کوئی بات نہیں کیونکہ ہم بھی ایسے ہی تھے جب ہم شروع میں آئے تھے۔

جناب سپیکر! یہ پولیس کی Cut Motion پر بات کر رہے تھے لیکن بات کوئی اور ہے اِنہیں کوئی سیاسی grudge ہے جسے نکالنا چاہ رہے ہیں تو this is not the forum جس حوالے سے یہ بات کرنا چاہ رہے تھے لیکن اس Cut Motion پر بات نہیں ہو سکتی۔ دوسرے نمبر پر میں انہیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ وہی پولیس ہے جس کے اب تک 1617 افسران شہید ہو چکے

ہیں یعنی ان کی 42 ماہ کی حکومت تھی یا whatever جو بھی ہوا۔ اس کے علاوہ پولیس ملازمین کی خواتین بیوہ ہو جاتی ہیں کیونکہ جو پولیس والے شہید ہو جاتے ہیں تو ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے اور دیگر اخراجات کے لئے بھی اسی فنڈ سے انہیں رقم دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! پولیس ڈیپارٹمنٹ دن رات کام کرتا ہے اور اِس میں بہت سارے محکمے ہیں جیسے Quick Response Force ہے، ایلیٹ فورس ہے، سپیشل برانچ ہے، پنجاب ہائی وے پٹرولنگ ہے، Special Protection Unit ہے، پنجاب سیف سٹی ہے، پنجاب کانسٹیبلری ہے، پولیس ویلفیئر ہے اور ان سب ویلفیئر کے کاموں کے لئے یہ بجٹ کے اخراجات اس لئے رکھے جاتے ہیں this is not the mockery کہ ہم کہہ دیں کہ ایک روپیہ کر دیا جائے یا ایسے کر دیا جائے its ok یہ اس ڈیمانڈ کے طریق کار میں لکھا ہے جسے اُنہوں نے صحیح adopt کیا ہے کہ ڈیمانڈ کو پیش کرنا ہے اور اِسے کِس طریقے سے کرنا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ 9۔ مئی والے دن کِس طریقے سے اِن کے مسلح جتھوں نے پولیس والوں کو زخمی کیا۔ آپ کو پتا ہے کہ ڈی آئی جی (آپریشن) علی ناصر رضوی کی آنکھ تقریباً ضائع ہو چکی ہے۔ (شیم شیم)

(اِس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اِس میں کوئی ناجائز پیسا نہیں رکھا گیا جو وزیر خزانہ نے پیش کیا ہے۔ میرے بھائیوں اور بہنوں نے جِس کے بارے میں بات کی ہے that is totally irrelevant ہے لہٰذا اِن کی ایک روپے کی کٹوتی والی تحریک کو مسترد کیا جائے اور اِسے ختم کیا جائے۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the total of **Rs.16,083,533,000/-** on account of Demand No.08 Police be reduced to Re.1/."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.16,083,533,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Police**."

(The motion was carried)

(Demand No.8 was approved.)

DEMAND NO.10

EDUCATION

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Finance may move Demand No.10.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I move:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.207,294,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Education**."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.207,294,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Education**."

Cut Motion received in this demand is from Mr Ahmad Khan, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Aftab Ahmad Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali,Mr Mumtaz Ahmad,Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Ismael, Ms Ashifa Riaz, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Waqas Mahmood Maan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Ms Misbah Wajid, Mr Humble Sanaa Kareemi, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Chaudahry Muhammad Ejaz Shafi, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Zahid Ismail, Mr Shahab Ud Din Khan and Khawaja Salah Ud Din Akbar. Any mover may move it.

MR. HASSAN ALI: Mr Speaker! I move:

> "That the total of **Rs.207,294,000/-** on account of Demand No.10 Education be reduced to Re.1/."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the total of **Rs.207,294,000/-** on account of Demand No.10 Education be reduced to Re.1/."

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! میں یہاں پر گفتگو کرنا چاہوں گا کہ ہمیں یہاں پر ایجوکیشن بجٹ کے بارے میں بتایا جائے کہ کیا ہم لوگ ایک data driven approach کے ساتھ اس بجٹ کو introduce کر رہے ہیں۔ پوری دنیا میں اس وقت ایجوکیشن کی جو بھی پالیسی بن رہی ہے وہ data کے through بن رہی ہے لیکن ہم لوگوں کو ایوان کے اندر بھی ایجوکیشن پالیسی کے متعلق کوئی data provide نہیں کیا گیا۔ ہمیں نہیں بتایا گیا اور ہماری estimations ہیں کہ ہمارے صوبہ پنجاب کے کروڑ بچے سکولوں سے باہر ہیں۔ آپ نے اس ایوان کا بتایا کہ یہ ایشاء کا سب سے بڑا ایوان ہے مگر شاید۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! آپ نے جس طرح ہمیں بتایا کہ یہ پنجاب کا سب سے بڑا ایوان ہے۔ مگر میرے خیال سے as percentage of total population ہمارے صوبہ پنجاب کے بچے جو سکولوں سے باہر ہیں شاید وہ بھی پورے ایشاء میں نمبر ون پر ہوں۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہم لوگ جو ایجوکیشن کے اندر skill development کے لحاظ سے improvement لے کر آرہے ہیں، ان میں کیا improvements آرہی ہیں؟ میں یہ بھی بتادوں کہ I am economist اور میرا اس کے ساتھ پولیٹکل سائنس اور فلاسفی سے بھی تعلق ہے۔ جب تک ہم اپنی عوام کی skill development نہیں کریں گے، human capital development نہیں کریں گے اور ایجوکیشن پالیسی میں improvement نہیں لے کر آئیں گے تو تب تک ہمارا ملک economically ترقی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم لوگ STEM کے اندر جو STEM related discipline ہیں، science, technology, engineering and mathematics اس کے لئے کیا نئی innovative policy لے کر آرہے ہیں تا کہ ہم لوگ competitively اپنے ریجن کے اندر اور globally بھی compete کر سکیں۔ اس کے ساتھ

ساتھ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ ہم لوگ females کی productive capacity میں کیا improvement لے کر آرہے ہیں؟ آج تک دنیا کے جس ملک نے بھی ترقی کی ہے چاہے وہ امریکا ہو، دوسری جنگ عظیم سے پہلے اور اس کے بعد چاہے وہ چین ہو یا انڈیا، جب تک وہاں پر females labor participation increase نہیں ہوئی، کوئی بھی ملک economically develop نہیں کر سکا۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ہم خصوصی طور پر ان کی skill development پر کوئی focus کر رہے ہیں؟ کیا گورنمنٹ کے پاس اس کے لئے کوئی پروگرام ہے؟

جناب سپیکر! میں lastly ایک point raise کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ غربت ہے۔ یہ چیز میں دوبارہ repeat کرتا رہوں گا جب بھی میں گفتگو کروں گا اور میری یہ بات شاید دوبارہ سننے کو ملتی رہے کہ ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ غربت ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ میں آج اس ایوان کا حصہ بھی بنا ہوں، شاید میں اس ایوان کا حصہ بننے کے لئے جدوجہد بھی نہ کرتا۔ اگر یہ میرے لئے اتنا بڑا issue نہ ہوتا۔ ہمارے ملک کا غربت کو ختم کرنا نمبر ون focus ہونا چاہئے اور ہم لوگوں کا as member سب سے primary focus ہونا چاہئے۔ میرے خیال سے ایجوکیشن پالیسی کے اندر جب تک ہم لوگ بچوں کو food provide کرنے کا کوئی پروگرام لے کر نہیں آتے تب تک ہماری enrolment اور attendance کا ریکارڈ improve نہیں ہو سکتا۔ آپ نے دیکھا ہے کہ انڈیا کے اندر بہار ایک historically پسماندہ ترین علاقہ تھا اور اس خطے کا ایک صوبہ تھا وہاں ان لوگوں نے ایک food program introduce کیا جس سے enrolments کے اندر radical increase آیا ہے اور وہ radical transform کرکے بچوں کے attendance level بھی improve کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کو بھی اپنے صوبہ پنجاب کے خاص طور پر پسماندہ علاقوں کے اندر lunch provide کرنا چاہئے تاکہ ہم ensure کر سکیں کہ high attendance اور high enrolment ہو کیونکہ اس ملک اور اس صوبے کی ترقی کا صرف یہی راستہ ہے۔ میں چاہوں گا کہ please ایجوکیشن منسٹر اس بارے میں ہم لوگوں کو information provide کریں۔ Thank you so much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! ہر بات میں پوائنٹ آف آرڈر میں نہیں دے سکتا۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! جس ڈیپارٹمنٹ کی Cut Motion ہوتی ہے یہ اُسی پر بات کیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اُنہوں نے ایجوکیشن پر بات کی ہے۔ آپ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں۔ جی، امتیاز محمود صاحب!

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ایجوکیشن پر 20 کروڑ روپے Supplementary Budget میں مانگے گئے ہیں۔ اس کے تین حصے ہیں جو study کیا گیا ہے ایک تو Allowance Regular ہے دوسرا Subsidies اور تیسرا Operating Expenses ہیں میں ان پر بات کروں گا۔ میں اس سے پہلے کل جب وزیر خزانہ نے wind up speech کی تھی تو کہا کہ یہ بچے ہیں ان کو یہ والی کتاب پڑھنا نہیں آتی، میں کل بتاؤں گا تو وہ آج بتانے سے بالکل قاصر رہے اور جو ہماری بات تھی وہ valid تھی۔ اب وہ یہ بتانے سے بھی قاصر رہے کہ 208۔ ارب روپیہ آکر یہ کہہ دینا کہ گندم کے۔ کوئی حساب تو یہاں پر لکھ دیں کہ کس ڈسٹرکٹ کو کتنی گندم recruit کی ہے اور کتنے پیسے آپ نے extra دیئے ہیں اور اسی طرح 245۔ ارب روپے میں بھی انہوں نے اس طرح گھپلا کیا ہے۔ دوسرا اگر ہم آپ کو تھوڑا سکھانے کی کوشش کرتے ہیں تو ادھر سے آوازیں آجاتی ہیں، گھڑی اُٹھا لیتے ہیں آپ گھڑی ضرور لے کر آئیں ایک دن imported Pineapple کے ڈبے بھی لے آئیں، مل جل کر افطاری کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم! آپ please education پر آئیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں ایجوکیشن پر بھی آرہا ہوں۔ سپیکر صاحب! آپ یہ ایوان کا دروازہ بڑا کروادیں میں کسی دن Mercedes-Benz ادھر لے آؤں۔ ایجوکیشن کے تین حصے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! فیر میں خیراتی سیٹاں والے آکھاں گا، فیر بار جا کہ رون گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، "no cross talk" ممبر کو بات کرنے دیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! اس بات کو غور سے سنیں میں ابھی ایک اور اپنا comment pass کرتا جاؤں کہ یہ بہت ضروری بات ہے کہ لوگوں کے گلے کٹ رہے ہیں۔ تین main واقعے ہو چکے ہیں ابھی تک کسی ایس ایچ او کو award نہیں ملا، اور آج 234 پولیس والے، جس کا پولیس والوں نے کہا ہے کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اس کے بعد میں ایجوکیشن پر ہی آؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk. Order in the House, please

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ہم ان کو educate کر کے جائیں گے بے فکر رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امتیاز محمود صاحب! آپ please ایجوکیشن پر آئیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ہم نے آپ کے منسٹر صاحب کو تھوڑی سی ایجوکیشن دے دی ہے ان ممبران کو بھی ان شاءاللہ تعالیٰ ایجوکیشن دیں گے، اگلی دفعہ حکومتی لوگ بھی جب بولیں گے تو بجٹ پر بولیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امتیاز محمود صاحب! آپ please ایجوکیشن پر بات کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! پولیس کی report ہے کہ 234 پولیس آفیسر drugs میں ملوث ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے اُن سے پوچھوں گا جن کے ماتھے کا جھومر ہیں کہ ان 234 پولیس والوں کو کب award دیا جا رہا ہے تاکہ اُس award کی ceremony میں ہم بھی شرکت کریں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No Cross talk, please جناب امتیاز محمود! آپ کی بات مکمل ہو گئی ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ابھی ایجوکیشن تو رہتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ ایجوکیشن پر بات کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اگر پولیس پر بات کرنی ہے تو آپ پہلے اُس وقت Cut Motion پر بات کرتے۔ اب ایجوکیشن کی Cut Motion ہے تو آپ please ایجوکیشن پر رہیں۔ جی، no cross talk راجہ صاحب! آپ please تشریف رکھیں۔ جی، امتیاز محمود صاحب! آپ please اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ہمیں پتا ہے کہ پولیس ان کے ماتھے کا جھومر ہے۔ یہ regular جو allowance ہوتے ہیں یہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ایک تو متعلقہ منسٹر نہیں آتے اور ایک دو آتے ہیں تو وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ 208 اور 225۔ ارب روپے کا جھوٹ بول دیتے ہیں اور جب ہم بولنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہاں رولا پانا شروع کر دیندے نیں۔ اس میں تین ہی heads ہیں جہاں جہاں بھی demand کی ہے Regular Allowance دوسرا Subsidies and Loans اور تیسرا Operating Expenses یہ جو 20 کروڑ ہیں اس میں یہی تقریباً تینوں چاروں چیزیں موجود ہیں۔ مجھے یہ بتایا جائے جو regular allowances ہیں وہ Supplementary Budget میں کیسے آجاتے ہیں چلیں یہ جو آپ loan دیتے ہیں subsidy دیتے ہیں شاید اُن لوگوں کو دیتے ہیں جو آپ کے payroll پر ہوتے ہیں اور مڑ کر وہ RO بنتے ہیں اور پھر آپ کے لئے اپنی بد ضمیری کر کے الیکشن کے رزلٹ change کرتے ہیں subsidies and loans تو شاید ان لوگوں کو ملتے ہی ہوں۔ وزیر تعلیم اگر یہاں پر موجود ہوں جو کہ میرا خیال ہے یہاں موجود نہیں ہوں گے۔ ایجوکیشن کے منسٹر کون ہیں، اُن کی شکل تو دکھا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خزانہ تشریف فرما ہیں وہ آپ کی بات کا جواب دیں گے۔ آپ please اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے یہ سوال کروں گا کہ Operating Expense and Regular Allowance یہ دو چیزیں اس پوری کتاب کے اندر ہر جگہ پر، ہر head میں بھی ہیں اور ایجوکیشن میں بھی ہیں۔ مجھے بتائیں جو regular چیز ہے وہ عام بجٹ میں ہوتی ہے جو regular expenses ہوتے ہیں وہ تو عام بجٹ میں ہوتے ہیں، یہ چیزیں

Supplementary Budget میں کیا کرنے آتی ہیں؟ یہ ایجوکیشن میں بھی ہیں حالانکہ اس میں تو صرف 20 کروڑ ہیں لیکن اس پوری کتاب میں ایک ہی چیز بار بار پڑھ رہا ہوں، regular allowance, subsidies and loans اگر منسٹر یہاں موجود ہیں تو میرا ان سے یہ جواب ضرور لیجئے گا کہ کل کو کہیں نہ کہ ہمیں کتاب نہیں پڑھنی آتی۔ کل ہم نے فنانس منسٹر کو کچھ سکھایا ہے آج ایجوکیشن منسٹر کو کچھ سکھانا چاہتے ہیں تو ان دو چیزوں کا میں جواب لینا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بتانا چاہوں گا کہ جو ہمارے اپوزیشن کے جو معزز ممبران نئے تشریف لائے ہیں کہ اگر related minister available نہ ہو تو کوئی بھی منسٹر اُس کی جگہ جواب دے سکتا ہے اور normally جو روایت ہے اُس میں Finance Minister جواب دیتے ہیں۔ ایجوکیشن منسٹر کسی ضروری کام کی وجہ سے نہیں آئے ہوں اُن کی بڑی tough duty ہے کیوں کہ ہماری حکومت کی top priority education sector ہے۔ پی ٹی آئی کی طرح نہیں ہے کہ 2018 میں جو ہم نے ایجوکیشن کا آخری بجٹ رکھا جو میں نے اُس دن بھی ان کو بتایا تھا۔ اُس بجٹ کو پہلے سال انہوں نے fifty percent slash کیا، کم کیا یہ پی ٹی آئی کی ایجوکیشن پر priority تھی جو باتیں ایجوکیشن اور ہیلتھ کی کرتے تھے اور انہوں نے education کے fifty percent budget کو cut کیا اور تین سال بعد جا کر یہ وہاں پر پہنچے جو میاں محمد شہباز شریف کا آخری budget for education utilized تھا۔ یہ تو ان کی اپنی priority تھی دوسری جہاں تک انہوں نے بات کی وہ simple بات ہے مجھے ویسے کرنی نہیں چاہئے مگر بار بار بات کر رہے ہیں تو میں کوشش کرتا ہوں شاید ان کو سمجھ آ جائے۔ یہ کتاب ہے اگر یہ کہتے ہیں تو میں ان کو پنجابی میں بھی بتا دیتا ہوں کہ اے کتاب ہیگی اے، اس نوں کھولو، اس نوں کھول کے ایہدا صفحہ نمبر کیوں کہ شید اُردو وچ سمجھ نیں آئی سی تے میں کہیہ میں پنجابی وچ دس دیاں اس نوں کھول کہ ایہدا جہیڑا صفحہ ہیگا اے، ایہدے تے detail لکھی ہوئی اے، اس نوں پڑھوتے تہانوں سمجھ آ جائے گی جیہہ تہانوں پڑھنا اوندا اے تے، جے نیں اوندا

تے میرے کول تشریف لے آو، میں ساری کتاب تہانوں بیٹھا کے پڑھا دیندا واں۔ میں حاضر ہاں۔ میں یہ کہتا ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk, please معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر ! میں کہتا ہوں یہاں پر جو اپوزیشن کے میرے دوست ہیں ، میرے بھائی ہیں ،میری بہنیں ہیں اور بشمول میرے عزت ماب جناب اپوزیشن لیڈر کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ حاضر ہے اگر ان کو کتاب نہیں پڑھنی آتی ہے تو ہم پڑھانے کے لئے تیار ہیں دوسری چیز جو میں یہاں بات کرنا چاہوں گا کہ Cut Motion جو ہوتی اُس پر Supplementary Budget کے حوالے سے بات کی جاتی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز ممبران حزب اختلاف آپ تشریف رکھیں اس طرح نہ کریں۔ وزیر خزانہ بات کر رہے ہیں۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! Cut Motion پر جب Supplementary Budget کے حوالے سے بات کی جاتی ہے اُس کا جو طریق کار ہوتا ہے وہ یہ ہوتا ہے کہ ایک رکن جو اس issue پر بات کرتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز ممبران آپ خاموشی اختیار کریں۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر !ایک معزز ممبر جب کسی issue پر بات کرتا ہے۔Supplementary Budget میں یہ کوشش ہوتی ہے اور آپ بھی کہہ رہے ہیں کہ repetition نہیں ہونی چاہئے ظاہر ہے جب زیادہ لوگوں نے Cut Motion پر بات کرنی ہوتی ہے تو ان کو آپس میں بیٹھ کر فیصلہ کر لینا چاہئے کہ اگر انہوں نے Supplementary Budget, let's suppose Education ہے اُس پر بات کرنی ہے تو ایک member اِن کا school side پر بات کر لے، ایک ممبر college side پر بات کر لے اور ایک member ان کا other expenses پر بات کر لے۔ میں اب Cut Motion کا to the point answer دینا چاہوں گا کیونکہ آپ نے بھی ٹائم کی restriction لگائی ہوئی ہے اور آپ نے ابھی اس کو approve بھی کرنا ہے تو مذکورہ جو کٹوتی کی تحریک ضمنی بجٹ برائے سال 23-2022 کی ضمنی گرانٹ 207.94 ملین روپے شعبہ تعلیم کے لئے مختص کئے

گئے تھے، اس مختص شدہ رقم میں سے محکمہ سکولز ایجوکیشن نے 197.176 ملین روپے کی utilization کی، محکمہ سکولز ایجوکیشن کے زیر انتظام چلنے والے اداروں میں ایک ادارہ کیڈٹ کالج، حسن ابدال ہے، جیسا کہ ابھی یہ کہہ رہے تھے کہ یہ پیسے کہاں چلے گئے ہیں تو میں ان کو بتاتا چلوں کہ کیڈٹ کالج حسن ابدال کو100 ملین روپے اور گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول، لاہور کو 40.904 ملین روپے دیئے گئے ہیں۔ دانش کیئر گرلز سکول، بصیر ٹاؤن مظفر گڑھ کو23.250 ملین روپے دیئے گئے ہیں اور Directorate of Public Instructions, Elementary and Secondary Education Punjab کو33.22 ملین روپے اس مد میں دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس دن بھی میں نے ان کو بتایا تھا کہ جو ہماری ضمنی بجٹ کے علاوہ non-development side ہوتی ہے، اس میں ہمارے بہت سارے Teachers Training Programs ہوتے ہیں، اگر اس کا head بڑھ جائے تو وہ بھی کئی مرتبہ ضمنی بجٹ میں آجاتے ہیں۔ 11 Billion Rupees سے زیادہ free books کے لئے رکھے گئے ہیں تو اس طرح بہت سارے heads ایسے ہیں جو آپ کے non-development side سے ضمنی بجٹ کی طرف آجاتے ہیں لیکن اس بجٹ میں نہیں ہیں۔ بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the total of Rs.207,294,000/-on account of Demand No.10 Education be reduced to Re.1/.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.207,294,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ending on 30th day of June 2023 in respect of **Education**."

(The motion was carried.)

(Demand No.10 was approved.)

DEMAND NO.15

CIVIL WORKS

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Finance may move Demand No.15.

MINISTER FOR FINANCE (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I move:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.2,673,375,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Civil Works**."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.2,673,375,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Civil Works**."

Cut Motion received in this demand is from Mr Ahmad Khan, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Aftab Ahmad Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Javed Kausar, Malik Fahad Masood, Mr Muhammad Tanveer Aslam, Syed Riffat Mehmood, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali,Mr Mumtaz Ahmad,Mr Junaid Afzal Sahi, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Ismael,

Ms Ashifa Riaz, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Waqas Mahmood Maan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Imtiaz Mehmood, Mr Ali Imtiaz, Ms Misbah Wajid, Mr Humble Sanaa Kareemi, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Ayaz Ahmed, Mr Razi Ullah Khan, Mr Izzat Javaid Khan, Mr Salman Shahid, Chaudhry Muhammad Ejaz Shafi, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Zahid Ismail, Mr Shahab Ud Din Khan and Khawaja Salah Ud Din Akbar. Any mover may move it.

CHAUDHRY MUHAMMAD EJAZ SHAFI: Mr Speaker! I move:

"That the total of **Rs.2,673,375,000/-** on account of Demand No.15 Civil Works be reduced to Re.1/"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the total of **Rs.2,673,375,000/-** on account of Demand No.15 Civil Works be reduced to Re.1/"

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS (Mr Sohaib Ahmed Malik): Mr Speaker! I oppose.

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خان صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمارے معزز فنانس منسٹر نے جو بات کی ہے میں اس حوالے سے اپنی بات کو ایک منٹ میں sum up کروں گا۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہمیں بالکل پڑھنا نہیں آتا، ٹھیک ہے ہم مان جاتے ہیں ان کی ساری باتیں ہم مان جاتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں پڑھنا نہیں آتا لیکن انہوں نے محنت کی ہے اور ہمارے لئے

جواب تیار کئے ہیں اگر ہمیں پڑھنا ہی نہیں آتا تو ہمارے لئے جواب کیوں تیار کئے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے میں یہاں پر تنقید نہیں بلکہ ٹیکنیکل بات کر رہا ہوں یہ third party audit کروالیں۔ یہ ضمنی بجٹ باقی سب کا بھی اپنے اوپر کیوں لے رہے ہیں تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ کیوں کسی کے گناہ میں شریک ہو رہے ہیں جو 9 ماہ کی نقوی بجٹ میں بھی شریک ہو رہے ہیں یہ ہم نے نہیں کہا بلکہ انہوں نے خود تفصیل بتائی ہے تو ہمارا پہلے دن سے یہی مطالبہ ہے اس کو third party audit کروالیا جائے تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ کس نے بجٹ پڑھا ہے یا کس نے نہیں پڑھا ہے؟ ہم نے پہلے بھی کافی budget sessions attend کئے ہیں اور ان میں تقاریر بھی کی ہیں، اسی طرح ضمنی بجٹ پر Ayes, Noes ہوتا تھا اور بجٹ چلا جاتا تھا لیکن کوئی بھی اس حوالے سے تیاری نہیں کرتا تھا اگر ہماری ٹیم نے تیاری کی ہے تو ان کو appreciate کرنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو سیاسی تقریر ہوتی ہے یہ اسمبلی فورم پر ہر ممبر کا حق ہوتا ہے میرے خیال میں سپیکر صاحب ایک ruling دے چکے ہیں کہ تقاریر کرنا ہر حکومتی اور اپوزیشن ممبر کا حق ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے مسائل بیان کرے اور پارٹی کو بھی defend کرے تو گورنمنٹ پارٹی کو اپنا دل بڑا کرنا چاہئے ہماری ممبران کی تعداد 100 ہے اور ان کے ممبران کے تعداد 250 ہے لیکن یہ پھر بھی گھبرا گئے ہیں لیکن ہم نے تو نہیں گھبرانا بلکہ ہم انشاءاللہ ان کا مقابلہ کریں گے۔ بہت شکریہ

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ شاید schemes کا audit نہیں ہوا تو ان کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ عرض ہے کہ ہر گورنمنٹ پراجیکٹ کا گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھی audit ہوتا ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ کا اپنا ایک audit system ہوتا ہے اور اس کے علاوہ بڑے پراجیکٹس کا third party audit بھی ہوتا ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ محسن نقوی کے 5 ماہ کا بھی audit تو کروائیں لیکن چودھری پرویز الٰہی کے 6 ماہ کا audit نہ کروائیں، چودھری پرویز الٰہی کے 6 ماہ کا audit ہوا تھا تو وہ اور محمد خان بھٹی جیل میں بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے اس میں کرپشن کی ہوئی تھی۔ دوسرا میں اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ

اپوزیشن لیڈر میرے بہت محترم اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں ان کا بھی شاید third tenure ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جب budget speech or Supplementary Budget speech ہوتی ہے اس میں جو مرضی سیاسی بات کریں لیکن میں نے ابھی جو بات کی ہے وہ Cut Motion سے related ہے اور Cut Motion میں سیاسی باتیں کم ہونی چاہئیں بلکہ to the point بات ہونی چاہئے کیونکہ یہ ضروری ہوتی ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کی حکومت کے جو 9 ماہ یا 11 ماہ ہیں آپ ان کا third party audit کروالیں۔ دیکھیں آپ کے پاس پبلک اکاؤنٹ کمیٹی ہے ان کے paras لے لیں اور اس کے بعد بے شک آپ سب کا third party audit کروالیں۔ ہمارا تو basic motto بھی یہی ہے کہ عوام کا پیسا ہے لہٰذا اس کا audit ہونا چاہئے ہم تو اس بات پر متفق ہیں کہ آپ پورے tenure کا audit کروائیں آپ اس کا supplementary audit کروادیں ہم اس پر راضی ہیں۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ایک یا دو ہفتوں میں عید سے پہلے یا عید کے بعد House Committees constitute ہو جاتی ہیں اور اپوزیشن لیڈر PAC کے چیئرمین بھی ہوں گے تو یہ خود اس میں یہ تمام چیزیں لا کر audit کر سکتے ہیں مگر میں ان سے ایک گزارش کروں گا کہ چودھری پرویز الٰہی والی فائل بھی ضرور منگوایئے گا۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے ابھی محمد خان بھٹی اور چودھری پرویز الٰہی کا نام لیا ہے لیکن یہ مقصود چپڑاسی کا نام نہیں لے سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اس طرح کی باتیں نہ کریں کہ کوئی نئی بحث چھڑ جائے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ عرض کر دوں کہ فنانس منسٹر صاحب جو پرویز الہیٰ صاحب کے بارے میں کہہ رہے ہیں ہم تو پہلے دن سے ہی یہ رونا رو رہے ہیں کہ جو 16۔ ارب روپے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو دیا گیا ہے، یہ political victimization کے لئے دیا گیا ہے اور پی ٹی آئی کو bulldoze کرنے کے لئے دیا گیا ہے اور چودھری پرویز الہیٰ پر بھی جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Communication & Works کے حوالے سے بات کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اللہ کا شکر ہے کہ سب سے بڑا احتساب ہماری عوام کرتی ہے اور عوام نے 8۔ فروری کو احتساب کر کے بتایا ہے کہ اس ملک کا حقیقی نمائندہ عمران خان ہے۔ عمران خان ہے، عمران خان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! اگر آپ specifically Cut Motion پر بات کریں تو بہت اچھا ہو گا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! دنیا میں عوام سے بڑا احتساب کا ادارہ ہی کوئی نہیں ہے اور وہ احتساب 8۔ فروری کو ہو گیا ہے عوام [**********] اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ان کو ووٹ دیئے جائیں۔ ووٹ کی پرچی کی طاقت ہوتی ہے جو احتساب کرتی ہے، ووٹ کی پرچی سے بڑا کوئی احتساب نہیں ہوتا۔۔۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! 8۔ فروری کا رزلٹ دیکھ لیں کہ عوام نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! عوام نے انہیں بری طرح مسترد کیا ہے، ان کی جو 35 سالہ چوری ڈکیتی تھی، ان کا جو 35 سالہ چوری ڈکیتی کا دور اقتدار تھا اسے عوام نے بری طرح مسترد کیا ہے، ہمارا احتساب تو ہو چکا ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 26۔ ارب روپے میں سے جو اصل خرچ ہوا ہے، ہم نے کہا ہے کہ اسے کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے کیونکہ یہ سارے کرپشن مافیا ہیں، اوورسیئر سے لے کر چیف انجینئر تک اور سیکرٹری تک سب کرپٹ مافیا بیٹھے ہیں۔ اب ضمنی بجٹ دیکھیں تو حیران کن بات ہو گی کہ ضمنی بجٹ کے اندر سب سے زیادہ پیسا اس مد میں رکھا گیا ہے۔ کیوں رکھا گیا ہے؟ چونکہ اس میں ڈائریکٹ کمیشن مافیا ہے۔ ایجوکیشن میں تو نہیں رکھا گیا، ہیلتھ میں نہیں رکھا گیا، زراعت میں بھی نہیں رکھا گیا۔ جو اصل ڈیپارٹمنٹ ہیں جن سے اس صوبے کی ترقی ہونا تھی یا جن ہیڈز سے عوام کی فلاح و بہبود ہونا تھی ان میں پیسے نہیں رکھے گئے۔ میں اس کی مثال دے دیتا ہوں کہ ہمارے جتنے underpasses ہیں بالکل ٹھیک بنے ہوئے تھے لیکن سب کو renovate کیا گیا لاہور کی ساری سڑکیں توڑ کر نقوی حکومت نے کمیشن کھانے کے لئے ساری سڑکوں کو دوبارہ بنایا جبکہ وہ ساری سڑکیں already بالکل ٹھیک کام کر رہی تھیں اور ان میں ٹریفک flow ٹھیک تھا۔ یہ سڑکیں کیوں بنائی گئیں؟ کیونکہ یہاں سے کمیشن کا quick response ہوتا ہے کیونکہ آپ نے ٹھیکیدار کو دینا ہے اور وہاں سے آپ کو direct response مل جانا ہے۔ ایجوکیشن، ہیلتھ اور زراعت میں آپ کو نہیں ملنا اسی طرح جتنے بھی ہسپتالوں کی revamping کی گئی ہے صرف ایک فیکٹری ہے جہاں کی سب میں ٹائلیں لگائی گئی ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ باقی جتنے لوگ ٹائلیں بناتے ہیں ان کو on board کیوں نہیں کیا گیا؟ کیونکہ اس ایک فیکٹری کی کمیشن کے اندر involvement تھی صرف اسے on board کر کے اس کے ساتھ ساز باز کی گئی تاکہ کمیشن لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ۔۔۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے آوازیں آپ اپنی بات جاری رکھیں)

جناب سپیکر! میں کیا بات کروں؟ آپ کی ساری چوری ہے، ساری ڈکیتی ماری ہوئی ہے، ساری لوٹ مار کی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ نقوی دور جو غیر آئینی اور غیر قانونی دور تھا سب سے پہلے تو اس کا احتساب ہونا چاہئے۔ اس غیر قانونی اور غیر آئینی دور میں جو ڈویلپمنٹ کی گئی ہے، کرپشن کی گئی ہے ہم اس کی منظوری کیوں دیں؟ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور میں آپ سے استدعا کروں گا کہ وہ والا دور اس ضمنی بجٹ میں نہ رکھا جائے کیونکہ وہ غیر آئینی اور غیر قانونی تھا اسے کہیں بھی legal cover نہیں ملا، لہٰذا اسے minus کریں اور باقی ضمنی بجٹ میں جو کرپشن ہوئی ہے پہلے اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اگر آپ نے نقوی دور جو غیر آئینی اور غیر قانونی تھا اس دور کی ہم سے منظوری کروانی ہے تو اس سے پہلے ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس کا آڈٹ کرے اس کے بعد اسے support کریں گے ورنہ یہ اتنے بڑے گناہوں کا پلندا، ہم عوام کے منتخب نمائندے ہیں اگر ہم یہ گناہ کریں گے تو پھر آپ کی اور ہماری بخشش کون کرائے گا؟ یہ رمضان کا مبارک ماہ ہے ہم اس ماہ کے اندر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس بخشش کے لئے ہمیں نیک کام بھی کرنا ہوں گے، اس بخشش کے لئے غیر قانونی اور غیر آئینی کام نہیں کرنے ہوں گے۔ ہمیں درود پاک کے نیچے کھڑے ہو کر غیر آئینی اور غیر قانونی کاموں کی منظوری نہیں دینا ہو گی۔ تو میں آپ سے humble request کروں گا کہ اس ایک ہزار صفحات کی بک میں سب سے بڑا فراڈ ایک پولیس اور دوسرا یہ ہے۔ یہ دو سب سے بڑے فراڈ ہیں اور دونوں نقوی دور کے فراڈ ہیں، یہ نقوی دور کی کرپشن ہے۔ لہٰذا میری humble request ہے کہ نقوی دور میں جتنے بھی ڈویلپمنٹ ورک ہوئے ہیں ہاؤس کی کمیٹی کے ذریعے ان کا آڈٹ کرایا جائے اور جو 26۔ ارب روپیہ، 12 کروڑ غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی کا جو پیسا ہے اسے approve نہ کیا جائے اور اس 26۔ ارب روپے کو ہیلتھ یا ایجوکیشن کی مد دے دیا جائے تاکہ ہماری غریب عوام کے بچوں کو صحت اور ایجوکیشن کی سہولیات مل سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بات کرنی ہے؟

جناب امتیاز محمود: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ نے اس پر specifically رہنا ہے تو بتائیں۔ آپ نے ادھر سے کوئی بات نہیں کرنی۔ اگر آپ نے Cut Motion پر بات کرنی ہے تو وہ بتائیں۔

جناب ایاز احمد: جناب سپیکر! میں نے اس Cut Motion پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پلیز شروع کریں۔

جناب ایاز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ، یہ جو ایک بڑی خطیر رقم سول ورکس کے نام پر رکھی گئی ہے سب سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے تو یہی پڑھا ہے، یہی سیکھا ہے اور یہی سنا ہے کہ آئین supreme ہے اور ہر organ نے Constitution سے اپنی power derive کی ہے لیکن اس غیر آئینی دور کو جسے اب ہم آئینی cover دینا چاہ رہے ہیں مجھے اس پر بہت زیادہ افسوس ہے اور میں آپ سے رولنگ کی درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ بتائیں کہ کیا نقوی دور آئینی ہے جسے ہم اس کے کالے کرتوتوں کو یہاں اس اسمبلی میں آئینی cover دیں۔

جناب سپیکر! آپ سے ایک اور گلہ ہے کہ ہم نے اپنے لیڈر کا نام لکھ کر لگایا تو آپ نے اعتراض کیا کہ ان سے مائیک خراب ہو جائیں گے اس پر مجھے بہت افسوس ہے جس کی تصویر سے آٹا خراب نہیں ہوا تو میرے خیال میں ہمارے لیڈر کا نام لکھنے سے یہ مائیک خراب نہیں ہوتا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے کبھی بھی کسی پر بے جا تنقید نہیں کی لیکن مجھے بہت افسوس ہوا خاص طور پر ہمارے فنانس منسٹر جو بہت سینئر ہیں وہ 9۔ مئی کو ضمنی بجٹ میں لے آئے۔ اگر 9۔ مئی کی بات کرنی ہے تو اس ایوان کو یہ بھی بتائیں کہ وہ کون تھا جس نے سپریم کورٹ آف پاکستان پر حملہ کیا تھا۔ یہ بھی بتائیں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی Cut Motion پر آئیں۔

جناب ایاز احمد: جناب سپیکر! میں ادھر ہی آرہا ہوں۔ ہمیں یہ بھی بتادیں کہ وہ کون تھا جس نے حاضر سروس آرمی چیف کا طیارہ پاکستان میں لینڈ نہیں ہونے دیا تھا اس کا نام بھی بتائیں۔ Cut Motion کی طرف آتے ہوئے میری صرف ایک گزارش ہے کہ آپ ڈویلپمنٹ بجٹ رکھیں، آپ سول ورکس کے لئے بھی پیسے رکھیں، معزز وزیر بیٹھے ہیں کام ضرور ہونے چاہئیں لیکن ترجیحات ہوتی ہیں۔ آپ کے صوبے میں، میرے حلقے میں ایک ایم اے پاس بچی نے خودکشی کر لی چونکہ ان کے پاس افطاری کے لئے پیسے نہیں تھے۔ جہاں پر لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب ایاز احمد: جناب سپیکر! اس وقت خاص طور پر پنجاب میں لوگوں کی ترجیحات کھانے کے لئے روٹی، پینے کے لئے صاف پانی، تعلیم اور صحت ہونی چاہئے تھیں وہاں پر ہم سول ورکس کی طرف چلے گئے ہیں۔ ہم تو اپنی غذائی ضروریات پوری نہیں کر پا رہے۔ حکومت وقت اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام دوستوں سے میری یہی استدعا ہے کہ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔ آپ انہی پیسوں سے لوگوں کو بجلی کے بلوں میں relief دے دیں، لوگ تو بجلی کے بل بھی ادا نہیں کر پا رہے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، معزز وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے Demand No.15 جس کی total amount Rs:2,673,375,000/- روپے ہے کے بارے میں معزز ممبران کی طرف سے اُٹھائے گئے points کا جواب دوں گا۔ I would like to start from Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi Sahib. انہوں نے Cut Motion تو جمع کروا دی لیکن مجھے بڑی خوشی ہوتی کہ کٹوتی کی تحریک جمع کروانے سے پہلے دیکھ لیتے کہ یہ Demand No.15 "Civil Works" کے حوالے سے ہے۔ This is not regarding Communications. انہوں نے bridges and underpasses کے

حوالے سے بات کی ہے۔ ہم میاں اعجاز شفیع کی کس بات کا اعتبار کریں۔ جب یہ پاکستان مسلم لیگ (ق) میں تھے تو چودھری پرویز الہیٰ کی باتیں کرتے تھے۔ جب یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) میں تھے تو میاں محمد نواز شہریف کی باتیں کرتے تھے۔ آج مجھے بڑی حیرت ہوئی ہے کہ Civil Works کی Cut Motion پر بات کرتے ہوئے میاں اعجاز شفیع عمران خان کی لمبی لمبی داستانیں سُنا کر اس ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ کی کتابیں چھاپنے پر حکومت کی ایک بڑی رقم خرچ ہوتی ہے۔ قائد حزب اختلاف ملک احمد خان جو کہ میرے بڑے بھائی ہیں میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ کتاب گھر لے جانے کے لئے نہیں بلکہ پڑھنے کے لئے ہے۔ میرے بھائی اعجاز شفیع نے Demand No. 15 کے حوالے بات کرتے ہوئے اپنی priorities کی بات کی ہے تو میں میاں صاحب سے درخواست کروں گا کہ مہربانی کر کے وہ Supplementary Budget Statement 2022-2023 کے صفحہ نمبر 98 کو دیکھیں۔ میں نے سیاسی تقریر نہیں کرنی۔

We are here for the business; we are here for the betterment of Punjab; we are here to work; we are not here to tell what has happened.

جناب سپیکر! ان کے دور میں ادھر بیٹھا ہوا تھا۔ I was the only one who was facing them all. ہم تیاری کر کے جب Cut Motion اسمبلی میں لاتے تھے تو we used to tell them the heads۔ ہم بتاتے تھے کہ اس head، اس صفحہ، اس پیراگراف اور اس مد کے اندر cut لگایا جائے۔ میں تو چار دن سے اپوزیشن کے اراکین کی باتیں سُن رہا ہوں اور بڑا حیران ہوا ہوں۔ اعجاز شفیع صاحب کہتے ہیں کہ اس رقم کو کم کر کے -/Re.1 کر دیں۔ ٹھیک ہے آپ اس کو ریکارڈ کا حصہ بنائیں۔ یہ سب اپنے اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میرے پاس ان کے حلقوں کی پوری تفصیل ہے۔ میں پوری تیاری کے ساتھ آیا ہوں اور میں یہ تقریر ان کے حلقہ جات تک پہنچاؤں گا۔ میاں اعجاز شفیع صاحب، ان کی ٹیم اور یہ سارے ایم پی اے صاحبان کہتے ہیں کہ صوبہ پنجاب میں civil works بند کر دیں۔ یہ ادھر بچیوں اور بچوں کے سکول بند کرانے آئے ہیں۔ یہ سارے ہسپتال بند کروانے آئے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ جہاں پر ہماری غریب ماؤں

، بہنوں اور بچیوں کا علاج ہوتا ہے آپ ان کو بند کر دیں۔ .We are ready مجھے اس وزارت کا چارج سنبھالے ہوئے ابھی کچھ دن ہوئے ہیں۔ ہم دن رات کام کر رہے ہیں۔ ہم ان پر کوئی احسان نہیں کر رہے بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ ایک legacy چھوڑ کر جائیں کہ ہم نے سول ورکس کی مد میں کیا کام کیا ہے اور ہماری priorities کون سی ہیں؟

جناب سپیکر! اب میں ان کو اپنی priorities بتاتا ہوں۔ میں Cut Motion سے باہر نہیں جاؤں گا۔ میں کوئی سیاسی تقریر کرنے نہیں آیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! یہ پوری سیاسی تقریر کر رہے ہیں۔ یہ specific تقریر کر رہے ہیں۔ کیا ایک منسٹر کا رویہ ایسا ہونا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ندیم قریشی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ ندیم قریشی صاحب! آپ interrupt نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس طرح نہ کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! ابھی ملک احمد خان کہہ رہے تھے کہ ہم گھبرانے والے نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Please, order in the House ندیم قریشی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میاں اعجاز شفیع آپ بھی بیٹھ جائیں۔ ندیم قریشی صاحب! آپ بات سُننے کا حوصلہ رکھیں۔ .Please, order in the House رانا شہباز صاحب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! ابھی ملک احمد خان نے پورے ہاؤس کے سامنے کہا ہے کہ ہم گھبرانے والے نہیں ہیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! یہ اپنے topic پر بات کریں۔ یہ Cut Motion پر بات کریں۔ یہ تو تڑیاں لگا رہے ہیں اور طعنے دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ندیم قریشی صاحب! آپ اس طرح بات نہیں کر سکتے۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ آپ ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں۔ معزز منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! یہ گھبرائے ہوئے ہیں۔ ہماری Demand No.15 Civil Works کے حوالے سے ہے۔ اگر during service کوئی بندہ فوت ہو جاتا ہے تو میں اسے کہوں گا کہ آپ میاں اعجاز شفیع کے گھر جائیں۔ اللہ نہ کرے کوئی بیوہ ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان کو جو امداد دی جاتی ہے اس کو ختم کر دیں تو یہ on the record یہاں بولیں۔ میں اس کو ختم کروں گا اور ان کے حلقے کے لوگوں کو یہ سب کچھ بتاؤں گا۔ ملک احمد خان صاحب میرے بھائی ہیں۔ یہ ایوان میں کھڑے ہو کر بولیں کہ فلاں مد کے پیسے ختم کر دیں تو ہم یہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں پھر یہی کہوں گا کہ یہ Cut Motion پر بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ندیم قریشی صاحب! منسٹر صاحب Cut Motion پر ہی بات کر رہے ہیں۔ آپ ان کی بات سُن تو لیں۔ آپ سُننے کا حوصلہ تو رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): We need to understand two things. وہ سرکاری ملازمین جو دوران سروس فوت ہو جاتے ہیں ان کے اہل خانہ کی financial assistance کی خاطر رقم رکھی گئی ہے۔ اسی طرح تنخواہوں کی میں رقم رکھی گئی ہے۔ سکولز، کالجز اور ڈسپنسریوں کے لئے رقم رکھی گئی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ چیزیں on record آنی چاہئیں۔ یہ جو عوام دشمن بنے بیٹھے ہیں اور ایجوکیشن، سول ورکس اور مواصلات و تعمیرات کی مد میں رقوم پر کٹوتی کرنے کا کہہ رہے ہیں تو ان کی اس Cut Motion کو مسترد کر دیں۔ میں اس کو oppose کرتا ہوں۔ ہمیں اجازت دی جائے اور اس رقم کو reduce نہ کیا جائے۔ صوبہ پنجاب کے عوام کی betterment کے لئے اس Demand No.15 کی منظوری دی جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the total of **Rs.2,673,375,000/-** on account of Demand No.15 Civil Works be reduced to Re.1/-."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.2,673,375,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Civil Works**."

(The motion was carried.)

(Demand No. 15 was approved.)

جناب ڈپٹی سپیکر: جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔اب ہم باقی مطالبات زر پر Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule-144(4) کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

DEMAND NO. 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.182,042,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Land Revenue.**"

(Demand No. 1 was approved.)

DEMAND NO. 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.477,640,000 /-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Provincial Excise.**"

(Demand No. 2 was approved.)

DEMAND NO. 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.7,169,000 /-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Forests.**"

(Demand No. 3 was approved.)

DEMAND NO.4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.37,599,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Other Taxes and Duties".**

(Demand No.4 was approved.)

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کھڑے ہو کر نعرے بازی)

DEMAND NO.6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.2,093,228,000 /-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Administration of Justice**".

(Demand No.6 was approved.)

DEMAND NO.7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.2,325,129,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Jails and Convict Settlements**".

(Demand No.7 was approved.)

DEMAND NO.9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.19,647,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Museums**".

(Demand No.9 was approved.)

DEMAND NO.11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.6,038,267,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Public Health**".

(Demand No.11 was approved.)

DEMAND NO.12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.2,641,880,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Veterinary**".

(Demand No.12 was approved.)

DEMAND NO.13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.2,205,036,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Industries**".

(Demand No.13 was approved.)

DEMAND NO.14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.664,001,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Miscellaneous Departments**".

(Demand No.14 was approved.)

DEMAND NO.16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.13,939,716,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Communications**".

(Demand No.16 was approved.)

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کھڑے ہو کر نعرے بازی)

DEMAND NO.17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.11,763,145,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Relief**".

(Demand No.17 was approved.)

DEMAND NO.18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.13,630,080,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Pensions**".

(Demand No.18 was approved.)

DEMAND NO.19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.32,212,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Civil Defence**".

(Demand No.19 was approved.)

DEMAND NO.20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.208,245,451,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **State Trading in Food grains and Sugar**".

(Demand No.20 was approved.)

کورم کی نشاندہی

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم point out ہوا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

ضمنی مطالبات زر برائے سال 23-2022 پر بحث اور رائے شماری (۔۔۔جاری)

DEMAND NO.21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.101,641,886,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Roads & Bridges**".

(Demand No.21 was approved.)

DEMAND NO.22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.1,421,076,000/** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Loans to Municipalities /ABs etc**".

(Demand No.22 was approved.)

DEMAND NO.23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Supplementary sum not exceeding **Rs.225,000,000,000/-** be granted to Governor of the Punjab o meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Repayment of Loans to Other Entities**".

(Demand No.23 was approved.)

DEMAND NO.24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Opium**".

(Demand No.24 was approved.)

DEMAND NO.25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Stamps**".

(Demand No.25 was approved.)

DEMAND NO.26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Registration**".

(Demand No.26 was approved.)

DEMAND NO.27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Charges on Account of Motor Vehicles Acts**".

(Demand No.27 was approved.)

DEMAND NO.28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **General Administration**".

(Demand No.28 was approved.)

DEMAND NO.29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Health Services**".

(Demand No.29 was approved.)

DEMAND NO.30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Agriculture**".

(Demand No.30 was approved.)

DEMAND NO.31

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Fisheries**".

(Demand No.31 was approved.)

DEMAND NO.32

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Co-operation**".

(Demand No.32 was approved.)

DEMAND NO.33

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Housing & Physical Planning**".

(Demand No.33 was approved.)

DEMAND NO.34

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Stationary & Printing**".

(Demand No.34 was approved.)

DEMAND NO.35

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Subsidies**".

(Demand No.35 was approved.)

DEMAND NO.36

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Miscellaneous**".

(Demand No.36 was approved.)

DEMAND NO.37

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Development**".

(Demand No.37 was approved.)

DEMAND NO.38

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Irrigation Works**".

(Demand No.38 was approved.)

DEMAND NO.39

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Government Buildings.**".

(Demand No.39 was approved.)

DEMAND NO.40

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That a Token Supplementary sum not exceeding **Rs.1,000/-** be granted to Governor of the Punjab to meet expenditure other than that charged on the Provincial Consolidated Fund for the Financial Year ended on 30th day of June 2023 in respect of **Investment**".

(Demand No.40 was approved.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Finance may lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2022-23.

LAYING OF SUPPLEMENTARY SCHEDULE OF AUTHORIZED EXPENDITURE FOR THE YEAR 2022-2023

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شکریہ، میں ایک اعلان بھی کرنا چاہوں گا کہ عید الفطر آ رہی ہے اور روایت بھی ہے کہ بجٹ کے موقع پر اسمبلی ملازمین کو اعزازیہ دیا جاتا ہے تو میں یہاں اسمبلی ملازمین کے لئے ایک بنیادی تنخواہ بطور اعزازیہ دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Mr Speaker!I lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2022-2023.

MR DEPUTY SPEAKER: The Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2022-2023 has been laid.

اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(29)/2024/22. Dated: 30th March, 2024. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Muhammad Baligh-Ur-Rehman**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **30th March, 2024 (Saturday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 29th March 2024 MUHAMMAD BALIGH-UR-REHMAN
GOVERNOR OF THE PUNJAB"